

ڈھونگیاں شاماں

از قلم تانیہ طاہر

نہیں نواب صاحب مت ماریں نواب صاحب... "اپنی ہی چیخیں اپنے کانوں
...میں روز سنائی دیتی تھیں... انھیں

مت ماروں بد ذات... تو... اپنے شوہر کی چھت تلے بھاگ جائے اور..
تجھے کیا لگا... نواب.. فضل خان تجھے زندہ چھوڑ دے گا. " وہ اسکے بال
پکڑتے جھنجھوڑ کر.. بولے... پوری حویلی ملازموں سمیت... باہر.. کھڑی
تھی.. عورتیں تھر تھر کانپ رہیں تھیں... جبکہ مرد نخوت سے... اسکو دیکھ
...رہے تھے.. جسے نواب فضل نے اپنے جوتے سے... بری طرح پیٹ ڈالا
جبکہ چوہدری مرتضیٰ کی گردن پر تلوار رکھے... آدھ مری حالت میں..
...اسکو بالوں سے نواب فضل کے ملازموں نے پکڑا ہوا تھا

نواب صاحب میرا قصور ہے.... چوہدری صاحب کو معاف کر دیں "وہ پھر
.... گڑ گڑائی

تیری اس نام نہاد محبت کا تو.. آج.. تیرے سامنے ہی قتل کر کے تجھے دکھاو
گا.. کہ نواب فضل.. کو دھوکہ دینے کا انجام کیا ہوتا ہے... " وہ چیخے اور...
.... مرتضیٰ کی طرف بڑھے

نہیں نواب صاحب... نہیں خدا رارحم کریں "جیسے ہی.. چوہدری.. مرتضیٰ
کی گردن پر... نواب فضل کی تلوار چلی اور عجیب دل دہلا دینے والی آوازوں
.... نے. پوری حویلی کا رنگ سفید کر دیا

ان میں ایک 8 سالہ بچہ.. غور سے اپنے باپ کو یہ سب کرتا دیکھ رہا تھا...
اپنی ہی ماں کی چیخیں اسے بے حد بری لگیں چوہدری مرتضیٰ کا تو کام تمام ہو
... گیا.. مگر اسکی ماں کی چیخیں نہیں روکیں

.... تو نواب سادام فضل خان.... نے اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر زور سے ہلایا

بابا سائیں اس عورت کو بھی مار دیں "وہ سفاکیت سے بولتا.. سب کو حیران کر گیا.. جبکہ اسکے کانوں میں یہ اوازائی ضرور تھی مگر اسکی نظر.. چوہدری مرتضیٰ کے تڑپتے آہیں بھرتے وجود پر تھیں.. محبت کی سزا بڑی سخت تھی....

نہ میرے لال..... اسکو تو روز ماروں گا.. اس نے میرے نکاح میں ہو کر.. کسی دوسرے سے یاری لڑائی ہے.. اس کا انجام تو اسکی آخری سانس بھی... بھگتے گی "وہ.. سر جھٹکتے بولے

... اور سادام کو گود میں اٹھا کر... گھر کے اندر چلے گئے
.... جبکہ ملازمین کو.. حکم دیا کہ وہ.. اسکو.. کو ٹھٹری میں بند کر دیں

.....

نواب جی " اسنے پھول اسکے اگے کیا.. جسے.. سادام نے مسکرا کر تھامنے
... کے ساتھ اسکا ہاتھ پکڑ کر... اپنے ساتھ پڑی کرسی پر کھینچ لیا

اسکا گھبراہٹ مایا.. روپ تو اسی دن.. دل و دماغ میں بس گیا تھا.. جب وہ
پڑھنے کے لیے کالج جا رہی تھی.. اور.. سادام کی گاڑی.. سے ٹکرا کر جیسے
.. ہی گری.. گاڑی کے ٹائرا سکی کتابوں پر چڑھ گئے
اسکا بار بار پلکیں جھپکنے کا رقص سادام کے لیے انوکھا تھا.. اور اتنا انوکھا تھا..
... کہ جلد ہی وہ اسکا راستہ کاٹنے لگا

... یہ تو اسے معلوم ہو گیا تھا.. کہ وہ چوہدریوں کی بیٹی ہے
اور چوہدریوں کے گاؤں میں ابھی صرف سکول تعمیر تھے.. کالج نہیں..
کالج.. کے تعمیرات میں کون سا اسکی حامی تھی یہ تو.. فیروز... کی خواہش
تھی... کہ انکے گاؤں میں کالج ہونا چاہیے... اور وہ تو یونیورسٹی بھی بنوانا
... چاہتا تھا جس پر سادام نے ایک ادھم اٹھادیا تھا
... اور اسکے ادھم نے.. بات ای گئی کر دی

وہ جانتا تھا.. چوہدری شہریار.. اور فیروز کی آپس میں بہت گہری دوستی
... تھی.. سالوں پہلے ہوئے واقعے کے باوجود

اور اسی بنا پر.... چوہدریوں کے گاؤں سے لڑکیاں یہاں آتیں تھیں... مگر
. عورت کو ہمیشہ عزت ہی سمجھا تھا اسنے

دشمنی تھی.. تو.. اصل حویلی والوں.. سے.. جن کے سپوت نے.. اسکی
... ماں کو بھگایا تھا اور پھر اپنے انجام کو بھی تو پہنچا تھا
... مگر اسکو سکون اب بھی نہیں تھا

کیونکہ چوہدری ولید مرتضیٰ... کی گردن وہ اپنے ہاتھوں سے دبوچنا چاہتا تھا
..... جو اسکے باپ کے خون کا پیاسا ہو چکا تھا

مگر نواب سادام فضل خان کے جیتے جی تو کوئی بھی... اس کے بابا سائیں تک
... نہیں پہنچ سکتا تھا

ڈھولا.... اتنا سندھر مکھڑا.... کیوں ہمارا ایمان خراب کرتا ہے "وہ... اپنے
علاقائی لبوں لہجے میں بولتا.... زریش کا دل بری طرح دھڑکا چکا تھا.... وہ اسی
... طرح رقص کرتی پلکوں سے... نروس نظر آرہی تھی

جبکہ سادام اسکے ہوش رباحسن... سے نگاہیں چراے بغیر پورے استحقاق
...سے اسے دیکھ رہا تھا

اور.. پھر اہستگی سے.. اسنے اسکے گال کو.. اپنی پوروں سے چھوا تو..
...زیریش نے آنکھیں میچ لیں

سادام.. کے لیے یہ سب جان لیوا تھا.. وہ مزید بھکتا تبھی.. اسنے نگاہ
... پھیری

...سائیں... تمہارے گھر... آے گا. تمہیں چرا کر لے جائے گا
مگر ایک دقت ہے "وہ اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتا... چہرے پر.. عجب غضب
تاثرات سجائے اسکی موہنی صورت تنکنے لگا.. جبکہ لبوں کی تراش میں
... مسکراہٹ کا رقص تھا

...وہ کیا.. " زیریش.. نے بھی اسکی طرف دیکھا

تم چوہدریوں کا لڑکی ہے... اور ہم نواب.... اب نواب. سر جھکا کر
چوہدریوں کا لڑکی لینے جائے گا... نہ ممکن... تبھی.. یا تو تمہیں بھگالے گا..

یہ ساری عمر عاشقی.. چلائے گا... پھر بیوی... خیر ہے کسی اور کو بنالے گا...
مگر عاشق تمہارا ہی ہے.. گھبرا نامت "رفتہ رفتہ بھگتی پلکوں کو دیکھتے ہوئے
...وہ لطف لے رہا تھا جبکہ زرش کی جان پر بنائی تھی
...سائیں " وہ سسکی

اللہ اللہ... اتنا نازک.... محبوب.... سوہنا... ہم تو جنگلی ٹائپ بندہ ہے...
کیسے.. ہمارے ساتھ گزارا کرے گا تم "وہ.. اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتا
..... نرمی سے بولا

اپ.. نے ایسے بات کی.... ایسے کوئی کرتا ہے... آپ صرف زبردستی
...کرتے ہیں.. ہر وقت... میری پڑھائی رکوادی
مجھے روزا ماں ابا سے جھوٹ بولنا پڑتا ہے... آپ سے ملنے کے لیے.. اور
آپ.. مجھے کہہ رہے ہیں آپ کسی اور سے شادی کریں گے "وہ پھوٹ
...پھوٹ کر روتی سادام کا سیر و خون بڑھائی

سوہناما ہی.... ایسے ہی رہنا.... ہمارا عشق.. بڑھتا جائے گا.. " وہ قہقہہ لگاتا...

... اسے بانہوں میں بھینچ گیا.. جبکہ زریش گھبرا گئی

اسکی بانہوں کی سخت گرفت میں... اور... اسکے وجود سے.. اٹھتی... دلکش

... خوشبو سے

وہ کسمسا کر۔ اس سے دور ہوئی.. سادام اسکے چہرے.. کے انوکھے رنگ..

.... دیکھ رہا تھا.. مسکرا رہا تھا

اب میں چلوں... نواب جی " اسنے اٹھتے ہوئے.. شام سے پہلے ہی جانے کی

... بات کر دی جس پر سادام کا منہ بگڑا

تم ہم سے دور بھاگتا ہے.. کون رشوت لگاتا ہے تمہیں جو تم۔ وقت کا۔ اتنا

... حساب رکھتا ہے " وہ کڑے تیوروں میں بولتا.. زریش کو پریشان کر گیا

نہیں ایسا تو نہیں.... اماں بولیں گی آج پھر سے دیری ہو گئی.. " وہ سر جھکائے

... معصومیت سے بولی

تو کہہ دینا تھا نہ... سادام خان کو وقت دیتی ہے تبھی.. دیری ہوتی ہے " وہ
... پھر سے شرارت بھری نظروں سے اسے گھورنے لگا
... جبکہ وہ سرخ سی ہو گئی

جانیں دیں نہ... " بلا خرم.. چند لمہوں بعد وہ پھر.. بولی.. تو سادام نے...
عنایت کو آواز دی... جو روز زری کو... دوسرے گاؤں کی حدود تک چھوڑتا
... تھا

اگر بی بی کو خراش ای تو تمہارا... قیمہ تمہارے بچوں کو ہی کھلائے گا.. " وہ
سختی سے بولتا اپنا سوٹ جھاڑتا اٹھا.. عنایت اسکی روزیہ دھمکی سننے کا عادی
... تھا.. تبھی اثبات میں سر ہلا گیا

... اور... سادام زری کو دیکھنے لگا.. جو اسی کی طرف دیکھ رہی تھی
سادام اسکے دوپٹے کھول کر... خود کو ڈھانپنے کا منتظر تھا جبکہ زریش... اسکے
... خیالات جانتے ہوئے بھی لا پرواہی برت دیتی تھی

کوئی اور سبندی ہوتا... تو... ہماری گولی کھا کر۔ ابھی مٹی کے نیچے دبا ہوتا..
مگر کیا کریں ڈھولا سائیں ہے مروت دیکھنا پڑتا ہے "وہ سنجیدگی سے.. اپنی
...چادر اسپر پھیلاتا... اسکا چہرہ ڈھانپتا.. بولا.. تو زریش مدھم سا مسکرا دی
اور سادام نے چادر کے اوپر سے۔ اسے پیار کیا.. اور اسے جانے دیا.. دل تو
... بالکل نہیں تھا ویسے.. مگر.. اسکا جانا بھی ضروری تھا

.....

ولید بیٹا یہ بندوق چھوڑ دو.... تمہارے سینے پر لٹکی ہر وقت یہ بندوق مجھے
... خوف کا شکار کرتی ہے "وہ بولیں... نہیں.. منت کر رہیں تھیں روز کی طرح
کہاں ہے یہ شہر یا رلالا.... ہزار بار کہا ہے میں نے کے ان (گالی) کے
گاؤں.. جانے پر پابندی لگا دو مگر انھوں نے قسم کھائی ہے... میری کاٹ
کرنے کی "وہ.. روز کی طرح ہی بھڑکا تھا

میری جان... حوصلہ رکھو... شہریار.. کہہ رہا تھا.. اماں سائیں کچھ ہی دنوں
میں جیسے ہی کالج تعمیر ہوتا ہے.. وہاں جانے پر بھی پابندی لگا دے گا.... "
... انھوں نے پھر سمجھایا

مجھے تو سمجھ ہی نہیں آتی یہ عورتیں پڑھ کر کون سا تمنغہ سینے پر سجانا چاہتی
ہیں. " اسکی اڑیل عقل کو کچھ کچھ اماں کی بات لگی تبھی اپنی بندوق سامنے
... صوفے پر اچھال کر... وہ.. آرام سے... صوفے پر گیرہ

اماں قسم ہے مجھے... اپنے مرے ہوئے باپ کی قبر پر تب تک نہیں جاوگا
جب تک.. فضل خان کونہ اس قبر میں اتار دوں " وہ کلس کر بولا.... تو
.. انھوں نے نفی کی

تمہارے ابا کا پورا قصور ہے کسی کی عزت.. کو بھگانا یہ ہی انجام ہوتا ہے " وہ
... مدھم لہجے میں بولتیں کہ پیچھے سے غراتی آواز پر ایک دم چپ ہو گئیں

شرم کر... تیرا خسم مرا تھا.... یہ گردن پر چھری چلا کر... ماں کے کلیجے کو
سلگایا تھا... اور تو میرے بیٹے کے قصور گنوار ہی ہے... "بی جان بھڑکیں..
...ولید نے بھی گھور کر ماں کو دیکھا

ہماری جان.... ہمارا بچہ.. تیری عمر... سلامت رہے... میرے ساتھ پر پوتے
ہوں.... اور ان حرام خوروں کا خون نالیوں میں بھادے.. ولید... مرتضیٰ
باپ کا بدلہ لے "وہ اسکو بھڑکاتی بولیں.. جبکہ وہ.. ہمیشہ سے.. انکی بات
...پر مچل اٹھتا تھا

دادی. جان... جب تک فضل خان نہیں مرے گا.. تب تک ولید مرتضیٰ
سکون سے نہیں بیٹھے گا" وہ بولا تو انھوں نے اسکی بلائیں لیں جبکہ اسکی ماں
...کیطرف زہریلی نظروں سے دیکھ.. کروہ رخ موڑ گئیں

سکینہ... میرے بچے کے لیے کھانا لگا "وہ وہیں سے چلائیں... اور اسکے ساتھ
بیٹھ گئیں تبھی وہاں شہر یار داخل ہوا تو... سیدھا اپنی ماں کے پاس آیا.. اور

انکے آگے سر جھکا دیا... جس کی پیشانی چومتے ہوئے انکی آنکھیں بھیگ
... گئیں

... انکے دوہی بیٹے تھے... اور آگ پانی کی مماثلت رکھتے تھے
ولید دادی کے اکسانے پر... نوابوں کے خون کا پیاسا تھا جبکہ شوہر کو کھونے
کے بعد ان میں اتنی ہمت کہاں تھی کہ وہ اب اپنی اولاد کو بھی اس دشمنی کی
... بھینٹ چڑھاتی

... کیسی ہیں ماں جان " وہ لاڈ سے بولا
الحمد للہ.. میرا بچہ کیسا ہے " وہ بولیں تو شہریار مسکرا دیا جبکہ نظروں کی
... تلاش چارو جانب تھی

.. ولید سمیت دادی بھی یہ مابھارت ناگواری سے دیکھ رہیں تھیں
للا تم سے کہہ دیا ہے میں نے.. اگلی بار ہمارے گاؤں کی کوئی بھی لڑکی..
نوابوں کے گاؤں نہیں جائے گی " ولید بولا تو دادی نے حامی بھری جبکہ

شہریار کو جس کا انتظار تھا.. وہ پانی کا گلاس لے کر۔ اسکے سامنے تھی اسنے..
... بمشکل اس سے نظر بچا کر.. اپنے بھائی کو دیکھا

ولید سائیں ہزار بار سمجھایا ہے.. فیصلہ سوچ سمجھ اور عقل بوجھ سے کرنا
... چاہیے یہ جلد بازیاں صرف نقصان دیتی ہیں " وہ تحمل سے بولا
واہ لالا باپ کو مار دیا انھوں نے ہمارے اور... تم یہ کہہ رہے ہو کہ تحمل
.... رکھو " وہ غصے سے بولا

" بھول گے ہو باپ نے کیا کیا تھا... انکی پگ پر ہاتھ ڈالا تھا
مرد کی شان ہے یہ " وہ نخوت سے سر جھٹکتا اٹھ گیا.. جبکہ شہریار نے..
.. افسوس سے بھائی کو دیکھا.. اور.. ماں کی طرف جو خود بھی پریشان ہی تھیں
اپ فکر نہ کریں لالا ابالی ہے ہو جائے گا ٹھیک " وہ انھیں تسلی دے کر اٹھا..
اور کچن کی طرف آگیا

... کچھ کھانے کو ملے گا محترمہ " وہ مسکرا کر بولا.. جبکہ اترہ کا دل دھڑکا

اپ بیٹھیں میں دیتی ہوں "وہ مسکرا کر بولی... اور اسکے لیے کھانا گرم کرنے لگی...

تمہارا کالج کیسا جارہا ہے کوی پریشانی تو نہیں ہوتی " وہ روز کا سوال... اسکے... مومی سفید ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

. نہیں... بس.. ولی لا لا غصہ کرتے ہیں روز ہی "اسنے زرا پریشانی سے بتایا
ہاں یہ مسئلہ بھی حل کرنا ہے... تعمیرات شروع کر ادیں ہیں میں نے کچھ ہی دنوں میں یہ کام بھی ہو جائے گا "وہ سکون سے بولا.. اور.. دوسرے ہاتھ سے اپنے انگوٹھے کی مدد سے سر دبانی لگا

..اپکے سر میں درد ہے "آئزہ نے اسکی طرف دیکھا

...تم دباو گی "اسنے چاہت لٹاتی نظروں کے گھیرے میں اسے لیا
....تو آئزہ سر جھکا گئی

...دوا می دوں گی " وہ مدھم سا بولی.. تو شہر یار نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

انکے نکاح کو دو سال ہونے کو اے تھے مگر اب تک رخصتی کے کوئی آثار
... نظر نہیں آرہے تھے

... وجہ شائلہ تھی جو ایزہ کی ماں اور شہریار کی چچی تھیں
جو کے .. نہ پہلے اس رشتے کے حق میں تھیں اور نہ اب ... اور .. ایزہ کو سختی
... سے اس سے ملنے سے مناکرتیں تھیں

کیونکہ وہ اپنے بھانجے سے ... ایزہ کی شادی کرانا چاہتی تھیں .. ایزہ انکی ایک
ہی بیٹی تھی اور انکے بقول . باپ کی طرح بیٹے بھی آوارہ ہوں گے ... تبھی وہ
... شہریار اور ایزہ کا رشتہ ختم کرانا چاہتی تھیں

... جبکہ اب تو چاچو کو بھی وہ اس فیصلے پر لے آئی تھیں
دوای تم مجھے رات میرے کمرے میں آکر دینا " وہ سکون سے کہتا .. اسکے
... ہاتھ پر چھوٹی سی شرارت کر گیا

.... جبکہ ایزہ نے اپنا ہاتھ اسکی پر حدت گرفت سے نکالا
.. کیونکہ سامنے ہی اسکی ماں آنکھوں میں غصہ لیے کھڑی تھی

جاو یہاں سے " وہ غصے سے بولیں تو انزہ پلک جھپکتے بھاگ گئی جبکہ شہریار انکو دیکھے بغیر کھانا کھانے لگا.. یہ واحد عورت تھی جس پر اسے غصہ آتا تھا ورنہ .. عورتوں پر غصہ کرنا.. اسکا خاصا نہیں تھا

بیٹاجی آپ اپنی ماں کو بھی کہہ سکتے ہو.. " وہ غصے سے بولیں تو شہریار مسکرا دیا..

چچی اپنی بیوی کو کہا تھا خیر میں بحث نہیں کرنا چاہتا " اسنے.. آرام سے کہہ کر پھر کھانا کھانا شروع کر دیا

ہمم کیسی بیوی کون سی بیوی... " وہ نخوت سے کہتیں باہر نکل گئیں جبکہ .. شہریار نے کھانا چھوڑ دیا.. اور اب انزہ پر غصہ آیا

اب تک انکا رشتہ قائم رہنے میں سارا ہاتھ اسکا تھا.. ورنہ یہ رشتہ کب کا .. ٹوٹ چکا ہوتا

وہ کسی کے سامنے زبان کھول کر اپنی پسندیدگی اپنے شوہر کے لیے واضح .. نہیں کر سکتی تھی

..وہ کھانا ویسے ہی چھوڑے اٹھ گیا

.....

..لا لاجپ لے جاؤں "ہا دنے اسکی طرف دیکھا

تم کو ہماری گاڑی کے علاوہ.. کوئی گاڑی نہیں دیکھتا " وہ غصے سے اسے
...گھورنے لگا

لا لاپلیز... یار "وہ منت کرنے لگا تو سادام نے اسکی جانب.. چابی اچھال
دی...

...دس منٹ میں واپسی.. کر لینا " وہ.. آئینے میں خود کا جائزہ لیتا بولا
مونچھوں کو تاو دیتا.. بلیک شال اور سفید سوٹ میں.. وہ.. غضب ناک لگ
.. رہا تھا... خود پر پرفیوم چھڑکتے ہوئے اسکے دماغ میں.. زری کا چہرہ آیا
.... ہمارا سندھرمہا ہی... " اسنے خیال میں ہی اسکو شرمانے پر مجبور کر دیا تھا
.. ہا تو کب کا غائب ہو چکا تھا.. جبکہ وہ.. سیڑھیاں اترتا نیچے آیا

.... تو اپنے باپ کو دیکھا جو اسکی جانب دیکھ کر مسکراے

... کیسا ہے ہمارا جان " اسکا لہجہ اور لفظوں کا تناسب بالکل اپنے باپ پر گیا تھا

ہم فرسٹ کلاس... تم سناؤ تمہارا دوسرا بیوی.. درست ہے " وہ ہنسا تو.. ان

.... دونوں کے قہقہے لاونچ میں گونجے

اگر وہاں کوئی باہر کا بندہ ہوتا تو ضرور حیران ہوتا.. کہ وہ اپنے باپ سے بات

... کر رہا تھا

جب سے تم نے ہمارا دوسرا شادی کر لیا زندگی سکون میں آگیا بیٹا سائیں.. "

... وہ صوفے پر بیٹھتے مزے سے بولے

.. تو اسنے سر خم کر کے شکر یا وصول کیا

اب دونوں کے سامنے دوپہر کا کھانا لگایا جا رہا تھا۔ جو کہ اسکی ماں لگا رہی تھی

مگر دونوں میں سے کسی کو بھی اس بات کا خاص فرق نہیں پڑا کیونکہ وہ

.... ملازمہ سے کم نہیں سمجھتے تھے اسے

... جبکہ وہ اپنی غلطی.. کی سزا ساری زندگی بھی بھگتی کم تھا

...انکی وجہ سے انکی محبت کو کس حال تک پہنچایا گیا
...وہ کھانا لگا کر چلی گئیں تو وہ دونوں پھر سے باتوں میں لگ گئے
یہ ہادسائیں پر نظر رکھو... کچھ بگڑا بگڑا لگتا ہے "وہ چائے کی سپ بھرتے
.. بولے تو وہ ہنس دیا
... بگڑنے دیں... ہماری جان ہے بگڑے گا " وہ مسکرایا تو وہ بھی ہنس دیے
اب کہاں کی تیاری ہے.... "وہ اسکی خصوصی تیاری پر.. چوٹ کر کے
... بولے
.... تو وہ ہنسا
کہیں نہیں.... بس دو دن بعد ہمارا گھوڑا میدان میں اترے گا بس اسی سے
... ملاقات کے لیے جا رہا ہے "وہ ناشتہ کر کے
.. اٹھا.. تو انھوں نے سر ہلایا

کیا لگتا ہے.. "انھوں نے چوہدریوں اور نوابوں کے بیچ ہونے والے گھڑ
...مقابلے کے بارے میں پوچھا جس پر.. وہ مونچھوں کو تادینے لگا
نوابی سادام خان کے خون میں ہے.. اور جیت... ہمارے ماتھے پر چمکتا ہے
..." وہ انکھوں کو دلکش جنبش دیتا. وہاں سے نکل گیا
...جبکہ پیچھے وہ مسکرا دیے

.....

سلام چوہدری صاحب " ملازم نے ولی کے سامنے آداب سے سر جھکایا...
اور ایک طرف ہو گیا جبکہ ولی نے اپنے گھوڑے کے سر پر ہاتھ پھیرا... یہ اعلیٰ
نسل کا گھوڑا تھا جو اس نے عرب سے.. منگوایا تھا... خاص طور پر جیتنے کے
لیے...

یار جتنا ہے اس سالے سادام فضل خان کو دھول چٹانی ہے... اور پھر رفتہ
رفتہ اسکے باپ کی گردن پر بالکل ویسے ہی تلوار چلائی ہے جیسے. انھوں نے
...میرے باپ "وہ خاموش ہوا... غصے سے آنکھیں سرخ ہو گئیں تھی

تم باہر لے کر جاتے ہو اسکو" اسنے ملازم کیطرف دیکھا جبکہ گھوڑے کی پیٹھ
.... پر ہاتھ پھیر رہا تھا

جی چوہدری صاحب روز لے جاتا ہوں.... اور کل تو میدان میں دوڑایا بھی
تھا" وہ بولا تو اسنے سر ہلایا

بہت خوب بس اسکو مزید ٹرین کرو... کہ یہ اس دن.. جیت کو چوہدریوں.
کی پگ پر سجائے ورنہ اسے بتا دینا... بندوق سے بھیجاڑادوں گا" وہ سر جھٹکتا
.... کہتا... باہر نکل گیا جبکہ ملازم نے سر ہلایا

...کھیتوں میں کوئی مسئلہ تو نہیں" اسنے اپنے ساتھ چلتے خاص ملازم سے پوچھا
نہیں... چوہدری جی بس... زیادہ فصل کے انتظار میں ہیں.... تاکہ نوابوں کو
گھڑ مقابلے کے ساتھ یہاں بھی ہار کا منہ دیکھنا پڑے" ملازم بھی نفرت سے
.... بولا

.... ہم ہونا تو یہ ہی چاہیے.. "وہ سیگریٹ سلگاتا بولا

اور نہر کے پاس بیٹھ گیا.. وہ اکثر اس طرف آتا تھا.... یہاں سے دوسری
.. طرف نوابوں کا گاؤں تھا

... انکے گاؤں سے گزرتی نہر کو اسنے نفرت سے دیکھا

... فضل خان کا خون اسی نہر میں بہے گا

وہ یہ ہی سوچ رہا تھا کہ دوسری طرف نہر کے ساتھ لگے پپل کے درخت
... کے نیچے ایک خوبصورت لڑکی کو وہ غور سے دیکھنے لگا

... اسکے گرد کافی کبوتر تھے... جنہیں وہ محبت سے دانا ڈال رہی تھی

وہ سیگریٹ کے کش بھرتا.... غور سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا... جس کے
... بالوں کی لٹیں... اسکے چہرے پر رقصاباں تھیں

... یہ منظر کافی دلکش تھا.. خوبصورت بھی

مگرو لی کو زیادہ دیر برداشت نہیں ہوا. اپنی بندوق کو لوڈ کر کے اسنے ایک
.. کبوتر کا نشانہ لیا جبکہ.. سیگریٹ کو لبوں میں دبایا

ٹریگر دبتے ہی دو کبوتروں کی جوڑی... خون میں لت پت.. ایک طرف
... لڑھک گئی

جبکہ نسوانی چیخ بھی اسے سنائی دی تھی.. ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ لیے..
اسنے کسی گیم کی طرح یہ منظر انجوائے کیا... اور باقی چھ کبوتر بھی اسکے ٹریگر کا
.. نشانہ بنے.. اور مختلف جگہوں پر گیر گئے

اب وہ لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا.. جس نے بس ایک نظر سرخ نظروں سے
اسے دیکھا.. اور پھر... وہ مردہ کبوتروں کے ساتھ ہوئے اس بے رحم
... رویے پر رو رہی تھی

.. ولی کی مسکراہٹ مزید تر گھیری ہوگی

وہ چاہتا تھا وہ لڑکی سراٹھا کر اس کی طرف دیکھے.. مگر.. لڑکی کبوتروں کے غم
... میں نڈھال ہو رہی تھی

اور اس سے پہلے وہ لڑکی اس کی طرف دیکھتی.. پیچھے سے ملازم کی آواز پر وہ
... پلٹا

اور دو لمہوں میں اسنے دوبارہ اس طرف دیکھا تو.. وہاں نہ کبوتر تھے.. اور
نہ وہ لڑکی.. وہ.. نفی میں سر ہلاتا اٹھ گیا جبکہ اپنی بندوق.. دوبارہ.. گن
ہولڈر میں سجا کر وہ کروفر سے.. چلتا.. استتبیل کی جانب آ گیا.. لیکن زہن
.. کی سکرین پر.. نقش ہو گئی تھیں وہ دوسرخ آنکھیں
... وہ مسکرا دیا

.....

اسکا دل بیٹھا جا رہا تھا.... ہاتھوں میں کبوتر بھرے.. وہ حویلی کے اندر داخل
.... وہی اور وہیں صحن میں بری طرح رودی
کیا ہوا.. جاناں.. دہی رانی روتی کیوں ہے "بابا سائیں کی فکر مند آواز پر... وہ
... انکی جانب دیکھتی دوڑتی ہوئی.. انکے سینے سے لگ گئی
عنایت " وہ کسی حادثے کا سوچ کر غصے میں عنایت کو پکارنے لگے.. جبکہ
کشمالہ بھی ساتھ تھی پھر کس کی جرت ہو گئی تھی.. فضل خان کی بیٹی پر غلط
... نگاہ ڈالتا

عنایت کے کچھ بولنے سے پہلے.. جانناں نے سسکتے ہوئے اپنے کبوتروں
..کیطرف اشارہ کیا

بابا سائیں وہ گاؤں والوں نے میرے سارے کبوتر مار دیے "وہ پھوٹ
..پھوٹ کر رودی. تو وہ جلال میں آگئے

اتنا ہمت کس (گالی) میں پیدا ہو گیا.. کہ فضل خان کی بیٹی کے ساتھ یہ
...اسکے جانوروں کے ساتھ بھی یہ کرے

. اکھٹا کرو گاؤں والوں کو " وہ عنایت پر چھنگاڑے جبکہ اسنے پھر نفی کی
وہ دوسرے گاؤں کا تھا.. چوہدریوں کا... "وہ آنسو صاف کرتی بتا رہی
... تھی.. اور اس بات پر تو انکا پارہ مزید ہائی ہوا

... ابھی وہ چلاتے کے فیروز.. سامنے سے آیا.. اور جانناں کے سر پر ہاتھ رکھا
بیٹا میں اور دلا دوں گا "وہ معمہ نمٹاتا ہوا بولا... اگر یہ بات.. سادام کے
...کانوں تک پہنچتی تو لازمی وہ جنگ شروع کر دیتا
..اسے تو صرف چوہدریوں سے لڑنے کا موقع چاہیے تھا

تم یہ سکھا رہا ہے وہ گولی ہمارا بیٹی کو بھی لگ سکتا تھا.. اتنا جرت ان میں کہ ہمارا بیٹی کے سامنے گولی چلائے کیا بھول گیا ہے فیروز خان ہم اپنی دہی رانی کے سامنے بندوق نہیں لاتا.. اور وہ کم بخت گولیاں چلاتا ہے.. فون گھماو عنایت بلا وسادام خان کو.. وہی ہوش ٹھکانے لگائے گا "وہ فیروز پر بھڑکتے.. عنایت کو بھی بولے

چاچو آپ کیوں بات کو تول دے رہے ہیں میں شہریار سے بات کروں گا اگلی بار ایسا نہیں ہوگا " فیروز.. آرام سے بولا.. جبکہ جاناں دوبارہ کبوتروں کے... پاس.. انکے زخم دیکھ کر رو رہی تھی

فیروز... تم ہماری نظروں سے دور ہو جاو "وہ جاناں کو بانہوں میں بھرتے ناگواری سے بولے جبکہ... فیروز خاموش ہو گیا.. شکریہ تھا کہ وہ جاناں کے.. رونے سے.. وہاں سے چلے گے

..ورنہ ایک تماشہ ضرور ہوتا

جاناں کے سسکتے وجود کو دیکھ کر اسے بھی دکھ ہوا۔ ان سب کے لیے جاناں
بہت قیمتی تھی ایک اکیلی لڑکی تھی تبھی سب اسکو آنکھوں کا تارا سمجھتے
تھے...

...باپ بھائی کی لاڈلی تھی پھر بھی.. کم ہمت اور کمزور دل کی تھی
.. عنایت سادام کو کچھ مت بتانا "وہ بولا.. تو عنایت نے سر ہلایا
... اور چلا گیا جبکہ فیروز لاونج میں داخل ہوا
... تو جاناں اب بھی رو رہی تھی

.. بیٹا میں اور لا دوں گا رومت " وہ پھر سے اسکو پکارتا بولا
لا لا مگر کوئی اتنا ظالم ہو گا انھوں نے سارے کبوتر مار دیے.. وہ بچنے کے لیے
اڑے بھی "وہ سسکی تو.. فضل خان نے اسے سینے سے لگالیا
ہمارا بیٹی روے گا تو ہم کو سکون کیسے ملے گا... اب تم چپ ہو جاو۔ ہم سادام
سے کہہ کر.. تمہارے مجرم کی ہڈیاں تمہارے سامنے تڑو اے گا " وہ
..... بولے تو.. جاناں نے نفی کی

اور اٹھ کر چلی گئی.. سب جانتے تھے وہ اتنی آرام سے اس بات کو نہیں
... بھولے گی... دو چار دن تو وہ اپنے کبوتروں کا سوگ بنائے گی
مگر فیروز کی کوشش تھی کہ وہ سادام سے اس بات کو دور ہی رکھے۔ تاکہ وہ
... کوئی ہنگامہ کھڑا نہ کرے

.....

... وہ اپنے گھوڑے کو غور سے دیکھ رہا تھا جو ہر میدان میں اسے جیتاتا تھا
... سلطان کا کھانا پینا کیسا ہے.... "اسنے گھوڑے کی پشت پر ہاتھ پھیرا
جی اچھا ہے...." ملازم نے مسکرا کر بتایا... 10 سال سے اس کے ساتھ تھا..
... وہ... سادام اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا تھا
.. اپنا ہیروائن کے پاس جاتا ہے "وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا
ملازم مدھم سا مسکرایا... مگر جلد مسکراہٹ چھپالی وہ دیکھ لیتا تو... بندوق سے
... اڑا دیتا

....جی "اسنے بس اتنا کہا

دودن میں زنگ لگائے گا.. یہ سلطان کا ہیر وائٹن اسکو... تم دودن دور رکھے
گا... جب جیت جائے گا.. تو ہم خود علیحدہ روم دے گا... پھر سکون سے
.... بنائے اپنا ہنی مون مگر سلطان... جیتنا پڑے گا اب اپنی ہیر وائٹن.. کا خاطر
ورنہ تمہارا ہیر وائٹن.... کیا کام سے.. " وہ ملازم کو سمجھاتے سمجھاتے
... گھوڑے سے کہنے لگا.. جبکہ اسکا گھوڑا ہنہنایا

ہمیں یقین ہے.. تم ہم سے زیادہ اپنا ہیر وائٹن پر مرتا ہے.. اسکی خاطر جیتے
... گا.... " وہ لاڈ سے بولا... اور اسکا کھانا وغیرہ دیکھ کر... باہر نکل آیا
ہاں عنایت کھیتوں کا حال سنا.... " وہ عنایت کے ساتھ چلتا سگار پیتا بولا..
... عنایت ابھی ابھی حویلی سے ہی آیا تھا

... خان فصل سمجھو تیار ہے.... " عنایت اسے اطلاع دینے لگا
... اور دشمنوں کا " وہ ترچھی نظر سے اسے دیکھتا... دھواں ہوا میں اڑا گیا

خان لگتا ہے انکی فصل اچھی بنے گی.. اس بار... " عنایت بلاخر.. اسے
... حقیقت بتا گیا جبکہ.. سادام نے اسکی جانب سر د نظروں سے دیکھا
مگر خان بس مجھے لگتا ہے.. ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو " یہ بات تو سادام بھی جانتا
... تھا.. وہ اس سے جھوٹ نہیں بولتا تھا

عنایت انکا فصل اترنے سے پہلے ہی جلاڈالو... " وہ سکون سے بولا.. جبکہ
... عنایت نے سر ہلایا

اج کیا دن ہے عنایت بادشاہ " ہر چیز کے بارے میں جان کر.. وہ اب..
.. سکون سے چرپائی پر بیٹھا.. عنایت سے پوچھنے لگا

... خان اتوار.. " وہ بولا سمجھ گیا تھا وہ کس لیے پوچھ رہا ہے

مطلب عاشقی کا دن نہیں ہے... ہمارا محبوب بھی لا پرواہ ہو گیا ہے.. تین
دن سے.. اپنا رخ روشن نہیں دیکھایا.. اور پھر مظلوم بنتا ہے " وہ کچھ خفا سا
لگا.. عنایت خاموش کھڑا رہا... دل میں ہنسی بھی ائی... وہ صاف زبان میں
... بول ہی نہیں سکتا تھا

.. کیا حکم ہے خان " عنایت نے بلا خراسکی جانب دیکھتے راہ دیکھائی

... اسنے عنایت کی آنکھوں میں دیکھا اور ہنس دیا

تم سے ڈر جائے گا عنایت یہ کام ہم خود ہی کرے گا... بس تم رات بارہ

.. کے بعد گاڑی کا انتظام کر لینا " اسنے فیصلہ کرتے ہوئے کہا

.. جی " عنایت نے سر ہلایا

بابا سائیں کو خبر نہ ہو " اسنے تنبھی بھی کی تو وہ پھر سر ہلا کر اسے یقین دلانے

لگا...

اور حویلی کا حال چلا سناو... ہاد سائیں کا کچھ آتا پتہ " وہ بولا تو عنایت... جیسے

... ٹیپ ریکارڈر کی طرح سب کے بارے میں اطلاع دینے لگا

... خان ہاد سائیں... اپنے دوستوں کے ساتھ ہوتے ہیں زیادہ تر

مطلب مختلف جگہوں پر... " وہ اسے دبی زبان میں جیسے کچھ سمجھنا چاہ رہا تھا

... جس پر سادام نے سر ہلایا

"... اور فیروز لالا دو چار دن سے... نہیں ملے شہریار سے

.. انکا تعمیر کیسا جا رہا ہے " وہ پوچھنے لگا

... اچھا کام ہو رہا ہے جلد مکمل ہو جائے گا " وہ بولا تو وہ ہنسا

کیسا بات کرتا ہے عنایت وہاں کالج بن گیا تو ہمارا محبوب کیسے دیکھے گا ہم کو...

... مکمل ہونے سے پہلے گیرہ ڈالنا " اسنے حکم دیا جس پر عنایت نے سر ہلایا

جاناں بی بی کے کبوتر مر گئے۔ خان " اسنے آہستگی سے اطلاع دی.. سادام

.. نے چونک کر اسکی طرف دیکھا

... کیسے " وہ ایک دم اٹھا جانتا تھا وہ کتنی حساس ہے

وہ... خود ہی " وہ آہستگی سے جھوٹ بول گیا.. سادام نے نوٹس نہیں لیا اور

... چادر جھاڑ کر حویلی کی طرف ہو گیا

اگر بعد میں اسے پتہ چلتا تب اسکے لیے زیادہ خطرناک تھا سادام.. بانسبت

... اس کے کے وہ اسے پہلے ہی بتا دے

.....
وہ جاناں کے کمرے میں داخل ہوا تو وہاں اپنی ماں کو دیکھ کر اسے شدید
... ناگواری کا احساس ہوا

ہم کو کمرہ خالی چاہیے... "وہ دروازے میں کھڑا اونچی آواز میں بولا جبکہ وہ نم
... نگاہوں سے اسکو دیکھ کر باہر نکل گئیں

جاناں سائیں ہزار بار کہا ہے... دور رہا کرو.. اس عورت سے " وہ مسکرا کر
... بولتا اسکے ہچکیاں بھرتے.. وجود کو دیکھنے لگا

جاناں نے جواب نہیں دیا تو وہ اسکے ساتھ ہی بیٹھ گیا
... کیا مسئلہ ہے کیوں روتا ہے " جانتا تو تھا مگر اس سے مکمل بات جاننا چاہتا تھا
... لا لا میرے کبوتر مر گئے " وہ سسکی تو اسنے اسکا سر سینے سے لگا لیا

جاناں گڑیا مر جاتا ہے کچھ نہیں ہوتا ہم نیا لے دے گانہ روتا کیوں ہے " وہ
... اسے بھلانے لگا

.. لا لا انھیں مارا ہے.. " وہ آنسوؤں صاف کرتی کچھ خفا ہوئی
.. سب کے لیے یہ عام بات تھی مگر اسکے لیے نہیں
.. کون مارتا ہے کس کا اتنا جرت ہے " وہ تیوری بگاڑ کر اسکی طرف دیکھنے لگا
ساتھ والے گاؤں سے.... " وہ سو سو کرتی بولی جبکہ یہ خبر ملنی تھی... اور
.. سادام کو پتنگے لگے وہ ایکدم اٹھا
تمھارا دماغ میں شکل ہے اس نامعقول کا " وہ سختی سے بولا... جبکہ... جاناں
... نے نفی کر دی
... تو سادام نے گھیرہ سانس بھرا
ہم تم کو کبوتر لے دے گا.. بکرالادے گا.. گھوڑا بھی لادے گا.. اب تم
رونا بند کرے گا " وہ اسکے دوبارہ رونے پر جھنجھلایا
پھر وہ میرا گھوڑا ہو گا.. اور وہ وائٹ کلر کا ہو گا... اور ہا داسے نہیں لے
.. گا " جاناں نے چمکتی آنکھوں سے کہا.. تو سادام مسکرا دیا

بلکل ہماری جاناں کا ہو گا... تم بس دیکھ لینا کون سا گھوڑا مانگتا ہے۔ وہی نسل
... کا گھوڑا تمہارا پاس ہو گا..." وہ اسے پیار سے دیکھتا بولا تو جاناں ہنس دی
کبوتروں کا غم تھوڑا ہلکا ہوا تھا مگر ختم نہیں... اور اپنے پیارے کبوتروں کے
.. قاتل کو وہ بھولنے والی نہیں تھی

.....

دودن سے سادام کو نہیں دیکھا تھا تبھی وہ بھیجی بھیجی سی پھر رہی تھی.... نہ
جانے اتنی جلدی وہ اسکے دل میں کیوں آ بسا تھا کہ ایک دن بھی اس سے
دوری برداشت نہیں ہوتی تھی

... اماں نے دودن سے اسکی کالج سے چھٹی کرا لی تھی

کیونکہ پڑوس میں زہدہ انٹی کی بیٹی کی شادی تھی... اور زہدہ انٹی امی کی منہ
بولی بہن تبھی... اماں نے اسکی چھٹی کرا لی شادی کو اسنے خوب انجوائے تو کیا
... مگر بار بار سادام کی یاد آ جاتی تھی

اور ابھی بھی وہ علاقائی پٹھانی لباس سیاہ فراق میں بالوں کوئی بل دیے.... اور
تھوڑے بہت میکپ میں کمال لگ رہی تھی کہ پوری شادی میں سب نے
.. اسکی تعریف کی

اماں اسے لباس تبدیل کرنے کا کہہ کر... خود دوسرے کمرے میں جا کر سو
گئیں کیونکہ سارا دن کام کرنے کے بعد ان میں اٹھنے کی ہمت نہیں تھی
پھر.. دوائیاں بھی وہ کافی لیتی تھیں تبھی غنودگی میں جلدی چلی جاتی جبکہ
ابا.. کو کھیت پر سے آنے کے بعد کسی کا ہوش نہیں رہتا تھا بس کھانا کھا کر سو
... جاتے تھے

.. وہ اکثر ان کے سونے کے بعد اپنی کتابیں اٹھا لیتی
سادام نے سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ پڑھے گی نہیں... اسکی ماں پڑھی لکھی
تھی تبھی وہ اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے گھر سے بھاگی اور.. اب وہ نہیں
چاہتا تھا.. کہ زری پڑھے.. تبھی اسنے سختی سے پابندی لگادی... اور زری
.... نے.. اسکا ہر حکم مان لینا اپنا فرض سمجھا

مگر پڑھائی... کے لیے اسکا دل کہتا تھا.. کہ اسے بھی سب کی طرح.. شعور
... ہو

... پھر وہ اکثر سوچتی سادام بھی تو اتنا زیادہ پڑھا ہوا ہے

... اور جلد ہی یہ سب سوچیں جھٹک دیتی

آئینے کے سامنے کھڑے خود کو دیکھتے اسکے دل میں خواہش جاگی کہ سادام
.. اسکو دیکھے.. اسکی چاہت سے لبریز آنکھیں اسکے چہرے کا احاطہ کریں

... اور اچانک وہ ہنس

کیا سوچ رہی ہے زری "اسنے اپنے سر ہر ہاتھ مارا.. اور.. پلٹی.. کہ دھک
... سے رہ گئی

... نواب جی " وہ حیرت سے.. سادام کو کمرے کے دروازے پر دیکھنے لگی

کچے مٹی کے کمرے میں سادام کو وہ کسی حور سے کم نہیں لگی.. جبکہ زری..

... ایک دم ہوش میں آئی

آپ آپ... یہ اللہ... اچوڈر نہیں لگتا... "اسکا ہاتھ اندر کھینچ کر اسنے دروازہ بند کیا.. اور.. تھوڑا سا سر نکال کر باہر دیکھا.. تو عنایت سمیت دو اور لوگ جو اس کے ہی بندے تھے اماں ابا کے کمرے کے باہر کھڑے تھے.. زری کا... خوف سے وجود کانپ اٹھا

"آپ

ششش "اسنے اسکی کمر میں اچانک ہاتھ ڈال کر اسے.. کچی مٹی کی دیوار کے ساتھ لگا دیا

...زری کی بڑی بڑی آنکھیں پھیلیں

تم اتنا خوبصورت ہے... ہم کیسے روکے گا خود کو "اسکی اتھل پتھل ہوتی... سانسوں کے دلفریب منظر میں وہ بہک رہا تھا.. بری طرح

...نو.. نواب جی "اسکو خود پر جھکتا دیکھ وہ جلدی سے اس سے دور ہوئی
دل کی دھڑکنوں کا رقص جان لیوا تھا جبکہ وہ اس وقت سادام کے لیے
...امتحان بنی بیٹھی تھی

تم ہمارے لیے تیار ہوا ہے... کیا دسمبر نے تمہارے یار کے انے کا بھی پتہ
دیا تھا..." وہ ہنستا ہوا چارپائی پر سکون سے لیٹ گیا.. جبکہ زری کمرے کے
...بیچ میں کھڑی تھی

نواب جی اس جاگ جائیں گی" وہ... اسکی باتوں پر کیا شرماتی دھڑکا اماں کا جو
...لگا تھا

تو آنے دے.. تمہارا محبوب آیا ہے... تم ہم کو ان سے ڈراے گا" وہ
...تیوری ڈالے بولا

..ن.. نہیں ایسا نہیں ہے.. "وہ سر جھکا گئی

ادھر آکر بیٹھے گا یہ ہم خود آئے" وہ سر دلہجے میں بولا.. تو زری شرافت
سے.. اسکے پاس بیٹھ گئی جبکہ سادام اسکے کانپتے لبوں اور گھبرانے وجود کو...
چاہت بھری نگاہوں کے حصار میں لیے.. خوش تھا.. پھر ایک دم سیدھا ہو گیا
...ایسے کے زری کے بے حد قریب ہو گیا

تم کہاں گیا تھا اتنا تیار شیار پھرتا ہے " زری اسکی قربت سے ہی گھبرائے
.. ہوئی تھی کہ اسکی تشویش پر... اسے جلدی سے بتاتی اس سے دور ہوئی
وہ انٹی زاہدہ کی بیٹی کی شادی تھی.. تین دن.. سے اسی لیے.. " وہ چپ ہو
... گئی کیونکہ سادام نے اسکی کلامی سختی سے جکڑ لی تھی
تم ہماری اجازت کے بغیر آتا جاتا ہے... " وہ سختی سے پوچھ رہا تھا.. زری نفی
.. میں سر ہلانے لگی
نہیں نواب جی.. میں بس.. ادھر پاس میں ہی گئی تھی.. انکا گھر ادھر ہی
.. ہے ہمارے گھر کے آہ " اسکے ہاتھ پر سادام کے دانتوں کے نشان
.... بڑے واضح تھے کہ اسکی نگاہیں بھیگ گئیں
اور وہ زخمی نظروں سے.. اسکو دیکھنے لگی... جواب انگوٹھے کی مدد سے..
... اسکی کلامی سہلا رہا تھا
ہمارے اندر معافی کا مادہ نہیں... اگلی باری تمکو یاد رہے گا.. ہماری عاشقی
" .. میں رہنا آسان نہیں

نہر کے کنارے شائلہ کے ساتھ بیٹھی پانی میں ہاتھ ڈال کر پھر سردی
... محسوس کرتے ہی نکالتی.. وہ اس کھیل سے کافی محظوظ ہو رہی تھی
.. شائلہ اسنے اچانک شائلہ کو پکارا

جی بی بی " شائلہ بولی.. جبکہ ڈرائے فروٹ چھیل کر اسکی جانب بھی
بڑھائے. جن میں سے ایک دولے کروہ سامنے فاصلے پر اسطبل کا دروازہ
... گھورنے لگی

.. یہ چوہدریوں کا اسطبل ہے نہ " اسنے اسکی طرف دیکھا
جی جاناں بی بی خان جی نے تو نہر کنارے بیٹھنے سے بھی روکا ہے... بس اپکی
.. ضد ہے ورنہ خان جی تو ہمارا حشر بگاڑ دیں " شائلہ کچھ خوفزدہ ہوئی
چپ کرو تم... میری بات کا جواب دو... یہاں پر چوہدریوں کا وہ گھوڑا بھی
.. ہے جو.. گھڑ مقابلے میں حصہ لے رہا ہے " اسنے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا
.. جی جاناں بی بی " شائلہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگی
.. تو اس نہر کو پار کرنے کا کوئی راستہ ہے " اسنے اٹھتے ہوئے پوچھا

..جاناں بی بی.. کیا ارادے ہیں آپکے "شمالہ بھی گھبرا کر اٹھی
ان گاؤں والوں نے بے رحمی سے میرے کبوتر مارے اور اب میں بدلہ بھی
نہ لوں" وہ بال جھٹکتی سفید سوٹ میں بہت پیاری لگ رہی تھی چھوٹی سی
...ناک پر ضد غصہ سوار تھا
"خدا کو مانے بی بی.. خان جی
چپ کرو.. لالا کو کوئی نہیں بتائے گا اور ویسے بھی وہ تو خوش ہوں گے میں
نے یہ کام سرانجام دیا ہے اب تم مجھے نہر.. کو پار کرنے کا طریقہ بتاؤ" وہ
....پر جوش سی بولی آپنے دماغ کا خلل پورا کرنے کے لیے وہ کافی پر جوش تھی
شمالہ کو چار نچار اسے نہر سے کافی فاصلے پر بنے خوفیہ راستے کا پتہ بتانا پڑا جو...
درخت کی ایک ڈال سے جوڑتا تھا.. درخت کی ایک لمبی اور موٹی ڈال جو
کہ کافی بڑی تھی کہ دو تین بندے ایک ساتھ آرام سے اسپر سے گزر
جائیں... نہر کے اس طرف تک جاتی تھی.. جسے آگے لگے درختوں کے
...جھر مٹ نے ڈھانپ رکھا تھا

....ویسے تو سب ہی جانتے تھے مگر ان دونوں کے لیے یہ خوفیہ راستہ ہی تھا
جاناں اس راستے پر چلتی بلکل بے خوف تھی... کیونکہ اس گاؤں کا ایک فرد
...اسکے کبوتروں کا قاتل تھا

...راستہ پار کر کے... ایک دم اسکے اندر خوف اتر اٹھا یہ انکا علاقہ نہیں تھا
....یہاں اسکو کوئی دیکھ لیتا تو قید بھی کر سکتا تھا
یہ کچھ اور یہ لالا ہی کو پتہ چل جاتا تو.. وہ اسے گھر میں قید کر لیتے... مگر اب تو
...وہ راستہ پار کر چکی تھی
اور گھوڑے کو سمجھالنا اسکے لیے مشکل نہیں تھا وہ بچپن سے.. جانوروں
کے بہت قریب تھی

..اس وقت اس حصے میں کوئی ایک آدمی بھی نظر نہیں آ رہا تھا
گاؤں میں دسمبر غضب بن کر اترتا تھا.. دھند نے تقریباً.. ہر چیز کو ہی
...دھند لایا ہوا تھا

...تبھی وہ چھپ گئی شائلہ اسکو مسلسل روک رہی تھی

جاناں بی بی چلتے ہیں بس.. "وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچتی... کہ جاناں نے ہاتھ چھڑایا.. اور... اسطبل کے پیچھلے دروازے کی طرف آگئی.. حالانکہ اس وقت دوپہر کا وقت تھا یہ الگ بات تھی کہ... سردی نے دوپہر کو دوپہر رہنے نہیں دیا تھا پھر بھی اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی صرف ایک ملازم کے.... سو اوہاں کوئی نہیں تھا جو... چارپائی پر پڑا سو رہا تھا جاناں نے فتح مند نظروں سے شمائلہ کو دیکھا... جیسے جیتا رہی ہو قسمت بھی... اسکے ساتھ ہے

وہ اندرائی تو اسطبل کا دوسری طرف والا دروازہ بند تھا جبکہ اندر آگ جل رہی تھی اور جانور بھی خاموشی سے بیٹھے.. گرمائش کو محسوس کر رہے تھے وہ بنا آواز کیے.. چارپائی کے پاس سے گزری.. جبکہ شمائلہ دور کھڑی کانپ.... رہی تھی... اگر غلطی سے بھی یہاں کوئی آجاتا تو کیا بنتا جاناں نے چار و اطراف میں دیکھا مختلف نسلوں کے گھوڑے تھے... مگر اسکی نظر ایک سفید گھوڑے پر ٹک گئی

.... بے حد خوبصورت گھوڑے کی کشش اسے اسکے پاس لے گئی
.... وہ اسکے سر پر پیار سے ہاتھ پھیر رہی تھی
اور.. اسکا جوش اتنا بڑھا کہ.. اپنا موبائل جو کہ بس تصویریں کھینچنے کے لیے
تھا.. نکال کر.. اسکے ساتھ وہ پوز بنا کر تصویریں لینے لگی
.. جاناں بی بی "شائلہ حیرت زدہ تھی
... جاناں اسکی طرف دیکھتی کہ.. ایک دم اسطبل کا دروازہ کھلا
دونوں نیچے جھک گئی... شائلہ اس سے فاصلے پر تھی... تبھی... وہ جانوروں
کے کھانے پینے کے سامان کے پیچھے چھپ گئی جبکہ جاناں.. کی سانس اٹک
گئی.. اور وہیں اسکے آنسو شروع ہو گئے
.... وہ کہاں جاتی
گھوڑے کی گھاس کے بڑے سارے ڈھیر.. کے پیچھے چھپتے ہوئے اسے
.... یقین تھا وہ پکڑی جائے گی

تمہیں انگھنے کے لیے یہاں رکھا ہے "ولی ملازم پر چیخا.. تو ملازم ہڑبڑا کر
... اٹھا.. اور جاناں کی اسکی اواز سے ہی جان نکل گئی تھی
معافی چوہدری جی " ملازم نے جلدی سے کہا.. تو.. وہ نخوت سے اسے
... دیکھتا.. اپنے گھوڑے کی طرف آیا
جبکہ جاناں... کی سسکیاں بندھنے کو تمہیں جنہیں وہ ہتھیلی دانتوں تلے دبا کر
... روک رہی تھی
وہ کچھ دیر.... وہاں کھڑا گھوڑے کو دیکھتا رہا.. اور اسکی اس سے پہلے خوراک
... چیک کرتا
پچھے سے ملازم نے.. شہریار کا بلاوا دیا وہ بد مزہ سا ہوا.. اسکا ارادہ آج اس
... گھوڑے پر سواری کا تھا
وہ.. گھوڑے کی پیٹھ تھپتھپا کر اسطبل سے باہر نکلا
.. اسے پچھے ملازم بھی نکلا.. تو شائلہ روتی ہوئی جاناں تک پہنچی ...
.. بی بی اٹھیں اسنے جلدی سے.. جاناں کو اٹھایا

تو وہ بھی اٹھی مگر انسواب بھی نکل رہے تھے اور ان آنسوؤں میں وہ اپنا دوپٹہ
... اور موبائل .. کہاں چھوڑ رہی ہے بھول بھال کر وہاں سے فرار ہونے لگی
باہر نکلتے ہی اس درخت کو پار کرتے ہوئے سکون محسوس ہوتے ہی اسے
... پیچھے رہ جانے والی چیزوں کا خیال آیا
شمالہ میرا موبائل میرا دوپٹہ .. "وہ گلے کو ٹیٹولتی .. بولی .. تو شمالہ نے سر
.. تھامہ

بی بی ... گھوڑے کا پاؤں کھا گیا تو موبائل تو اپنے آپ ہی ختم ہو جائے گا اور
اتنی گندگی تھی جگہ پر لال دوپٹہ بھی گندہ ہو جائے گا .. یہ ہو چکا ہو گا .. اب
.. کوئی فائدہ نہیں ... " وہ افسوس سے اسے تسلی دیتی بولی
تم پاگل ہو ... وہ میرا موبائل ہے کتنی مشکلوں سے لالا کو منایا تھا وہ بھی انھوں
نے سیم نکال کر دیا .. اور اس میں میرے کبوتروں کی تصویریں تھیں " وہ ..
.. دوبارہ رونے کے لیے تیار ہوئی

اللہ کی قسم جاناں بی بی اب پلٹ کر جانا خطرے سے باہر نہیں میں... اپنے ابا سے بات کروں گی.. شاید وہ کچھ کر سکیں.. اپ اب گھر چلیں " وہ اسے گھسیٹتی ہوئی.. وہاں سے لے گئی جبکہ جاناں مسلسل رو رہی تھی.. دوسری بار... اسکا دوسرا نقصان ہوا تھا

.....

وہ شہر ایار کی بات سن کر دوبارہ اپنے گھوڑے کے پاس آیا.. اور اسکی... خوراک دیکھنے لگا..

..لال دوپٹہ.. اور.. کچھ دور پڑے موبائل کو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی..

..یہ یہاں کیسے آیا" وہ دونوں چیزیں اچک کر غور سے دیکھنے لگا..

..دوپٹے پر.. جگہ کی گرد لگی تھی.. جس کو دوبار جھٹک کر اسنے صاف کیا..

.... اور.. موبائل کو کھولا تو.. وہی چہرہ وہی آنکھیں اسکے روبرو تھیں..

..وہ مسکرا دیا.. کہانی کچھ کچھ اسکے پلے پڑی تھی

ان (گالی) کی عورتیں بھی بدلے کی قائل ہیں... "تصویر پر بے دردی سے
... انگوٹھا پھیرتا.. وہ کچھ سوچنے لگا

اور پھر.. موبائل... اپنی جیب میں ڈال کر.. وہ دوپٹہ لیے.. ندی کے پاس
ایا.. اور ندی میں دوپٹے کو چھوڑ کر.. وہ سامنے دشمنوں کے گاؤں کو گھور کر
... رہ گیا

... نہ جانے اس وقت اسکے شاطر دماغ نے کیا کیا سوچ لیا تھا
... ملازم خاص کی آہٹ پیچھے پاتے ہی.. اسنے.. اسکی طرف دیکھا
... اور موبائل جیب سے نکال کر اسکی طرف.. بڑھایا

.. پتہ کرو یہ لڑکی کون ہے... "اسنے سکون سے کہا.. تو ملازم بھی چونکا
چوہدری صاحب یہ تو جاناں بی بی ہیں.. فضل خان کی بیٹی اور نواب سادام
.. فضل خان کی بہن " وہ بولا... اور نگاہ پھیر لی
... ولی نے شدید حیرت سے دوبارہ تصویر کو دیکھا

... اور اچانک وہ ہنس دیا

طنزیہ

بہت خوب "موبائل بند کر کے.. وہ ہاتھ جھاڑتا اٹھا.. اور.. قریب
.... آتے گھوڑے پر سوار ہو گیا

.....

اُترہ نے اماں کی طرف دیکھا جو.. شام سے رات ہونے کو ابھی تھی.. وہیں
اسکے پاس بیٹھیں تھیں وجہ وہ جانتی تھی... شہریار کے آنے کا وقت قریب
تھا.. اور وہ باہر نکل کر.. اسکے پاس جاتی کہ اماں پہلے ہی اسکے کمرے میں
... بیٹھ گئیں

اپنے دماغ سے یہ شہریار نامی خیال نکال دے اُترہ میں تیری طلاق کراؤں گی
" .. اس سے

... اماں کیسی باتیں کر رہیں ہیں " وہ حیران ہوئی

بلکل درست بات کر رہیں ہوں اور تو میرے خلاف جانے کی کوشش
.. کرے گی تو.. میرا مرا منہ دیکھے گی

جتنی جلدی تیرا زہن اس بات کو قبول کر لے اتنا اچھا ہے "وہ زہر خوند لہجے
.. میں بولی

اماں شہریار ویسے نہیں ہیں.. اور آپ نے میرا نکاح انکے ساتھ کرایا ہی
... کیوں تھا جب.. بعد میں طلاق کرانی تھی "وہ رونے لگی

... زیادہ بڑبڑمت کر.. یہ سب تیری دادی کے کام ہیں

اور میں صاف کہہ رہی ہوں.. سکندر سے ہی تیری شادی ہوگی... اس کے
آگے.. ایک لفظ بھی نہیں.. کل تیرے باپ کو کہا ہے وکیل کو بلائیں تاکہ
.. یہ معاملہ جلد از جلد ختم ہو... "وہ سر جھٹکتے اٹھنے لگی

شہریار مجھے کبھی طلاق نہیں دیں گے "وہ انکی طرف دیکھتی یقین سے بولی
... کہ.. انھوں نے بنا لحاظ کے اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا
..... تیرے کہنے سے تو دے گا نہ

تو ہی اس سے کہے گی.. وہ تجھے طلاق دے.. اور تب بھی نہ دی.. تو خلع کا نوٹس تو ویسے ہی.. ہم بھیج دیں گے اسکو... دیکھتی ہوں کیسے نہیں دیتا.. " وہ... اس کے سسکتے وجود کو غصے سے دیکھتی.. باہر نکل گئیں

نہیں میں نہیں لوں گی کبھی نہیں لوں گی " اترہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی.. وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بات ختم ہونے کے بجائے بڑھ رہی تھی اج.... اماں نے اپنے حق میں اباجی کو کیا تھا کل کو دادی کو بھی کر لیتیں تو... کیا بنتا

...وہ آنسو پونچتی اٹھی

...اور کچن میں آگئی.. اس کے لیے چائے بنانے

.. جبکہ ملازمہ ولی کے لیے بھی چائے ہی بنا رہی تھی

.. ولی لالا آگئے " اس نے ملازمہ کی طرف دیکھا

اترہ بی بی ایکا چہرہ سرخ ہو رہا ہے.. " وہ سمجھ گئی تھی کہ چھوٹی بیگم نے

... اسکو مارا ہو گا.. کیونکہ چہرے پر انگلیوں کے صاف نشان تھے

... میں ولی لالا کا پوچھ رہیں ہوں " وہ زرا سختی سے بولی آج پہلی بار

.. ملازمہ حیران ہوئی.. تو دوسری طرف اسنے اثبات میں سر ہلایا

".. جی شہریار صاحب بھی اگئے ہیں

... اسنے کہا اور اپنے کام میں جت گئی جبکہ انزہ ہمت کرتی اسکے کمرے تک آگئی
دروازہ بجایا.. تو اندر سے اسکی اجازت ملتے ہی... وہ دروازہ جھجھکتے ہوئے
کھولتی اندر داخل ہوئی آج پہلی بار وہ نکاح کے بعد اسکے کمرے میں آئی
... تھی

... جھجک الگ محسوس ہوئی

... سکینہ یہ کاغزات ولی کو "وہ رک گیا... حیرانگی سے اسکا سرخ چہرہ دیکھنے لگا
.. اور دو دن پہلے کی بات دماغ میں آئی

وہ جانتی تھی اسکی ماں نے کتنی تلخ کلامی کی تھی اور پھر اسنے اسے کمرے میں
آنے کا کہا تھا مگر اسنے اپنی ماں کی مانی.. اور کمرے میں آنا الگ بات اسنے دو
... دن سے اپنا چہرہ بھی نہیں دیکھا تھا

شہریار خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ کر ان کا غزات میں ایسے محو ہوا جیسے کوئی
... دوسرا تو ہے ہی نہیں

اپ.. اپ کی چائے "اسنے آگے بڑھ کر.. سائیڈ ٹیبل پر چائے کا کپ
... رکھا.. شہریار نے اب بھی جواب نہیں دیا

.. اپ ناراض ہیں " وہ خود سے اس سے سوال کرنے لگی

اترہ میں مصروف ہوں تم جاو " وہ چائے کا سیپ لیتا بولا... جبکہ اترہ نے اپنے
... آنسو صاف کیے.. وہاں اماں اور یہاں شہریار

اسنے ہمت کر کے.. اسکے آگے سے کاغزات اٹھائے.. شہریار نے غصے سے
... اسکی طرف دیکھا اور ابھی وہ کچھ کہتا ہی کہ... اترہ اسکے سینے سے لگ گئی

اپ

... آپ ناراض مت ہوں پلینز... " وہ سسک رہی تھی .

جبکہ شہریار تو وہیں تھم گیا.... وہ پہلی بار اسکے اتنا قریب تھی کہ اسکی قربت کی خوشبو اسے مسحور کر گئی.. جبکہ انزہ... جو سن کرائی تھی اسکے غم میں سب... بھلائے ہوئی تھی

... شہریار مدھم سا مسکرایا.. اور اسکے گرد حق سے حصار باندھا
اب اتنا قریب آکر مناوگی تو... کون کافر نہیں مانے گا" اسکے بالوں پر لب رکھ کر وہ جھک کر اسکا چہرہ دیکھنے لگا.. اور اسکے چہرے پر انگلیوں کے... نشان.. دیکھ کر وہ اسے خود سے دور کر کے اسکا گال دیکھنے لگا
.. چچی نے مارا ہے تمہیں " وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا
... جبکہ انزہ نے نفی کی

.... جھوٹ مت بولیں " وہ اچانک ہی غصے سے بولا
.. انزہ اپنی بے اختیاری پر پشٹائی مگر وہ اسے ناراض کیسے چھوڑ دیتی
.. وہ.. وہ ماں ہیں میری " وہ سر جھکائے بولی

ماں ہیں تو کچھ بھی کریں گی.. کیا جائز ناجائز سب مانو گی انکی.. کہتی کیوں
... نہیں تم کہ تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو "وہ غصے سے بھڑک رہا تھا
.. شہریار... میں "اترہ سے.. کچھ بولا ہی نہیں گیا

ٹھیک ہے چلو دادی کے پاس. بس آج ہی تمہاری رخصتی... ہو جائے گی..
"وہ اٹھ کر اسکا ہاتھ تھامے... کمرے سے باہر نکلتا کہ اترہ نے خوفزدہ ہو کر
... اسکا ہاتھ پکڑا

پلیز شہریار... آپ... آپ غصہ نہ کریں میں امی سے بات کروں گی... "وہ
... اسے روکنے لگی

کہ شہریار.. نے غصے سے.. اسکی گردن پکڑی.. اور اسے دروازے سے
... چیپکا دیا

سیدھی شرافت سے اترہ میرے کمرے میں ہمیشہ کے لیے آجا ورنہ میں وہ
کروں گا کہ اسکے بعد تم یہ تمہاری ماں کچھ نہیں کر سکتے گی.... "وہ جتنا ہی ہوئی
... نظروں سے اسے گھور کر کمرے کا دروازہ کھول گیا

انزہ نے ایک نظر اسکیطرف دیکھا جس کے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی
... اور باہر نکل گئی

وہ بے بس تھی نہ اماں جے سمانے کچھ بولنے کی ہمت تھی نہ.. شہریار کو خفا کر
... سکتی تھی.. مرے مرے قدموں سے اپنے کمرے میں ہولی

.....

آج ہمارا گھوڑا میدان میں اترے گا... ہم نے اسکا ہیر و نین کو اس سے دور
کیا کہ وہ... اسکا زنگ نہ لگے تو ہمارا ہیر و نین ہمیں زنگ لگانے آگیا.. "وہ
اسے گھورتا ہوا مسکراہٹ لبوں میں چھپائے بولا.. جو معمول کی طرح باغ
... میں سے اس کے لیے پھول اکٹھے کر کے لائی تھی

... کیا مطلب " زریش نے اسکو آنکھیں گھما کر دیکھا

... میں آپ سے ملتی ہوں تو اپکا کوئی کام ٹھیک نہیں ہوتا " وہ حیران ہوئی
ہاں نہیں ہوتا.. تم سے ملنے کے بعد ہم ایسے گیرہ گیرہ رہتا ہے تمہارے
ساتھ خوابوں میں رو مینس جھاڑتا ہے.. تمہیں پکڑتا ہے اور.. کس

....بس بس "وہ سرخ ہوتی اسے ٹوک گئی تو سادام کا قہقہہ ابھرا
...اور اسکے شرمائے شرمائے۔ چہرے کو اسنے چاہت سے دیکھا
پتہ ہے اچھا بات کیا ہے... " اسکی نظریں زرش کے چہرے کا طواف کر
...رہیں تھیں

... زرش نے پلکیں اٹھائیں اور اسکی طرف دیکھا
اچھا بات یہ ہے کہ تم چوہدریوں کا لڑکی نہیں.. ورنہ ہمارا محبت شروع
.. ہونے سے پہلے... دم توڑ دیتا " وہ ہلکا سا ہنسا... تو زرش نے اسکا ہاتھ پکڑا
شکر ہے اللہ کا.. ویسے اگر میں... انکی بیٹی ہوتی تو " وہ اہستگی سے سوال
... کرنے لگی

تو ہم تمکو قتل تو کر دیتا مگر سوچ میں بھی تمہارا ساتھ رو مینس نہیں جھاڑتا
.... " وہ شرارت سے اسکو دیکھنے لگا جبکہ زرش مسکرا کر رخ پھیر گئی

اب تمہارا ادائیں بھی قاتلانہ ہے... اور ہم تو مرتا ہے مرتا ہے تم پر "وہ
اسکے نازک ہاتھ پر لب رکھ گیا... جسے زریش نے فوراً اسکے ہاتھ سے علیحدہ
کیا...

یاد ہے مجھے کتنا مرتے ہیں آپ "اسنے اپنی کلائی پر اسے اپنے دانتوں کے
... نشان دیکھائے۔ تو سادام شرمندہ ہونے کے بجائے ہنس دیا
.. اور اس نشان پر بھی اپنے لب رکھے جواب نیلے ہو چکے تھے
تو ڈھولا... تم کو کون ہمارے خلاف جانے کا بولتا ہے.. تم ہماری مرضی کے
مطابق چلے گا.. خوش رہے گا... تمہیں ہم محبت کرے گا... سینے پر سلائے
گا... مگر ہمارے خلاف جائے گا.. تو معافی کا گنجائش بھی نہیں نکلتا.. "وہ
... اسکی بالوں کی لٹوں کو نرمی سے چھوتا زرا سختی سے بولا
.... زریش نے سر جھکا لیا

...اپکو غصہ بہت آتا ہے " وہ منمنائی

ہم تم پر غصہ نہیں کرے گا.. تم ہمارا بچہ کی اماں بنے گا.. بھلہ ہم کیسے
.. کرے گا غصہ

اف اف "زریش اٹھ گئی.. اسکے پاس مزید بیٹھنا مطلب شرم سے مسلسل
... سرخ ہوتے رہنا جبکہ اسکے جاندار قہقہے الگ دلکش تھے

اتنا نازک ہے گھبراتا ہے... ہمارے ساتھ گزارا کیسے کرے گا.. تبھی ہم
کہتا ہے.. ہم شادی کسی اور سے کر لیتا ہے.. تم تو عاشقی بھی برداشت نہیں
کر پاتا" وہ آنکھیں گھما کر بولا.. جبکہ زریش کے اسکی بات مکمل ہوتے ہی
... لب سکڑ گئے. آنکھیں بھرا گئیں

.. نواب جی آپ ایسا کیوں کہتے ہیں " وہ اسکے پاس ای

کیونکہ یہ سچ ہے.. لڑکی... تم ہمارا محبوب ہے ہمارا دل ہے ہمارا جان.. ہے
"وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا... اسکے قریب ہونے لگا کہ زریش
... دوبارہ اٹھ گئی

ناراضگی کو چہرے پر سجائے... وہ دوسری طرف چل دی... سامنے سے سفید
بکری کا بچہ دیکھ کر وہ مسکرائی سادام اسے ہی دیکھ رہا تھا... اسکی وجہ سے تو
... اتنی صبح اٹھتا تھا

اور اپنے خاص ڈیرے پر.. وہ ہر روز ایک حسین صبح کو اسکے ساتھ انجوائے
... کرتا تھا

جبکہ پھیرہ داری پر صرف عنایت تھا... وہ بھی خاص طور پر باباجان کی وجہ
... سے.. انھیں یہ سب معلوم ہوتا تو نئے سرے سے دکھ ہوتا
... اور وہ انھیں دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا

اپنے باپ سے محبت اسے شاید ورثے میں ملی تھی کیونکہ اسکا باپ بھی اپنے
... باپ پر جان چھڑکتا تھا اور وہ بھی

یہ کتنا پیارا ہے نواب جی "زریش اسے گود میں اٹھا کر اسے پیار کرتی...
... بولی... جبکہ سادام نے اس بکری کے بچے کا رخ اپنی طرف کیا

وہ چھوٹا سا مینا حقیقتاً پیارا تھا مگر اسکی خطا.. یہ تھی کہ وہ زریش کی گود میں
... تھا

تم لڑکیاں ایسے جانور پر مرتا ہے جیسے تمہارا محبوب تم پر مرتا ہے.. سارا کا
... سارا فولیش ہے "اسنے نفی کی تو.. زریش.. نے اسکی طرف دیکھا
کیونکہ وہ بہت پیارے ہوتے ہیں " وہ منہ بنا کر بولی.. اور مینے کو مزید خود
... میں سمونے لگی

ہاں تو پھر گدھے کو بھی ایسا گود میں لیے لیے پھیر.. یا لو مڑی کا بھی....
ہممم... کا کرچ کو تو ساتھ سلا یا کر... اور چھپکلی کے ساتھ رو مینس جھاڑا کر " وہ
... ناگواری سے بولا

... جبکہ زریش ہنسنے لگی.. اسکی مدھر کھکھلاہٹ باغ میں پھیل گئی
... اف.. اپ کتنے گندے ہیں " وہ منہ بنا کر بولی
ایسا ویسا "وہ کچھ جتانے لگا.. اور ساتھ عنایت کو آواز لگائی.. زریش سمجھ گئی
... اور جلدی سے مینے کو زمین پر اتار دیا

وہ سنجیدگی سے سادام کو دیکھ رہی تھی پھر عنایت کو جبکہ سادام کی نگاہ بھی
... اسی پر تھی

عنایت بادشاہ... یہ میمنہ آج... جیت کی خوشی میں کھیلاے گا تم اور.. زری
سائیں کے ہاں خاص طور ہر دے کر آئے گا... درست "وہ انکھ اچک کر
.. بولا... تو عنایت نے سر ہلایا

جی خان " وہ میمنہ اٹھا کر لے گیا.. جبکہ زری نے نگاہیں جھکا لیں آنکھوں
.... میں انسو اگئے

... وہ تو چھوٹا سا بچہ ہے ابھی " وہ ہستکی سے بولی

.... دنیا میں کوئی تمہارا پیار کا مستحق نہیں.. سوائے سادام فضل خان کے
تم جس کو پیار کرے گا ہم اسکو کھا جائے گا.. ہمارے سامنے تم اسکو بانہوں
میں لیتا ہے اور ہم آہیں بھرے.. واہ سائیں انصاف تو کوئی تم سے سیکھے " وہ
چڑ کر بولا... تو زری... کچھ نہیں بولی.. وہ جزباتی تھا وہ جانتی تھی مگر.. پھر
... بھی وہ بس ایک چھوٹا بکری کا بچہ تھا

... اسکا موڈ خراب دیکھ کر زریش کو اپنا موڈ ٹھیک کرنا پڑا
.. میں سلطان کے لیے دعا کروں گی " وہ ہلکا سا مسکرائی
تم بہت بڑا غدار ہے " وہ ہنس کر اسکو اپنی طرف کھینچ گیا.. جبکہ زریش اس کے
... سینے سے لگی.. کانپنے لگی
تم ہمارے لیے دعا نہیں کرے گا " وہ اس کے چہرے پر حیا کے رنگ دیکھ کر...
.... سرشار ہوا
جبکہ زریش کی زبان تالو سے لگ گئی کیونکہ اپنی کمر پر اسکی انگلیوں کا رقص وہ
.. محسوس کر سکتی تھی
بمشکل وہ اس سے الگ.. ہوئی.. اور گھیرہ سانس لے کر خود کو نارمل کیا تو
.... سادام کو ہنسی آئی.. مگر بولا کچھ نہیں
... اب میں جا رہی ہوں " وہ وقت دیکھتی بولی
لو تم عجیب ہے جب ہم.. تمہارا قریب رہنے کا خواہش کرتا ہے تم فرار ہوتا
.. ہے " وہ.. غصے سے بولا

.. نواب جی کالج کی چھوٹی ہو جائے گی کچھ دیر میں .

..... پھر ہمارے پاس مت آیا کرو... جاواب " وہ سختی سے بولا

زری دوبارہ بیٹھ نہیں سکتی تھی وہ کب سے اسکے ساتھ تھی اور اسکا تو دل ہی
.... نہیں بھر رہا تھا

.... سادام نے اسے یوں ہی کھڑا دیکھا تو اپنی شال جھاڑتا اٹھا

ایک تو تمہارا مسئلہ نہیں معلوم ہوتا.. پتلا پتلا دوپٹہ لے کر نکل جاتا ہے.

ہماری چادریں اکٹھا کر کے ایک دن دوکان لگائے گا.. ظالم " وہ ناگواری سے

.... اسکا پتلہ دوپٹہ.. نظر انداز کرتا اپنی شال سے اسکے حسن کو چھپا گیا

زریش.. کا دل گدگدایا... مگر وہ بڑی بڑی آنکھوں سے بنا کچھ بولے اسے

... دیکھتی اسکی شال سے اٹھتی مہنگے پر فیوم کی خوشبو اپنے اندر سمونے لگی

اب جائے گا یہ تمہیں کندھے پر اٹھا کر ہم لے جائے " سادام اسکی محویت

... توڑتا بولا.. تو زریش سٹیٹائی

اور مسکرا کر اسکیطرف دیکھتی خدا حافظ کہتی عنایت کے ساتھ ہولی جبکہ وہ وہیں سے اسکیطرف دیکھ رہا تھا... گاڑی میں بیٹھتے ہی ایک بار پھر بکری کے بچے کا احساس دل میں جاگا تو وہ جھجھکتے ہوئے عنایت سے سوال کر گئی

..وہ... لا لا وہ بچہ زنج تو نہیں کیا۔ "وہ لفظ توڑ توڑ کر بول رہی تھی

عنایت کو بلکل اجازت نہیں تھی اس سے بات کرنے کی تبھی اسنے.. بنا کچھ بولے ڈرائیو کرنا ضروری سمجھا کیونکہ یہ سادام کی گاڑی تھی اور کوئی شک نہیں وہ اس وقت انکا یہ سفر اپنے موبائل کی سکرین پر دیکھ رہا ہو... ہاں اسے یہ یقین تھا.. کہ اس نازک سی جان.. کو یہ معمولی سا سوال کافی مہنگا پڑنے والا ہے... عنایت کی جانب سے کوئی سوال نہ پا کر... وہ مایوس سی وہ گئی

.. اور گاڑی سے باہر جھانکنے لگی

اسکی محبت ظلم میں بھی اپنی مثال آپ ہی رکھتی تھی

..

.....

تم دونوں بس اسکی شادی کر کیوں نہیں دیتے کسی اور گاؤں یہ پھر کسی اور علاقے میں بھیج کر.. یہ پچھلے 19 سال کی سوالی مجھ پر سے اتار کیوں نہیں... دیتے "وہ آدمی چیخا.. تو ان دونوں نے اسکی بے حسی کو دیکھا

صاحب وہ بھلے اپکی بیٹی ہے.. مگر.. 19 سال سے ہمارے ساتھ ہے.. ہمارا دلی رشتہ ہے اس سے... ایسے ہی تو کسی ایرے غیرے سے نہیں بھیاں گے " عورت بولی

بات سنو میری ایرا گیرہ ہو یہ کوئی بھی اسے بس فرار کرو اس گاؤں سے کب سے اسکے بڑے ہونے کا انتظار کر رہا تھا کہ یہ مصیبت بڑے ہوتے ہی شادی کر کے میرے گلے سے اترے... اور ہاں اگر زیادہ ہوشیاری دیکھائی تو تمہارے گھر کا دال پانی بھی بند ہو جائے گا.. میں پیسے بھیجو رہا ہوں.. اسے.. اس گاؤں سے بہت دور بھیج دو "سوٹ بوٹ میں موجود آدمی ناگواری سے.... بولتا.. اٹھ گیا

وہ دونوں بھلے کیا بول سکتے تھے... 19 سال سے اس کا راز چھپائے بیٹھے تھے.. اولاد نہ ہونے کی وجہ سے.. دونوں کو ہی اس سے اپنے بچوں کی طرح محبت تھی.. مگر وہ آدمی کتنا بے حس تھا.. جب سے وہ پیدا ہوئی تھی تب سے... ہی اسے خود سے کہیں دور پھینک دینا چاہتا تھا نہ جانے کون سی بات تھی جس کے تحت وہ اسے زندہ رکھے ہوئے تھا ورنہ مار دینا اتنا بھی مشکل... نہیں تھا اسکے لیے.. اسکو

.....

ولی کوٹہ جانے سے پہلے کالج کی تعمیر دیکھ لینا "شہریار جس کی طبیعت ناساز سی تھی... وہ بولا

تمہیں کس نے کہا ہے میں کوٹہ جا رہا ہوں... آج گھر مقابلہ ہے شام چھ بجے... کوٹہ میں کل جاوگا" آئینے میں خود کو دیکھ کر بال سنوارتا وہ بولا تو.. شہریار نے افسوس سے اسے دیکھا

...پتہ نہیں کیا تسکین ملے گی تمہیں اس سے ہار کر " وہ بیڈ سے اٹھتا بولا

... جبکہ ولی نے اسے سخت نظروں سے گھورا

میرے پاس کوئن ہے... جیت میری ہوگی ایسے نہیں تو ویسے... "وہ کچھ سوچ کر بولا.. شہریار اسکی بات کا مطلب نہیں سمجھا.. ابھی وہ کوئی جواب دیتا کہ ملازم نے ولی کے دروازے پر تیز دستک دی... ولی نے غصے سے برش.. ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخا... اسکے کمرے میں آنے کی کسی کی جرت نہیں تھی.. مگر ملازم عجلت میں تھا دروازہ کھول کر اندر آ گیا

چوہدری جی.. آگ لگ گئی جی غضب ہو گیا.. "وہ گھبرا ایا ہوا بولا... ولی اور شہریار بیک وقت اسکی جانب متوجہ ہوئے

.. مطلب کہاں آگ لگ گئی " شہریار نے اسکی طرف دیکھا

وہ جی کھ... کھیت.. پر جبکہ کالج والی بلڈنگ میں الگ " ملازم ان دونوں کو... اطلاع دینے لگا

سب چھوڑ چھاڑ وہ اگے پیچھے نکلے تھے... ولی کا تو بس نہیں چل رہا تھا.. سادام کے کلیجے میں آج ہی اپنی رائفل کھالی کر دے جبکہ شہریار کے... کالج کی... سیلڈینگ کو دیکھ کر رنگ اڑ چکے تھے کھیت کی بربادی اور کسانوں کا بلکنا اور تم یار نہ لگاوان کے ساتھ... اور ان... (گالی) نے یہ کیا ہے... "ولی.. دھاڑا... شہریار کے اندر بھی جیسے شعلے ابل اٹھے تھے

سادام نے یہ اچھا نہیں کیا میں پنچایت بیٹھا وگا" وہ سختی سے بولا اور یہ نیکی تم کر لینا میری طرف سے کوئی امید مت رکھنا سمجھے "وہ نفرت سے کہتا وہاں سے چلا گیا جبکہ آج شہریار کو ولی جائز لگا وہ کبھی ولی کی بات کو اہمیت نہیں دیتا تھا کہ وہ بلا وجہ ان سے دشمنی رکھتا تھا پھر دادی بھی تو بیٹے کا قصور جانے بغیر... بس اسکی موت پر بچپن سے ولی کو بھڑکاتی آئیں تھیں... مگر آج شاید.. سادام نے شہریار سے بھی دشمنی مول لے لی تھی

اسکے دل میں نفرت کی چنگاریاں اٹھنے لگیں.. اسکی محنت.. اسکا وقت اسکا
خواب سب مٹی ہو چکا تھا.. اسکے بستی کے کسانوں کی محنت انکاروزگار سب
...تباہ ہو چکا تھا

.....

ہائے اللہ کرے مرجائیں یہ نواب.. انکا گاؤں تباہ ہو جائے.. انکی عورتیں
بدنام ہوں میرے بچوں کی محنت پر پانی پھیر دیا "دادی کب سے انھیں
...کو سنے دے رہیں تھیں

ولی کا دماغ ابل رہا تھا.... کیونکہ شہریار اسے گھڑ مقابلے کے لیے روک چکا
تھا.. اور ولی کو بھی محسوس ہو چکا تھا.. سادام اس مقابلے میں اپنی چلا کی سے
میدان مار لے گا جبکہ وہ اپنی اور بے عزتی برداشت نہیں کر پاتا اور سادام
.... کے سینے کو گولیوں سے بھون دیتا

تبھی گھڑ مقابلے کے لیے نہ اپنے بندے نہ اپنے گاؤں کا ایک بھی فرد اور نہ ہی خود... جائے وقوع پر جمع ہوئے.. چوہدریوں کے گاؤں کا ایک ایک فرد... اس وقت نوابوں کے خون کا پیسا ہو رہا تھا

.. عورتیں تو نیلام. ہو گئیں "ولی نے مٹھیاں بھینچی... اور شہریار کی طرف دیکھا

.... تم. کچھ کرو گے یہ میں کروں " وہ دھاڑا

میں نے بات کی ہی... امانت سے وہ پنچایت رات ہی بیٹھے گا " شہریار ادھر

... سے ادھر چکر کاٹتا.. بولا

جبکہ ولی کے کچھ بولنے سے پہلے ہی چچی بھی حال. میں امی.. شہریار نے تو

.. نفرت سے منہ ہی موڑ لیا

... بہت خوب اماں جان.. اچکے دونوں پوتوں نے تو تمنگوں کی برسات کر دی

حویلی کو نقصان باپ نے کم کیا تھا جو بیٹے پگ سنبھالتے ہی پورے گاؤں کا

نقصان کرنے پر تل. گئے " وہ طنزیہ بولتیں شہریار کی پیٹھ دیکھ کر نگاہ پھیر

... گئیں

تو چچی محترمہ اپنے بندے کو چوڑیاں پہنا کر قید کیوں کیا ہوا ہے.. سجاد واسکے
... ماتھے پر پگ " ولی بد تمیزی سے بولا

... ولی "شہریار نے غصے سے ٹوکا.. تو وہ تن فن کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا
دیکھ رہیں ہیں آپ.. اسکی بد لحاظی "چچی نے اماں کو متوجہ کرایا.. اور بھلہ
... اماں ولی کے خلاف جاتیں انکے کلیجے میں ٹھنڈ ڈال تو گیا تھا وہ
چچی بھی سب سمجھتی تھیں تبھی.. اماں کے سامنے.. بنا توقف کے
... کاغزات رکھ دیے

یہ کاغزات ہیں اماں.. شہریار اور انزہ کی طلاق کے.. شہریار سے کہیں انپر
... دستخط کر دے "وہ بولیں تو.. شہریار... جھٹکا کھا کر پلٹا

اے بہو پگلا گئی ہے کیا بکو اس کیے جا رہی ہے پہلے تو میں تیرے دماغ کا فطور
... سمجھ کر ٹالتی رہی تو تو... من مانی پر اتر گئی ہے " انھوں نے جھاڑ دیا

اماں بیٹی میری ہے من مانی بھی میری چلے گی اور سب سے بڑی بات.. نہ.
میں نہ میرا شوہر اور نہ میری بچی.. ہم میں سے کوئی نہیں چاہتا.. کہ شہریار

اور انزہ کا نکاح رہے.. یہ نام نہاد رشتہ ختم ہو جائے تو ہی بہتر ہے " وہ
نخوت سے بولیں

چچی.. یہ اپکا خواب... میں مرتے دم تک پورا نہیں کروں گا.. انزہ صرف
شہریار کی ہے " وہ چلایا تو حویلی کی درودیوار نے بھی یہ بات سنی تھی جبکہ..
...اپنے کمرے کے باہر کھڑی کانپتی انزہ

...آنے والے پلوں کو سوچ کر الگ ہی امتحان میں مبتلا.. سسک رہی تھی
اچھا... اور اس صورت میں بھی جبکہ انزہ بھی تم سے طلاق چاہتی ہے "
..انھوں نے کہا تو.. شہریار نے انکی طرف دیکھا

...اپ جتنا مرضی جھوٹ بول لیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا " وہ جانے لگا
انزہ نے پیپر زپر سائن کر دیے ہیں.. جھوٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا..
بہتر ہو گا تم بھی کر کے یہ قصہ ختم کرو.. اور ہاں اماں میں اور سکندر یہ حویلی
..جلد چھوڑ دیں گے " وہ اپنا فیصلہ سناتی.. پلٹ گئیں

ہائے ہائے شہریار کیا بکواس کر گئی کیا آئزہ نے دستخط کر دیے " اماں کے
... بولنے پر وہ ایک لفظ بھی نہیں بول سکا
کیونکہ.. پہلے پیپر پر سائن آئزہ کر چکی تھی.. شہریار کے لیے یہ دوسرا جھٹکا
... تھا جبکہ... وہ بے یقین تھا

.....

عنایت تم نے ہمارا اجازت بنا اتنا بڑا قدم ایکدم کیوں اٹھایا " سادام عنایت
کو گھورتا ہوا بولا.. گھڑ مقابلہ.. تو وہ اس خبر کے ملتے ہی بھول گیا تھا.. وہ
جانتا تھا.. سارا کا سارا الزام اسکے سر آئے گا.. اور عنایت پر الگ غصہ آیا
بھلے وہ یہ سب خود کرانے والا تھا مگر اس طرح نہیں ہر کام کی پلیننگ ہوتی
ہے.. اور وہ بھی یہ کام... پلیننگ کے ساتھ کرنے والا تھا تا کہ.. اس پر شق
... نہ آئے مگر عنایت کی جلد بازی نے سارا کام بگاڑ دیا تھا
... اور اب بلا وجہ کی پنچایت کو بھگتنا پڑنا تھا

خان یقین مانے یہ کام میں نے نہیں کیا آپکی اجازت کے بنا اتنی عجلت میں
میں یہ سب کیسے کر سکتا ہوں.. وہ بھی دن دھاڑے کے سارا الزام ہم
لوگوں پر آئے۔ "عنایت بولا.. سادام جانتا تھا وہ اس سے جھوٹ نہیں
.. بولتا.. تبھی سوچ میں پڑ گیا

"تو پھر کس میں اتنا جرت بھر گیا

.... خان یہ ہمارے لیے بھی نقصان دہ ہو سکتا ہے "وہ کچھ سمجھنا چاہ رہا تھا
پگلا گئے ہو... عنایت بادشاہ یہ گیم تو کھیلا ہی ہمارے لیے گیا ہے کہ ساری
.... توپوں کا رخ ہمارا طرف ہو

کہ الزام سادام فضل خان پر آئے... پتہ کراو... کہ کون ہے اس سب کا
... پیچھے "وہ مونچھوں کو تادیتا گھیری سوچ میں تھا

... جی خان "عنایت نے کہا

اب سے تم ڈھولا سائیں کو چھوڑنے نہیں جائے گا.. بہت زبان لگ گیا ہے
" .. اسکا... اسکا زبان کا علاج ہم اپنے ہاتھوں سے کرے گا

اچانک ہی اسنے کہا تو عنایت سرہلا تا پلٹ گیا وہ جتنا شکر ادا کرتا کم تھا.. کہ
... زبان سے فقت اپنے اندازے پر اسنے ایک لفظ نہیں نکالا

... اور اسکا اندازا بھی تو درست ثابت ہوا. تھا

.... اب زری کا کیا ہونا تھا.. یہ اللہ ہی جانتا تھا

پنچایت چوہدریوں کے گاؤں میں سچی تھی اور نہ چاہتے ہوئے بھی سادام کو
... پنچایت کا احترام کرتے ہوئے چوہدریوں کے گاؤں انا پڑا

فضل خان فیروز خان... سادام خان.. عنایت اور بھی خاص ملازمین... سب
تھے... جبکہ چوہدریوں کا پورا گاؤں ارد گرد جمع تھا جن.. میں کسی درخت
کے پیچھے زری کا پوشیدہ وجود بھی تھا... جبکہ دوسری طرف... ولی شہریار...
چوہدری سکندر... اور خاص ملازمین اور پنچیتی لوگ.. اور بلکہ انکے ساتھ
... پورا گاؤں آکھڑا تھا

... سیاہ کرتے میں.. وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا

جیسے کسی چیز کی اسے کوئی پروا نہ ہو.. مگر زری کو بہت دکھ ہوا تھا اسنے جو
کیا تھا اس سے اسکے ابا کا کتنا نقصان ہوا تھا.. اور وہ کیسے بچوں کی طرح رو رہا
تھا....

ہاں تو فضل خان... تمہارے بیٹے نے.... ایک بار پھر دبی ہوئی دشمنی کو
چنگاری دی ہے.... اسنے چوہدریوں کا بہت نقصان کیا ہے "سر پنچ فضل
خان کی طرف دیکھتے بولے.. اس سے پہلے فضل خان جواب دیتے.. سادام
نے سر جھٹکا

ہمارا طرف سے دشمنی کبھی دیتا نہیں ہمارا پاس معافی لفظ نہیں. اگر ہم نے
.... یہ کیا ہوتا... تو.. اس کا لج کھیت کونہ جلاتا.. انکا پورا گاؤں جلا ڈالتا
انتقام تو ایسا ہوتا ہے یہ چھوٹا موٹا حرکتیں نوابوں کا شان نہیں "اسکے کڑک
.... جواب پر فضل خان کا بس نہیں چلا اسکا ماتھا چوم لیں

سر پنچ سمیت ولی اور شہریار نے بھی اسکو بری طرح گھور کر دیکھا.. مگر ولی کا
.... اطمینان قابل دید تھا

وہ اب تک بھڑکا نہیں تھا جبکہ سادام کا تو بیٹھنے کا انداز ہی اسکے تن بدن میں
... آگ لگا ڈالتا

ہم لوگ معافی چاہتے ہیں آپ لوگوں.. سے اور اسکا ازالہ بھی کرنے کو تیار
ہیں "کسی کے بھی بولنے سے پہلے فیروز کی جانب سے ادا ہوئے یہ لفظ..
سادام کا دماغ گھما گئے.. اسنے کھا جانے والی نظروں سے پہلے باپ کو.. اور
... پھر فیروز کو دیکھا جو ان کی طرف متوجہ نہیں تھا

جب ہم کہہ چکا ہے ہم نے ایسا.. حرکت نہیں کیا تو.. تمہارا زیادہ من ہے
... غلامی کرنے کا

.. تو بیٹھو اس... پنچایت میں خود

ہم ڈنکے کی چوٹ پر سب کرتا ہے.... سمجھا "وہ غرایا.. اور فیروز کو دیکھتا
... اٹھ گیا

بیٹھ جاوے خوردار.... اپنی غلطی ماننا جرم نہیں.. جبکہ... سب جانتے ہیں یہ تم نے کیا ہے " سر پیچ کی بات سن کر.. اسنے ایک پل کو سوچا اتنا بھی مشکل.... نہیں اس بڑھے کی گردن دبا دینا

... تم ثبوت دیکھاے گا.... کیا ثبوت ہے.. تمہارے پاس... " وہ خونخوار ہوا ثبوت بھی مل جائے گا.. نواب فضل خان.. بلکہ ایک نہیں دو دو.... " ولی.... نے اٹھ کر اسکے شانے پر ہاتھ رکھا

سادام کی آنکھوں میں بس ایک پل کو حیرت ابھری.. اور پھر.. اسنے اسکے... ہاتھ جھٹک دیے

سادام نے کوئی جواب نہیں دیا.. یہ سب بکواس تھا اسنے ایسا کچھ نہیں کروایا تھا...

ولی نے سر ہلایا.. کیونکہ سادام کی آنکھیں ثبوت مانگ رہیں تھیں.. اسنے اپنے خاص ملازم کو اشارہ کیا.. تو وہ... گدی سے.. ایک آدمی کو پکڑ کر کھینچ لایا...

سادام سمیت عنایت کو بھی بری طرح جھٹکا لگا... وہ ان کے ڈیرے کا خاص
ملازم تھا جو کل ہی شہر کی چھٹیاں لے گیا تھا.. عنایت نے اسکے کان میں
... جھک کر بتایا

ج... جی مجھ سے یہ کام سا.. سادام سائیں نے کرایا.. اور پھر شہر فرار ہونے
... کا کہا.. یہ میرے پاس ٹکٹ بھی ہے " اسنے روتے ہوئے بتایا
تو سب سادام کی جانب دیکھنے لگے.. جو خاموش کھڑا تھا مگر آنکھوں میں ایسا
... تاثر تھا.. کہ ایک ایک شخص کو چیر دے گا
... اب بھی یہی کہو گے.. " سر پیچ بولے

ہم نے جو نہیں کیا.. وہ ہزار لوگ بھی سامنے کھڑا ہو کر کہے ہم تب بھی نہیں
مانے گا.. اس پنچائیت میں ہمارا بیٹھنا بے کار ہے سمجھا.. " وہ کڑک لہجے میں
... کہتا اس سے پہلے وہاں سے جاتا کہ ولی کی پکار پر رکا
تم ازالے کے بنا نہیں جاسکتے " وہ بولا.. سادام مسکرا کے پلٹا

ٹھیک ہے کتنا رقم.. مانگتا ہے.... ہمارا مقام تم پر چند پیسے پھینک کر نہیں
... گھرے گا.... جو ہم نے نہیں کیا وہ نہیں کیا.. "اسنے ایک بار پھر سے کہا
.... تو ولی کا قہقہہ ابھرا

ازالہ صرف پیسوں سے نہیں ہوتا... سر پیچ.. جی.. میرا اور نوابوں کی بیٹی کا
چکر چل رہا ہے.. ان سے کہو سیدھی طرح اپنی لڑکی کو میرے ساتھ
"رخصت کر دیں

اسنے جیسے ہی یہ بات ادا کی شہریار حیران کن اپنی جگہ سے اٹھا جبکہ... سادام
کسی بھکے شیر کی طرح اسپر جھپٹا.. اور اسکے گال پر کئی تھپڑ مار کر وہ اسکی گردن
.. دبوچے کھڑا تھا

فیروز بھی حیران تھا.. اور سادام کو.. اس سے الگ کرنے کی کوشش کر رہا
تھا.

مگر ولی بالکل مطمئن سا تھا جیسے اپنے بولے گئے جملوں سے ہی اسنے سادام
... کو مٹی میں ملا دیا تھا

کیا بکواس کرتا ہے.. تیری بوٹی بوٹی کتوں کو کھیلا دے گا.. اگر تو نے ہمارا
بہن کو بیچ میں گھسیٹا.. اور تم تو ہو ہی گھٹیا نسل... عورتوں کو پنچائیت میں
اچھالتا ہے... مگر یاد رکھ وہ نواب سادام فضل خان کی بہن ہے سمجھا "وہ اسکی
گردن پر گرفت حد سے زیادہ بڑھا چکا تھا جیسے ابھی مار دے گا.. ولی کا سانس
... اکھڑا.. اور اسنے خود ہی اسے زور سے دور دھکا دیا

تم پنچائیت کے اصولوں کے خلاف جا رہے ہو " سر بیچ بولے تو فضل خان
... نے بیٹے کے شانے پر ہاتھ رکھا
تخل کرو سائیں ہم دیکھتا ہے " وہ انکھوں سے اسے خاموش رہنے کا کہتے...
ولی کی طرف بڑھے جبکہ فیروز نے سادام کا بازو سختی سے جکڑا جسے اسنے جھٹکے
.... سے چھڑایا.. اور گھور کر فیروز کو دیکھا

... تم ہمارا بیٹی کا نام بھی کیسے لے سکتا ہے " فضل خان غصے سے بولے
سیدھی سی بات ہے.. فضل خان تمھاری بیٹی اور میری عاشقی چل رہی ہے
جس کی کئی نشانیاں ہیں میرے پاس.... تو سیدھی طرح ازالے کی صورت

اسے رخصت کر دو" ولی فضل خان کے منہ تو کبھی نہیں لگنا چاہتا تھا پھر بھی
تخل سے جواب دیا کیونکہ وہ سادام کی دکھتی رگ پکڑنا چاہتا تھا جس سے وہ
... پل پل مرے

بابا سائیں تم راستے سے ہٹ جاو اسکا خون کر دے گا ہم بار بار بکو اس کرتا ہے
... پیچ " سادام ایک بار پھر چیخا
.. تو عنایت اسکے نزدیک آیا

... خان .. پنچائیت کے خلاف جا کر ہمارا ہی نقصان ہو گا... " وہ نرمی سے بولا
تو سالا (گالی) دیکھتا نہیں انکو اور مجھے سمجھتا ہے " وہ عنایت پر چیخا اسکا قہر
... پورا گاؤں دیکھ رہا تھا جبکہ زرخش تو درخت کی اوٹ میں کانپ اٹھی تھی
کیا نشانیاں ہیں تمہارا پاس " فضل خان مطمئن سے ہوئے کیا ہو سکتیں
... تھیں .. جب جاناں کبھی کسی کے سامنے آئی نہیں

مگر ایک جھپکا سا انکے دماغ میں ہوا جب وہ روتی ہوئی گھر پلٹی تھی .. تو انکو
... فکر سی لاحق ہوئی

ولی نے دوپٹہ اور موبائل سرہانچ کے سامنے پھینکا... یہ دوپٹہ... میری عاشقی
... کی نشانی ہے یہ میرے۔ اسکی بہن کے ساتھ چکر کی

اور اس موبائل میں میری اور اسکی لاکھوں تصویریں ہیں... اور یہ موبائل
بھی اسی کی بہن کا ہے "وہ جان بوجھ کے گھٹیا لفظ استعمال کر رہا تھا برسوں بعد
.. نوابوں کو زق پہنچانے کا موقع ملا تھا کیسے ہاتھ سے جانے دیتا

.. یہ سب کیا ہے " شہریار نے.. سختی سے نیچی آواز میں پوچھا
چپ رہو " ولی نے.. آنکھوں سے اسے.. منع کیا جبکہ.. فضل خان سمیت
.. سادام کے قدموں تلے بھی زمین کھسک چکی تھی

یہ موبائل یہ دوپٹہ جاناں کا ہی تھا.. کیونکہ یہ سوٹ اسنے اسے خود لا کر دیا
... تھا.. اور موبائل تو اسنے ضد کر کے لیا تھا

.. سرہانچ نے ایک قدرے چھوٹی عمر کے لڑکے سے... وہ موبائل کھلوایا
... اس میں واقعے جاناں کی.. اور ولی کی تصویریں تھیں

سادام کے سر پر گویا خون سوار ہو چکا تھا

وہ بھوکے شیر کی طرح اس دوپٹے.. اور.. موبائل کو جھپٹ کر ولی.. کو دھکا
... دیتا.. وہاں سے نکل گیا

.... جبکہ ولی کے لبوں کی مسکراہٹ زبردست تھی

فضل خان... پنچائیت کا فیصلہ سن کر جاو "سر پنچ کی اواز پر وہ رک کر دیکھنے
لگے.. بیوی کا دھوکہ.. انکے لیے.. شاید کم تکلیف دہ تھا جتنا آج بیٹی نے
... توڑا تھا

آج سے 5 دن بعد تمھاری بیٹی پوری عزت سے.. چوہدری ولید ار ترضی کی
زوجیت میں آرہی ہے..... چوہدریوں کے نقصان کے ازالے کے ساتھ
ساتھ تمھاری عزت بھی بچ جائے گی "وہ.. مٹھیاں بھینچتے فیصلہ سن کر
..... وہاں سے نکل گئے

.....

یہ پیسے لو اور روح پوش ہو جاو.... ولی تمھارے ساتھ کیا کرتا ہے کیا نہیں
میں نہیں جانتا مگر نواب تمھیں زندہ نہیں چھوڑیں گے... شاید تمھیں اپنی

بوٹیاں بھی کہیں نہ۔ ملیں تو بہتر ہو گا دفع ہو جاو کہیں " آدمی نے اسکے ہاتھ میں پہ لیسے رکھے.. تو وہ سر ہلاتا پلٹ گیا جبکہ وہ شخص مدھم سا مسکرایا.. تھا پنچائیت کا عجب فیصلہ اور وہاں پر ثبوت... اور انکی عزت کی دھجیاں اڑ چکیں تھیں... خیر... کچھ سکون اور تسکین ملی تھی دل کو.. سادام خان... کو تکلیف... میں دیکھ کر

.....

جاناں " تیز چھنکاڑتی آواز.. ہال میں گونجی تو وہ کچن میں سے باہر نکلی.... آج سادام کی آنکھوں میں وہی خون تھا جو کچھ عرصے پہلے انھوں نے فضل خان کی آنکھوں میں دیکھا تھا

..جاناں جو کمرے میں تھی اسکی آواز پر گھبرا کر کمرے سے نکلی

....جی لالا " سادام کی سرخ آنکھوں سے اسے خوف آیا

وہ اسکے سامنے جیسے ہی آئی.. سادام کا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا اور.. کھینچ کر

...اسکے نازک گال پر پڑا

....وہ حونک رہ گئی

کیا کر رہے ہو سادام.. بہن پر ہاتھ اٹھاو گے " ان سے برداشت نہ ہوا تبھی
سب سے پہلے وہ اپنی بیٹی کے نزدیک ہوئیں جو.. بے یقینی سے.. بھائی کو
...دیکھ رہی تھی

اپنا منہ.. اور اپنا بکواس بند کر.... دوبارہ ہماری آنکھوں کے سامنے مت
آنا.... " ماں کو لتاڑتا

وہ جاں ماں کی طرف متوجہ ہوا.. جو اسکے ہاتھ میں اپنا دوپٹہ اور موبائل دیکھ .
...کر.. دھک سے رہ گئی

..وہ خود ہی خاموشی سے ایک طرف ہوئی تو.. سادام نے جاناں کا بازو پکڑا
تم ہمیں بتاے گا ہمارا پیار ہمارا محبت ہمارا مان ہمارا اعتبار میں کہاں کمی رہ گیا
کہ.. تم اس عورت پر چلا گیا.. "وہ چیخا.. آنکھیں بے حد سرخ تھیں جس
...سے اسکی تکلیف اسکے اعتبار کے ٹوٹنے کا انداز لگایا جاسکتا تھا
...لا لا.. " وہ سسکی

جبکہ فیروز خان.. اور فضل خان بھی موجود تھے مگر کوئی آگے نہیں بڑھا
... تھا

تم تم نے ہمارا اعتبار توڑ دیا جاناں وہ بیچ.. کے ساتھ یاری لڑا کر.. ایک بار
پھر... تم ہمارا سر کٹوا چکا ہے.. تم ہمارا دل چیر.. کر خوشیاں منائے گا اب.
... اس ولی کے ساتھ... " وہ اسے جھنجھوڑتا

... خود بھی کافی عزیت میں لگا

.. جبکہ جاناں نے نفی کی

لالا.. نہیں.. ایسا ایسا نہیں ہے.. میں میں نہیں جانتی کسی و.. و.. ولی کو..
".. لالا.. یہ

تو یہ کیسا گیا.. تمہارا اسکے پاس.. تمہارا عزت.. یہ
.. اسنے دوپٹہ اسکے منہ پر مارا.. "

یہ تمھارا عزت... اسکے ہاتھ میں تھا.. غیر کے ہاتھ میں اپنا بہن کا عزت...
دیکھ کر.. ہمارا دماغ... اس دن میں پہنچ گیا جبکہ.. ہم نے اس عورت کو..
"...اپنا عاشق کے لیے مرتا دیکھا

وہ اسکو خود سے پرے دھکیل کر.. چیخ رہا تھا.. چلا رہا تھا
لالا.. لالا.. وہ تو.. نہیں.... میں تو نہیں جانتی.. میرے کبوتر مارے..
تھے.. ان انھوں نے.. میں صرف بدلہ لینے کے لیے.. ندی پار کر
گئی.. اصطبل میں گئی.. م مجھے اسکا گھوڑا اچھا لگا.. مگر وہاں وہاں وہ اگیا.. اور
میں بھاگی تو

میرا دوپٹہ وہیں .

..وہیں رہ گیا.. اور موبائل.. بھی.. خدا کی قسم.. میں ن نہیں جانتی.. اسکو..
"

وہ روتی روتی ہچکیاں بھرتی اسکے قدموں میں بیٹھ گئی وہ جانتی ہی نہیں تھی اور
...کتنا بڑا الزام لگ گیا تھا اسپر

سادام.. کو اسکی بات پر یقین آ گیا تھا.. وہ جانتا تھا جو اسکے قریب ہوتے ہیں
...وہ اس سے کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتے

مگر جاناں کی چھوٹی سی غلطی... نے آج اسے بڑے خسارے میں کھڑا.. کر
...دیا تھا.. وہ چپ چاپ کھڑا اسکی سسکیاں سنتا رہا
...جاناں دہی رانی "فضل خان اسکے قریب گئے

بابا سائیں.... میں نہیں جانتی میں سچ کہہ رہی ہو میں نہیں جانتی.. " وہ بلک
.. اٹھی تھی

سادام نے.. اسکے اوپر دوپٹہ پھینکا... اور موبائل.. کو دیوار میں. اتنی
...شدت سے مارا کہ. وہ کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا

جلاڈالو عنایت اس موبائل کا ایک ایک ذرا " اسنے کہا... اور کمرے میں جاتا
.. کے جاناں جلدی سے اسکے سامنے آگئی

...وہ اسکا بھائی تھا.. اسکا آئیڈیل

.. اس سے کیسے خفا رہتا اور وہ کیسے سکون میں رہتی

ہماری نظروں کے سامنے مت انا جانناں.. ہم تمہارا منہ نہیں دیکھنا چاہتا..
.. " وہ ضبط سے بولا

... لا لا مجھے معاف کر دیں " اسنے ہاتھ جوڑے... اسکی ایک خطا کیا کر گئی تھی
جانناں ہم نے معاف کرنا نہیں سیکھا... ہم... اپنے دل کو چیر
رہا ہے اپنے ہاتھوں سے مگر... اپنے ساتھ دھوکا.. برداشت نہیں کر
سکتا...

سمجھا.. پانچ دن بعد اس پیچ کا ہو کر تمہارا ہمارا واسطہ نہیں... " وہ فیصلہ سنا
... کر... اوپر چلا گیا جبکہ.. وہ حیران حق و دق رہ گئی

.....

تم نے ایک معصوم لڑکی پر الزام لگا کر اچھا نہیں کیا.. " شہریار نے اسے غصے
... سے کہا.. جبکہ دادی اسکی بلائیں لے رہی تھی

جشن بناو.. میرے بھائی جشن.... میرے باپ کا خواب تھا.. انکی عورت
... ہماری حویلی میں آئے لو وہ خواب پورا ہو گیا.. " ولی بہت خوش تھا

.. بکو اس کر رہے ہو... "شہریار... نے سنجیدگی سے اسے دیکھا
دوسروں کی عزتیں اچھا کر اپنی عزت کی بھی فکر کر لو کہ کبھی تمھاری
عزت پر ہی بات نہ بن جائے... "وہ بولا تھا جبکہ.. اسکی اماں نے بھی اثبات
... میں سر ہلایا

.... جبکہ دادی نے ان دونوں کو گھورا
پہلے اپنی عزت سمجھا لو "ولی نے.. آنکھیں گھما کر گویا طعنہ مارا.. جو
... شہریار پر جیسے جلتی پر تیل کا کام کر گیا
... وہ.. پاس پڑا واس.. نیچے پھینکتا.. کمرے سے نکل گیا
... بہت افسوس کی بات ہے ولی "ماں نے اسکو افسردگی سے دیکھا
... جس نے کوئی.. خاص ریسپونس نہیں دیا
... بدلہ لے لیا میری جان.. میرا.. شیر "دادی تو جان نثار ہو رہی تھیں

کہاں دادی... انکی اتنی اتنی چھٹاک بھر کی عورتوں میں بھی اتنی جرت ہے
کہ ندی پار کر کے بدلہ لینے پہنچ جائے جب تک مسل نہیں دوں گا سکون
.. نہیں ملے گا

بدلے تو اب شروع ہوں گے سمجھو سادام خان... کے حلق میں ہاتھ ڈال کر
.. اسکا.. کلیجہ کھینچا ہے میں نے "وہ سکون سے بولا... تو... دادای ہنسی

جگ جگ جی میرے لاڈلے... بس وہ. آئے تو میں اس منحوس سے اپنے
بیٹے کی موت کے بدلے لے کر.. اپنے دل کو تسکین دوں گی " وہ بولیں...
... تو ولی نے سر ہلایا

... کیوں نہیں دادی.. " وہ ہنسا

مگر ولی.. میں اپنی.. نسل آگے اس سے چلنے نہیں دوں گی بتائے دے رہی
... ہوں " وہ کچھ خفگی سے بولیں

.... تو وہ ہنسا

جو حکم.. " سر خم کرتا.. وہ انکے پاس سے مسکراتا ہوا اٹھ گیا.. جبکہ...
... آنکھوں میں ڈری ڈری آنکھیں اتری تھیں

.....

.. کل کالج مت جانا.. زریش " اماں نے کہا تو وہ حیران ہوئی
کیوں اماں " اسنے پوچھا.. وہ تو سادام سے ملنے کو بے چین تھی.. مگر خوف
... زدہ بھی تھی.. کیونکہ اسکے غصے کی تاب کیسے لاتی
تجھے کل لڑکے والے دیکھنے آرہے ہیں " وہ بولیں تو زری روٹی چھوڑ کر اٹھ
گئی..

.. اماں " اسنے حیرانگی سے کہا
کیوں کیا شادی نہیں کرنی تیری میں نے " وہ ہلکا سا مسکرائی اور.. خود روٹی
پکانے لگی.

.. مگر مجھے نہیں کرنی " اسنے دے دے لفظوں میں احتجاج کیا.

چل پگی.. تیرے سوچنے کی باتیں نہیں.. تو آرام سے.. بس... سو جا.."
...وہ بولیں تو.. زریش کو آگے بولنا بے کار لگا
...وہ سوچ میں بھی معمولی سا یہ تصور نہیں لاسکتی تھی کہ
اسکی شادی یہ اسکے رشتے یہ کوئی ایسے ہی عام ہی اسے دیکھنے آجائے اور اسکا
...علم سادام کو ہو جائے تو.. وہ اسکا کیا حشر کرے گا
پہلے ہی جو کچھ کل ہوا.. اس سب کے بعد لازمی سادام.. کا غصہ سوانیزے
...پر ہو گا
...وہ سوچتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی

.....

بمشکل رات تمام ہوئی اور دن نے سب کچھ روشن کر دیا سوائے اسکے دل
کے.. اسکے دماغ پر ایک ہی فکر سوار تھی سادام سے ملنے کی... ناشتہ کر کے
...ابا تو کھیتوں پر چلے گئے جبکہ اماں

کچھ فاصلے پر.. انٹی سکینہ سے کرسیاں مانگنے گئیں تھیں.. اور وہیں بیٹھ
..... گئیں جبکہ اسے تاقید کی تھی کہ وہ اپنے کپڑے نکال کر.. تیار ہو جائے
مگر اماں کو کافی دیر وہ گئی تھی جبکہ مہمان بھی شام تک آتے.... دل میں بار
... بار خیال آرہا تھا... کہ.. سادام کے پاس چلی جائے
تبھی دل کی سنتے اسنے انٹی زاہدہ کو کہا کہ.. وہ کالج جارہی... ہے.. اور کچھ
.. دیر تک آجائے گی.. کوئی ضروری کاغذات لینے تھے
اب ان انپڑ کو کہاں کوئی علم ہونا تھا.. تبھی سر ہلاتی دروازہ بند کر گئیں..
... جبکہ وہ سر پر اچھے سے دوپٹہ جما کر.. کالج کے راستے پر ہولی
... کپڑے پہنے معمولی سا تیار ہوئے وہ... سیدھی چلتی جارہی تھی
اور گاؤں کے اس نکرٹ تک پہنچ گی جہاں سے عنایت اسے لیتا تھا.. اور چھوڑتا
تھا مگر آج وہاں کوئی نہیں تھا.. وہ نوابوں کے گاؤں میں آج پہلی بار چلتی جا
رہی تھی... اسے راستوں کی پہچان بس اتنی ہی تھی کہ... اسے سادام کے
.... ذاتی ڈیرے کا پتہ تھا

...وہ دروازہ کھلا دیکھ کر اندر داخل ہو گئی
جبکہ اندر ہلچل مچی ہوئی تھی.. اسنے حیرت سے سب دیکھا.. پہلی بار ہی
...اسنے ڈیرے کا اندرونی حصہ دیکھا تھا
ورنہ باغ میں ہی ملاقات ہوتی تھی... وہ کنفیوز سے اندر ای.. تو عنایت اسے
...دیکھ کر ایک دم رک گیا
.. اور نگاہ جھکالی جبکہ وہ خود وہیں کھڑی تھی
...اپ باغ میں آجائیں.. "اسنے نگاہ جھکا کر کہا
...تو زریش سر ہلاتی... باغ میں چلی گئی
...اسے بیس منٹ ہو چکے تھے... انتظار کرتے ہوئے.. مگر سادام نہیں آیا تھا
...نہ جانے وہ اسے کیوں انتظار کر رہا تھا
مگر وہ انتظار کر رہی تھی... مزید دس منٹ کے بعد وہ پوری شان سے چلتا
...ہوا... آیا.. سیاہ لباس میں نکھر نکھرا.. ساوہ بہت حسین لگ رہا تھا

زربش اسكو دكف كر اپنى جگه سق اٹھ گئى... اسكو انداز بدلے.. بدلے سق
تھے...

كیوں آیا ہے تم یہاں "اسنے تر چھى نظر اسكو شاندار حلیے پر ڈالى.. تو دل
... اسكو طرف همكنے لگا

.... مگر وه لا پر واهى بنا رہا

"نواب جى

اسكو بولنے كى دير تھى.... سادام نے اپنے لبوں پر ہاتھ ركھ كر گویا اسق
... چپ رہنے كا اشارہ كیا... اسكى آنكھوں مىں سخت تاثر تھا

... كه زربش كا دل.. سھم كیا

تمھارا... وجود اس وقت ہمارے دل پر تیزاب كا كام كر رہا ہے تم دو شمنوں
كا ہے.. چپ چاپ یہاں سق چلا جائے گا تو.. زندہ رہے گا ورنہ تمھارا

بوٹیاں كر كے... تمھارے گاؤں مىں پھینكا دے گا "سر دلچے مىں وه بنا لچك
... كے بولا.. تو زربش كى آنكھیں بھىگ گئیں

اپ ایسا کیوں کر رہے ہیں.. " وہ رودی... اور کچھ اسکے نزدیک ہوئی کے وہ
...دور ہوا

... ابھی ہم تم سے نہیں ملنا چاہتا تمہیں سنائی نہیں دیتا " وہ بھڑکا
اج رشتے پر آرہے ہیں.. کوئی لوگ " وہ سکتے ہوئی.. اسکی بے اتنائی کا دکھ
... بناتی... یہ.. آج ہونے والے... عمل کا

ہاں تو اچھا ہے.. شادی رچاے.. اپنا.. " وہ سختی سے بولا... دل میں دھکڑ
... پکڑ تو ہوئی تھی مگر اس وقت... صرف ولی کی نفرت ہاوی تھی
... زربش اسے حیرت سے دیکھے گئی

.. کیا یہ وہی شخص تھا.. جو اس سے مٹھے لہجے کے سو بات نہیں کرتا تھا
نواب جی " اسنے حیرانگی کا اظہار کیا.. اور اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا.. کہ اسنے...
... اسے دھکیل دیا خود سے دور

تم بھی یہ ہی سمجھتا ہے ہم نے کیا وہ سب.. " وہ.. خود ہی اسکا ہاتھ جکڑتا
... سختی سے بولا

... زربش به مانته هوئے بهى كه سب اسى كا كيا هو ايه... نفى مى سر هلا كى
جهوٹ بولتا هے " وه غرايا.. اسكه نزديك هو... اسكه كانپته لبو ى پر.. نظر
... رك سى كى

... اسنه پهر نفى كى... تو... وه چنڊه اسه ديكهارها
... ديكهارها اور پهر خود سه پرے دھكىل ديا
تم جاو يهاں سه... همكو تمهارا شكل نهى ديكھنا.. تم اس پنج كه كاو كا
... هے " وه اس سه منه پھير كيا
... جبكه زربش كى سسكىا سن سكتا تھا

... نواب جى.. محبت.. كرنى تھى... تو انجام ايسانه كرتے
كه محبت كا بهرم هى ٹوٹ جاتا... كه سب كه كيه كى سزا مجھے ملتى... اگر
اجتماعى طور پر محبت نبھانى تھى تو.. ايكو محبت نهى كرنى چا هيه تھى... " پہلى
... بار وه اتنا بولى.. تھى

سادام اسکی طرف دیکھ نہیں دیکھ رہا تھا مگر... اسکی بات سنی ضرور تھی.. اسکے
... قدم خود سے دور جاتا بھی دیکھ رہا تھا
... وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتا تھا.. یہ تو طے تھا
مگر اپنے غصے کے سامنے.. بھی بے بس تھا.. اور اب اسے جاتا دیکھ کر...
اسکا دل کیا اسے روک لے... بلا وجہ اسکو کیوں سزا دے.. مگر نہیں انا کی
... اونچی عمارت پر بیٹھا.. وہ اسے زلیل کر رہا تھا.. مگر... محبت کا دعوا بھی تھا
... خان "عنایت کی آواز پر وہ چونکا
جاو عنایت بادشاہ.. چھوڑا اسے.... اور اسکی دہلیز... پر کوئی مرد نہ چڑھے"
... اسنے... کہا... تو عنایت.. سر ہلا کر اسکے پیچھے ہوا

.....

زربش تیز تیز قدم اٹھا کر.. راستہ عبور کر رہی تھی... جبکہ اسکی بڑی بڑی
آنکھوں میں بے تحاشا آنسو تھے کے سون سان سڑک پر... اسکی
... سسکیاں گونج رہیں تھیں

... کہ اپنے پیچھے گاڑی.. کے ٹائر چرچرانے کی آواز سنی
... بی بی بیٹھ جائیں "عنایت آرام سے بولا
نہیں بیٹھنا مجھے.. اور آپ.. اپ.. اب میرے پیچھے نہیں آئیں گے " وہ
... غصے سے چیخی.. عنایت کو حیرت ہوئی.. اس لڑکی میں اگنی آواز تھی کیا
وہ سیدھی سیدھی چلتی گئی... جبکہ عنایت کو ناچار اسے وہاں تک چھوڑنا پڑا..
.... جہاں تک اسکی حد تھی جبکہ وہ بھاگ گئی تھی اس سے دور ہونے کے لیے

.....

وہ ہال میں داخل ہوا تو.. آج.. جاناں کی کھکھلاتی آواز سنائی نہیں دی..
محسوس تو بہت ہوا مگر.. ایک لفظ بھی کچھ کہے بنا اسنے... ناشتہ شروع کیا جو
... اسکی ماں نے اسکے لیے لگایا تھا

ماں سے دشمنی ہونے کے باوجود بھی کھانا اسی سے سرو کراتا تھا
وہ کھانا لگا کر چلی گئیں جبکہ.. سیاہ سوٹ میں نظر لگ جانے کی حد تک اسی
... خوبصورتی سے نگاہ چرا گئیں

.. فضل خان بھی وہیں آ گئے

جاناں دہی نے ناشتہ نہیں کیا " انھوں نے شائلہ سے پوچھا تو اس نے سر نفی میں
... ہلایا

.. سادام لا پرواہی بنا ناشتہ کرتا رہا

.. یہ ہاد سائیں آیا ہے یہ نہیں " اس نے شائلہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا
.. تو شائلہ نے اثبات میں سر ہلایا

" اس سے کہو ناشتہ پر اے

اس نے کہا... تو شائلہ سر ہلاتی.. چلی گئی جبکہ اسکے پیچھے کھڑی.. چھوٹی سے
لڑکی کو سادام نے بس ایک پل کو دیکھا تھا.. شاید وہ.. عنایت کی سب سے
... چھوٹی بہن تھی

کیونکہ عنایت کی ماں اور بڑی بہن تو پہلے سے ہی یہاں آتی تھیں مگر... چھوٹی
... بہن آج پہلی بار امی تھی

...سدام کے اسطرح دیکھنے پر.. وہ کچن میں چلی گئی
...شائلہ.. دروازہ بجا بجا کر وپس آگئی.. مگر ہاد نے دروازہ نہیں کھولا
...وہ جھجھکتی ہوئی دوبارہ کچن میں چلی گئی
جبکہ سدام کو ہاد پر خوب غصہ آیا.. اور اسکی کلاس لینے کا عہد کر کے..
...اسنے.. ناشتہ ختم کیا اور اٹھا
تم نے فیصلہ کر لیا.. تمہارا بہن کے بارے میں اب بدلے گا نہیں "فضل
...خان جو کہ ناشتہ نہیں کر سکے تھے.. بولے
فیصلہ ہم نے نہیں اسنے اپنا قسمت میں خود لکھا ہے.. "سدام نے ٹکاسا
..جواب دیا
تمہارا بہن یے تم جانتا ہے وہ بے قصور ہے پھر بھی اسکا لیے کچھ نہیں کرے
..گا" وہ زرا غصے میں آئے

نہیں... ہمارا اعتبار کو ٹھیس پہنچاتا ہے... ہمارا دی ہوئی آزادی کا ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے ہم سے جھوٹ بولتا ہے اتنا غلطیوں کا معافی نہیں ہے ہمارے.. پاس " اس کے سختی سے کہنے پر فضل خان.. بے چین ہوئے وہ نہیں چاہتے تھے.. کہ سادام پنچائیت کا فیصلہ مان لے۔ جبکہ اسکی ضدی... فطرت سے اندازا ہو رہا تھا.. کہ وہ.. پنچائیت کا فیصلہ مان لے گا اس سے پے وہ کچھ بولتے.. سادام.. باہر نکل گیا.. جبکہ.. وہ جاناں کی فکر... میں کافی نڈھال لگ رہے تھے

.....

آپی... یہاں سب.. گھورتے ہیں ایک دوسرے کو "نور نے شائلہ کی طرف... دیکھا.. تو وہ ہنس دی

یہاں سب بہت اچھے ہیں.. اور تم نے کون سا یہاں رہنا ہے جو سب کی فکر کر رہی ہو... کچھ دنوں بعد پھر سے تم نے کالج جانا ہے " اسنے کہا.. تو وہ سر.. ہلا گئی

اچھا ایک کام کرو... ہاد صاحب کا دروازہ کھٹکا و شاید اب کی باری کھل جائے...
اور کھول دیں تو صفائی کر دینا پلیر میری بہن... چھوٹی سی میں زرا جاناں بی بی
کو... ناشتہ کرادوں صبح سے غصے میں ہیں " وہ بولتی ہوئی چلی گئی.. جبکہ... نور
.. سر ہلاتی اوپر آگئی

اور ہاد کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا... مگر آواز نہیں آئی اسنے ہینڈل گھمایا تو وہ
... کھلتا چلا گیا... اور.. کشادہ خوبصورت کمرہ اسکے سامنے تھا

... جسے اسنے بہت اشتیاق سے دیکھا

... مگر... اتنی گندگی.. کہ اسے ابکائی آنے لگی

جوتے تک بید پر پڑے تھے... ابھی وہ کمرہ ہی دیکھ رہی تھی کہ کمرے کا مالک
گنگناتا ہوا... کمرے میں داخل ہوا.. تو نور کی اسکی جانب دیکھ کر چیخ نکلی گئی.
... اسنے فقت ٹاول بندھا ہوا تھا

نور کا دل بری طرح دھڑکا.. جب کہ ہاد حیرانگی سے.. اس لڑکی کو دیکھ رہا
... تھا.. اور سوچ رہا تھا اس میں چیخنے والی کیا بات ہے بھلہ

نور تو.. کنفیوز سی ناخن کاٹنے لگی جبکہ ہاد نے.. اگلا کام کیے بنا.. اسکے پاس
.. جانا ضروری سمجھا

تم کون ہو.. اور میرے کمرے میں آکر چیخے کیوں مار رہی ہو "وہ زرا سختی
... سے بولا

وہ اپنے کپڑے کیوں نہیں پہنے " نور... کو بولتے ہوئے بھی شرمندگی
.. ہوئی

کیونکہ یہ میرا کمرہ ہے.... اور میری مرضی پہنویہ نہ پہنو.. تم کون ہو بھلا " ہاد
... نے جان بوجھ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑا جبکہ نور بدق کردور ہوئی
ہاد کو ہنسی آئی.. لڑکی انٹر سٹینگ تھی آج تک ایسی کوئی لڑکی نہیں ملی تھی جو
... اس سے بھاگے

.. آنکھیں کھولو " اسنے گویا حکم کیا

.. نہیں " نور نے.. نفی کی اور.. راستہ ٹٹولتی باہر بھاگنے کو ہوئی
" روکو

..نور" شائلہ کی اواز پر... وہ ایکدم پیچھے لے گیا

..نور کہاں ہو" وہ بولی

..نور نے آنکھیں کھولیں.. وہ بھی ویسے ہی ڈھٹائی سے کھڑا تھا بے شرم

آپی" نور کے منہ سے ادا ہوا.. تو.. ہاد

..اس سے.. چھ قدم دور ہوا.

تم شائلہ کی بہن ہو.. وہ جو حویلی کی نوکرانی ہے" ہاد.. حیرت سے پوچھ رہا تھا.. کیونکہ اسنے شائلہ کو بھی دیکھا تھا.. جبکہ نور اپنے نام کی طرح نورانی تھی..

..اسکا انداز اتنا حقیر تھا کہ نور کا غصے سے چہرہ سرخ ہونے لگا

جی ہاں میں نوکرانی کی بہن ہوں.. اور میری آپی.. اپنی محنت کا کھاتی ہیں"

..اسنے کہا

. جبکہ ہاد ہنس دیا

تم میڈل کلاس.. بلکہ لور کلاس کا بھی اپنا ہی دماغ ہے... اپنی حیثیت.. کے
اثر کو.. ان بکو اس باتوں میں.. دبا کر.. چھپانا چاہتے ہو " وہ.. اسکا مزاق
اڑاتا ہنس کر.. دور ہو گیا.. وہ میڈ تھی اسکی.. وہ اسپر غصہ کر سکتا تھا.. چیخ سکتا
... تھا.. اسے مار سکتا تھا.. مگر اس کے ساتھ ہنس کر بات نہیں کر سکتا تھا
.... نور.. کو اسکے رویے کا بے شمار افسوس ہوا

.. اور.. نفرت بھی محسوس ہوئی

کم از کم ہم آپ جیسے.. ایک دوسرے کو.. نوچنے والے نہیں ہوتے...
چھوٹے لوگ ہیں.. چھوٹی چھوٹی خوشیوں میں خوش ہیں... آپ لوگوں
کی طرح نہیں.... بڑی بڑی خوشیوں پر بھی.. بڑی بڑی ناشکری کرنے
.. والے " وہ نخوت سے کہتی باہر نکل گئی جبکہ ہاد.. نے نفرت سے منہ پھیر لیا
... نوکروں کو منہ لگانا اسکی طبیعت کا حصہ نہیں تھا
... مگر وہ لڑکی زیادہ بول گی تھی

.....

..ولی بیٹا.. تم ایسا مت کرو" اماں نے اسکو روکا.. تو وہ ہنس دیا
میری بھولی ماں.. زندگی کا مزہ تو اب آرہا ہے.. یہ شوگن کے ٹوکرے دیکھ
...کر.. سادام خان کا خون جل کر راکھ ہو جائے گا
"اور مجھے جتنا سکون ملے گا اپکو نہیں پتہ

...وہ انھیں تفصیل دیتا ہنسا.. آج کل تو بہت خوش رہنے لگا تھا
اپنے بھائی کو بھی ناراض کیا ہوا ہے تم نے جانتے بھی ہو اسکے معاملے کو پھر
..بھی تم نے اسے کتنا غلط کہا" انھوں نے کہا.. تو ولی نے انکی طرف دیکھا
وہ بلاوجہ میرے معاملے میں پاؤں پھنستا ہے اسے دشمنی نبھانی نہیں آتی...."
اسنے شانے اچکا کر کہا.. اور ان ٹوکروں پر سرخ گلابوں کا گلہ سترہ رکھ کر..
...اسنے ایک پل کو سوچا یہ سب دیکھ کر سادام کا منہ کاش وہ خود دیکھ پاتا
مگر افسوس مگر وقت قریب تھا.. دل کو خوش کر کے اسنے وہ شگن کی
مٹھائی.. ہیرے کی انگوٹھی.. سونے کی تاروں میں جڑا.. سفید لباس... اور

پھل وغیرہ سادام کی جانب بھیجوا.. دیے.. ملازم جب لے گئے تو وہ سکون
.. سے بیٹھ گیا

اگر تم اتنا ہی خوش ہو تو یہ شگن کی مٹھائی مجھے لے کے جانی چاہیے تھی " اماں
... نے کہا.. تو وہ سنجیدگی سے انھیں دیکھنے لگا

کوئی دلی خوشی نہیں ہو رہی نہ ہی.. اس لڑکی کے عشق میں گرفتار ہوں جو
اپکو بھیجتا... یہ تو سادام کی پونچ ہر پاؤں رکھنا تھا اسی لیے بھیجا... " وہ ہنسا
... مونچھوں کو تاؤ دینے لگا

"ولی.. اللہ سے ڈرو مت تکلیف دو اس لڑکی پر کیا گزرے گی
.... بس اماں " ولی چیرا

آپ.. زیادہ نہ سوچیں " اسنے لا پرواہی سے کہا.. اور اصطلیل کی طرف نکل
... گیا

... اپنے گھوڑے کو دیکھ کر.. اسکی تصویر اپنے گھوڑے کے ساتھ یادائی
اور دل و دماغ میں انتقامی شعلے سے بھر گئے

بڑے بڑے مٹھائی کے ٹوکروں کو ہاد نے حیرت سے دیکھا کیونکہ اس وقت گھر میں بس وہ اور فیروز ہی موجود تھے فضل خان اور سادام دونوں ہی گھر... میں نہیں تھے جبکہ... ماں سمیت نوکر بھی ان ٹوکروں کو دیکھ رہے تھے یہ چوہدری ولی کے گھر سے شگن کی مٹھائی آئی ہے... اور پیغام مہندی کی رسم کا ہے.... "ایک ملازم نے کہا جس کو ولی کا خاص آدمی یہ سامان دے کر پیغام... بھی دے گیا تھا

ہاد نے فیروز... کی شکل دیکھی جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو.. کیا مطلب ہے اس... سب بات کا.. جانتا تو تھا ولی کون ہے

... مگر اس کا یہاں شگن کی مٹھائی بھجنے کی کیا توقع تھی بھلہ

فیروز نے خاموشی سے یہ سامان دیکھا... اور بنا ہاد کی آنکھوں کا جواب دیے.. اسنے سادام کو فون ملایا

ولی نے شگن کی مٹھائی اور کل مہندی کا پیغام بھیجا ہے "اسنے دو ٹوک بات بتائی۔ دوسری طرف سے نہ جانے کیا کہا گیا تھا۔ اسنے فون بند کر دیا۔ اور.... سر پکڑ کر بیٹھ گیا

... لالا بتا وگے ہو کیا رہا ہے "ہاد نے بلا خرتنگ آکر پوچھا
جاناں اور ولی کی شادی.. تین دن بعد ہے "فیروز نے اسکو.. سکون سے بتایا
جبکہ ہاد جو کافی کا گھونٹ بھرنے لگا.. تھامتھے پر کئی شگن لائے اسکو دیکھنے
لگا...

دماغ تو نہیں پھر گیا لالا تمہارا.... ایسا کیسے ممکن ہے بھلہ جاناں بہن ہے
... ہماری.. اور اس بیچ ولی سے کیسے کیوں
سادام لالانے کیسے مان لیا یہ فیصلہ اور کیا کس نے ہے یہ "وہ غصے سے بولا...
..توفیروز کو اسکا یوں چیخنا ناگوار گزرا

تمہارے بھائی نے مانا ہے یہ فیصلہ اس سے پوچھو "وہ کہہ کر.. اپنے کمرے
..میں چلا گیا.. جبکہ ہاد.. بے تابی سے سادام کا انتظار کرنے لگا

اگلے دس منٹ میں وہ ہال میں داخل ہوا.. تو.. اس کی چال میں ہی...
غضب تھا.. گویا.. وہ.. خون چھلکانے کو بے تاب تھا.. اسنے غصے میں
..... آتے ساتھ ہی ایک ایک چیز. اٹھا اٹھا کر ہال سے باہر پٹخ دی

.. اس پنچ کا ملازم بھی یہاں کیسا ایا "وہ دھاڑا

.. سارے ملازم سر جھکا گئے

تم لوگوں کو.. اپنا... جان پیارا نہیں ہے " اسنے ایک کا گریبان پکڑا.. مگر
اب بھی کسی نے اسکے سامنے زبان نہیں کھولی ہا د اور فیروز سمیت.. ماں بھی
... اسکو دیکھ رہی تھی

جس کے چہرے پر پسینے کی بوند سی پھوٹی تھی.. جو کے دسمبر.. کے اس
... سخت ٹھنڈے مہینے میں... بھی نکل ای تھی

جب تم حامی بھر چکے ہو.. تو یہ سب کیوں کر رہے ہو " فیروز اسکے غضب
.. کے سامنے آیا جو ملازم کو.. مار ڈالنے کے درپے تھا

تم چپ رہا کر فیروز خان... ہمکو لگتا ہے تم ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے
...سمجھا

تم جھک کر ہماری ناک گیراتا ہے... اپنے قابو میں رہا کر "وہ دھاڑا.. فیروز کا
...منہ سرخ ہو گیا

...وہ اسی طرح اسکے ساتھ کرتا تھا

تم جو مرضی کر لو... بات وہیں کی وہیں ہے جاناں کا رشتہ سرپیچ نے.. پکا کیا
ہے.. اور اب.. اس پنچائیت میں کیے فیصلے کے خلاف یہ تم بھی جانتے ہو
کہ.. کوئی نہیں جاسکتا.. تو گھر میں بد مزگی کے بجائے... ٹھنڈے دماغ سے
سوچا کرو "وہ.. اتنی بے عزتی کے بعد بھی بچے تلے لفظوں میں کہہ کر باہر
نکل گیا.. جبکہ ہاد... نے اپنے بھائی کو دیکھا.. جس کا بس ہی تو نہیں چل رہا
...تھا بس.. اب ہاد کو معاملہ کچھ سمجھ آچکا تھا

لالا... ہم جاناں کی شادی اس سے نہیں کریں گے " وہ بولا تو سادام نے
...اسکی طرف دیکھا

تو دو ماہ بعد۔ تمکو بھی یاد آ گیا تمہارا.. بھائی یہ بہن بھی دنیا میں زندہ ہے "

.. وہ اسپر طنز کرتا بولا جو کچھ شرمندہ سا ہو گیا

... جو تمہارا حرکات ہے اسپر توجہ دو... سمجھا

کیونکہ جب ہم نے سمجھایا تو تمہارا منہ بھی توڑ سکتا ہے بنا لحاظ کے... " وہ

... اسکو لتاڑ گیا

تو نور کے دل کو راحت سی ملی.. کتنا حقیر رویہ تھا صبح اسکے ساتھ اسکا... بہت

.. اچھا ہوا جو.. سادام نے اسکو ڈانٹا

سادام فون ملاتا.. پھر سے باہر نکل گیا جبکہ.. ہاد نے... سر جھٹکا وہ جانتا تھا

اسکا بھائی اس سے محبت بھی بے پناہ کرتا ہے.. مگر.. اسے شدت سے تب

محسوس ہوا جب.. نور کے مسکراتے لب دیکھے اسنے ماتھے پر بل ڈالے

... ایک نوکرانی اور اتنی جرت

.... وہ ترچھی نظر اسپر ڈال کر نکل گیا

مگر یہ نور کی قسمت تھی کہ... وہ ہادی کی نظر میں آگئی تھی یہ جانے بغیر کے وہ
... کیا چیز تھا

.....

اگر آنسوؤں رکتے تو اسے افسوس ہوتا کہ کیوں رو کے ہیں... کیونکہ اسکے
حالات ہی ایسے تھے.. اتنی معمولی سی بات... یہ شاید وہ اسے سمجھ رہی تھی
... اسکے گلے کا طوق بن گئی تھی

ایک ایسا انسان جس کے خاندان کے ساتھ انکی دشمنی نہ جانے کب سے
تھی... اسے معلوم نہیں تھا... اور اس شخص کے ساتھ اسکی شادی... وہ
... گھٹنوں میں سر دیے اپنے آپ سے بھی لا پرواہ لگی
... رات کی تاریکی کو... کھڑکی پر اترتی دیکھ رہی تھی

کہ دروازہ بجا اور وہ اندرائی.. وہ اسکی ماں تھیں مگر گھر میں اسکا مقام کچھ
... بھی نہیں تھا

... وہ اسکے پاس آئی... اور اسکے ساتھ بیٹھ گئی

اسکا ہاتھ پکڑا جاناں نے اس کے ساتھ کبھی بد تمیزی نہیں کی تھی... تبھی وہ
... خاموش بیٹھی رہی

... آپ میرے لیے کچھ نہیں کر سکتیں " وہ ادھر ہی دیکھے دیکھے بولی
... ہاں تمھاری ماں بے بس ہے " وہ سنجیدگی سے بولی
.. بے بس... جاناں نے رخ انکی طرف کیا

مائیں بیٹیوں کی ڈھال ہوتیں ہیں.... ڈھال... جب ان کے ساتھ نا انصافی کی جا
رہی ہو تو وہ تن کر کھڑی ہو جاتی ہیں اپنی بیٹیوں کے سامنے اور آپ مجھے کہہ
رہیں ہیں کے میں بے بس ہوں.. یہ میں یہ سمجھو کہ کسی طرح تو اپکا ارمان
... پورا ہو گیا. " وہ تلخ ہوئی انھوں نے اسکی طرف دیکھا

.. سب طعنے دیتے ہیں ایک تم اور سہی " وہ مسکرایا اور اسکی پیشانی چوم لی
... جبکہ جاناں تڑپی

... کچھ کریں اماں کچھ کریں.... " وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

آپکی بیٹی دشمنی کی نظر ہو رہی ہے... وہ سب جھوٹ ہے جو دیکھایا جا رہا ہے"
..وہ انھیں یقین دلانے لگی

لالامیرے ساتھ ظلم نہیں کر سکتے " وہ رو دی جبکہ وہ بی رو رہیں تھیں.. کر
..ہی کیا سکتیں تھیں وہ. انکی حثیت تھی ہی کیا

اسے سینے سے لگائے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتی وہ اسے پر سکون کرنا چاہ
رہیں تھیں جبکہ ہبے حد خوفزدہ تھی.. ولی کی اواز اسکا عمل اسکا ظلم... سب
....یاد. آ رہا تھا

...اور پھر اسپر لگایا الزام

.....

مہمان آئے تھے.... جن میں کوئی مرد تو نہیں تھا ہاں عورتیں تھیں.. اور
...زربش کو پسند بھی کر گئیں تھیں

..جبکہ زربش کمرے میں آکر بری طرح روئی تھی

بھلہ محبت ایسی ہوتی ہے... کل کو... کچھ بھی یہاں سے ہوتا.. وہ تو اسکی گردن پکڑتا.. اور اسنے ایسا قدم اٹھایا ہی کیوں کیوں وہ اس راہ کی مسافر بن گئی اور اگر نہ بھی بنتی تو وہ اسے زبردستی بنادیتا اور اب بھی تو زبردستی ہی بنایا تھا...

.... وہ چارپائی پر بیٹھی... تھی رات اتر چکی تھی.. آنکھن اداس ہو گیا تھا
اماں کو نہ جانے شادی کی اتنی جلدی کیوں تھی... کہ وہ بس ہتھیلی ہر سرسوں
... جمانا چاہ رہیں تھیں

وہ ان سے بات کرنا چاہتی تھی کہنا چاہتی تھی وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی
... مگر سنتا کون

.. بے چینی سے وہ یہی سب سوچتی کمر میں دبق گئی

.... کچھ دیر ہی میں اسکی آنکھ لگ گئی

... صبح جلدی بھی تو بہت اٹھی تھی اور لباس تبدیل کیے بنا اسے نیند سی آگئی

کچھ ہی دیر بعد اپنے چہرے پر جانا پہچانا بے تاب لمس محسوس کیا... تو وہ..
چونک کر اٹھی اور سادام کو خود پر جھکا دیکھ اسکی چیخ نکلتی کہ... سادام نے
.. اسکی اواز اپنی ہتھیلی کے نیچے روک دی

اسکی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں... جبکہ اسکے وجود سے پرفیوم کی مہک کے
ساتھ ناگوار بو بھی تھی.. زرش مچل گئی.. چہرہ ادھر ادھر مار کر... اسنے خود
کو اسکی قربت کے سحر سے آزاد کرنا چاہا.. مگر سادام نے اسکے تکیے کے
... دوسری طرف ہاتھ رکھ کر سارے راستے روک دیے

بن ٹھن کر لوگوں کے سامنے جاتا ہے.. ہمارا محبوب ہو کر.. کسی اور کے
لیے تیار ہوتا.. ہے.. تمکو شرم تو چھو کر بھی نہیں گزرا.. نالائق
..... "لڑکھڑاتے لہجے میں وہ مدھم اواز میں بولا

.. زرش نے اپنے ہاتھ کی مدد سے اسکا ہاتھ ہٹایا.. اور.. اسکو دور دھکیلا
اپ ہوش میں نہیں ہیں.. شراب پی ہے آپ نے" وہ بے یقین ہوئی اب
.. تک اسنے کبھی سادام کو پیتے نہیں دیکھا تھا

ہاں ہوش میں رہتا تو کیسے آتا.. تمہارے پاس.. ہمارا انا نہیں آنے دیتا..
بے ہوش.. ہونا پڑا.. " وہ چارپائی پر لیٹتا.. بولا جبکہ.. زریش اس سے دور
.. ہو گئی

.. جائیں آپ یہاں سے " وہ ناراضگی ظاہر کرتی بولی
اے اے اے.. تم زیادہ مت اتر او.. تم ہمارا ہے سمجھا.. " وہ مدہوش
... لہجے میں بولا.... آنکھیں نیم وا تھیں
صبح تک تو میں کسی اور سے شادی رچا رہی.. تھی.. اور آپ نے اجازت بھی
دے دی تھی " وہ اسپر طنز کرتی.. بولی.. تو سادام کا مدھر قہقہہ ابھرا.. جسے
.. اسنے.. زرا گھبرا کر سنا

... اماں ابا جاگ جائیں گے " وہ پریشان ہوئی
... ہم گولی سے اڑا دے گا " اسنے ہاتھ کے اشارے سے اسپر گولی چلائی
... زریش کو وہ بالکل اچھا نہیں لگا.. وہ خاموش ہو گئی

بولونہ... سائیں... تمہارا ساتھ صبح.. ایسا بدل کر چین نہیں آیا... پھر تم..
کسی... چھیچھو را کے ساتھ... شادی رچاے... ہم جان نہ نکال دے "وہ
...برہم ہوا

بس سب آپ نے ہی کرنا ہے... آپ کو ہی غصہ آسکتا ہے... "وہ سرخ
...چہرے سے اسے.. دیکھنے لگی

اتنا پیارا لگ رہا ہے کہ دل کرتا ہے تمہارا ساتھ رو مینس.. مارو... مگر.. تم...
اف تم "وہ اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتا... بولا.. تو زریش دو قدم دور ہوئی
...کیونکہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ چکا تھا

...تم کو پیار کرنا ہے... "وہ نشے میں کچھ زیادہ ہی بہک رہا تھا

...زریش پھر سے اس سے دور ہوئی

کسی دن اٹھالے گا تمکو... تڑپتا رہ جائے گا... "وہ ہنسا.. بالوں میں ہاتھ
...پھیرہ

ہاں مجھے اٹھا کر شادی کرنا.. اور.. عزت سے کسی اپنی خاندانی سے "وہ غصے
...سے بولی

...تو سادام نے سر ہلایا

بلکل درست

تم کتنا زہین ہے... سائیں... ہم تمہارے صدقے کیسے جائے "وہ اسکے گال .
...پر جھکا تو زریش پیچھے ہٹی

...اپ کو صرف ظلم کرنا آتا ہے "وہ رودی

...تم روتا ہوا بھی حشر ڈھاتا ہے روتا رہا کر اچھا لگتا ہے... " وہ ہنسا

...زریش اسکی بے حسی پر... چپ ہو گئی

دوبارہ آئے گا۔ ایسے ہی آئے گا.. ہوش میں انا گوارا نہیں کرتا ہمارا

...عزت.... " وہ اسکے بال پکڑتا.. اسے اپنے نزدیک کر گیا

...کہ زریش کا دل... کانپ اٹھا

....سدام اسے بہت نزدیک سے دیکھ رہا تھا
ایک ایک نقش کو.. جیسے ازبر کر رہا تھا.. دلوں کے لے ایک دوسے کے
...سنگ دھڑک اٹھی تھی

....وہ اسکے ماتھے کو.. پورے حق سے چومتا
...اسکا گال تھپتھپا کر باہر نکل گیا.. جبکہ زریش... وہیں تھم گئی
...اسکو.. چوروں کی طرح اپنے گھر کی دیوار پھلانگتے دیکھ رہی تھی

.....

وہ گھر سے باہر نکلا... اور کچھ فاصلے پر کھڑی گاڑیوں پر سوار ہوا... تو... ولی
کے ڈیرے کے ملازم نے اسکو حیرت سے دیکھا.. اور اگلے پل وہ ولی کے
...ڈیرے کی طرف دوڑا تھا

ایک عام سے کسان.. کے گھر سے... نواب سدام خان کانگنا... عجیب تھا..
...تبھی وہ ولی کے پاس یہ اطلاع دینے کو دوڑا

کیوں دوڑے آرہے ہو" ولی نے تیور بگاڑ کر دیکھا.. وہ حویلی لوٹ رہا تھا
.. رات کافی ہو چکی تھی

.. چوہدری صاحب نواب سادام فضل خان

... وہ وہ جی ہمارے گاؤں میں " اسکی پھولتی سانسوں پر

.... وہ زچہ ہوا نیند بھک سے اڑ گئی

.... کیا مطلب ہے اسکا یہاں کیا کام " اسنے ملازم کو دیکھا

وہ جی.. شکیل جو کسان ہے اسکے گھر سے نکلے تھے جی وہ " وہ بولا.. تو ولی کے

.... ماتھے پر بل ڈلے

.. اور اسنے اپنے خاص ملازم کو دیکھا

... جی چوہدری صاحب میں پتہ کراتا ہوں " وہ اسکی نگاہ کا مطلب سمجھ گیا تھا

.... ولی نے بھی سر ہلادیا

یہ کیا معاملہ تھا یہ کوئی نی چال.. وہ سمجھا نہیں

.....

.. کل صبح نکلنا ہے یہاں سے... تیاری کر لو " اسنے اپنی ماں کی طرف دیکھا
اپ میرا گلہ دبا دیں خدا کے لیے ایک بار ہی تاکہ میں اس صولی سے اتر جاؤں...
اب تو شہریار بھی.. پیچھے تین دنوں سے گھر نہیں اتے اب بھی اچھو تسلی
نہیں ہو رہی. " وہ بلا خبر بول اٹھی
زبان بند کر اپنی..

وہ آتا ہے یہ نہیں مجھے فرق نہیں پڑتا مگر اب تک اسنے کاغزات پر دستخط
نہیں کیے وہ ایسے ہی جان نہیں چھوڑے گا کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا "
.. انھوں نے فکر مندی سے کہا.. جبکہ وہ انھیں بس دیکھ کر رہ گئی
دروازے کو اچھے سے بند کر لے.. صبح شہر کے لیے نکلنا ہے تجھے راحت
کے گھر چھوڑوں گی میرا دل نہیں مان رہا بس کہ تو یہاں رہے " وہ اپنی ہی
.. بولتیں باہر نکل گئی.. جبکہ اترہ نے. اپنے آنسو صاف کیے
.... محبت اسے ہر روز ایک ہی بات کہتی تھی ڈوب مرا اترہ یہ محبت کا بھرم تھا

... کہ کاغزات پر دستخط کر دیے

... وہ دروازہ بند کرتی۔ بستر میں لیٹ گئی بخار کی حدت سے چہرہ تپ اٹھا تھا

.. کروٹیں بدل بدل تھک گئی تھی مگر نیند نہیں آرہی تھی

.. وہ ابھی اٹھتی کہ.. کھڑکی کے پٹ سے.. کوئی اند داخل ہوا

... اترہ ایک دم اٹھ بیٹھی

شہریار "اسنے حیرت سے دیکھا.. ایک پل کو دنگ رہ گئی.. کیونکہ وہ کھڑکی

... کے پٹ بند کر رہا تھا

... اسکے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی جبکہ ہاتھ میں وہی کاغز

... سکون سے وہ اسکے نزدیک آگیا

اترہ کو اپنے حلیے کا احساس ہوا.. نائی... میں اس سے پہلے وہ کبھی کسی کے

... سامنے نہیں آئی تھی

... وہ کمبل سے اپنے وجود کو چھپانے لگی

.....

.. خوف کی شدید لہر اس وقت اسکے دل میں شہریار کو دیکھ کر پیدا ہوئی تھی
... اسکے انداز.. الگ تھے.. وہ بیڈ کے سامنے کھڑا اتڑہ کو گھور رہا تھا
یہ پیپر سائن کر کے تم نے خود کو مجھ سے الگ کر لیا.. کیسا لگ رہا ہے "سرد
... لہجے میں پوچھے گئے سوال پر... وہ شرمندگی کی گھیرائیوں میں اترنے لگی
... آنکھیں نمکین پانیوں سے لبالب ہو چکیں تھیں.. وہ اسے کیا کہتی
یہ کاغذات اس نے اپنی خوشی سے سائن کیے تھے کیا اسکی رضا شامل تھی... اس
میں... اسکی ماں نے.. اپنی زندگی داعو پر لگانے کی دھمکی دی تھی اور انکے
اگے وہ ایک عام بے بس لڑکی بن چکی تھی.... جو محبت پر خاندان کو ترجیحی
... دے چکی تھی

شہریار.. اس وقت اپکا یہاں آنا مناسب نہیں جائیں آپ یہاں سے
.... "اسنے... ہمت مجتمع کرتے ہوئے آرام سے کہا.. تو شہریار طنزیہ ہنسا

ایک شوہر کا اسی کی بیوی کے کمرے میں آنا مناسب نہیں.. تمہیں بولنے
میں عجیب نہیں لگ رہی یہ بات " وہ اسکے پاس بیٹھ گیا سکون سے جیسے.. یہ
.. اسی کا کمرہ ہو.. انزہ اس سے دور ہوئی

چوری چھپے انا.... جائز نہیں.... اور ویسے بھی " وہ چپ ہو گئی.. حوالہ. ان
کاغزات کی طرف تھا جنہیں وہ سائن کر کے اپنی طرف سے دونوں کے
.... درمیان اب علیحدگی تصور کر چکی تھی

ویسے بھی اب میں تمہارا شوہر تھوڑی رہا " وہ.. اسکے گلابی چہرے.. سے..
... بالوں کی لٹ ہٹاتا بولا

اسکا لمس. انزہ کے لیے ناقابل برداشت تھا.. وہ.. کمبل خود پر کھینچتی مزید
... اس سے دور ہوتی بیڈ سے نیچے اتر کر فاصلے پر جا کھڑی ہوئی
... شہریار آپ جائیں پلیز " وہ رو دینے کو تھی

یہ پیپرزمیں نے بھی سائن کر دیے ہیں دیکھ لو" اسنے وہ پیپر ہوا میں اڑا دیے۔۔۔ اترہ کی آنکھیں پھیلیں۔۔۔ اسکے لیے یہ بات ناقابل یقین تھی دل۔۔۔ میں کہیں یقین تو تھا کہ۔۔ وہ کبھی اسے نہیں چھوڑ سکتا

حیرت اتنی تھی کہ اسے کوئی ہوش نہیں رہا۔۔ کمبل اسکے ہاتھ سے چھٹا اور نظربیڈ کے نیچے پھیلے کاغزات پر چسپک گئی جبکہ۔۔ شہریار۔۔ چند لمبے اس کے۔۔۔ ہوش رہا سراپے کی روانیوں میں کھو گیا

قاتل حسن اسکی جان پر بنا چکا تھا۔۔۔ اس سے پہلے اترہ ان کاغزات پر جھکتی۔۔۔ اسنے ان کاغزات کو۔۔ خود ہی اٹھالیا

بلکہ نہیں نہ دیکھو۔۔ کیا فائدہ دیکھنے کا۔۔ کام تو تمام ہو چکا ہے۔۔ جو میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔ وہ تو ہو گیا۔۔ ہے۔۔ ہاں البتہ کبھی زندگی میں یہ۔۔۔ مت کہنا کہ۔۔ شہریار۔۔ نے تمہیں چھوڑا۔۔۔ تم نے شہریار کو چھوڑ دیا۔۔۔ میری جان۔۔۔ "وہ پیپر اٹھا۔۔۔ کر اسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کر گیا

اُترہ.. ان سپر زکود و ٹکڑوں میں ہوتا دیکھ رہی تھی... کہ زمین پر بیٹھتی چلی
...گی

.... یہ سب کیا ہو گیا تھا.... کیا ہو رہا تھا

وہ شہر یار سے الگ ہو گئی تھی.. جو اسکی سانسوں میں بستا ہے.... جس کے بنا تو
... وہ نہیں رہ سکتی

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی جبکہ.. اسکے چہرے کے قریب شہر یار کا جوتا..
.... سکون سے.. حرکت کر رہا تھا

اسنے پہلے جوتے کی طرف اور پھر اس کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر اتنا
... اطمینان تھا جیسے.. اسنے جو کیا وہ ٹھیک کیا

. جبکہ اُترہ کے پاس سوگ بنانے کے سوا اور کوئی اوپشن نہیں تھا
زیادہ دیر.. تمھاری ڈرامے بازی برداشت نہیں ہوگی مجھ سے... تو بہتر ہے
کے. اپنے آنسوؤں کا خاتمہ کرو... ساری رات پڑی ہے رونے کے لیے وقفے
وقفے سے یہ دورے تمھیں پڑیں گے تو مجھے اتنا برا نہیں لگے گا.. جتنا..

اریٹیٹ میں تمہارے مسلسل ان مگر مجھ کے آنسو سے ہوں گا۔ "وہ بالوں
..میں ہاتھ پھیرتا.. جیسے چہرہ کر بولا

ک... کیا مطلب ہے اس بات کا.. اپنے مجھے چھوڑ دیا شہر یار " وہ پھر رو
دی...

ہاں... چھوڑ دیا... تم جانتی ہو نہ یہ بات. کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا... میں
صبح سب کو بتا بھی دوں گا ڈونٹ وری.. یار پریشانی کیا ہے "اسنے اسکی
...ٹھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کر.. غمگین چہرہ اونچا کیا
...اثرہ کا وجود ہچکیاں بھر رہا تھا

...اسکے آنسو شہر یار کی ہتھیلی بھیگور ہے تھے
...دل میں اسکے انسودیکھ کر.. عجب سی ہلچل مچ گئی
مگر.. دماغ نے دل کی ہلچل کو اپنے قابو میں کر کے
...ایک بار پھر سے وہی سفاکیت جگادی .

میں نے تمہیں منع کیا ہے نہ مت رو... رونے والی بات ہی کیا ہے... چلو
شباباش اٹھو.. بیڈ پر او اور... میرے سابقہ حقوق ادا کرو" بات تھی یہ گولی..
.. اترہ کے دل و دماغ پر تیر کی طرح لگی

وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی... اچانک ہی اس سے... دس قدم دور ہوئی..
... تو شہریار کا قہقہہ... پورے کمرے میں گونج گیا

.. اترہ کا دل پتے کی طرح پھڑک اٹھا

یہ کیا بکواس کر رہیں ہیں آپ.. ہوش میں تو ہیں " وہ غصے میں دیکھ رہی
... تھی

کر تو چکے ہیں.. مجھے خود سے علیحدہ تو.. یہ کیا بیہودہ مزاق کر رہیں ہیں..
.. وہ بولی تو شہریار اپنی جگہ سے اٹھا

چندہ.. شرافت کا نہیں بیہودگی کا زمانہ ہے.. میں نے سوچا.. کہ شریف بن
کر مجھے کون سا.. کچھ مل گیا.. میری بیوی میرے خلاف چلی گئی.. تو میں تو

بہت بڑا پاگل ہوں.... جواب بھی اسی کے فراق میں مرو گا.. تو.. یہ وقت
.. تھا یوٹرن کا.. جو میں نے لیا

چچی بھی خوش ہو جائیں گی اور تم بھی. مگر میرے کچھ قرض ہیں
تمہاری. طرف انکی ادائیگی.. آ آ.. تم خوشی سے تو دو گی نہیں.. مطلب.
میں لوٹ لوں گا.. فکر نہ کرو.. "وہ آرام سے اسکی کلائی پکڑتا.. اسے اوپر
سے نیچے دیکھتا حقیقت میں وہ. شہریار بالکل نہیں لگ رہا تھا یہ تو کوئی اور تھا..
... جیسے شیطان... اسکا شہریار ایسا نہیں تھا... ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا

د... دور رہیں مجھ سے.. پ.. پاگل ہو چکیں ہیں آپ " وہ اس سے اپنی
... کلائی چھڑواتی.. اسے دور دھکیلتی بولی

جبکہ... شہریار نے ہنستے ہوئے ایک بار پھر سے دور بھاگتے اسکے وجود کو..
.. اپنے سخت سفاک حصار میں قید کر لیا

نہیں شہریار.. ایسا مت کریں... خدا کے لیے ایسا مت کریں.. میں مر جاؤ.
گی شہریار مر جائے گی اترہ.. میں اپنی ہی نظروں میں گیر جاؤ گی ایسا مت

کریں "وہ خود کو چھڑواتی گڑ گڑانے لگی... جبکہ شہریار کی گرفت میں زرا سی
.. بھی جیسے گنجائش نہیں تھی

اُترہ بی بی اپنی نظروں میں تو تمہیں ہزار بار... گیر کے مر جانا چاہیے تھا جب
تم نے محبت میں اس دھوکے کا سوچا بھی تھا.. تبھی تبھی مر جانا چاہیے تھا..
تمہاری زندگی میرے انتقام کے لیے ہے.. اور یقین مانو.. تمہیں روز اپنے
انتقام کا نشانہ بنا کر عبرت بنادوں گا.. کہ دوبارہ کبھی کوئی بے وفانہ جنم لے
"اسکو بیڈ پر پھینکتا... اپنی شرٹ اترتا.. وہ.. اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا
تھا.. اُترہ ایک دم.. اٹھنے لگی کے.. شہریار.. نے اس کے ہاتھوں کو اپنی گرفت
.. میں دبوچ لیا

.. شہریار نہیں... نہیں شہریار "وہ تڑپ اٹھی

شہریار کی جان.. تم نے خود اپنے لیے یہ.. سب پسند کیا ہے.. ورنہ شہریار
نے کبھی میلی نگاہ بھی کسی پر نہیں ڈالی... تھی.. مگر آج سے ایسا نہیں ہو
گا.. میری ہر نگاہ کے حصار میں فقت تم رہو گی.. وہ بھی اسی طرح..

تمہیں ہضم نہیں ہوا جائز رشتہ تو.. تم ناجائز کو انجوائے کرو... "اسکی آنکھوں میں سفاکیت سے دیکھتا.. اسکی گردن پر سلگتا لمس جابجا چھوڑتا.. وہ اسے.... تباہ کر دینا چاہتا تھا

ننن.. نن "ائزہ کے الفاظ... اسکی سانسیں شہریار کے ظالم بے رحمانہ لمس میں ٹوٹ گئے... وہ احتجاج کر رہی تھی خود کو چھڑا رہی تھی مگر شہریار رفتہ رفتہ اپنی حدیں پار کرتا جا رہا تھا.. اسکے لمس میں زرا بھی نرمی نہیں تھی.. ہاں انتقام تھا.. اور اسنے چھپو اتو نہیں لیا تھا یہ انتقام جتا کر لیا.. تھا کہ یہ انتقام ہے...

...اسکی انگلیوں کی سختی.... ائزہ کو زندہ مار دینے کے لیے کافی تھی.. سرکتی رات.... اسے... بے آبرو کرتی جا رہی تھی.. مدھم سسکیاں.... کمرے میں ارتاش برپا کر رہیں تھیں

ازانوں کی اواز سن کر.... شہر یار نے.. اسکے وجود کو خود سے دور جھٹکا.. تو.
اترہ... برف کی بنی... پڑی رہی.. اسکے آنسوؤں گزری رات. میں اتنے بہہ
...چکے تھے کہ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی دوبارہ روے کیسے
شہر یار کے لبوں پر مدھم مسکان.. وہ.. دیکھ رہی تھی.. اپنی شرٹ ڈال کر
...اسکا لباس اسپر پھینکتا وہ اسکے چہرے پر جھکا
..زبردست جسارت کی.. اور اسکی سپاٹ آنکھوں میں دیکھا
...بس صبح سب کو سب بتا دینا خود بتا دینا
اوکے جانو مگر تیار رہنا. رات بھی ہوگی.. اور تمھارا.. وجود تو کیا.. یہ کمرہ
بھی اب میری دسترس سے دور نہیں... "گال تھپتھپا کر اسکے خون ریتے
...لبوں پر بے دردی سے انگوٹھا پھیر کر.. وہ وہاں سے نکلنے کو تھا
برباد ہو... گ... گئی... محب.. بت "ٹوٹے پھوٹے.. لفظ اپنی پشت پر سن
کر اسکا پارہ ہائی ہوا.. اور وہ ایڑیوں پر گھوم کر اسکی گردن دبوچ گیا.. اسکی
...گردن پر اسکی وحشت کے نشان تھے

بربادی کی ابتداء کرنے والوں کو اتنا بولنے کی اجازت نہیں دی جاتی..
دوبارہ زبان کھولو گی تو اتنا بھی رہنے نہیں دوں گا جتنا چھوڑ کر جا رہا ہوں
.. "ہاتھ ہٹاتا.. وہ غصے سے بولا

مار دیں مجھے " وہ حلق کے بل چیخی.. جبکہ شہریار کا زوردار تھپڑا سکے منہ پر
... پڑا

اواز مت نکالنا.... سوئیٹ ہارٹ.... اور مار تو میں نے تمہیں دینا ہی ہے..
فکر کیوں کر رہی ہو.. "مسکرا کر وہ.. سکون سے اسے فلائنگ کس دیتا..
کمرے سے نکل گیا.. جبکہ اترہ شدت سے رو دی.. اسکا لمس اپنے وجود
.... سے نوچ دینا چاہتی تھی

.... وہ تیر کی تیزی سے اٹھی

گھن محسوس ہو رہی تھی خود سے.. واشروم کا دروازہ زخمی ہاتھوں سے کھول
کر وہ اندر شاوور کے نیچے کھڑی ہو گئی.. جبکہ آنسوؤں تھے کے سیلاب.. ملال
... اسکی رگ و جاں میں سما گیا تھا

.... اسی کی ماں نے اور اسی کی محبت نے اسے بے آبرو کر دیا

.. کیا منہ دیکھے گی وہ.. اپنے خدا کو.. وہ تڑپ اٹھی

.....

نک سک سے تیار ہوا.. وہ ضرورت سے زیادہ جوش لگ رہا تھا.. ولی نے ا
.. سے گھور لکھ رہا تھا

یہ تمہارے مزاج میں اتنی گرمجوشی کی وجہ "اسنے انشتہ ہی رتے ہوئے
.. پوچھا تو شہر یار ہنس دیا

کیوں مجھے خوش ہونے کا حق نہیں... " اسنے سکون سے پر اٹے کا لقمہ کیا.. ا
و روئے بھج تمہاری شمشادے میں تمہارا بھائی ہوں خوشی بنتی ہے " وہ
.. انکھوں کو معمولی سی جنبش دے کر بولا

صیحی.. چلو.. شکر ہے تم خوش ہوئے اترہ کے اور چچی جے بارے میں کچھ
سوچا ہے " ولی نے نارملی پوچھا تو.. شہر یار کی نگاہ سامنے سے انچ چچی پر

..... پڑی

ہممم فیصلہ کر چکا ہوں... پیپر ز بھی سائین کر دیے ہیں.. لوگوں کو خوش ہو
جانا چاہیے.. جب واسطہ کوئی نہیں رہا تو حویلی چھورنے کی بھی کوئی توقع
نہیں " وہ آرام سے کہتا. دادای اور ولی کے لقمے اٹکا گیا جبکہ چچی نے
.... خوشگوار سے اسکی طرف دیکھا

... مگر شہریار کی توجہ کسی پر نہیں تھی

پاگل ہو گیا ہے شہریار.. تو کیا بولے جا رہا ہے تو نے دستخط کر دیے " دادای
.. غصے سے بولیں تو.. اسنے انکی طرف دیکھا

یہ اپکا تو مسئلہ نہیں.. ولی کی شادی ہے سب اسپر دھیان دیں اور ویسے بھی
مجھے چچی کا فیصلہ درست لگا تو میں نے انکے حق میں فیصلہ سنا دیا اس میں
.. معیوب تو کچھ بھی نہیں ہے " وہ ہاتھ صاف کرتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا

.. تمہارا دماغ چل گیا ہے اپنی بیوی کو چھوڑ رہے ہو " ولی غصے سے بولا

تمہارا دماغ چل گیا ہے.. کسی مظلوم پر ظلم کی تیاریاں کر رہے ہو " اسنے
.. سی اینگل میں... کہا. تو ولی نے نگاہ چرای

"...وہ تمہارا مسئلہ نہیں

یہ بھی تمہارا مسئلہ نہیں بلکہ کسی کا بھی نہیں.. میں نہیں چاہتا کہ بد مزگی ہو... میں علیحدگی اختیار کر چکا ہوں "وہ سپاٹ اندازمء کہتا.. باہر نکلتا کہ..

...ماں نے اسکا شانہ تھاما

..وہ ان سے.. نگاہ چراتا انکا ہاتھ ایک طرف کر کے جلدی سے باہر نکل گیا

..جبکہ پیچھے ایک فرد خوش تھی تو.. دو.. حیرت کے اثر میں تھے

.....

دروازہ بجا بجا کر وہ تک چکیں تھیں مگر اترہ نے دروازہ نہیں کھولا.. انکی خوشی کی انتہا نہیں تھی اجر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئیں اور... اب اپنی.... بہن کے بیتے کے ساتھ بھیا کر وہ اپنی دلی خواہش پوری کر لیتیں

...ایزہ کا دروازہ نہ کھولنا انھیں جزباتی پن لگا تبھی اگنور کرتیں ہٹ گئیں سکندر میں نہ کہتی تھی طلاق تو اس سے لے کب رہو گی "وہ مزے سے.. اپنے شوہر کو بتانے لگیں

.... کیا... شہر یار نے... " ان سے مزید لفظ ادا نہیں ہوئے

.. ہاں " وہ خوش تھیں

.. ڈوب مرو اپنی بیٹی کی طلاق پی رو خوش ہو رہی ہو... " وہ غصے سے بولے

ارے چپ کریں اپکو کیا پتہ کچھ.. رکھا ہی کیا ہے ان دونوں کے پاس. جیسا

باپ ویسے بیٹے.. میرا بھنجالا کھوں میں ایک ہے " وہ سکون سے بولیں..

... آج تو جشن بنانے کا دن تھا

حویلی کوئی نہیں چھوڑوڑ رہے ہم جو بھی آپ نے گھر لینے کی بات کی تھی

ختم ہوئی.. میں یہیں خوش ہوں بس.. ادھر سے ہی میری اترہ کی ڈولی

" اٹھے گی

وہ بولیں تو سکندر خاموش ہو گئے... اپنی بیٹی کے دل پر گزرنے والی قیامت...

.... کا انھیں اندازا تھا

.....

شام کے سائے چاروں اور پھیلے تو... ولی نے پورے گاؤں کو اکٹھا کر کے
... مہندی کے فنکشن کی ادائیگی کی
مختلف کھانے... شور و غل.. گھوڑوں کا رقص... اور اسقدر بڑی تقریب
... کے پورا گاؤں جس میں مدعو ہو
اور اتنا شور و غل کے دوسرے گاؤں تک اس شور و غل کی آواز جائے آتش
بازی... ساری.. مخالف. گاؤں کے سمت کی گئی.. قہقہوں کی برسات...
... تھی چیمگویاں تھیں
کیا نہیں تھا... وہ بے پناہ خوشی کا اظہار صرف اور صرف... سادام کو سلگانے
... کے لیے تھا
زربش بھی شامل تھی اس سب تماشے میں.. وہ انا نہیں چاہتی تھی مگر ابا
... اماں زبردستی... اسے لے آئے تھے
.. جبکہ اسے کچھ عجیب سا لگ رہا تھا

ولی صاحب اسے بار بار... اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھے وہ خود
...میں ہی سیمٹی جا رہی تھی

اسے سمجھ نہیں آئی انکے اس طرح گھورنے کی وجہ.. اپنا وہم سمجھ کر بار بار
جھٹکے کے بعد بھی اسے احساس ہوا کہ یہ اسکا وہم نہیں.. حقیقت..
...ولی صاحب اسے گھور رہے تھے

...تبھی وہ جلدی... گھر کو لوٹ گئی

...جبکہ وہاں تقریباً اب بھی جاری تھی

شہر یار بھی ولی کے ساتھ شامل تھا... جبکہ پورا گاؤں بھی... دادی بلائیں لے
رہیں تھیں.. سفید لٹھے کے سوٹ میں وہ روایتی بھنگڑا ڈالتا.. انتہا سے زیادہ
...حسین لگ رہا تھا

اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اسنے... بینڈ بھجوا دیا.. اور پورے گاؤں کا چکر
...لگایا

حتی کے دوسرے گاؤں کی سینت تک.. وہ بیند بھجواتا لے گیا.. اچھی طرح
.. سادام کی روح تک وہ سلگا دینا چاہتا تھا
.. کیونکہ ایک اور موہرہ اب اسکے ہاتھ میں تھا
.. قدرت نے چاروشانے چیت اسی کے ہاتھوں اسے کرایا تھا
.. اس تقریب میں ہان البتہ اترہ نہیں تھی

.....

آوازیں ہتھوڑوں کی مانند برس رہیں تھیں.. فضل خان غصے سے اپنے
.. کمرے سے نکلے
کیا چوڑیاں پہن لیا سادام فضل خان تم نے "وہ پہلی بار غصے سے اس سے
.. بولے تھے جو سگار سلگایے گویا خود کو بھی سلگا رہا تھا
تیش کیوں کھاتا ہے... بابا سائیں... حکم کر.. ٹانگیں توڑ ڈالے گا اسکی " وہ
.. سکون سے بولا

...ہم اپنی جاناں کو انھیں نہیں دے گا بس "انھوں نے کہا
تمھاری جاناں نے بڑا ثواب کا کام کیا.... ہے۔ جو اچانک اسکی حمایت لینے
... پہنچ گیا ہے "وہ غصے سے بولا
اتنا بھی کچھ نہیں کیا کہ اس حرام خور کو دے آئے اپنے دل کے ٹکڑے
.. کو... " وہ کچھ مدھم ہوئے
.. واللہ خوب.... تم جانے تمھاری جاناں جانے... " اسنے کہا
... تم اتنا کھو رہے... اتنا تو تمھارا باپ نہیں ہے " وہ تیوری چڑھا کر بولے
اس ولی کے نیچے دبے.. گا ہم... یہ تمھارا دماغ میں بات آیا بھی کیسے.. تم
ٹھنڈا ہو جاو.... سادام فضل خان.... مرا نہیں ہے ابھی " مدھم آواز میں
اسے باور کراتا وہ انکے چہرے پر کھیلنے والی مسکراہٹ کو ایک نظر دیکھ کر..
.... باہر نکلنے لگا
.. کیا کرنے والا ہے تم " انھوں نے جاننا چاہا

زیادہ لمبا چوڑا اینگ نہیں کرتا ہم.. سیدھا سابات ہے.... شادی نہیں ہوگا....
.. "اسنے کہا

مگر یہ بھی مت سمجھنا تمھاری اولاد کو معاف کر دیا ہے... یہ صرف اپنا پگڑی
.. اونچا کرنے کو.. ہم نے فیصلہ کیا ہے "اسنے کہا

جاناں جو سن کر باہرائی تھی
.... اسکی بات ہر بجھ سی گئی ..

.... اسکا بھائی اسکی اتنی سی غلطی کی وجہ سے... اس سے جتنا دور ہو گیا تھا
اسکی آنکھیں بھیگی.. اور غصے میں اس شخص کی موت کی دعا کی جس نے اسپر
... الزام لگایا تھا

.....

گاؤں میں شور و غل تھا.. جبکہ عنایت کو اپنے دروازے ہر دیکھ کر وہ...
.... دھک سے رہ گئی.. ارد گرد دیکھا

...بی بی یہ خان نے بھیجا ہے
آپ اسے جلدی لے لیں مجھے نکلنا ہے " اسنے بت بنے دیکھ وہ تیزی سے
...بولا

...ز ریش نے کانپتے ہاتھوں سے۔ موبائل تھا
... اور عنایت جیسے پلک جھپکتے غائب ہو گیا
اور ز ریش زور سے بجتے موبائل کو دیکھنے لگی.. اسنے کہاں کبھی یہ سب
... استعمال کیا تھا.. اسکا دل بری طرح دھڑک اٹھا

.....

...کیسے اٹھانا تھا اس موبائل کو وہ نہیں جانتی تھی فون بجتے بجتے بند ہو گیا
... اور وہ کمرے میں اندر بھاگ گئی کیونکہ ابا اماں کی آواز آرہی تھی

وہ دونوں کچھ پریشان دکھ رہے تھے اسنے بختے موبائل کو... اپنے کپڑوں کے نیچے دبا دیا... اور باہر نکل آئی موبائل کی آواز گو کہ اب بھی آرہی تھی مگر.. صرف اسکے کمرے کی حد تک جب کہ وہ باہر آچکی تھی

مجھے نہیں سمجھ آ رہا چوہدری صاحب نے زری دہی کو کیوں بلایا ہے " ابا پریشان دکھ رہے تھے جبکہ زری یہ بات سن کر خود بھی پریشان ہو گئی... اسے سمجھ نہیں آیا... ایسا کیوں ہوا

... اماں خاموش تھیں

کل صبح ہی بلایا ہے... تم لے جانا... میں کھیتوں پر جاؤ گا " انھوں نے لمبا سانس کھینچ کر کہا

... نہیں ابا مجھے نہیں جانا میرا بھلہ کیا کام ہے " وہ گھبرائی گھبرائی بولی

زری دہی.. وہ بڑے لوگ ہیں ہمارے گاؤں کے چوہدری ہیں.. نہ جانے تم سے کیا کام ہو گا.. چلی جانا اور تمھاری ماں بھی تو ساتھ جائے گی " اسے... تسلی دے کر وہ اندر چلے گئے جبکہ

اماں نے اسکی طرف دیکھا اسکی آنکھیں بھیگی سی گئیں تھیں اسے ڈر لگ رہا
...تھانا جانے.. کیا ہو گا

تبھی اسکی آنکھیں بھیگیں.. اماں چپ چاپ کمرے میں چلیں گئیں جبکہ وہ
سولی پر لٹکی دوبارہ کمرے میں آئی... تو فون بج رہا تھا۔ وہ جانتی تھی فون بس
اسی کا آ رہا ہو گا... اور جس طرح فون چیخ رہا تھا.. اس کے غصے کا انداز اہورہا
... تھا

... مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اسے یہ فون استعمال نہیں کرنا آتا تھا
... اوپر سے ولی کے بلاوے نے اس کے اوسان خطا کر دیے تھے

.....

تم اسکو موبائل دے کر آیا بھی ہے یہ نہیں "وہ چیخا غصے سے برا حال تھا
... عنایت کو اپنی شامت صاف دیکھائی دی
خان میں انھیں کے ہاتھ میں دے کر آیا ہوں.... " اس نے جیسے اسے یقین
.. دلانا چاہا

.... جبکہ اسکی بات پوری ہونے سے پہلے... سادام نے اسکے منہ پر تھپڑ کھینچ مارا
تمہارا کوئی محبوب ہوتا... تو تم یہ الووں والا حرکت نہ کرتا.. اسکو کہاں چلانا
.. آتا ہے.. جاہل ہے ہمارا محبوب بھی " وہ غصے سے بھنارہا تھا
.... عنایت ایک لفظ بھی نہیں بولا وہ اکثر.. اسپر غصہ نکال دیتا تھا
.. کچھ دیر ادھر سے ادھر چکر کاٹ کر اسنے پھر عنایت کو دیکھا
.. کل وہ حرام خور برات لائے گا " وہ.. موبائل بیڈ پر پھینکتا... بولا
... جی خان "عنایت نے اثبات میں سر ہلایا
تو تم کو سٹھ سے آتا اسکا گاڑی کو اڑا کر اسکا ٹانگیں توڑ نہیں سکتا یہ کام ہم کو
... خود اپنے ہاتھوں سے کرنا ہو گا " وہ سختی سے بولا
... خان ہو جائے گا.. " عنایت نے سر ہلایا
ہممم وہ کل صبح جائے گا.. مگر واپس اپنا قدموں پر نہ آئے.. شام تک اے گا
.. یاد رکھنا " اسنے جیسے یاد دہانی کرائی

ہو جائے گا خان " اسنے پھر یقین دلایا.. تو سادام نے سر ہلایا
اور ایک بار پھر زریش کو فون ملایا کہ شاید وہ اٹھالے مگر اسے سخت غصہ آرہا
تھا...

...وہ لڑکی.. دنیا سے کتنا دور تھی
...یہ بات تو وہ بھول گیا تھا... کہ اسنے خود ہی اسے دنیا سے دور رکھا ہوا تھا
.....

دن کا سورج نکلا تو زریش جاے نماز پر سے اٹھی ساری رات اسے نیند نہیں
...ائی.. اماں نے اسکے کمرے کا دروازہ بجایا
...تو اسکا دل اچھل اٹھا

وہ جانتی تھی کہ وہ اسے کس لیے بلارہیں ہیں تبھی وہ اٹھی اور کانپتے ہاتھوں
سے دروازہ کھولا اسکی رومی ہوئی گھبراہی ہوئی آنکھیں دیکھ کر انھوں نے
...اسے اپنے سینے سے لگالیا

پریشان کیوں ہوتی ہے میری دہی میں ساتھ ہوں چل... "انھوں نے کہا تو وہ
انکا ہاتھ سختی سے تھامتی انکے ساتھ ہولی کچھ دیر میں ہی وہ حویلی پہنچ گئے وہ
... پہلی بار حویلی ائی تھی

.. بڑی بی بی بیٹھیں تخت پر اماں نے انکے ہاتھ پر پیار کیا تو انھوں نے سر ہلایا
... اور تسبیح کرتے ہوئے آنکھوں کے اشارے سے آنے کی وجہ جانی چاہی
وہ جی میری دہی کو۔ چھوٹے چوہدری صاحب نے بلایا۔ تھا جی "اسنے کہا.. تو
انھوں نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا بھلہ ولی کا کیا کام تھا.... اس چھو کری
سے

انھوں نے سوچا اور بیٹھنے کا کہا اور اندر پیغام بھجوایا وہ توجہ سے اسکی جانب
... دیکھ رہیں تھیں جو بری طرح گھبرا رہی تھی

... اور کچھ ہی دیر میں اندر سے بلاوا آگیا

تم یہیں بیٹھو... چوہدری جی نے صرف لڑکی کو بلایا ہے "نو کرانی بولی تو اسنے
... اماں کا پلو تھام لیا

.. نہیں " وہ رو دینے کو تھی

اے چل جا... میرے پوتے کو اور بھی کام ہیں " وہ غصے سے بولیں تو.. اماں
... نے اسے اشارہ کیا اور خود اللہ سے دعا کرنے لگی... کہ سب خیر ہو

... جبکہ زرش خوف زدہ سی اندر ای

یہ کمرہ ہے چوہدری صاحب کا اندر چلی جا اور احتیاط سے غصے کے تیز ہیں
"نوکرانی کہہ کر چلی گئی جبکہ زرش کی ہمت اندر جانے کی نہیں ہو رہی تھی
مگر وہ کچھ ہمت کر کے دروازہ بجا کر اندر آئی تو ولی ڈریسنگ کے سامنے کھڑا
... بال بنارہا تھا... شیشے میں اسکا عکس دیکھ کر مسکرایا

او او... تمہارا توکل سے انتظار تھا... سناو کیسی جا رہی ہے سادام فضل خان
سے عاشقی.. ویسے.. زبردست. کل دیکھ کر اندازا ہو گیا اسکی چوائس کمال
... ہے " وہ جیسے بول رہا تھا زرش زمین میں گرٹی جا رہی تھی

ارے رونے کیوں لگی تمھاری جیسی لڑکیوں کے لیے یہ باتیں عام ہی تو ہیں...
تمھیں میرے منہ سے اپنی تعریف لگتا ہے پسند نہیں امی " وہ پرفیوم خود پر
چھڑکتا صوفے پر بیٹھ

کر ایک منٹ کو اسنے گھڑی کی طرف دیکھا

...زیریش کے انسو اسکی اپنی جوتی پر گرنے لگے تھے

ہا ہا ہا.... چلو ٹھیک ہے۔ تم اپنی عاشقی برقرار رکھو مگر اب.. اس میں
"...چوہدری ولی کی شمولیت ہوگی اب تم اس کمینے کو میرے لیے الو بناوگی
نہیں " اچانک ہی زیریش سختی سے بولی یہ ناممکن تھا اور ولی سے زیادہ گھٹیا
...اسنے کسی کو آج تک نہیں پایا تھا

اچھا " ولی اپنی جگہ سے اٹھا اور اسکے مقابل آگیا جبکہ زیریش اس سے خوف
..کھا کر دو قدم دور ہوئی

اور باہر جانے کے لیے پر تو لنے لگی.... جبکہ ولی نے اسکی کلامی پکڑ کر سختی
...سے موڑ دی

.... زیادہ زبان چلائی تو چیونٹی کی طرح مسل دوں گا
تم اب یہیں رہو گی... سمجھی... باقی بات تم سے آکر کروں گا... "وہ اسکو
جھٹکتا... باہر نکل گیا... جبکہ زریش... اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر بری طرح رو
دی..

یہ سب کیا تھا.. اسنے تو کبھی سوچا نہیں تھا... اسکی محبت دود شمنیوں کے
... درمیان پس جائے گی
وہ یہاں نہیں رہنا چاہتی تھی اسے.. فوراً... سادام سے ملنا تھا. وہ وہاں سے
بھاگی. اور اما کے پاس ای جو اسے روتا دیکھ کر پریشان ہوئیں جبکہ.. انکے
... چہرے پر الگ خوفزدگی تھی
اماں چلیں. اسنے کہا. تو وہ سر ہلا گئیں جبکہ بڑی بی نے آواز دے کر انھیں
... روک لیا

اے چھو کری... تو یہیں رہے گی جب تک ولی نہیں آتا.. "وہ مصروف سی
.. بولیں

"بڑی بی خیریت ولی سرکار

... اب تو پوچھے گی ہم سے... "وہ چیخی تو وہ خاموش ہو گئیں

.. اور زریش کا ہاتھ چھوڑا

اماں نہیں مجھے نہیں رہنا.. اماں آپ مجھے کیوں چھوڑ کر جا رہی ہیں " زریش

... تو بچوں کی طرح بلک اٹھی

.... وہ بے بس ہو گئیں جبکہ چوہدری سکندر نے ایک گھوری سی ڈالی تھی

اے اتنا ڈرامہ کیوں کر رہی ہے.. کل چلی جائے گی تو اپنے گھر چل جا اب

رقیہ کے ساتھ کچن میں اور تو بھی جاسر میں درد کر دیا " وہ نخوت سے بولیں

... تو... اماں خاموشی سے باہر کی جانب چل دیں جبکہ زریش سسکتی رہی

... سادام اماں ابا

.... اور دوسری طرف ولی

.... اسکا دل بیٹھنے لگا تھا

.....

گاڑی تیزی سے ڈرائیو کرتا وہ شام ہونے سے پہلے گھر پہنچ جانا چاہتا تھا..
سادام فضل خان کے دونوں مہرے اسکے ہاتھ میں تھے.. اور وہ اب اپنی
... انگلیوں پر نچوانا چاہتا تھا.. سادام کو

تبھی.. وہ تیزی سے ڈرائیو کرتا گاؤں کی طرف بڑھ رہا تھا کہ... اسکی گاڑی کی
بریکیں آٹ آف کنٹرول ہوئی... اور وہ گاڑی سمجھال نہیں.. سکا..
... گاڑی درخت میں جا کر بجی

اور چوہدری ولی.. کے گرد... رفتہ رفتہ سارا گاؤں جما ہونے لگا.. مگر یہ
گاؤں دشمنوں کا تھا.. جہاں سے وہ... انکی عزت چھین کر بڑی شان سے آج
لے کر جانے والا تھا یہ جانے بغیر کے مقابل اسکی روح کھینچ لے گا اپنی
... کمزوریاں اسکے حوالے نہیں کرے گا

.....

.. خان کام ہو گیا "عنایت نے کہا

بہت خوب عنایت.. مرنا نہیں چاہیے.. زندہ رکھے اسے " وہ سکون سے
... بولا.. زریش کے پاس جانے کی تیاری کرنے لگا
جی خان زندہ ہے ٹانگوں پر چوٹیں آئیں ہیں ہسپتال پہنچا دیں " وہ سوال
.. کرنے لگا. سادام نے سرد نظروں سے اسکی طرف دیکھا
تم زیادہ رحم دل نہ بنے تو بہتر ہے... پہلے یہ بتاؤ بیچ ملا " اسکا سوال اسکی جانب
.. تھا جو اسکے خلاف ساری سازش کر گیا تھا
" جی خان اسکا پتہ مل جائے گا
.. تم سست ہو گیا ہے عنایت " وہ دھاڑا
... معافی چاہتا ہوں خان " عنایت سر جھکا گیا
... اسکا مردہ لاش اسکے گاؤں میں پھینکوادے... " اسنے حکم دیا
... جی خان " عنایت سر ہلاتا... چلا گیا جبکہ سادام نے... موبائل پٹخا

ڈھولا سائیں تم مرے گا ہمارے ہاتھوں سے.. اتنا تڑپاے گا.. تو ہم تمہارا
جان نہیں بخشے گا " وہ غصے سے بولا اور برش ڈریسنگ پر پھینک کر وہ کمرے
...سے نکلا تو.. جاناں راستے میں آگئی

..سادام اسے اگنور کرتا جانے لگا
لا لا مجھے معاف کر دیں " وہ اسکے قدموں میں بیٹھی.. تو پہلی بار سادام فضل
..خان کی جان پر بنی تھی

کھڑا ہوا ایک منٹ میں "وہ تیوری بگاڑے بولا.. اور اسکا سسکتا وجود کو..
...اپنے بازوؤں کے حصار میں لیا

..تمہارا شادی اس ولی سے نہیں ہوگا.. گھبراومت "اسنے اسے تسلی دی
جانتی ہوں مگر میرا بھائی مجھ سے دور ہو گیا ہے "وہ رو دی.. تو سادام کے
...لب مسکرا دے.. بلکل ایسے ہی زریش بھی اسکے لیے رو دیتی تھی
...دل اس سے ملنے کو اور مچلنے لگا

...مگر سادام لبوں سے ایک لفظ بھی کہے بنا.. اسکے سر پر ہاتھ رکھتا باہر نکل گیا

...جاناں جانتی تھی وہ اپنے اصولوں کے خلاف کبھی نہیں جاسکتا

.....

آنزہ نے دودن کمرے میں گزار دیے تھے حویلی میں ایک نئے وجود کا اضافہ ہو چکا تھا... مگر اسے تو.. اپنی پڑی تھی بخار سے اسکا وجود جھلس چکا تھا... آج ولی نے دوسرے گاؤں برات لے جانی تھی مگر اب تک ولی ہی نہیں آیا تھا اسے اس بات سے فرق نہیں پڑا تھا.. کون سا اسنے جانا تھا اسکی.. حالت تھی بھی نہیں ایسی... اور نہ ہی حویلی میں کوئی ایسا سو اگت ہو رہا تھا... اماں سے تو وہ بات بھی نہیں کر رہی تھی

خود ہی کمرے سے نکل کر... وہ کچن میں امی تو.. پانی کی پیاس سے گلے میں کانٹے اگ اے اسنے پانی پینا چاہا کہ کسی نے نرمی سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود میں بھینچ لیا کہ آنزہ کی چیخ نکل گئی.. جسے شہریار کے ہاتھ کی سخت.. گرفت نے دبا دیا

چھوڑیں چھوڑیں "وہ خود کو چھوڑانے لگی... لو اتنی سی قربت پر خود کو آگ
..میں جھونک لیا

لگتا ہے تمہیں مزید وقت دینا چاہیے مجھے " وہ ہنسا

..گھٹیا انسان ہیں آپ " وہ غصے سے بولتی اس سے الگ ہوئی

اچھا مجھے نہیں پتہ تھا... ویسے یہ بات ابھی ہی پتہ چلی ہے مجھے پہلے تو نہیں
... تھی " وہ اسے زچ کر رہا تھا

آپ کتنے غلیظ ہیں " وہ سسکی... سب کے سامنے شریف ترین انسان شخص
اندر سے کیا تھا اسی کی عزت کا لوٹیرہ وہ سوچ ہی رہی تھی کہ

..زربیش اچانک ہی کچن میں آگئی

انزہ نے اسکی جانب دیکھا... اس سے پہلے شہریار متوجہ ہوتا.. وہ وہاں سے
..غائب ہوگئی

.... انزہ کو حیرت ہوئی

.... اس لڑکی کو تو پہلے کہیں دیکھا تھا

"... اسنے

.....

دور رہیں مجھ سے انتقام تو لے ہی لیا ہے اپ نے " وہ اپنی توجہ سامنے اچھے

.... سے تیار شیار شخص پر کرتی بولی

... جبکہ شہریار مسکرا کر اسکی آنکھوں کے پھولے پپوٹے دیکھ رہا تھا

اچھا... تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے یہ انتقام ختم ہو گیا " وہ اسکے نزدیک ہوا...

.... جبکہ انزہ اس سے پھر سے دور ہوئی

.. شہریار مجھے بخش دیں مت گیریں اتنا " وہ سسک اٹھی

میں گیرہ ہوں.. میں.. انزہ بی بی تم گیری ہو محبت کی دھجیاں تم نے بکھیریں

ہیں تو اس کے چیتھڑے... تمہیں اتنے برے کیوں لگ رہے ہیں... " وہ اسکا

ہاتھ سختی سے جکڑتا.. اسے اپنے نزدیک کر گیا جبکہ انزہ کا دل بیٹھ گیا..

اسکی انگلیوں کی بے باک حرکت اپنی کمر پر محسوس کر کے وہ تڑپ اٹھی مگر
...مقابل اسپر رحم کھانے کے ارادے نہیں رکھتا تھا
..وہ اس سے دور ہو جانا چاہتی تھی

..چھوڑیں " وہ چیخی

اوز بند کرو " وہ اس سے زیادہ چیخا... حویلی میں چونکہ سب باہر کی جانب
...تھے تبھی اسے آوازوں کی پرواہ نہیں تھی
"محبت کو زلیل کر دیا تم نے.... تم نے

....اور جو آپ کر رہیں ہیں " وہ اسکی گرفت میں پھڑپھڑای
جبکہ شہریار نے اسے مزید خود سے نزدیک کیا... اسکی قربت میں عجب...
...مدہوشی تھی

کیا کر رہا ہوں میں بس اپنے سابقہ حقوق ہی تو وصول کر رہا ہوں " اسکی
گردن پر اپنی انگلیوں کا لمس چھڑتا وہ مزید اسپر جھکا.. تو انزہ نے اپنے جسم
....کی گویا پوری طاقت لگا کر.. اسکو خود سے دور جھٹکا

... شہر یار نے سنجیدگی سے اسے دیکھا

میں خود کو مار لوں گی.. سمجھے آپ.. اپ آپ.. دفع ہو جائیں یہاں
سے... " وہ بری طرح روتی اپنی کلائی پر چھری رکھ گئی آنکھوں میں ایسا تاثر
... تھا کہ آ رہا ہو جائے گا یہ پار... شہر یار نے اسکی جانب دیکھا.. اور باہر نکل گیا
... وہ اسکو نقصان پہنچا کر بھی نقصان نہیں دینا چاہتا تھا

تبھی وہ چپ چاپ نکل گیا... جبکہ وہ وہیں بیٹھتی سسک اٹھی کس کو بتائے آخر
کس کو کون تھا اسکا... ماں ماں نے ہی تو یہ سب کرایا تھا.... اور باپ اسکو دیکھتا
.... ہی کب تھا... اور باقی سب.. کو کیسے کیسے اپنے لوٹنے کی داستاں بتائے
اسکی سسکیاں گھٹی گھٹی پورے کچن میں گونجی تو... زریش جو کب سے باہر
... کھڑی تھی اس سے رہا نہیں گیا اور وہ اندر آ گئی

م.. معافی چاہتی ہوں.. بی بی جی... مگر آپ.. اپ ایسے مت روئیں " وہ
... کچھ جھجھکتی بولی جبکہ اترہ نے اسکی طرف دیکھا.. اپنے آنسو صاف کیے

اور اپنی جگہ سے اٹھی.. زریش کو لگا اسے برا لگا ہے تبھی وہ خاموشی سے باہر
.. جانے لگی کہ اترہ کی اواز پر رکی

... تم.. کون ہو.. یہاں کیا کیوں رہی " خود کو سمجھالتی وہ سنجیدگی سے بولی

وہ... چھوٹے صاحب نے بلایا تھا جی... اور انھوں نے کہا کہ یہیں رہو "

زریش کو رونا آیا... جبکہ ایزہ کو ولی پر غصہ آیا.. ایک بھائی اسکی زندگی برباد
... کر رہا تھا جبکہ دوسرا.. کسی معصوم کو تکلیف پہنچا رہا تھا

... تم مت رو.. چلی جاو اگر جانا چاہتی ہو " وہ بولی لہجے میں مضبوطی تھی

وہ جی مجھے اپنی اماں کے پاس جانا ہے یہاں. تو کوئی جگہ نہیں ہے میرے
لیے " وہ کب سے یوں ہی پھیر رہی تھی. نہ بیٹھنے کی جگہ نہ سونے کی آخر
... کرتی کیا وہ

" ... اترہ کو اسپر ترس آیا.. تم میرے روم میں رہ لو

... وہ مسکرائی.. تو.. زریش نے اسکی طرف دیکھا

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی.... کہ انزہ نے اسکا ہاتھ پکرا اور اپنے ساتھ لے
گئی.. جبکہ زریش کو کچھ سکون آیا تھا کوئی تو تھا.. رحم دل.. ورنہ ولی سے وہ
... شدت سے خوف زدہ تھی

.....

پورے گاؤں میں آگ کی طرح یہ خبر پھیلی تھی کہ ولی بہت بری حالت میں
... کھیتوں میں پایا گیا تھا.. یہ سب کے لیے حیران کن بات تھی
جبکہ شہریار سر پر پاؤں رکھے دوڑا تھا.. ولی کی حالت دیکھ کر.. اسکے قدموں
... تلے زمین کھسکی تھی

فورا ہسپتال پہنچا کر... وہ... ڈاکٹر کا انتظار کر رہا تھا... جو کہ آدھے گھنٹے بعد
.. نکلا..

چھوٹے چوہدری اب بہتر ہیں صرف چوٹیں زیادہ آئیں ہیں باقی وہ ٹھیک
... ہیں.... "ڈاکٹر نے کہا تو. شہریار نے سکون کا سانس لیا

اور فوراً ڈاکٹر کی اجازت لے کر اندر کمرے میں ولی کے پاس گیا.. تو ولی

.... ہوش میں تھا

.... دیوار کو گھور رہا تھا

.... تم ٹھیک ہو " وہ اسکا ہاتھ تھام کر بولا

سدام کو قتل کرنا ہے.. اسکی بہن کو قتل کرنا ہے اسکی معشوقہ کو قتل کرنا
.. ہے.... " وہ دانت کچکا کر بولا تو.. شہر یار نے سر دسانس کھینچی

.. میں سر پیچ سے بات کرتا ہوں " اسنے کہا

.. بس " ولی چیخا وہ زخمی شیر لگ رہا تھا اس وقت

مزید ایک لفظ اور نہیں.. کیا وہ مجھے بھی میرے باپ کی طرح بے بس سمجھتا
ہے " وہ دھاڑ رہا تھا.. شہر یار خاموش ہو گیا.. غصہ تو اسے بھی بہت آیا..

مگر وہ جانتا تھا ایسا کچھ ہو گا.. کیونکہ ولی نے بھی سدام کے کلیجے پر ہاتھ مارا تھا
.... بدلہ تو نکلنا ہی تھا

.. تم صبر کر سکتے ہو... " شہر یار نے اسے سمجھانا چاہا

شہریار مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ "اسنے سرد نظروں سے اسے دیکھا.. اور خاموشی
...سے باہر نکل گیا

وہ جانتا تھا یہ سلسلہ یوں نہیں روکے گا.. اس طرح تو وہ دونوں ایک دوسرے
...کی جان لے لیں گے

.....

سادام کافی خوش دیکھائی دے رہا تھا..... مگر وہ بھول چکا تھا یہ صرف وقتی
...تھا

ہال میں بیٹھا سیگریٹ کے کش لیتے ہوئے وہ زریش کے بارے میں سوچ رہا
تھا.. اسے وقت نہیں مل رہا تھا اسکے پاس جانے کا.. اور اسے موبائل کا
طریقہ سمجھانے کا.. وہ چاہتا تھا.. اسکے موبائل کی ٹون بار بار بجے.. اسکے
...میسج سے مگر افسوس... وہ کب

...ان عاشقانہ طریقوں کو جانتی تھی

...جبکہ آج تو جشن کا دن تھا

ولی کو اسکی اوقات اور حثیت اچھے سے یاد کرا کر وہ کافی خوش لگ رہا تھا کہ
... اسکا موبائل بجا.. نمبر دیکھ کر اسکی بانچھیں کھلیں

... حکم سردار "وہ دوستانہ لہجے میں بولا تو مقابل کی جانب سے قہقہہ ابھرا
"... کیسے ہو خان

... اے ون تم کیسا ہے کیسا واپسی ہوا... پاکستان "وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا
بس.. لندن کی کلیوں سے دل بھر گیا تھا۔ سوچا پاکستان آجاو "مقابل اپنی
.. عادت سے مجبور ہو کر بولا.. تو سادام نے نفی کی

تم نہیں سدھرنے والا.... عجیب انسان ہے کبھی عاشقی کا معنی جان گیا تو..
... ہزاروں پر منڈانا چھوڑ دے گا "وہ بولا.. تو.. مقابل ہنسا تھا

تمہارا لہجہ بتا رہا ہے غضب کا عشق ہو چلا ہے "مقابل نے چھیڑی تو زریش کا
.. حسین چہرہ نگاہوں میں میں گھوم گیا

آہ حسرت ہی رہ گیا یار کا دیدار نہیں ہو پا رہا۔ "وہ ٹھنڈی آہ بھرتا بولا..
... جبکہ.. مقابل پھر ہنسا

دنیا بہت آگے نکل گئی ہے میرے بھائی موبائل زندہ باد "مقابل نے جیسے
.. اسکی توجہ موبائل پر کرائی

.... سائیں ہمارا سائیں زرا انپڑسا ہے

بس ہمارا دل کا زبان پڑھتا ہے.. اسے کہاں یہ موبائل شبائل کا پتہ ہو گا...
خیر تم... کب آرہا ہے جلدی بتاے گا "سادام نے بات بدلی
.. تو مقابل نے نفی کی

نہیں بھائی تمہارے گاؤں کی جاہل دیویاں میرے کام کی نہیں.... مجھے دور
رکھو اور تمہیں پتہ ہے زرا منٹل سا بندہ ہو... اپنی پسندیدہ چیزوں کے بنا نہیں
رہ سکتا " وہ مجبوری بیان کرنے لگا۔ جبکہ سادام نے زبردست گالی سے
... نوازا

گھامڑ آدمی... تم کو کل یہاں پہنچنا ہے.. بابا سائیں خوش ہو گا تم کو دیکھ کر..
اور ہم تم جانتا ہے تم سے زیادہ منٹل ہے.. سمجھا " وہ حکمیہ کہہ کر.... فون

بند کر گیا جبکہ مقابل ارے ارے کرتا رہ گیا... "کال بند کر کے اسنے یاد کی
... طرف دیکھا

.. جو موبائل کی جانب دیکھتا. آ رہا تھا

... ہاد سائیں کیسا مزاج ہے.. "وہ خوش اخلاقی کی انتہا پر تھا.. کہ ہاد ہنسا

.. اج تو آپ خوش دیکھ رہے ہیں " وہ اسکے نزدیک آیا

ارے ہم بہت خوش اخلاق بندہ ہے تم سب کو نہ جانے کیوں ایسا لگتا ہے
کہ... ہم سڑا ہوا ہے "وہ مزے سے بولا

... ہاد ہنس دیا.. کیسے بتاتا. وہ واقعی سڑا ہوا انسان تھا

سادام جبکہ اسکا شانہ تھپتھپا کر باہر چلا گیا.. آج گھڑ سواری کا موڈ تھا جبکہ اسکا

... سلطان باپ بھی بننے والا تھا اور وہ اسی کی پیٹھ پر گھڑ سواری کرنا چاہتا تھا

.. ہاد سادام کو دیکھ کر.. اوپر جانے لگا کہ.. کچن میں اسے نور دیکھائی دی

وہ کچن میں آگیا جان بوجھ کر... اس دن کے بعد اسکے دماغ نے ایک سوچ
.. سوچ لی تھی.. مگر وہ میسر نہیں تھی تبھی وہ اپنی سوچ پر عمل نہیں کر سکا

وہ

.. اندر آیا تو۔ نور جو سلا دکاٹ رہی تھی رک گئی

.. کافی دو مجھے "وہ چئیر پر بیٹھ کر مصروف انداز میں بولا

نور کا دل تو کیا زکار کر دے سمجھتا کیا تھا وہ خود کو.. وہ سب سے الگ تھا..

اور کوئی اوچھا بھی جس کے دیکھنے کے کی انداز سے مقابل پریشان ہو جائے

... کہ نا جانے وہ اسکا ایکسرے کر رہا تھا

تبھی وہ بنا کچھ بولے اسکے لیے کافی بنانے لگی

... ہاد تر چھی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

.. پانچ منٹ میں کافی تیار ہوئی.. اور اسنے وہ ہاد کے سامنے رکھی

.. کہ اسے رکھنے سے پہلے.. ہی ہاد نے اسکی انگلیوں سمیت کافی کا کپ تھام لیا

.. اسکا انداز بہت غلط تھا.. جبکہ لبوں کی تراش میں.. عجیب مسکراہٹ

نور کانپ سی گئی مگر وہ بزدل نہیں.. تھی.. تبھی اسے اپنا ہاتھ جھٹک کر
... چھڑایا.. تو کافی کاگ ہاد پر گیرہ

یونچ "وہ چیخا اس سے پہلے وہ اسپر ہاتھ اٹھاتا نور نے اس کے منہ پر تھپڑ دے
.. مارا

مجھے گالی دینے کے بارے میں اگلی بار سوچنا بھی مت.. تمہاری غلام نہ
ہوں میں " وہ بھی غصے سے چلائی.. ہاد سے کم از کم بھی وہ دو سلا چھوٹی ہی
.. تھی مگر اس کے کسی بھیاندا میں گھبراہٹ نہیں تھی

... ہاد ہیران گی سے اسے دیکھ رہا تھا.. جو کچن سے باہر بھاگ گئی

... جبکہ ہاد نے ساری ٹیبل الٹ دی

تمہارا ایس ابند و بست کروں گا کہ پناہ مانگو گی " وہ موبائل ہر ممبر ڈائل کرتا
... بڑبڑایا

.....

...بستر پر پڑ کر اسکو لگا.. جیسے اسکے بسترے میں آگ لگ گئی ہو
تیری بہن تو میری ہی بیوی بنے گی " اسنے سوچ میں سادام کو جیسے للکار کر کہا
تھا.. وہ بھی... بہت جلد.. کتنی بار ٹوٹو اے گا میری ٹانگیں " وہ شدت غصے
...سے اپنی جگہ سے اٹھا

ٹانگوں پر بازوؤں پر چوٹ زبردست تھی مگر نفر کی آگ سکون نہیں لینے
..دے رہی تھی

.... تبھی وہ بستر سے اٹھ کر چلنے کی کوشش کرنے لگا
... لڑکھڑایا... گیرہ مگر خود ہی سمجھتا ناے قام کی آگ میں جلتا
وہ ہسپیتل سے باہر نکل آیا.. شہر یار وہیں تھا مگر اس وقت کہاں تھا وہ نہیں
.. جانتا تھا

... اسکا خاص ملازم اسکو دیکھ کر دور کر اس تک آیا
اور ولی نے اسکے بولنے سے پہلے.. اسکو گاڑی چلانے کا حکم دیا.. جسے وہ یر
.. حال میں مانتا

...تبھی ولی کی گاڑی دشمنوں کے گاؤں کی سمت چل پڑی
وہ کیوں موت کے کنویں میں جا رہا تھا یہ بات تو ملازم بھی نہیں جانتا تھا.. مگر
..وہ خاموشی سے چلاتا گیا

خان حویلی سے کافی فاصلے پر گاڑی روکوا کر.. وہ رات کی سیاہی میں اس
حویلی کو دیکھ رہا تھا.. جسے وہ جلا کر بھسم کر دینا چاہتا تھا.. مگر اسکے اندر وہ
وجود بھی تھا جسے چیونٹی کی طرح مسل کر وہ حقیقت میں سادام کی ٹانگیں ہاتھ
..پاؤں توڑ دینا چاہتا تھا

جبکہ زریش کو اتنی جلدی وہ منظر پر نہیں لاسکتا تھا۔ اسکے لیے تو وہ فیصلہ کر
...چکا تھا

...اسنے فرمگاڑی کا دروازہ کھولا
..معافی چاہتا ہوں چھوٹے چوہدری مگر آپ یہاں کہاں "ملازم سمجھا نہیں
پانی مانگ سے ملنے جا رہا ہوں.. اب ان زخموں پر مرہم وہ ہی رکھے گی.."
..اسنے سرد لہجے میں کہا

...تو ملازم ہتا بقارہ گیا

...جبکہ ولی آگے چلنے لگا

.....

اس کے لیے گھر میں داخل ہونا مشکل نہیں تھا... دیوار پھلانگ کر وہ اندر
داخل ہوا تو.. پاؤں کی تکلیف نا قابل برداشت سی ہوگی مگر افسوس کے وہ
کراہ نہیں سکا... اور انتقام نے اسے سکون لینے نہیں دیا.... وہ اندر چپکے سے
..داخل ہوا.. آدھی رات کا سماں تھا دشمن اتنے سکون سے کیسے سو سکتا ہے
...وہ مکروہ ہنسی ہنسا

.... اور اوپری جانب آگیا

وہ جانتا تھا جاناں کا کمرہ کون سا... ہے بہت پہلے وہ ساری تحقیق نکلوا چکا تھا وہ
یہ بھی جانتا تھا کہ سادام بھی انکی حویلی کے چپے چپے سے واقف ہے...
...ہینڈل گھمایا اور قسمت کا ساتھ تھا کہ دروازہ کھلتا چلا گیا

بیڈ پر سفید آنچل ایک طرف پھیلائے سفید لباس میں اپنے مومی ہاتھوں کو
مہندی سے سجاتی اڑتے بالوں کی آوارہ لٹوں کو بے پرواہ چھوڑے وہ حسن
مجسم اسکے سامنے تھا.. وہ جیسے اسکے نوخیز حسن کے سحر تلے بالکل اسی
... خاموشی سے کمرے میں داخل ہوا

.... عجیب احساس نے پورے وجود کو جکڑ لیا
اسکی دلکشی حواسوں کو مفلوج کرنے کو تھی کہ کسی کی موجودگی پا کر وہ خود
مڑی اور پیٹوں میں جکڑے وجود کو اپنے سامنے دیکھ کر اسکی بے ساختہ
.. چیخ نکلی

جسے ولی نہ روکتا تو ضرور.. وہ سادام کو یہاں بلا لیتی.. اور شاید وہ یہاں سے
.... زندہ نہیں جاتا مگر اسکا مقصد کچھ اور تھا وہ کچھ اور سوچ کر یہاں آیا تھا
اور اب اسکی دھڑکنیں مقابل کے حسن کے سحر میں دھڑک رہی تھی مگر
افسوس تا دیر نہیں. جلد ہی وہ اپنی آنکھوں کے زاویے بدلتا.. سخت خباثت

بھری نگاہوں سے اسکو دیکھنے لگا جو اتنی پیدی سی اس سے بدلہ لینے اسکے
..اصطبل پہنچی ہوئی تھی

..ہاں جسے وہ پنچائیت میں بدنام کر چکا تھا

..ہونا تو اسے اسکا ہی تھا یہ طے تھا

کیا میرے لیے لگ رہی تھی یہ مہندی "وہ اسکے منہ پر سختی مزید بڑھاتا بولا..
جاناں کا دم خشک ہو گیا... اسے اس شخص سے بہت خوف محسوس ہوتا تھا..
اور وہ کیسے انکے گھر میں اور پھر اسی کے کمرے میں... وہ پتے کی طرح کانپ
..رہی تھی

ارے تم تو رونے لگی.. اس میں رونے والی کیا بات ہے منگ ہو میری... مگر
افسوس مجھے مہندی بہت بری لگتی ہے "اسنے ایک ہاتھ سے اسکا مومی ہاتھ
..پکڑا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اب بھی لبوں کو سختی سے بند کیا ہوا تھا
جاناں کی لیے یہ لمبے روح فزاتھے.. مگر وہ اسکی گرفت میں جکڑی کھڑی تھی
..کیونکہ پشت پر دیوار تھی

اسکے ہاتھوں کی حرکت پر اسکا کانپتا وجود مزید کانپ اٹھا انسو ٹوٹ ٹوٹ کر....
..ولی کے ہاتھ پر گرنے لگے

جاناں اس سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہتی تھی مگر.. ولی نے اسکی ساری مہندی کو
....برباد کر دیا

پھر اپنے ہاتھ کو دیکھا.. جس پر مہندی لگ چکی تھی اور وہ لڑکی کتنا روے جا
..رہی تھی

...اسنے جاناں کی آنکھوں میں دیکھا جو خوف سے پھیل رہیں تھیں
...اگر تم بولی چیخی... یہ کسی کو بلانے کی کوشش کی

امم نہیں تم بولو گی بھی چیخوں گی بھی اور بلاو گی بھی اپنے اسے دو ٹکے کے
بھائی کو.. تبھی بیبی.. برداشت کرو میں بھی تمہارے زلیل بھائی کی وجہ
سے بہت تکلیف برداشت کر رہا ہوں مگر وہ مجھے فقط جسمانی دے سکتا
ہے.. اور میں اسکو اندرونی عزیت دوں گا.. اسکو ایک جھٹکے سے موڑتا وہ
...اسکے منہ میں اسکا دوپٹہ ٹھونستا ہاتھ باندھ گیا

..جاناں پھڑ پھڑا گئی.. وہ بے بسی سے اسکے مسکراتے لب دیکھنے لگی

...خوبصورت ہو... کافی دلکش بھی سفید رنگ زیادہ پہنتی ہو

اور ڈرپوک بھی اگر سادام کی بہن نہ ہوتی تو تمہارے ساتھ چانس بنتا تھا...

مگر اب نہیں.... "اسنے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بیڈ شیٹ سے اپنے ہاتھ

...صاف کر دیے جاناں سہمی سی دیوار سے لگی ہوئی تھی

...ولی اسکو توجہ سے دیکھنے لگا

کل پرسوں یہ اس سے اگلے دن شاید تم میرے کمرے میں ہو.. وہاں میں

تمہاری نظروں میں اس سے زیادہ خوف دیکھنا چاہوں گا" مسکراتا سرشار

سا.. وہ اسکے چہرے پر انگلیاں چلانے لگا جبکہ جاناں نے اسکا ہاتھ جھٹکا.. اور

...ولی نے اسکے منہ پر تھپڑ کھینچ مارا

وہ وہیں رک گئی

جرتیں اتنی رکھنا جتنی کی میں اجازت دوں اگلی بار تمہیں دیکھنے قابل ...
بھی نہیں چھوڑو گا میرا ہاتھ جھٹکا تو.. " انکھ سے ٹوٹے موتی کو۔ جھک کر لبوں
... سے چنتے ہوئے.. وہ بہت نزدیکی سے اسکی ساکت جامد پتلیوں کو دیکھے گیا
اور پھر اسکے منہ سے کپڑا نکال کر.. اسنے اسے اپنی بانہوں کے حصار میں
... لے لیا.. جاناں کسی ٹوٹی ڈال کی طرح اسکے وجود کا حصہ بنی
مسکراؤ " ولی تصویر بنا رہا تھا.. جاناں جیسے کچھ سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی
تھی وہ اسی طرح اسکو دیکھے گی جبکہ ولی نے شانے اچکا کر دو چار تصویریں لیں
جس میں کہیں سے بھی جاناں کے بندھے ہاتھ دیکھائی نہیں دے رہے
تھے...

ولی مطمئن سا.. دوبارہ اسکے دور ہوتے وجود کو دیکھنے لگا.. جو چلانا چاہ رہی
... تھی مگر اسکی ایک گھوری نے اسکے گلے میں آواز کا گلہ گھونٹ دیا
ملاقات بہت قریب سے ہوگی اگلی " وہ اسکے چہرے پر اپنی انگلیوں کے نشان
... دیکھ کر... مسکراتا کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا

جبکہ جاناں نے بمشکل اپنی چیخ کا گلہ گھونٹا سسکیوں نے پورے کمرے کو....
... افسردگی کی لپیٹ میں لے لیا تھا

... ڈر خوف اسکا لمس.. وہ خود کو بے دردی سے صاف کرنے لگی

.....

... وہ دوبارہ جیپ میں سوار ہوا تو جیسے اسے لگا کسی نے اسکو دیکھ لیا ہو
... وہ بار بار مڑ کر دیکھنے پر مجبور ہو رہا تھا مگر دیکھائی کوئی نہیں دے رہا تھا
وہ باہر نکلا... تب بھی اسے لگا کسی نے اسکا تعقب کیا ہو.. مگر پیچھے مڑنے پر
وہ اندھیرہ خاموشی اور ہوکا عالم.. وہ کندھے جھٹکتا.. باہر نکل گیا.. اگر کوئی
تھا بھی تو سامنے آتا.. مگر وہ سامنے نہیں تھا.. تبھی ولی اپنی گاڑی میں سوار
ہوا.. اور ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کیا.. کہ اچانک نظر مہندی لگے ہاتھ پر گئی..
تو وہ بے ساختہ اس ہاتھ کو کاٹ گیا.. اس بری طرح.. کہ اسکے ہاتھ سے
معمولی خون کی بوندیں نکلنے لگیں

ایک بار تم میرے شکنجے میں تو پھنسو" وہ کسی اور ہی ٹریک پر اتر کر سوچ رہا تھا.. فطری سے جڑے اسکے اندر جانناں کو دیکھ کر اٹھ رہے تھے پھر اسکا ڈرنا... سہمنا.. کمال تھا

وہ ہسپتال جانے کے بجائے گھر آ گیا تھا۔ اسکا سر بری طرح چکر اچکا تھا.. وہ جانتا تھا شہر یار اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے آدھا پاگل ہو جائے گا تبھی اسنے اسے میسج کیا وہ گھر ہے

اور فون رکھ کر وہ بستر پر ڈھیر ہو گیا اپنی ہمت سے زیادہ اسنے آج حرکت کی .. تھی اچانک اسے اپنے بنائے گئے کھیل کا خیال آیا

سادام تم نہیں جانتے تمہیں کتنا بڑا صدمہ لگنے والا ہے "وہ ہنسا۔ اور موبائل... اٹھا کر اپنے ساتھ کھڑی اس ماہ جبیں کو دیکھنے لگا

پھر ایک اور خیال دماغ میں کندا مگر اس خیال کو کل پر ٹال کر وہ پرسکون نیند سونے کی کوشش کرتا کہ اسکی ٹانگوں میں درد کی ٹیسیں اٹھیں ملازم اسکے

کراہنے پر ڈاکٹر کو لینے چلے گئے جبکہ رفتہ رفتہ سب کو اسکی آمد کی خبر ہوئی
.... اور سب اسکے کمرے میں جمع ہونے لگے

.....

مزید دو دن گزر گئے ولی کی طرف سے اسے اس خاموشی پر یقین نہیں آ رہا تھا
... جبکہ وہ اپنی محبوبہ سے بھی ہفتے بھر سے دور تھا
اج تو وہ عہد کر چکا تھا اس سے ملنے کا اور اسے سمجھانے کا کہ یہ موبائل آخر
.. نام کس بلا کا ہے

تیار ہو کر وہ ڈیرے پر آیا... اور عنایت سے ساری معلومات لی جبکہ اسے
.. عنایت پر غصہ آیا کہ آخر وہ چیونٹی جیسے انسان کو ڈھونڈ کیوں نہیں پا رہا
سست ہو چکا ہے تم بالکل سلطان کی محبوبہ کی مانق.. چلو مانتا ہے اسکا تو مسئلہ
سلطان بگڑا ہے تمہارے ساتھ کون سا تکلیف ہو گیا ہے " وہ غصے سے بولا
... جبکہ اسکی مثال پر عنایت شدید شرمندہ ہو گیا

ابھی وہ جواب دیتا کہ اسکے سیل فون کی بیل بجی اسنے کھولا ان نون نمبر تھا۔
... جس سے کچھ تصاویر بھیجی گئیں تھیں

... اسنے تصویریں کھولیں تو گویا.. اسکے سر پر پہاڑ ٹوٹ پڑا

یہ.. یہ سب "جاناں کی تصاویر ولی کہ ساتھ جبکہ.. اگلی تصاویر زرش کے
ساتھ اور نیچے ٹیکسٹ میں وہ پوچھ رہا تھا اسکے ساتھ کون سی بچتی ہے
.. سادام کے تن بدن میں آگ لگی جبکہ دل کو پتنگے سے الگ لگے

اب سمجھ آیا تھا کہ زرش اتنے دن میں ایک بار بھی نہ ملنے کو آئی.. یعنی
انکی حقیقت ولی جان چکا تھا.. سادام.. نے موبائل زمین پر پھینک کر مارا...
اور تن فن کرتا.. حویلی کی جانب آگیا

جاناں "وہ ایک بار پھر بالکل اسی طرح دھاڑا جبکہ جانناں کی چیخ نکل گئی اور وہ
.. پھوٹ پھوٹ کر رودی

وہ جانتی تھی سادام کیا سوال کرے گا اور وہ کیا جواب دے گی اسے سمجھ
.. نہیں آ رہا تھا

اسکی دوسری دھاڑ پر وہ کمرے سے نکلی.. جبکہ وہ کسی بھوکے شیر کی طرح
اسپر جھپٹا اگر ماں بیچ میں نہ آتی تو وہ اسے جان سے مار دیتا اسنے آج اپنے آپ
.. کو اپنی ماں سے نہیں چھڑوایا تھا

چھوڑ مجھے تمہارا کمرے میں وہ ناپاک انسان آیا اور تم نے دو دن تک ہم کو
... بتانے کا زہمت نہیں کیا

تمہارا دل میلا ہے ہم نے تم پر یقین ہی غلط کیا... سالا ہم ہے ہی.. آلو کا
پٹھا... "وہ دھاڑ رہا تھا بے قابو ہو رہا تھا ہاد بھی ہنگامے کی اواز سن کر کمرے
میں آگیا... اور منظر دیکھ کر بھائی کی جانب دوڑا

... لالا " اسنے اسے روکا جو روتی ہوئی جاناں کو بھسم کر دینا چاہتا تھا
جاناں اپنی سچائی بیان کرنا چاہتی تھی مگر اب بھی اسکی غلطی تھی اپنی بزدلی
.. اور خوف سے اسنے کسی کو کچھ نہیں بتایا.. جبکہ لالا کو پتہ چل چکا تھا

شام ہی اس پیچ زات سے اس کم صرف کا شادی ہے.. اور اسکے بعد ہمارا
طرف سے. تمہارا اولاد جھنم وصل ہو "اپنے باپ کو فیصلہ سناتا.. وہ ہاد کو
.. جھٹک کر باہر نکل گیا جبکہ جاناں دھک سے رہ گئی

.. بابا سائیں

.. بس جاناں. تم ہم کو تو بتا سکتا تھا.. " وہ افسوس سے بولے
بابا سائیں میں ڈر گئی تھی اتنی سی غلطی کی اتنی بڑی سزا مت سنائیں
.. وہ سسکی.. جبکہ وہ بنا کچھ بولے دوبارہ کمرے میں چلے گئے
.. ہاد " اسنے ہاد کی طرف دیکھا

میں لالا سے بات کرتا ہوں تم مت رو " ہاد نے اس کو جیسے تسلی دی مگر اب
سب جانتے تھے.. وہ سب ہو گا.. جس کو کوئی نہیں چاہتا تھا جبکہ کوئی تھا جو
چپ چاپ مسکرا دیا تھا.. اسکے کھیل تیار کرنے سے پہلے ہی شکار پھنس چکا
... تھا اور ایک بار پھر سادام کو زق پہنچ چکی تھی

.....

وہ بری طرح روتی انزہ کے پاس امی تو آنزہ جو اپنے زخموں کو سوچ کر خود
.. غمزدہ بیٹھی تھی اسکے اس طرح رونے سے پریشان سی ہو گئی
.. کیا ہوا زری تم رو کیوں رہی ہو " وہ اسکی جانب بڑھی
آنزہ چھوٹے چوہدری نے .. " وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی .. جبکہ آنزہ کا دل
.. کانپا اماں ٹھیک کہتی تھیں دونوں بھائی اپنے باپ پر گئے ہیں
... کیا کیا ہے ولی نے " وہ غصے سے سرخ ہوتی پوچھ رہی تھی
غصہ تو بہت آ رہا تھا مگر وہ فلحال کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی مگر
... زریش کو تسلی تو دے سکتی تھی اسکے ماں باپ کے پاس تو بھیج سکتی تھی
وہ وہ مجھے زبردستی پکڑ کر تصویریں بناتے ... بناتے ہیں " وہ سسکی جبکہ آنزہ کا
.... دل سہم گیا
.... یہاں تو کسی بھی لڑکی کا رہنا ٹھیک نہیں

اسے اماں کا فیصلہ پہلی بار بجا لگا مگر ایسا فیصلہ جو اسے بے آبرو کر دے اور وہ
اتنی مطمئن ہو جائیں کہ دوبارہ اسکے پاس آکر اس سے پوچھیں بھی نہ کہ
... کیسی ہو

... اسنے زرش کو گلے سے لگالیا

تم اپنے گھر جاو... "وہ اسکو پیار سے پکارتی چپ کراتی بولی عجیب کشش سی
... تھی اس میں.. جیسے بہت اپنی ہو

.. زرش نے ایک دم خوش ہو کر اسکی جانب دیکھا

.. ہاں نہ جاو تم... "وہ اسکو دیکھ کر مسکرائی

.. آپ سچ کہہ رہی ہیں "زرش غم بھلائے اٹھی

.. بلکل سچ "اسکو خوش دیکھ کر اترہ بھی خوش ہو گئی

.. مگر پہریدار روک لیتے ہیں "وہ افسردہ وہی

چلو میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں " وہ اٹھی تو زریش کا دل کیا خوشی سے
..... جھوٹے

... وہ دونوں باہر آئیں تو معمول کی طرح چہل پہل تھی
اے کہاں جا رہی ہے.... پاؤں دبامیرے " تخت پر بیٹھیں بڑی بی نے اسے
.. پکارا تو وہ رک گئی

انکے پاؤں دباتے دباتے اسکے ہاتھ دکھ جاتے تھے... وہ یہاں نہیں رہنا چاہتی
تھی ایک ہفتے سے وہ جیسے عذاب میں پہنسن گئی تھی جس سے اسے کوئی رہائی
... نہیں دلا سکتا تھا

.. اسنے انزہ کی طرف دیکھا
دادی جان وہ ملازمہ نہیں ہے یہاں پر.... " آنزہ کی آواز پر انھوں نے حیرت
... سے دیکھا

تو بیچ شکل گم ہی کر لے تو بہتر ہے... میرے سامنے مت آیا کر میرے پوتے
کی عزت پر لات مار کر تیری اتنی زبان کھل گئی... " وہ چنگھاڑی تو آنزہ انکی

اس حمایت پر سسک اٹھی... دل تو کیا سارا من میں بھرا زہر انپرا نڈیل
دے مگر نہیں ایک بار پھر اسکے زخم کھل چکے تھے وہ.. کمرے میں بھاگ گئی
... جبکہ زریش اس قید پر سسکتی انکے پاؤں دبانے لگی
... جان لگا " انھوں نے ٹانگ کھینچ کر ماری.. تو وہ آواز سے رونے لگی
اسکا دل اسکا جسم اسکا نازک مزاج جو سادام کی ہی بدولت تھا یہ سب سہن
..... نہیں کر پار ہا تھا

.....

ولی کے فون پر بیل مسلسل بج رہی تھی کہ اسکی آنکھ کھلی اور نیندوں میں ہی
..... اسنے فون اٹھا لیا

... کون " وہ پھاڑ کھانے کو دوڑا

... تمہارا موت " مقابل کی سنجیدہ آواز ابھری جبکہ ولی کا قہقہہ نکل گیا
اوو اچھا یعنی سالے صاحب یار میسج پر ہی بتا دیتے کون سی میرے ساتھ سوٹ
... کر رہی ہے... " وہ سیدھا ہو کر مزے سے بولا

.. اس کو اپنا جیت سمجھ کر تم ہمیں بیوقوف لگے گا " وہ سر دلچے میں بولا
نہیں نہیں تمہیں کمزور تو میں نے کبھی نہیں سمجھا اور ہلکا بھی کبھی نہیں
.. لیا... " اب بھی اسکی ٹانگیں کہاں ٹھیک ہوئی تھیں
بس تمہاری کمزوری کو مٹھی میں مسلنا تھا... میرا مطلب اب وہ مجھ سے پیار
کرتی ہے میں اس سے کرتا ہوں ہم راتوں میں ملتے ہیں.. میں اسکے کمرے
... میں ہوتا ہوں... تمہیں تکلیف کیا ہے
... تم بڑے بے غیرت نکلے ہو " وہ اسکو سلگاتا بولا
... اچھا " سادام طنزیہ ہنسا
اگر ہم کہے... کہ ہم اب بھی جاناں کا شادی تم سے نہیں کرے گا تو تم. کیا
... کرے گا " وہ دانت پیس کر بولا
.. جبکہ ولی پھر خباثت سے ہنسا
... وہ تمہاری معشوقہ کافی زبردست

....ولی " وہ دھاڑا ولی کو سکون ملا

تمہارا حویلی میں تمہارا قبر خود دے گا ہم " اس کے لہجے سے اسکی تڑپ واضح ہو
... رہی تھی

....ولی خاموش ہو گیا

رات تمہاری بہن کو لینے آ رہا ہوں مزید ہم دونوں کے بیچ مت او " اس نے
.... صاف کہا

اور فون بند کر دیا... جبکہ سادام.... کے غصے کا شکار ایک اور موبائل ہو چکا
... تھا

.... اسکا بس نہیں چلا اپنے بال نوچ دیے

.... اسکی بہن کو بھی اس عورت جیسا نکلنا ضروری تھا

.... وہ ڈیرے پر موجود کمرے کی ایک ایک چیز تہس نہس کر چکا تھا

.....

شام کے سائے پھیلنے لگے... اور ولی جاناں کو لینے پورے گاؤں سمیت انکی
... دہلیز پر تھا گواسکا وجود پیٹوں میں جکڑا ہوا تھا

مگر پھر بھی وہ پورے اہتمام سے سرینچ کے ساتھ آیا تھا.. شہریار بھی اسکے
ساتھ تھا مگر مقابل سواگت کو فقت... فضل خان تھا اور سواگت. کو کیا...
... ولی کی جیت پر کڑھتا.. اپنی بیٹی کی بیوقوفی پر ماتم کرتا بیٹے کی ضد سے ہارتا
... کھڑا تھا

کیا ہوا فضل خان تمھاری دشمنی کا آج خاتمہ ہو رہا ہے... رشتے داری ہو رہی
.. ہے... "سرینچ انکو گلے لگاتے کہنے لگے جبکہ ولی مکروہ ہنسا
... کس کو پتہ تکلیف کا نیا سرا کھلنے والا تھا
... وہ کچھ نہیں بولے

... ولی اندر قدم رکھتا کہ... سادام کی دھاڑ سنائی. دی
ہمارا حویلی میں قدم رکھے گا تو.. ان قدموں کو چلنے قابل بھی نہیں
... چھوڑے گا. "پورے گاؤں کے سامنے اسنے ولی کو دو ٹکے کا کر دیا تھا

ولی۔ نے قدم واپس لیے جبکہ سادام کی حیران نگاہ تیار شیار پیچھے عورتوں میں
کھڑے وجود پر تھی جس آنکھوں میں التجا تھی مگر وہ دشمنوں کی ہو چکی تھی
... نفرت سی اسکے دل میں کنڈی

... اور اسنے ولی کو دیکھا

.... جو سنجیدہ کھڑا تھا

ہمارا طرف سے دشمنی آخری سانس تک نہیں ختم ہو گا.... " اسنے سر پیچ کو
... گھورا

گستاخ ہے تمہارا بیٹا " سر پیچ کو یہ بات ناگوار گزری۔ سادام نے کوئی خاص
... اثر نہیں لیا جبکہ فضل خان نے بھی

.. ہاد فیروز بھی وہیں کھڑے تھے

سادام بہن کا معاملہ ہے آنے دوا نہیں " اور فیروز کے لفظ وہیں جم گئے جب
اسنے گن اسکی کنپٹی پر رکھ دی.. وہ پاگل ہو رہا تھا اور دنیا اسکا پاگل پن دیکھ
.. رہی تھی

.. لالا " ہاد آگے بڑھا جسے اسنے جھٹکا

کوئی ہمارا بات میں بولا.. تو یہیں گاڑ دے گا اسکو " وہ سختی سے بولا.. اور ولی
.. کی جانب بندوق کر لی

.. محفل کے چہرے سے گویا رنگ اڑ گئے.. ایک پل کو ولی بھی گھبرا یا تھا
.. جبکہ شہریار اسکے آگے آگیا

" .. کیا کر رہے ہو یہ

تمہارا ابھائی کو مار کر سکون ملے گا.. تمہارا باپ تو زلیل ہو کر گیا تھا سالہ
(گالی) اپنا جان سے گیا تھا یہ تمہارا ابھائی بھی زیادہ اچھلتا ہے.. جان سے
جائے گا. " اسنے مسکراتے ہوئے جان بوجھ کر ولی کو اکسانے کو اسکے باپ کا
.. زکر کیا تھا ولی جبرے بھینچے پھر بھی خاموش کھڑا رہا

.. شہریار نے سر بیچ کی طرف دیکھا

.. قابو میں کرو و فضل خان اپنے بیٹے کو.. " وہ غصے سے بولے

ایسا کیسے... اگر ہمارے گھر سے انکا گھر لڑکی جا رہا ہے.. تو انکا گھر سے ہمارا
گھر بھی انکا خاندان کا لڑکی آئے گا ابھی " وہ اپنا فیصلہ سناتا.. شان سے
... صوفے پر بیٹھ گیا

... جبکہ کسی کی بے بس نگاہیں خود پر محسوس کر لیں تھیں
... فضل خان کا دم جو کچھ دیر پہلے نکل چکا تھا جیسے روح سی بھر گئی
.. جبکہ جاناں اس کا روبرو ہوتا.. اپنے کمرے سے دیکھ رہی تھی
جی سر پیچ جی.. یہ ہمارا دشمن ہے ہم اس پر ایسا یقین کیسے کر لے " فضل خان
.. نے کہا

تو تمھاری بیٹی کی عاشقی کے ثبوت دیکھے ہیں ہم نے " سر پیچ نے گولی جیسے
... دونوں کے سینوں میں اتاری

تو ہم بھی کہہ دیتا ہے اور ثبوت لا دیتا ہے انکا لڑکی تو ہمارا ساتھ ہمارا ڈیرے
پر

بس "ولی چلایا تو سب اسکی طرف متوجہ ہوئے جبکہ اب مسکرا نے کی باری
.. سادام کی تھی

.... منظور ہے "وہ بولا

سب حیران ہو گئے.. شہریار کو سب سے بڑا جھٹکا لگا.. کیونکہ انکی حویلی میں
... ایک ہی لڑکی تھی اور وہ اسکی بیوی تھی

یہ.. ہمارے گاؤں کی لڑکی ہے ہماری عزت ہے "ولی نے.. اس وقت سادام
.... کی چاہت پوری کرنی چاہی جبکہ سادام کا قہقہہ ابھرا

... آ آ تم ہمکو بیوقوف سمجھتا ہے کہ ان بیچزاتوں سے بھیاے گا
.. تمہارا گھر کا لڑکی... "وہ تپا.. جبکہ ولی نے مٹھیاں بھینچی

.. اور انزہ نے زرش کا ہاتھ تھام لیا

... کتنی آرام سے اسے زلیل کیا جا رہا تھا

... مگر.. "سر بیچ بولے

...منظور ہے " چچی کی اواز پر.. گویا سب پر بم گیرہ تھا

...شہر یار تو پھاڑ کھانے کو دوڑا

میری بیٹی کی عدت پوری ہونے میں ابھی وقت ہے اسکے بعد آپ برات

...لے آئیے گا " مردوں میں عورت کی اواز اٹھی تھی

..شہر یار اپنے ہی بنائے گئے جال میں بری طرح پھنسا تھا

..انزہ اور زرش دونوں جیسے آدھ موی ہو چکیں تھیں

..سانپ سنگھ گیا تھا سب کو

...سادام نے مسکرا کر سر ہلایا

..عقل مند لگتا ہے " وہ بولی تو.. سادام نے اوپر کی جانب دیکھا

...جاناں کی التجا کرتی نظریں اسپر اٹھیں

جنہیں وہ نظر انداز کرتا وہاں سے نکل گیا کیونکہ وہ ولی سے اسکی شادی نہیں
دیکھ سکتا تھا جبکہ اسکے نکلتے ہی با مجبوری ہی صیچی رسمیں ادا کی جانے لگیں
جس میں دماغی طور پر کون حاضر تھا

رخصتی سے پہلے ہی فضل خان بھی کمرے میں چلے گئے وہ اسے اسطرح جاتا
نہیں دیکھ سکتے تھے جبکہ ہاد کے گلے لگتی جاناں وہاں کھڑی تمام عورتوں کو
.. رولا گئی

ہاد نے اسکو پیار کیا فیروز نے کیا.. جبکہ اسکی ماں نے بھی کیا جسے ولی نے غور
.... سے دیکھا یہ ہی وہ عورت تھی جس کی وجہ سے اسکا باپ مرا تھا
تبھی ماں اندر داخل ہوئیں اور پیار سے جاناں کو لے کر.. وہ سب اپنے
... گاؤں کی جانب چل دیے

جبکہ ڈیرے پر وہ آج دوسری بار شراب پی کر دنیا سے خود کو غافل کر دینا
... چاہتا تھا

... محبت نہ عزت... اسکے حصے میں صرف انتقام رہ گیا تھا

.....
خان "عنایت نے شہاب خان کے آنے کی اسے اطلاع دینی تھی مگر وہ تو نشے
... میں تھا

... اسنے عنایت کی طرف نگاہ اٹھای

... جاناں رخصت ہو گیا " وہ پوچھنے لگا آنکھوں میں کرچیاں چھنے والی تھیں
عنایت نے افسوس سے سر ہلایا... تو سادام نے آنکھیں بند کر لیں.. یہ اسکی
.. ہار تھی

... ہاں اسکی ہار

... خان وہ شہاب خان آچکے ہیں " عنایت کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی
شاندار پر سنیلٹی کا مالک وہ جولی اور کچھ کچھ عاشقانہ مزاج کا شہاب اندر
داخل ہوا اور سادام کو دیکھ کر ہنسا

ارے شراب تیار ہے تو شباب کہاں ہے خان صاحب شباب کے بن شراب
کا لطف لے رہے ہو " وہ اسکا ہاتھ مضبوطی سے جکڑتا.. اسے ایک جھٹکے سے
کھینچ کر... اس کے بغل گیر ہوا.. سادام بھی گرم جوشی سے ملا

اور دونوں بیٹھ گئے شہاب تو مزے سے شراب پی رہا تھا جبکہ اس سے مزید
یہ اور نہیں پی جا رہی تھی جبکہ وہ اپنا سفر اپنا ملک.. اور گوریوں کے بارے
.. میں بتا رہا تھا

... سادام کا دماغ جاناں اور زریش میں پھنسا ہوا تھا
نکاح کرنا ہے ہمیں " وہ اچانک شہاب کے ٹیپ کی طرح چلتے منہ پر چیپ لگا
... گیا

.. وہ اسے دیکھ کر عنایت کو دیکھنے لگا

عنایت نے سر جھکا لیا

لڑکی اٹھا لو.. عنایت بادشاہ.... برداشت نہیں ہو گا " وہ بڑا سا گھونٹ بھر کر
.. بولا تو عنایت فوراً حکم بجالانے لگا

.. جو حکم خان "وہ فوراً حرکت میں آیا.. تو شہاب نے انکی طرف دیکھا

.... کوئی مجھے کچھ بتائے گا. "شہاب نے پوچھا

اور سادام نے عنایت کو اشارہ کیا گویا سب بتانے کا حکم دیا اور وہ سب بتاتا گیا..

.. شہاب کو بھی ولی سخت زہر لگتا تھا

کیونکہ اکثر وہ اور سادام شکار پر جاتے تو.. وہ بھی وہاں فقت انکوز پیج کرنے کو پہنچ جاتا تھا اور ہر اس شکار کو لے نکلتا جس پر شہاب نظر رکھتا جبکہ سادام تو ... صرف حرن کا شکار کرتا تھا

.. شہاب نے سر ہلایا

ہو جائے گا خان... لڑکی کی شکل دیکھا بس "اسنے کہا تو سادام نے اسکی طرف ... دیکھا

.. پھر عنایت کی طرف

شہاب باو میں جانتا ہوں انھیں.. " وہ بولا تو شہاب سمجھ گیا.. کہ وہ اسے
... دیکھا انہیں چاہتا

اور سادام اسکے بعد پیچھے گیر گیا جبکہ عنایت اور شہاب نے افسوس سے اسے
... دیکھا.. اور سارا پلین سوچنے لگے

.....

جاناں گھر میں داخل ہوئی تو پتے کی طرح کانپ رہی تھی کوئی بھی سواگت
خوشی کچھ نہیں تھا.. یہاں کے تو لوگ بھی اس سے نفرت کرتے تھے کہ
انکے گاؤں سے پلٹتے ہی سب پشت پھیر گئے وہی دو مہربان ہاتھ اب بھی
اسے تھامے کھڑے تھے جبکہ اسکے کانوں میں دو لوگوں کے دھاڑنے کی
... اواز سنائی دے رہی تھی

.. جس میں سے ولی بھی تھا

وہ سمجھتا کیا ہے اور کس لیے آپ نے ہامی بھری " ولی پھاڑ کھانے کو دوڑا

میری بیٹی ہے میری مرضی اور جب علیحدگی ہو چکی ہے تو کس خوشی میں میں
.. اپنی بیٹی کو بیٹھا کر بوڑھا کروں " چچی بد لحاظی سے بولیں
شہریار ایزہ کو بری طرح گھور رہا تھا جبکہ وہ سر جھکائے زریش کا اب بھی ہاتھ
... تھامے کھڑی تھی.... دونوں کے ہی ہاتھ کانپ رہے تھے
"ایسا نہیں ہو گا.... سمجھی آپ.. ایزہ صرف شہریار کی ہے بھلے کیسے بھی
... انف " اس سے پہلے وہ... آگے بولتا.... ایزہ چلائی
.. جان سے مار دیں آپ سب لوگ مجھے " وہ بری طرح رونے لگی
کوی میرے بارے میں فیصلہ نہیں کرے گا.. میں خود کر سکتی ہوں اپنے
لیے فیصلہ اور.. میں کل ہی یہاں سے جا رہی ہوں " وہ دو ٹوک بات کہتی
.. سب پر نگاہ ڈالتی وہاں سے چلی گئی
.. جبکہ زریش کو بھی اپنے ساتھ لے گی تھی
.... دوسری طرف کھڑا وجود

ولی کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر محسوس کر کے... جیسے ڈول گیا... اور اس مہربان

... عورت کی بانہوں میں ہی گیر گئی

..... رات بھاری تھی مگر جیسے تیسے کر کے گزر ہی گئی

وہ ڈیرے پر ہی سو گیا تھا جبکہ شہاب ساری رات اپنی مرضی کے سامان سے

لطف لیتا.... رہا.. اور سورج کی پہلی کرن پھوٹتے ہی وہ ڈیرے سے باہر نکل

... آیا

... گاؤں کی حسین صبح اور اسپر دسمبر کی سردی کی غضب ناک

وہ لطف لیتا تمام سوچوں کو خود سے جھٹکتا... سگریٹ پینے کے لیے پاکٹ میں

... ہاتھ ڈالتا

..... دو چار قدم آگے چلتا گیا

..... جبکہ اب سگریٹ بھی جلا لی تھی

.. وہ چلتا گیا یہاں تک کہ کچھ آبادی کے قریب آ گیا

....سدام کا ڈیر آبادی سے زرا فاصلے پر تھا
ایک دو گھرا سے نظر آرہے تھے مگر آبادی میں جانے کا اسکا خیال نہیں تھا..
....تبھی وہ وہاں سے پلٹتا کے کسی نسوانی چیخ کی آواز سن کر وہیں رک گیا
...آواز میں کافی درد تھا.... اس کے قدم وہیں جم گئے
مگر اس چیخ کے بعد ایک آواز بھی سنائی نہیں دی جبکہ وہ تادیر کھڑا... آواز کا
...تعاقب کرنا چاہ رہا تھا
اور جب کافی دیر گزرنے کے بعد بھی دوبارہ آواز سنائی نہیں دی... تو وہ پلٹ
..گیا مگر پیچھے بار بار مڑ کر وہ دیکھ رہا تھا
...وہ دوبارہ ڈیرے پر آگیا جبکہ عنایت کو بھی دیکھا
....تم جاگ گئے" وہ مسکرایا
اور آپ سوے ہی نہیں " عنایت کو بھی وہ جانتا تھا.. سدام کے ساتھ
ساتھ بڑا ہوا تھا وہ تبھی سدام کا اسکے بنا گزارا نہیں تھا... اور شہاب بھی اسے
....اچھے سے جانتا تھا اور سدام کی طرح ہی.. اس سے لگا ور کھتا تھا

خیر یہ بات تو سب ہی جانتے تھے کہ سادام خود سے جڑے ہر شخص کے لیے
... کتنا ٹچی تھا

.. اسکی بات پر شہاب کا قہقہہ ابھرا... اور سادام کی آنکھ کھل گئی
تم دونوں گھامڑ آدمی دفع ہو یہاں سے تمہارا باپ کا کمرہ ہے جو ایسے
گدھوں کی طرح ہنستا ہے "وہ چیڑ کر اپنا سر پکڑتا بولا جو بری طرح گھوم رہا
.. تھا

پہلے بھی زریش کے لیے اور کل رات بھی صرف زریش کی یاد سے پیچھا
... چھٹوانے کے لیے اسنے شراب پی تھی

تبھی اسکی طبیعت گیری گیری ہو رہی تھی جبکہ سامنے کھڑا شہاب پوری
.. رات پینے کے بعد... سوے بغیر بھی فریش کھڑا تھا

خیر اسے تو عادت تھی... اور کیوں. تھی سادام خوب جانتا تھا مگر اس
.... موضوع کو کبھی چھیڑتا نہیں تھا

عنایت تمھارے مالک کو اول تو زرا لحاظ تمیز نہیں.... مہمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے.. اور دوسرا آدمی شراب سے لطف لے کر بھی صبح پریشان اٹھے تو... وہ آدمی ہی نہیں... "اسنے منہ بنا کر اپنی ڈکشنری کو انکے سامنے رکھا.. عنایت اپنی ہنسی دبا گیا.. جبکہ سادام نے گھور کر دیکھا ہو گیا تمھارا فضول بات جس کا لو جک ہمیں... دنیا کا کوئی انسان نہ دے سکے" وہ اسکی عجیب بات پر طنز کر کے اپنی جگہ سے اٹھا سر چکرایا اور دوبارہ... بیٹھ گیا جس پر شہاب پھر ہنسنے لگا... اور سادام ایک جھٹکے سے اٹھ گیا... سر تو اب بھی چکرا رہا تھا مگر... کیا کر سکتے تھے انا کو کبھی دبایا نہیں تھا شہاب نے داد دی.... اور خود بیٹھ گیا.. وہ فریش ہو چکا تھا.. مگر رات والے لباس میں ہی تھا.. جبکہ سادام فریش ہونے چلا گیا.. اور عنایت نے اسکی... ہیلپ کی

تب تک شہاب اس چیخ کو جھٹکنے کی مسلسل کوشش کرنے لگا مگر افسوس کے
بار بار دماغ وہیں ٹھہر جاتا

سادام فریش سا اسکے سامنے گرے سوٹ اور سفید شال لیے آیا۔ تو وہ ہمیشہ
سے اسکی شخصیت سے مرعوب ہو جاتا تھا... حالانکہ وہ بھی کسی سے کم نہیں
... تھا مگر سادام میں پھر بھی الگ بات تھی

.. وہ بیٹھا.. جبکہ عنایت ناشتہ لینے چلا گیا

... ہوش میں ہو "شہاب نے سنجیدگی سے پوچھا
... سادام نے گھورا

میرا مطلب رات تم نے کسی لڑکی کو اٹھانے کی بات کی تھی اب بھی اسپر
.. قائم ہو یہ... وہ صرف نشے کی زیادتی تھی " اسنے جاننا چاہا

ہم قائم ہے لڑکی کو اٹھوانا ہے.. اور وہ بھی آج ہی.. " وہ سکون سے

بولا عنایت بھی آچکا تھا اور ناشتہ ٹیبل پر لگانے لگا جس میں سے شہاب نے
.. صرف کافی کا کپ لیا.. اور سادام پر اٹھے سے انصاف کرنے لگا

کب "شہاب پوچھنے لگا

....دن دھاڑے " وہ بولا تو شہاب ہنس دیا..

صبحی چلو ٹھیک ہے شام چار سے پانچ کے دوران ڈیرے پر ایک مولوی کی
منڈی کے ساتھ اور چار گواہوں کے ساتھ انتظار کرنا تمہارا کام ہو جائے

...گا " وہ بولا

تو سادام نے سر ہلایا... اور پھر ایک نظر اسکو دیکھا جو اپنا موبائل چیک کرتا
...کافی پی رہا تھا

ایک بات پوچھے " سادام نے گویا تمہید باندھی... اور شہاب کے تیور
.. بگڑے وہ جانتا تھا وہ کیا بات کرے گا

... نہیں " سختی سے کہا گیا... تبھی سادام چپ ہو گیا

... اور اپنا اپنا ناشتہ کرنے لگے

.... تمہیں جاناں کا خیال نہیں آ رہا " شہاب نے اچانک ہی پوچھا

نہیں " اسنے اس سے بھی زیادہ سختی سے جواب دیا.. تو ایک بار پھر خاموشی
... چھا گئی

.....

آنزہ بی بی آپ یہ کیا کر رہے ہیں آپ مت جائیں " زریش اسکو سامان
.. باندھتا دیکھ... بولی

زریش تم نہیں جانتی میرے ساتھ کیا کیا ہو چکا ہے " آنزہ کی بھیگی آنکھیں
دیکھ کر وہ حیران ہوئی وہ کافی جلد ہی ایک دوسرے کے نزدیک آ گئیں
... تھیں

.. مگر راز دونوں ہی ایک دوسرے کے نہیں جانتی تھیں

زریش خاموش ہو گئی.. اسکا راز جان کر وہ اسے شرمندہ بلکل نہیں کرنا
.. چاہتی تھی

.. جو بھی ہوا.. آپ اس سے لڑیں نہ کے بھاگ جائیں " وہ کچھ دیر بعد بولی

مجھ میں ہمت نہیں ہے لڑنے کی.. بہت کمزور ہوں میں " آئزہ رونے لگی تو
... زریش نے اسے گلے سے لگالیا

... پلیز آپ روئیں مت... " وہ اسکے آنسوؤں صاف کرتی چپ کرانے لگی
... تم دیکھ نہیں رہی... مجھے کس طرح زلیل کیا جا رہا ہے
... جان گئی ہوں میں اس شخص نے مجھے طلاق نہیں دی

اور پورے گھر میں پھیلا چکا ہے کہ مجھ سے علیحدگی اختیار کر چکا ہے اور
... اماں... کسی اور سے رشتہ طے کرائی ہے

... جبکہ وہ خود "وہ چپ ہو گئی... زریش حیرانگی سے اسکی بات سن رہی تھی
آگے کی بات وہ کچھ سمجھ گئی تھی سادام کی بے باک طبیعت سے واقف
.. تھی... تو اسے اندازا ہو رہا تھا وہ کیا بات چھپا گئی ہے
... زریش منہ پر ہاتھ رکھے.. اسے روتا دیکھ رہی تھی

... وہ حقیقتاً ایک بڑی مصیبت میں تھی

... آپ سب کو بتادیں "اسنے اسے مشورہ دیا

کوئی نہیں مانے گا... اور خاص کراماں اور پھر میں جانتی ہوں وہ بتانے نہیں
دے گا... جانتی ہو زری وہ دونوں ہی ایسے ہیں.. ایک بات کے پیچھے پڑ
جانے والے... شہریار کی عادت پھر بھی ولی سے الگ تھی کہ وہ بہت نرم خو
اور خود کے غصے کو قابو میں رکھنے والے انسان تھے مگر جب سے میں نے
ایک سپر سائن کیا.. تب سے.. وہ ایسے ہو گئے.. میری غلطی ہے میں مانتی
ہوں مگر میں اتنی بڑی سزا کی مستحق نہیں تھی "عہ سسکی زریش خاموش ہو
گئی. تبھی میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں " وہ کچھ دیر بعد آنسو صاف کرتی
.. سختی سے بولی

... وہ اپکو جانے دیں گے "اسنے جیسے سوال کیا

. آئزہ نے اسکی طرف دیکھا

.. اور دوبارہ سیکینگ کرنے لگی وہ کچھ نہیں جانتی تھی

..... اس سے آگے

.....

جیسے ایک خواب سا پوری رات اسنے دیکھا ہوا اور آنکھ کھلتے ہی وہ اپنے بستر پر
اپنوں کے پاس ہوگی... ایسا احساس اسے ہوتا.. مگر ہوا نہیں کیونکہ ایک
... جھٹکے سے جیسے ہی اسکی آنکھ کھلی

... خود کو بستر پر تو پایا مگر اپنے نہیں کسی اور کہ
وہ اٹھ بیٹھی بیوقوفوں کی طرح خالی کمرہ تنکنے لگی.. پانی گرنے کی آواز محسوس
کر کے اسے احساس ہوا کہ.. واش روم میں ہی ہے خوف کی خوفناک لہرنے
... اسکا رنگ اڑایا تھا.. وہ اسکی دسترس میں آگئی تھی
اس سے پہلے وہ باہر نکلتا اسے بھاگ جانا چاہیے تھا.. اسی مہربان نرم عورت
... کے پاس

اپنا لہنگا سمجھالتی اس سے پہلے وہ بھاگتی کہ اسے احساس ہوا اسکا لباس تو
.... تبدیل تھا

رات لہنگا کرتی میں موجود تھی جبکہ اسوقت وہ مردانہ لمبی شرٹ جو اسکو
... ڈھانپ چکی تھی اور.. کھلے پجانے میں موجود تھی

... حیرت شرم غصے سے وہ زمین میں گڑتی چلی گئی

... مگر اگلے لمحے اس انسان کے خوف نے پھر سے اسکے اندر ڈر جگایا

اور وہ وہاں سے بھاگنے کے لیے اٹھتی کہ.. واشروم کی کنڈی کھلی.... اور
ٹاول میں موجود وہ سرد آنکھوں والا شخص باہر نکلا.. تو سامنے اسے دیکھ کر
... خاموشی سے ڈریسنگ کی جانب ہو گیا

جبکہ جاناں نے چہرہ جھکا لیا اسے رونا آ رہا تھا یعنی وہ اس حد تک کنفیوز ہو چکی
تھی کہ اب بس رو رہی تھی.. اسکی مدھم مدھم سسکیوں کا میوزک ولی کو
.. مسرور کر رہا تھا

مگر یہ کیا... وہ روتے ہوئے اس حویلیے میں کمرے سے باہر بھاگنے کے
... چکروں میں تھی.. تبھی ولی تن فن کرتا.. اس تک پہنچا

اور اسکی کلامی پکڑ کر بری طرح موڑ دی

...جاناں کی بے بس سی آہ نکلی تھی

مجھ سے بھاگنے کی زرا بھی کوشش کرو گی.. تو سزا ملے گی.. سمجھی.. وہیں
بیٹھو جہاں بیٹھی تھی اور اسی طرح رو.. نہ زیادہ نہ کم "انکھیں دیکھتا.. وہ
.. بولا.. تو جاناں اسکی جانب دیکھنے لگی

...کیا وہ پاگل تھا

... مگر اسکی سخت گھوری سے وہ دوبارہ وہیں جم گئی.. اور مسکنے لگی
اسے سادام کی یاد آرہی تھی پھولوں کی طرح رکھنے والا اسکا بھائی اس سے کتنا
... بدزن ہو چکا تھا

گھر والوں کو سوچتے ہوئے اسکے ہاتھ کی پشت اسکے آنسوؤں سے بھرنے لگی..
.. جبکہ ولی اسکی خود سے بے دھیانی نوٹ کر رہا تھا

تبھی ڈریسپ ہونے چلا گیا.. جبکہ جب وہ باہر آیا وہ اب بھی اس طرح.. اسے
... بے پرواہ اپنے گھر والوں کی یاد میں گم تھی

... جو ولی کو ایک آنکھ نہیں بھائی

.... اور وہ اس تک پہنچا... اور اسکے سامنے ٹک گیا
... جاناں کا سر مزید جھک گیا... اسکو اپنے حویلیے کا شدید احساس ہوا
جبکہ ولی.. اسکے حسن سے نگاہ چرانے کی کوشش کرتے ہوئے بھی چرا نہیں
.... پارہا تھا

... اسکی شرٹ کے کھلے دو بٹن ولی کا دماغ بھٹکا رہے تھے
اور بس اسنے وہیں سے اسکی شرٹ دبوچ کر.. ایک ہاتھ سے اسے اپنی
جانب کھینچ لیا.. نرم و نازک سی جاناں خوف زدہ سی اسکے چہرے کے بے حد
... نزدیک آگئی

اپنے بھائی کا غم منارہی ہو میرے سامنے.... جاناں بی بی جب وہ میری
گولیوں سے مر جائے اصل غم اس دن منانا "وہ اسکو جھڑکتے ہوئے سختی
.... سے بولا

... جاناں کی سرخ آنکھیں بھگنے لگیں جبکہ تھر تھراتی تھوڑی
.. وہ. اصل میں خود کو بے بس محسوس کرنے لگا

... اور کانپتے لبوں کی مدھر سانسوں کو روک گیا
وہ ایسا نہیں چاہتا تھا.. فلحال تو بالکل نہیں کے اسپر واضح ہو کہ اسکی نظر میں
اسکی کوئی اہمیت ہے... جو کہ بالکل نہیں تھی وہ بس.. اسکے وجود کی طرف
... کھینچ رہا تھا

... اور اس حد تک کہ وہ خود پر سے کنٹرول کھودیتا
.. جاناں خونک سی اسکی شدت پر پریشان ہلکان ہونے لگی
پہلے پہل نرمی اور اب حد سے زیادہ شدت پر اسکو دور ہٹاے احتجاج کرتے
ہاتھ بھی اب دم توڑ چکے تھے.. اور وہ... خود کو.. مردہ سمجھتی ڈھلکنے لگی کہ
... وہ اس سے دور ہوا

اسکے زخمی لبوں کو دیکھنے لگا جبکہ اسے پرے دھکیلا تو وہ گھیرے سانس بھرتی
.. تکیے پر گیری

عجیب احساس تھا.. اسکو توڑ پھوڑ کر یقیناً اسے مزہ آنے والا تھا.. مگر جتنا
... مزہ سادام کو اسکی حالت اپڈیٹ کرنے کا تھا.. اسکی تو بات ہی کیا تھی

...جاناں بری طرح رودی

وہ پہلا شخص تھا جو اسکے بار بار نزدیک آتا تھا۔ مگر وہ بہت برا تھا اور صرف
...اسکو ولی سے ڈر لگتا تھا

..تم نے اب روز ہی رونا ہے.. کام ضروری نہ ہوتا تو جان نہیں چھوڑتا
ولی نام ہے میرا یاد رکھنا تمہاری ہر سانس میری قید میں ہے... اور تم میری
غلام ہو.. میرے گھر والوں کی غلام ہو.. تمہارے باپ نے میرے باپ کو
..مارا

..تمہارے بھائی نے میرے ٹانگیں ٹوٹوانے کی کوشش کی
..اور تم.. تم مجھ سے بدلہ لینے میرے اصبطل پہنچ گئی
جاناں میڈیم بہت حساب ہیں.. چکاتے چکاتے.. مرنا بھی چاہو تو مرنے بھی
نہیں دوں گا "ہنستا ہوا اسکے کانوں میں پھنکارتا.. رہا

اب ایک منٹ لگا کر اٹھو.. دادی کے پاس تمہیں دینے کو بہت کچھ ہے " وہ
اسکی حالت سے مزاح لیتا ایک بار پھر اپنے بال درست کرتا.. کمرے سے
...باہر نکلنے لگا.. جبکہ جاناں اب بھی ویسے ہی پڑی
..رونے میں مصروف تھی

...میں اویہ اٹھ رہی ہو خود ہی " وہ دھاڑا
..تو جاناں اچھل اٹھی اور دوڑتی ہوئی باتھ روم میں بند ہو گئی
سیلی "اے سر جھٹکا.. اسکے حسن سے نگاہ چرانا واقعے مشکل تھا.. پھر دادی
..کی دھمکی
...اسے یاد تھی.. وہ باہر نکل آیا.. تو اترہ کے کمرے سے زریش کو نکلتا دیکھا
..وہ اسے سخت تیوروں میں گھورنے لگا
...جورودینے کو تیار تھی

..وہ اسکی قید میں تھی.. اختیار جیسے اسکے پاس تھے

... اور سادام کے پرکٹ چکے تھے.. وہ بے بس پنچھی کی طرح پڑا تھا

... ولی خوش سادادی کے پاس چلا گیا

.....

آنزہ بنا کسی کو بتائے ہی وہاں سے چلی جانا چاہتی تھی اسنے زرش کی طرف
دیکھا

... تم اپنے گھر چلی جاو... " اسنے پیار سے کہا ..

مگر وہ چھوٹے چوہدری... مجھے دوبارہ یہاں قید کر لیں گے آپ نہ جائیں "
... زرش رونے کو تھی

ہمت کرو زرش جتنا کمزور ہوگی تمہیں یہ لوگ اتنا اپنی بے حسی کا نشانہ
بنائیں گے " آنزہ عاجز آ کر بولی زرش کچھ بھی نہیں بول سکی.. جبکہ آنزہ
پہلی بار گھر سے نکلتے ہوئے بری طرح خوف زدہ تو تھی لیکن وہ یہاں رکنا ہی
.. نہیں چاہتی تھی

ابھی ہال روم سے نکل کر دہلیز ہی پار کی تھی کہ.. زریش نے ولی کی جانب دیکھا جو اسے بری طرح گھور رہا تھا.. وہ سہم ہی گئی.. ولی دادی کے کمرے میں جانے کے ارادے سے آگے بڑھا کہ انزہ کو دیکھ کر اسکے تن بدن میں... آگ کے شعلے سے اٹھنے لگے

... کہاں جا رہی ہو تم "وہ چنگھاڑتا ہوا اس تک پہنچا
... انزہ ڈر گئی.. اسکی کلائی ولی کی فولادی گرفت میں تھی
... چھوڑیں مجھے لالا " وہ خود کو سمجھاتی بولی

تاکہ وہ بیچ سادام تمھیں اپنی قید میں کر کے مجھے کمزور کرے " وہ پھنکارہ تو...
.. انزہ نے افسوس سے اسکی طرف دیکھا

اپکو صرف اپنے انتقام اور دشمنی کی پڑی ہے... سمجھے اور میں جیتا جاگتا وجود ہوں.. اور اس دشمنی سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے.. مجھے جانے دیں " وہ
... اپنا ہاتھ جھٹکتی بولی

جبکہ ولی نے اسکی اچانک گردن دبوچ لی.. یہ احساس ہی سواہان روح تھا کہ
اگر وہ نہ دیکھتا تو وہ یہاں سے نکل جاتی اور اسکی کوی کمزوری سادام کے ہاتھ
... لگ جاتی

بولو آگے بولو کیا بولنا ہے سن رہا ہوں میں سب تم میرے بھائی کی بیوی ہو..
سمجھی اس سے آگے ایک لفظ بھی کچھ نہیں "وہ دھاڑا.. جبکہ پیچھے سے
زربیش جو کانپ رہی تھی.. شہریار کو تیر کی طرح اسکی طرف بڑھتے دیکھا..
... اسکا دل خوف سے پھٹنے کو تھا

.. شہریار نے ولی کا وہی ہاتھ جکڑا اور اسے پرے دھکیلا
.... جرت کیسے ہوئی تمھاری اسے ہاتھ لگانے کی " وہ اسکا گریبان پکڑتا چلا یا
ولی نے بناریسپونس کے اسکی طرف
.. اور اسکا ہاتھ اپنے گریبان سے جھٹکا

بھاگ رہی تھی یہاں سے... بھاگ جاتی تو ڈھونڈتے رہتے ساری زندگی
اسے سمجھا کر رکھو اگر اس حرامی کے ہاتھ میں میری ایک بھی کمزوری گئی

تو وہیں کھڑے کھڑے.. اسے.. گولی سے آڑا دوں گا.. سمجھے تم "وہ اسے
.. گھورتا وہاں سے گیا.. جبکہ زرش کو وہیں کانپتے دیکھ اسکا اگلا نشانہ زرش تھا
تو تو بھاگ رہی تھی.. " وہ اتنی نفرت سے بولا کہ زرش کا رنگ پھیکا پڑ گیا گویا
... وہ ابھی گیر کر بے ہوش ہو جائے گی

... اس سے پہلے وہ اس تک بڑھتا... زرش بھاگ اٹھی
.... جبکہ وہ منہ ہی منہ میں غلیظ گالی سے نوازتا... دادی کے کمرے میں چلا گیا
آئزہ کا کھانس کھانس کر براہال تھا

تم ٹھیک ہو " شہریار نے اسکو تھا منا چاہا.. جبکہ آئزہ جیسے دیوانی سی ہو گئی..
اسنے اسے شدت سے دور دھکیلا اور.. اپنے نازک ہاتھ کو جزباتی پن میں وہ
.. اسکے گال پر زور سے مار گئی

دور رہیں مجھ سے مجھے آپ نے نفسیاتی بنا دیا ہے " وہ سرخ آنکھوں سے
... اسے گھورنے لگی جبکہ اپنی ہتک پر شہریار کا غصے سے خون کھول گیا
... تمہارے نفسیاتی پن کا ہی علاج کرتا ہوں میں " وہ دانت کچکاتا بولا

.. اور اسکی کلائی اپنی فولادی گرفت میں جکڑ کر اپنے ساتھ اسے گھسیٹنے لگا

... چھوڑ مجھے " آئزہ چلائی

.. جبکہ شہریار نے گویا دانت پر دانت جما لیے تھے

اسکی چیخ و پکار اور رونا سسکنا سن کر سب ہی اپنے کمروں سے باہر نکلے یہاں
... تک کے جاناں بھی اپنی اداس آنکھوں کو اسپر ڈالے کھڑی تھی

... کیا کر رہے ہو تم میری بیٹی کے ساتھ " چچی نے اسکو آئزہ سے دور کرنا چاہا

بس انف " شہریار نے ہاتھ اٹھا کر کسی بھی عمل سے انھیں باز رہنے کی
دھمکی دی وہ اسکے تیور دیکھ کر حیران رہ گئیں کچھ بھی ہو جاتا تھا مگر وہ کبھی
... بد لحاظ نہیں ہوا تھا

کیا کر رہے ہو یہ تم... تم نے آئزہ کو طلاق دے دی ہے.. اور اب نہ وہ
تمہارے کمرے میں جانے کا حق رکھتی ہے اور نہ ہی.. تم کسی بھی حق سے
اسے اپنے کمرے میں لے جاسکتے ہو " چوہدری سکندر نے اسکے ہاتھ کی

گرفت سے اپنی بیٹی کی کلائی آزاد کرانا چاہی.. مگر شہریار کو آج.. کوئی نہیں
... روک سکتا تھا

.. وہ سرد نظروں سے سب کو دیکھتا رہا

.... مجھے نہیں سمجھ آتا کہ سب بیوقوف ہیں یہ مجھے سمجھتے ہیں

یہ میری بیوی ہے.. تھی اور رہے گی.. نہ میں نے اسے طلاق دی اور نہ ہی
آخری سانس تک کوئی مجھے اس سے جدا کر سکتا.. اسکے ایک کاغذ پر سائن
کرنے سے.. نہ ہی طلاق ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی.. سمجھے آپ لوگ.... اور
اج ابھی اور اسی وقت پورے حق سے آپکی بیٹی کو اپنے کمرے میں لے جا رہا
.... ہوں

جس نے جو اکھاڑنا ہے اکھاڑ لے "وہ لفظ اپنے چاچا چاچی کے منہ پر مارتا
... غڑاپ سے کمرے میں گھس گیا جبکہ

آئزہ کو کمرے کے وسط میں ایک جھٹکے سے چھوڑ کر چٹخنی چڑھا کر وہ پلٹا تو...
... آئزہ نے اسکی خونخوار آنکھوں کو دیکھا

میں اس کمرے میں نہیں رہوگی " وہ مچلی.. جبکہ شہریار نے اسکو اپنی سخت
... گرفت میں جکڑ لیا

اگر تم... چاہتی ہو.. کہ تمہارے ماں باپ اس حویلی میں سلامت رہیں تو
آئندہ.. اس کمرے سے جانے کی بات مت کرنا.. ورنہ تم صرف ابھی
میری اچھائی جانتی ہو... برائی دیکھوگی.. تو اپنے والدین کو بھکاریوں کی
طرح سڑکوں پر پاوگی کیونکہ یہ سب میرے باپ کا ہے اور میرا ہے
... تمہارے باپ کا اس میں ایک روپیہ بھی نہیں

اسے یہاں رکھا ہوا ہے احسان سمجھو... " اس کے کان میں پھنکارتا... وہ اسپر
اصلیت واضح کرتا اسے بیڈ پر دھکیل گیا.. جبکہ آئزہ تو یہ سن کر ہی منجمد
... رہ گئی

.....

زرباش کی دوبارہ ہمت نہیں پڑی.. کہ وہ باہر جاے جبکہ جاناں یہ سب سہمی
... ہوئی نظروں سے دیکھ رہی تھی

؛ولی بھی دوبارہ دادی کے پاس چلا گیا
...جبکہ.. وہ مہربان لمس اسے اپنے شانے پر محسوس ہوا .
..بیٹا ٹھیک ہو "انھوں نے پیار سے پوچھا
..جبکہ جاناں جونازوں سے پلی بڑھی تھی
یہ سب برداشت نہیں کر پار ہی تھی اسنے کبھی اپنے باپ بھائی کو اونچی آواز
....میں بات کرتے نہیں سنا تھا.. ولی کے اسکی زندگی میں آنے سے پہلے
...اور یہاں تو لڑائی جیسے شغل تھا سب کے لیے عام بات تھی
اسکی آنکھوں کے موتیوں کو صاف کرتی وہ اسکے ہونٹ کے زخم سے نگاہ چرا
...گئیں
ولی انکے بس اور اختیار سے باہر تھا.. جبکہ شہریار.. کی اس حرکت پر وہ کافی
غصے میں تھیں.. چچی نے واویلا مچانا چاہا مگر سکند انھیں اپنے ساتھ کمرے
...میں لے گئے

... ملازمہ سے کہہ کر انھوں نے اپنی فی نویلی دولہن کے لیے ناشتہ لگوا دیا

... جبکہ ملازمہ کامنہ بھی جاناں سے بگڑا ہوا تھا

اسکے علاوہ زرش کی نرم نظریں اسپر تھیں وہ ہی کھانا لگا رہی تھی تبھی دادی

.. اور ولی بھی وہاں داخل ہوئے تو دادی نے ناگواری سے اپنی بہو کو دیکھا

بہت خوب رقیہ بہت خوب تمھاری جیسی... جاہل عورت میں نے نہیں

دیکھی آج تک... تمھارے شوہر کے قاتلوں کو بیٹھا کر کھلا رہی ہو... ارے

میں کہتی ہوں ڈوب مرو "دادی انھیں جھاڑتی.. جاناں کے بال مٹھی میں

.. جکڑ گئیں

آہ " اتنی شدت سے انھوں نے اسکے بالوں کو.. جکڑا تھا کہ جاناں کی آہ نکل

... گی.. جبکہ آنکھوں کے گوشے نم ہو گئے

گالی) میرے گھر کا ایک تکرابھی تو نہیں کھائے گی.. میرے بچے کو کس

.... بے رحمی سے مار دیا

اسکا سرتن سے جدا کر دیا۔ اور یہاں تجھے میں ناشتے ٹھونسواو۔۔۔ ہیں " وہ
.. اسکو جھنجھوڑتی چلائیں.. جبکہ جاناں رونے لگی

بچ.

.. چھوڑ دی.. م مجھے " وہ التجائی نظروں سے انھیں دیکھنے لگی

جبکہ انھوں نے اسکے دھان پان سے وجود کو دور دھکیلا اور وہ ولی کے
... قدموں میں جاگیری جو تن کے کھڑا تھا

اے شکلا.. سوٹی کہاں ہے میری اس منحوس کی صورت سے ہی گھنارہی
ہے مجھے " وہ ملازمہ سے بولی تو وہ ملازمہ دوڑ کر انکی چھڑی لے آئی جن سے
.. اکثر وہ خود بھی پیٹ جاتی تھیں

ز ریش کے لیے یہ لمبے ناقابل برداشت سے ہو گئے.. جبکہ جاناں پتے
... کی طرح کانپ اٹھی

کیا کر رہیں ہیں اماں جان آپکے بیٹے کی یہ قاتلہ نہیں ہے.. " رقیہ بیگم بیچ میں
.. آئیں تو انھوں نے اسے جھٹکا.. اور شکلا سے چھڑی لی

... جبکہ جاناں خوف سے روتی... ولی کے قدموں میں پناہ لینا چاہ رہی تھی
م.. مجھے جا.. جانے.. مجھے مجھے جانے.. دیں " وہ پیچھے کھسکتی رو رہی تھی
" .. دل پھٹنے کو تھا

معاف کر دیں بڑی بی.. " زریش دوڑ کر اسکے اگے ائی
جبکہ دادی نے اسقدر حمایت پر زریش کو.... اس چھڑی سے بری طرح
.. دھن دیا

... ہٹ نمک حرام " اسکی سسکیاں گونج رہیں تھیں
... جبکہ اب باری جاناں کی تھی
... جس کے پاؤں پر ایک چھڑی لگی
.. اور وہ تلملا گئی

یہ سوہان روح منظر... سب دہشت ناک نظروں سے دیکھ رہے تھے اگر غلطی سے یہ منظر... سادام خان دیکھ لیتا تو یقیناً... چوہدریوں کے پورے... گاؤں کو آگ لگا دیتا

ایک کے بعد ایک لگنے والی چھڑی اسکے نازک کومل وجود پر نشان چھوڑ رہی... تھی

.. جبکہ وہ اس بے حس کے قدموں تلے مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی بس کریں دادی مر جائے گی تب بھی سکون نہیں ملے گا.. زندہ رہنے قابل... چھوڑ دیں "وہ بولا... تو انکی سانسیں پھولنے لگیں تھیں ویسے بھی... انھوں نے اسکے قریب تھوکا... اور جا کر تخت پر بیٹھ گئیں... دونازک وجود... بے بسی سے سسک رہے تھے

.. رقیہ بیگم جاناں کے پاس آئی... اور ولی کی طرف سراٹھا کر دیکھا بہت پشاور گے ولی.. بہت " انکی اپنی آنکھیں بھیگ گئیں... اور وہ جاناں کو اٹھانے لگیں

اے بہو.. دور رہو اس سے دوبارہ اسکے پاس تمہیں دیکھا تو شہر والے گھر..
... بھیجوا دوں گی " وہ ہاتھ نچا کر غضب سے بولیں
زریش تو خود کو خود ہی سمیٹتی اٹھ گئی

جبکہ جاناں کی بھیگی آنکھیں ان ناز برداریوں کو یاد کر رہی تھیں جو اسکے باپ
... کے گھر میں اسکے لیے تھیں

اے اٹھ " دادی بولیں... جبکہ وہ شخص جو کچھ دیر پہلے وہیں کھڑا تھا وہاں
.. سے چلا گیا.. اب وہ تنہا تھی

انہوں نے دوبارہ کہا.. تو وہ.. اپنی جگہ سے اٹھی جسم میں جلن سی لگ رہی
تھی اس سخت سردی میں ہلکی سی ٹھکر گویا پوری سردی دکھتی تھی اور
.... یہاں تو اس کا قیدیوں کی طرح ریمنڈ نکالا جا رہا تھا

وہ اٹھی

جامیرے لیے چائے بنا " وہ نخوت سے بولیں تو.. جاناں کچن میں آگئی ...

...پورا کچن ہی خالی تھا.. اسے چائے بنانا کب آتی تھی .

مگر اندازا تھا.. کہ کیا کچھ ڈلتا ہے.. وہ اپنے کانپتے ہاتھوں سے.. چائے بنانے کی کوشش کر رہی تھی.. کہ اس سے چولہا ہی جلنے میں نہیں دے رہا تھا.. اسے بمشکل جلایا.. اور اپنے ہاتھوں کو سینکنے لگی.. کچھ تقویت پاتے ہی... وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی

مر گئی وہ.. (گالی) جادیکھ کیا بنا رہی ہے "دادی چلائی تو اس نے بچوں کی طرح... اپنے آنسو صاف کیے

اور فریج سے دودھ نکال کر وہ.. چائے بنانے میں جلد ہی کامیاب ہو گئی.. اس نے چائے انڈیلنے کی کوشش کی مگر اسکو صحیح طریقہ معلوم نہیں ہو رہا تھا...

... اور دوبارہ جب کوشش کی تو ساری چائے الٹ دی وہ چلا کر دور ہوئی سد شکر اسکا پاؤں ہاتھ بچ گئے تھے مگر چائے.. ملازمہ نے یہ سارا منظر دادی کے کان میں بھر دیا.. اور وہ دوبارہ چھڑی اٹھاتی اسکے سر پر تھیں جبکہ وہ

بری طرح روتی بیٹھتی چلی گئی اور ان سے ہاتھ جوڑ جوڑ کر... معافی مانگنے لگی..
جس پر صرف دو تھپڑ مار کر وہ اسے ہزار صلواتیں.. بدعائیں دیتیں.. چلی
... گئیں.. اور شکیداسے چائے بنانے کا کہا

.....

گھر سے نکلتے ہی اسے اپنے لفظوں اور اپنے برے رویے کا بری طرح احساس
... ہوا

... وہ کس طرح اسکو اسکے باپ کو... اپنے احسانوں تلے دبا رہا تھا
اسے شرمندگی نے گھیرے میں لے لیا.. وہ ایسا بالکل نہیں تھا.. پھر کس..
... ٹریک پر اتر کر وہ اپنی محبت کو ٹریٹ کر رہا تھا
... اسنے خود پر لعنت ملامت کی

... اور ڈیرے پر چلا گیا

اج ایک دو لوگ اس سے اپنے مسئلے ڈسکس کرنے ارہے تھے جس کی وجہ
... سے وہاں جانا بھی ضروری تھی

.. تبھی وہ آنزہ کا معملہ رات پر ڈالتا خود

ڈیرے پر آگیا دل میں سکون بھی تھی کہ اسنے اسے اپنے کمرے میں لے جا
... کر سب پر واضح کر دیا تھا کہ وہ فقت اسکی ہے

.....

ایک دن اور بس ایک۔ دن ہی تو تھا یہ جو.. شاید اتنا لمبا تھا کہ اسکو لگا ساری
... عمر بیت گئی

اپنی 20 سالہ زندگی میں اسنے اتنے کام نہیں کیے تھے جتنے یہاں اس گھر میں
.. اس عورت نے لے لیے تھے.. اور ہلکی سی بات پر.. اسکا تشدد بھر انداز

... وہ بارہ بجے تک... انکے پاؤں دباتی رہی.. دباتی رہی

... یہاں تک کہ اسکی انگلیاں اکڑ گئیں تھیں

.. مسلسل وہ روے جا رہی تھی

جاناں بی بی آپ جائیں میں دبا دیتی ہوں "زریش نے کہا.. تو جاناں نے خود
...سے بھی چھوٹی لڑکی کو.. دیکھا جو اسکی وجہ سے صبح پیٹی تھی

..وہ.. وہ جاگ جائیں گی " جاناں خوف زدہ ہوئی

کچھ نہیں ہوتا.... آپ جائیں آپ تھک گئیں ہیں "زریش بولی تو جاناں سر
...ہلاتی اٹھ کر کمرے میں ائی

.... اور بیڈ پر ایک دم ڈھیر ہوتی وہ اتنا روی اتنا روی... کہ دل پھٹنے کو تھا
...لا لا مجھے بچالیں... لا لا یہ بہت ظالم ہیں "اسکی سسکیاں ابھر رہیں تھیں

...جبکہ پیچھے دروازے میں کھڑا وجود بھی یہ سب سن رہا تھا
.. اور اسکا خون کھول گیا اسکی تحویل میں وہ کسی اور کو یاد کرتی

...وہ چمڑی نہ کھینچ دیتا

....وہ اس تک پہنچا

.... اور اسکے ساتھ ہی لیٹ گیا

بے باکی.. سے جبکہ جاناں بھکلا کر اٹھتی کہ ولی نے اسکے بالوں کو مٹھی میں
.. جکڑ کر... اپنے چہرے کے نزدیک اسکا چہرہ کیا

... اسکے گلابی چاند کی طرح دکتے چہرے پر نیلے نشان تھے

ظالم تو ہیں ہم لوگ مگر تمہارا وہ لالا تمہیں یہاں بچانے کبھی نہیں اے گا
... میری جان.. تو اس سب کی عادت ڈال لو.. "وہ سنجیدگی سے بولا

... جبکہ بال اب بھی اسکی پکر میں تھے

مجھے چھوڑ دیں.. جانیں دیں مجھے میرا کوئی قصور نہیں ہے "جاناں شاید اس
.. سے ہمدردی کی کوی توقع رکھ رہی تھی

... جبکہ ولی ہنسا

تمہیں چھوڑ دوں تمہیں جانے دوں "وہ اسکو دونوں شانوں سے سختی سے
... پکڑ... کر اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے پوچھ رہا تھا

جاناں بے بسی سے اسے کنفیوز سی دیکھ رہی تھی اسکی آنکھیں شعلے اگل رہیں
.. تھیں

کیا کیا تھا میرے باپ نے چلو تم بتاؤ... پیار.. تمھاری ماں بھی تو اس ڈھونگ میں شامل تھی اسے زندہ کیوں رکھا ہوا ہے آج تک جو ب دو "وہ چنگھاڑا۔ اور اسے دور جھٹکا.. پوری قوت سے جاناں کا سر بیڈ کروں سے لگا.. وہ سر .. تھا متی رودی

جب میرے باپ کو نہیں بخشا تمھارے باپ نے تو مجھ سے کیا امید ہے یہاں جو کچھ تمھارے ساتھ ہو گا صرف میرے حکم پر ہو گا.. اب دفع ہو جاو.. اپنا منہ لے کر.. اور... اپنا لباس تبدیل کر کے میرے پاس او.. پانچ منٹ ہیں تمھارے پاس "وہ اسپر جھکتا.. بولا.. جاناں کی آنکھیں پھیل گئیں

... انھونی کا احساس بری طرح ہو رہا تھا
.. جاو " وہ اسے ساکت دیکھ کر دھاڑا

جاناں اٹھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا.. صبح سے کچھ کھایا بھی نہیں تھا..
اوپر سے جو وہ سمجھ رہی تھی روح پہلے ہی پرواز ہو جانے کو تھی چکرا کر..
... اسی کے قدموں میں گیری

ولی کے اندر تک نفرت اتر گئی

... کب تک چلے گی یہ ڈرامے بازی..

بہت جلد تمہیں میری آگ کی مانند قربت میں پھنسنے ہے.. جھلسا دوں گا مگر
زندگی بھر بخشوں گا نہیں... "وہ اسکے کان میں پھنکارتا اسے ویسے ہی.
... چھوڑے

... اپنے ڈیرے پر پھر سے چلا گیا

.....

... وہ کمرے میں داخل ہوا تو رات دیر ہو چکی تھی

.. مگر آئزہ کو جائے نماز پر دیکھ کر... وہ اسکے پر نور چہرے کو دیکھ کر مسکرا اٹھا

آنزہ نے پیچھے آہٹ محسوس کی اور وہ اپنی جگہ سے اٹھی آنسوؤں سے ترچہ
.. صاف کیا... شہریار اسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا

.... سفید دوپٹے کے حوالے میں وہ اسکے دل کے تاروں کو چھیڑ رہی تھی

... وہ اگے بڑھی اور اسکی طرف دیکھا

. پانی لاواپکے لیے "وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

شہریار کو خوشی کا احساس ہوا اور وہ پل میں اسے اپنے بازوؤں کی نرم پر جوش
.... گرفت میں لے گیا

.... ایم سوری آنزہ "وہ اسکے گال پر ہاتھ پھیرتا بولا

میں غصے میں تمہارے ساتھ بہت نا انصافی کرچکا ہوں... بس مجھ سے

.. برداشت نہیں ہوا کہ.. تم نے وہ پیپر سائن کر دیے

... مگر شاید

میں اچکے غلام کی حثیت رکھتی ہوں صرف اور غلاموں کو صفائیاں نہیں دی
... جاتی... آپ کو کھانا لا دوں " وہ بولی تو شہریار.. اسکا چہرہ دیکھنے لگا
... اور سے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا

... آئزہ میری بات کا مطلب وہ نہیں

شہریار اچکے کو کیا ہو گیا ہے... آپ مجھے کیوں صفائیاں دے رہے ہیں.. میں
اچکے لیے کھانا لاتی ہوں.. اور اسکے علاوہ آپکی خدمت کے لیے جو آپ
... چاہیں گے میں کر دوں گی

مگر آپ مالک ہیں آپ کا ہے یہ سب.. اپ دو منٹ میں میرے ماں باپ کو
" بھکاری بنادیں گے... اور میں ایسا تو نہیں چاہتی میں کھانا لاتی ہوں
.. وہ کہہ کر اسے حیران و پریشان چھوڑتی آگے چلی گئی
... جبکہ شہریار وہیں جم گیا

.....

وہ آج پھر سو نہیں سکا تو... صبح کی کرنیں نکلنے سے پہلے ہی وہ ڈیرے سے نکل کر... آبادی کی طرف چلنے لگا... یہاں تک کہ وہ اسی گھر تک پہنچ گیا... مگر فاصلہ اب بھی کافی تھی وہ اگے بڑھا.. اور بالکل اسی روز کی طرح وہی نسوانی... چیخ اسکی توجہ کھینچ گئی

جبکہ ایک چیخ کے بعد آج چیخ نہیں روکی.. درد سے دوہرا ہوتا کوئی چلا رہا تھا...

... اور پھر اچانک وہ چیخیں دم توڑ گئیں اور بالکل اسی طرح خاموشی چاہ گئی شہاب کے ماتھے پر کئی بل نمودار ہوئے وہ ایسا شخص نہیں تھا جو کسی کی کتیر... کرتا کسی کے ہونے نہ ہونے سے اسے کون سا فرق پڑتا تھا... مگر یہ چیخ اسکو عجیب کیفیت کا شکار کر دیتی.. وہ اگے بڑھنے لگا سفید شال لیے وہ گھنی مونچھوں اور سفید رنگت والا... شخص پوری شان سے چلتا...

آبادی میں آگیا... کہ ایک کسان اسے نظر آیا جو اپنا کھیتی باڑی کا سامان لیے
... کھیت کی طرف بھڑ رہا تھا

شہاب نے اسے روک لیا جبکہ وہ اسکی ان بان دیکھ کر سمجھ گیا کہ نوابوں
... سے اسکا کوئی تعلق ہو گا تبھی موادب ہوا

یہ یہاں چیخنے کی اواز کیوں آتی ہے "وہ جانتا تھا کافی نون سینس سوال کر رہا
... تھا.. مگر وہ خود کو بعض نہیں رکھ سکا

.... وہ جی بیلا ہے اس کا شوہر بڑا ظالم ہے جی

بہت مارتا ہے بہت مارتا.... نہ جانے کیا کیا ظلم ڈھاتا ہے کہ.. بچی ایسے دل
ہار کے چیختی ہے.... اب تو باو ہمیں عادت ہو گئی ہے لگتا آپ نئے ہیں یہاں
..." وہ مسکرایا خوشامد کرنے لگا

.. کبھی سادام کو نہیں بتایا تم لوگوں نے " وہ اسی گھر کو دیکھتا پوچھنے لگا

... وہ جی خان صاحب کو کیا بتاتے... انکے پہلے ہی بہت مسلے

بکو اس بند کرو.. یہ اسکا گاؤں ہے اور یہاں کوئی شخص.... مصیبت میں ہے
اور اسے علم نہیں "وہ اچانک غصے سے بھڑکا.. کسی ان دیکھے سے اسے نہ
... جانے کیوں.. ہمدردی ہو رہی تھی اور یہ پہلی بار تھا
.. کسان خاموش ہو گیا

..... جاو" اسنے کہا.. اور پلٹ گیا

... کل وہ خود سے دوبارہ یہاں آنے کا ارادہ رکھتا تھا
سادام واقعی اپنے جھمیلوں میں بری طرح الجھا ہوا تھا اوپر سے وہ اب
شراب بھی پینے لگا.. تھا... جس کی بنا پر اکثر اسکی طبیعت خراب رہنے لگی
تھی... آدھے سر میں درد سا ہوتا تھا

.....

خان "عنایت نے دیکھا سادام خان بکھرے سے حویلی میں اپنے سلطان
... کی کمر پر ہاتھ پھیر رہا تھا

جو آج ہی باپ بنا تھا وہ خوش تھا اسکی بیوی بھی خوش تھی.. مگر سادام تو
... خوش نہیں تھا

عنایت کے پکارنے پر وہ اس بکھرے حوالے میں بھی اپنی شخصیت کا اثر اسپر
... چھوڑتا.. مڑا

... خان دلشیر مر گیا "عنایت جیسے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا
.. جیسے وہ خود اس بات پر کھول رہا ہو

سادام کی سرخ آنکھوں میں مزید سرخی پھیلی.. وہ عنایت کے قریب آیا..
.. اور بنا لحاظ کے اسکے منہ کو تھپڑوں سے سرخ کر دیا
... عنایت خاموش کھڑا رہا

تمہارا پھینچنے سے پہلے اسکا پاس کون پہنچا.. عنایت بادشاہ "وہ خون کے
... گھونٹ بھرتا بولا

... عنایت نے خاموش رہنے میں عافیت سمجھی

... جبکہ وہ غصے سے اسکا گریبان پکڑ گیا

بولتا ہے یہ.. تجھے الٹا لٹکا دے.. عنایت تجھ سے غداری کی بو آ رہی ہے " وہ
... خون آشام آنکھوں سے دیکھتا دھاڑا

خان اپکا میرا نمک کا رشتہ ہوتا تو غداری کے امکان تھے مگر ہمارا روح کا رشتہ
ہے اور آپ سے غداری کا مطلب میں نے اپنے ماں جائے سے غداری کی
ہے... مگر آپ فکر نہ کریں... آپ پر الزام لگانے والا اور جاناں بی بی کے
ساتھ یہ سب کرنے والا اپنے انجام تک ضرور پہنچے گا " وہ عزم سے بولا..
اور یہ بات سادام خود بھی جانتا تھا کہ.. وہ اس سے کبھی جھوٹ نہیں بولتا..
... تبھی اسے دھکا دے کر وہ باہر نکلا.. عنایت اس کے پیچھے پیچھے تھا

شہاب صاحب نے حکم دیا ہے کہ آج.. بی بی کو اٹھالیا جائے " وہ اسکو بتانے
لگا..

".. کافی دیر لگا دی

... وہ جیسے جتا گیا کہ اسکا حکم ماننے میں دیری برتی گئی ہے.. عنایت سر جھکا گیا

جاو اور اس طرح لے کر آنا.... کہ اسے چھونہ سکے کوئی ورنہ کے اگے تم جانتے ہو "وہ دھمکی دیتا بولا.. اور کافی دنوں بعد اسنے.. حویلی کی طرف قدم .. بڑھائے فضل خان نے بیٹے کو اتے دیکھا اسکے پیچھے شہاب بھی تھا ... ہماری جاناں صیچی نہیں ہے.. سادام خان... " وہ بے چینی سے بولے ... تو سادام نے انکی طرف دیکھا

خود کو جو خود برباد کرتا ہے.. اسکا ہم کچھ نہیں کر سکتا. " دو ٹوک بات کہہ کر اسنے شائلہ کو کھانے کا اشارہ کیا.. جبکہ نور بھی آج کل یہیں نظر آنے لگی تھی

"... سادام

بابا سائیں... ہم اپنے اصولوں کے خلاف کبھی نہیں جائے گا.. دوبارہ اس ... موضوع پر بات کرنا نہیں " اسنے اپنی ماں کو کھانا لگاتے دیکھا اور ... چپ چاپ کھانا کھانے لگا

وہ مزید کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتا تھا اگر وہ اس موضوع پر کوئی بات کرتا
.... تو ضرور وہ چوہدریوں کے پاس سے اسکو.. لے آتا

.....

وہ مہارانی کیا کر رہی ہے جو نکلی نہیں " وہ غصے سے بولیں... تو شکیدا... نے
.. اسکی طرف دیکھا

... بڑی بی بی میں دیکھ کر او " وہ زرا جھک کر چلا کی سے بولی

.... ہاں جازرا " انھوں نے اثبات میں سر ہلایا

تو وہ جلدی سے ولی کے کمرے کی طرف بڑھی... کہ پیچھے سے بڑی بی بی نے پھر
.. سے پکارا تو وہ چھم سے انکے پاس ای

زرا دیکھ لیو اچھے سے.... " وہ معنی خیزی سے بولیں تو شکیدا انکی بات کا مفہوم
.... سمجھتے ہوئے... اثبات میں سر ہلا گئی

اور تیزی سے ولی کے کمرے کی طرف بڑھی.. دروازہ بجایا مگر دروازہ تو کھلا
تھا وہ اندر آگئی تو जानاں کو بے ترتیبی سے بستر پر پڑے دیکھ وہ منہ پر ہاتھ رکھ
... کر... اسکے نزدیک آئی

اسکے سر پر چوٹ کا نشان تھا جبکہ... وہ اپنے حال سے بے حال پڑی تھی شکلا
.. باہر بھاگی

ہاے بڑی بی مرگئی لگتا ہے مرگئی "وہ چیخی تو رقیہ جلدی سے ولی کے کمرے
میں گئی اور وہاں کا نظارہ دیکھ.. وہ اس تک پہنچی جب کے پیچھے پیچھے دادی
... بھی آ گئیں تھیں

اس ڈرامے باز کو اٹھا پہلی عورت ہے.. جو "وہ چپ ہوئیں رقیہ اس نازوں
... سے پلی لڑکی کو سمیٹ رہیں تھیں جبکہ آنکھیں بھی نم تھیں
.. شکلا ڈاکٹر کو بلاو "وہ زرا سخت لہجے میں بولی

.. تو شکلا نے ڈاکٹر کو کال کر ہی لی

.. جب تک ڈاکٹر نہیں آیا وہ سب وہیں رہے

کمزور ہیں یہ... اور شاید خوراک بھی نہیں لی "وہ دوائیاں لکھتا اسکے زخموں
...سے نظر چراتا بولا

اور رقیہ بیگم کے ہاتھ میں پرچہ تھا کر چلا گیا.. جبکہ.. دادی اسے باتیں سنا
رہیں تھیں جو ہوش میں بھی نہیں تھی اسکے بازوؤں میں ڈریپ لگادی گئی تھی
رقیہ بیگم اسکے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرتی رہیں... اور بڑی بی خود ہی بول
....بول کر تھک کر چلی گئیں

تو نرم ہاتھوں کی گردش پر جاناں کی آنکھ کھلی.. اور اسی مہربان عورت کو
...اسنے اپنی پیشانی چومتے دیکھا

...تبھی دھڑ سے دروازہ کھول کر ولی اندر داخل ہو گیا
تو آپ بھی اس ڈرامے باز کی حرکتوں سے متاثر ہو گئیں "وہ تمسخر سا ہنستا..
ماں کو دیکھتا... ڈریسنگ کے پاس آیا.. اور اپنے بال بنانے لگا.. جاناں اسے
..خوف زدہ سی دیکھ کر اٹھ کر بیٹھی

بیٹالیٹ جاو.. تمھاری طبعیت نہیں ٹھیک " انھوں نے اسے روکا جبکہ.. ولی
.. کو اسکا خوف محسوس کر کے تقویت سی ملی

جاناں نے نفی کی اور اٹھ کر بیٹھی.. ولی بھی اب اسے دیکھ رہا تھا کچھ ایسی
نظروں سے کہ پانی جاناں کے حلق سے نہیں اتر رہا تھا.. جو.. اماں اسے پلا
... رہیں تھیں

... جاناں نے پانی کا گلاس ہٹا دیا.. اور.... رونے لگی

... کیا ہوا میری جان " انھوں نے اسے بانہوں میں بھرا

یہ... یہ م.. مجھے گھور رہ.. رہیں ہیں " وہ مسکتی ہوئی خود کو... انکے سینے میں
چھپا گئی.. جبکہ اماں نے افسوس سے ولی کو دیکھا جو شانے اچکا گیا.. مگر اس
.... ادا پر اسکا دل دھڑکا

.... اسکا انداز بہت بھایا تھا

کچھ نہیں ہوتا چندا.. ایسے مت رو چلو شاباش میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں "
.. وہ اٹھنے لگی

نہیں پلیز۔ آپ مت جائیں " وہ انکا ہاتھ تھام گی جبکہ... ولی نے تیوری چڑھا
... کراسکو دیکھا

.... اور جاناں کا ہاتھ انکے ہاتھ پر سے ہٹا چلا گیا

.. اسکا دل چڑیا کی طرح سہا ہوا تھا

اماں اسکے سر پر پیار کر کے.... اسکے لیے کھانا لینے چلی گئیں جبکہ ولی.. نے
... دروازے کی کنڈی چڑھا کر اسکو چیخنے پر مجبور کر دیا

.. جا... جائیں آپ.. اپ یہاں سے.. " وہ سسک کر روتی دور ہونے لگی
جبکہ ولی اسکے نزدیک آیا۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا جاناں اسکے
چوڑے سینے میں سمائی

اتنا ڈر مجھے اچھا لگا.... " وہ اسکے بال اسکی گردن سے پرے دھکیلتا ایکدم...
.. اسپر جھکتا کہ جاناں کسمسا کر اسکی گرفت سے نکلی
... وہ رورہی تھی مسلسل۔ رورہی تھی

ولی نے غصے سے اسکے بال جکڑے اور اچانک اسکی گردن پر جھکتے۔ وہ کافی شدت دیکھا رہا تھا۔۔۔ جاننا سسکتی رہی۔۔۔ اور اسکے نشانوں میں مزید اضافہ کر کے اسکو تڑپا کر وہ۔۔۔ مطمئن سا دور ہوا

.. آئندہ جھٹکنے کا سوچا تو تمہارا حشر بگاردوں گا "وہ اسکو روتا دیکھ بولا

... چلواٹھو۔ اور میرے پاؤں دباؤ "وہ اسے زچ کر تا بولا

... تبھی۔۔۔ دروازہ بجا تو اسنے براسا منہ بنایا

ولی دروازہ کھولو "وہ بولیں تو جاننا اپنی ڈریپ کی پرواہ کیے بنا دروازے تک پہنچی

.. انٹی مج۔۔۔ مجھے مجھے اس کمرے

. شیٹ آپ "وہ دھاڑا جاننا رک گئی

... واپس ادا دھر "وہ وہیں سے چیخا۔

.. جاننا ہونٹ کاٹتی۔۔۔ پلٹی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی وہ

بیڈ پر بیٹھ گئی

اماں آپ کھانا رکھ دیں... مجھے بھی بھوک لگی ہے "وہ کھانا ان سے لے کر
.. بولا تو وہ اسپر تر سیلی نگاہ ڈالتی.. باہر نکل گئی

... جاو کمرے کو کنڈی لگاؤ "وہ گھور کر بولا

... تو جاناں اٹھی ڈریپ تو ہاتھ سے نکل گئی تھی

.. وہ دوبارہ اسکے سامنے بیٹھی

.. کھانا کھاؤ "اسنے اگلا حکم دیا

... جاناں سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا

مگر وہ کانپتے ہاتھوں سے.. نوالہ توڑ کر منہ میں رکھتی کہ ولی نے اسکا ہاتھ

.. پکڑا... اور دانتوں تلے اسکی نازک انگلیاں لے لیں

... آہ "جاناں سسکی

... مزے کا تھا "وہ مسکرایا.. اسے زچ کر کے سکون مل رہا تھا

اور اسی طرح وہ اسے کھیلا تارہا اور خود بھی کھاتا رہا جبکہ جاناں کے آنسوؤں
ٹوٹ ٹوٹ کر ماتم کر رہے تھے خود کے ہونے پر

.....

پھرے دار کی نظر اسپر پڑی اور وہ اس سے پہلے انپر چیخ کر دوڑتا شہاب نے
... اپنے ہاتھ کی بندوق کا پیچھا حصہ اسکی کنپٹی پر مارا اور وہ بے ہوش ہو گیا

... اسنے عنایت کو پھر سے... اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا

... اسے یہ کام کرنے میں خوب مزہ آ رہا تھا

... حویلی کی دیوار کافی اونچی تھی

اور کسی کے آجانے کا خوف الگ... مگر بمشکل ہی صحیحی وہ دیوار پھلانگ گے
دونوں کے دیوار پھلانگتے ہی کتے بھونکنا شروع ہو گئے.. اور شہاب کا دل کیا
... اپنی بندوق سے انھیں اڑا دے

... جبکہ عنایت نے... انکے بھونکتے منوں میں دوائی پھینکی

.. شہاب اسے حیرت سے دیکھنے لگا کیونکہ کتے سوچکے تھے
جانتا ہوں صاحب ولی کتے شوق سے پالتا ہے اور یہ وہ کتے ہیں.. جو لمبے میں
... ماس کو تن سے جدا کر دیتے
... اسنے کہا تو شہاب نے سر ہلایا اور وہ... آگے کی طرف بڑھنے لگے
ان ہزاروں کمروں میں سے کس کمرے میں کون ہے وہ.. اب "شہاب
.... جھنجھلا یا سا بولا
... عنایت نے ایک تصویر کھولی.... اور اسے غور سے دیکھنے لگا
... اب یہ کیا ہے " شہاب نے چیڑ کر پوچھا
... تصویر حویلی کے اندر کی... اور جہاں تک مجھے خبر ہوئی تھی
آئزہ بی بی کے ساتھ ہی ہوتی ہیں وہ.. تو یعنی انکے کمرے میں ہوں گی " وہ
... دماغ لڑاتا بولا

ویسے یہاں تمہارے ریسورسز کیسے ہیں... کوئی بلبل تو نہیں پال رکھی "وہ
...دانت نکالتا عنایت کو شرمندہ کر گیا

مطلب دال کالی ہے بتاتا ہوں تمہارے مالک کو میں "اسنے سر ہلایا تو عنایت
نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور وہ دونوں اسی طرح چھپتے چھپاتے اندر کی جانب
...بڑھے

اور لاونج. میں آگئے.. سردی کے باعث دونوں ہی بری طرح ہاتھ مسل
رہے تھے.. ابھی وہ سہولت سے لاونج میں کسی کو نہ پا کر... عنایت کے
...بتائے گئے کمرے کی طرف بڑھتے کہ.. دروازہ کھلا
...اور ولی کمرے سے باہر نکلا

شہاب اور عنایت وہیں جم گئے... وہ لاونج کی لائٹیں کھول کر... اس سے
پہلے انھیں دیکھتا کہ ایک صوفے کے پیچھے اور دوسرا بڑی ساری الماری کے
پیچھے چھپا مگر یہ عارضی تھا اگر وہ جلد اندر نہ جاتا تو وہ دونوں پکڑے جاتے اور
...یہاں سے بچ پاتے یہ نہیں

...سادام سے ضرور مرتے
...وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا پیچھلے باغ کی طرف نکل گیا
..دونوں کے ہی دماغ میں جاناں کا خیال آیا
...اور دکھ سے دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے
...ہمیں اپنا کام کرنا چاہیے.. "عنایت نے کہا
...مگر یہاں سے نکلنا اب آسان نہیں" شہاب نے گویا اسے حقیقت بتائی
اور وہ دونوں پھر بھی اندر بڑھے اور... انزہ کے کمرے کا دروازہ... بند دیکھ
...کر عنایت نے اس مشکل پر جھنجھلا کر زمین پر پاؤں مارا
جبکہ شہاب ہنسا.. اور اسنے.. اپنی جیب سے.. اپنا شاندار اعلیٰ نکالا.. اور
بڑی ٹینیک سے.. دروازہ کھول کر وہ اسے ایسے دیکھ رہا تھا.. کہ عنایت ابھی
اسکے قدموں میں جھک کر اسے داد دے گا.. جبکہ عنایت واقعی کافی
..ایمپریس ہوا

لگتا ہے آپ نے کافی چوریاں کی ہیں وہاں "وہ بڑبڑایا.. جبکہ شہاب اپنے

.... ٹیلنٹ پر چوری کا نام سن کر منہ پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا

... بستر پر نازک سا وجود سکڑا سیٹا پڑا

تھا.... وہ دونوں ہی اسے دیکھ نہیں سکتے تھے... کیونکہ یہ سادام کی طرف سے

اجازت نہیں.. تھی مگر اسکو لے کر کیسے جاتے... کیونکہ چھونے پر بھی

... پابندی تھی

تبھی... شہاب مزید وقت ضائع کیے بنا... اس کے نزدیک ہوا اور.. اس نے کمبل

.... ہٹایا تو لمبے بھر کے لیے ٹھہر سا گیا

وہ ہوش و خرد سے بیگانی... اپنے حسن سے بے پرواہ پڑی تھی کہ شہاب کی

... نگاہ اس پر سے ہٹنا بھول ہی گئی

عنایت نے یہ منظر نا پسندیدگی سے دیکھا... اور اس سے پہلے وہ کچھ کرتا..

... شہاب کے تاثرات سخت سے ہوئے

شاید اسے احساس ہو گیا تھا وہ اسکے دوست کی نشانی تھی... جس کی وجہ سے وہ شراب پینے لگا تھا... اسکے اندر جیسے آگ سی جل رہی تھی.. اور اس آگ کو یہ لڑکی ہی بجھا سکتی تھی.. اس بات کا اندازا شہاب کو اسکو دیکھ کر ہو گیا..
.. اسنے زور سے اسکا شانہ ہلایا اور زر ریش جی جان سے کانپتی اٹھ بیٹھی
خود پر جھکے شہاب کو دیکھ کر وہ چیختی کے عنایت کو بھی دیکھ کر اسکا سانس جیسے
.. رک گیا

.... مطلب بلاوا آگیا تھا... یعنی وہ آگیا.. تھا
.. اسنے ارد گرد دیکھا... وہ نہیں تھا
..... لڑکی شرافت سے چل رہی ہو یہ کوئی اور طریقہ اپنانا
.... گولیوں کی تڑتڑ آواز پر.... وہ دونوں مڑ کر.. دیکھنے لگے
... مجھے لگتا ہے اسے اندازا ہو گیا ہے "عنایت بولا
.. تو شہاب نے.. دانت پیسے کاش اپنے ہاتھوں سے وہ اسے مار دیتا

ہمیں یہاں سے بھاگنا ہو گا" عنایت نے اس کے جھے ہوئے وجود کو ہلایا.. اور
دونوں آخری نظر زریش پر ڈال کر... وہ اس کھڑکی سے ہی.. اگے..
..کیطرف کودے

ولی کی بندوق سے نکلی گولی نے انکا تعقب ضرور کیا مگر افسوس کے دونوں
..میں سے ایک کو بھی نہ لگی.. اور

....وہ دیواریں پھلانگ کر... بھاگے تھے

.وہ بچ گئے تھے.. اب آگے والے سے کون بچاتا انھیں

.....

بے ہوش کتوں کو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی.. جبکہ یہ کتے وہ نہیں تھے جو
رات کو سوتے.. اسنے دروازہ کھلوا یا تو چوکیدار بھی انگ رہا تھا جبکہ اسے یہ
دیکھ کر خطرہ محسوس ہوا کہ گارڈ تو خونم خون باہر پڑا تھا

وہ اندر کی جانب بڑھا اس طرح ڈھونڈتا تو اسے وقت لگتا اور جو آیا تھا اپنے
مقصد میں کامیاب ہو جاتا.. تبھی اسنے باہر کھڑے ہو کر فائرنگ کی گویا

انھیں اطلاع دی تھی... کہ وہ جان گیا ہے... تبھی وہ لوگ بھاگے اور... وہ
سارے گھر والوں کو ویسا ہی چھوڑے اندر اپنے کمرے میں چلا گیا جہاں
...جاناں بھی جاگ گئی تھی
...ولی نے موبائل اٹھایا

ہاں وہ حرام زادہ اپنے بندوں کو آج بھیج چکا ہے حویلی کے باہر سیکیورٹی
سخت کرو... "اسنے اپنے خاص ملازم سے کہا... اور فون بیڈ پر پھینک کر سہمی
...ہوئی جانناں کو دیکھا

...تم "وہ اس تک پہنچا.. جانناں کی چیخ سی نکلی
تم اپنی شکل اس کمبل میں گم کر لو کبھی میں سارا لحاظ بلا طاق رکھے.. ابھی
تمھیں چیونٹی کی طرح مسل دوں "سنسنا تا لہجا.. جانناں کی ریڈ کی ہڈی میں
...سنسنی دوڑا گیا

وہ اس سے فاصلہ بناتی... کمبل میں دبک گئی.. اور کمبل سر تک تان لیا... ولی
...نے غصے سے اسکی طرف دیکھا

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اندر چھپا وجود کانپ رہا ہے اس وقت.. اسے
...سadam پر شدید غصہ تھا نا جانے صبح کیسے ہوتی اور وہ ایک نئی
...چوٹ اسکے دل پر مارتا

.....

دن کا سورج چاروں طرف پھیلا تو.. جاناں نے کسمسا کر کروٹ بدلی.. ولی
نے آئینے میں سے اسکی صراحی دار گردن.. اور بے پناہ خوبصورتی کو دیکھا تو
..وہ دیکھتا رہ گیا

یہ احساس تو اسنے محسوس ہی نہیں کیا تھا کہ وہ اس کے قریب تھی.. وہ اسکی
...تھی جب چاہے.. وہ اسکو چھو سکتا تھا.. اسکا گداز لمس محسوس کر سکتا تھا
..اسکی نظروں کی تپش تھی کہ جاناں جاگ گئی.. اور سیدھی نظر اسپر ہی گئی
کافی آرام پرست ہو "اسنے اٹھتے ہی چوٹ کی.. وہ سرخ چہرے سے اپنے
...دوپٹے کو ڈھونڈتی خود کو ڈھانپ گئی

..اتاروا سے " ولی نے ٹاول وہیں بیڈ پر پٹھا.. اور اسے گھورنے لگا

...جاناں کا دل زور زور سے دھڑک اٹھا
میں نے کہا اتار واسے "وہ غصے سے بولا... تو چار نچار جاناں گھبرا کر دوپٹے کو
...سائیڈ پر کر گئی.. جبکہ ولی کے جذبات اسکے اندر سر توڑنے لگے
..وہ معصوم نگاہوں کو جھکاے بلا کی حسین لگ رہی تھی
..چھونے کی خواہش اسکو اسکے قریب کھینچتی لے گئی
..جاناں نے کمبل پر اپنی گرفت سخت کی
..ولی مسکرایا
مجھے اچھا لگتا ہے تمہارا ڈرنا... ڈرتی رہا کرو" وہ اسکے چہرے کی نرمی... کو
..محسوس کرتا... بولا
...جاناں کی گرتی اٹھتی پلکیں.. اسے ساری حدود توڑنے پر اکسار ہیں تھیں
...اور وہ بے خود سا اسپر جھکنے لگا
...اسکے دل کی دھڑکن.. کی آواز اسکے کانوں میں سنائی دینے لگی

اسنے سختی سے جاناں کے بال جکڑے.. اور اسکو دوبارہ لیٹا.. کروہ.. اسکے
کے نازک لبوں کو اپنی شدت کا نشانہ بناتا کہ دھڑ سے دروازہ کھلا.. اور
... دادی کو دیکھ کر.. ولی.. زرا خفیف سا دور ہوا

اور جاناں کی تو حالت ایسی تھی.. گویا.. زمین کھلے اور وہ اس میں سما جائے..
.. یہاں تک کہ وہ رونے لگی

... جبکہ ولی... جو تیار تو ہو ہی چکا تھا بنا کچھ کہے.. باہر نکل گیا
.... اور دادی نے دروازہ بند کر لیا

.. جاناں کی جان اب زیادہ حلق میں پھنسی

"تو... بد زات.. میرے پوتے پر اپنا جادو چلائے گی بیچ

وہ چیختی تھپڑوں سے اسکا منہ سجاگی جبکہ وہ سسکتی... روتی.. رہی.. شکلا..
... نے بھی سر جھٹکا.. وہ چڑیل انکے مالک کو.. اپنے قابو میں کرنا چاہ رہی تھی

اپنا غمغض و غضب نکال کر.. وہ.. اسے.. ایک منٹ میں باہر آنے کا حکم
... کرتی وہاں سے چلیں گئیں

...جبکہ جاننا کی سسکیاں کسی کو بھی رولا سکتیں تھیں

.....

بلا کر لاوا سے "اسنے حکم دیا تو.. ملازمہ سر ہلاتی چلی گئی

...وہ انڑہ کے کمرے میں آئی

.. اور دروازہ کھولا

تجھے چھوٹے چوہدری بلارہے ہیں.. جانکی بات سن لے " ملازمہ بولی تو
زربش نے ملازمہ کی طرف دیکھا اگر وہ بھاگ سکتی یہ کہیں چھپ سکتی تو کاش
وہ چھپ سکتی

مگر اسے جانا تھا.. وہ اٹھی اور ملازمہ کے پیچھے چل دی.. وہ بڑے ہال
...کمرے میں تھا

..وہ اندر داخل ہوئی تو کروفر سے بیٹھا وہ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا

بیٹھو" اسنے اشارہ کیا تو زریش وجود کی کپکپاہٹ پر قابو پاتی وہ بیٹھ گئی اس وقت کمرے میں صرف ولی تھا اور اسکا ایک ملازم جو ہاتھ میں کچھ تھامے .. کھڑا تھا

...دو اسے یہ کاغذ " ولی نے کہا

تو ملازم نے زریش کے اگے پرچہ کیا جسے اسنے تھام تو لیا مگر نہ سمجھی سے .. دیکھتی رہی

.. لکھو اسپر " وہ بولا.. تو زریش نے کانپتے ہاتھوں سے قلم اٹھایا

سدام فضل خان میں نے تم سے محبت کا ڈھونگ چوہدری ولی کے کہنے پر کیا تھا... میں... تم سے محبت نہیں کرتی کیونکہ تم ایک ایسی عورت کی اولاد ہو.. جس نے اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے کسی سے ناجائز تعلق بنایا تھا

.. اور جو بھی میں نے کیا وہ چھوٹے چوہدری کی ایما پر کیا تھا

میرا پیچھا کرنا چھوڑ دو۔ ورنہ تمہارا قتل میں چھوٹے چوہدری کو کہہ کر کروا " ...دوں گی سمجھے

اپنی بات مکمل کر کے اسنے سیدگار سلگائی
.. جبکہ زرش پھوٹ پھوٹ کر رودی
چھوٹے چوہدری ایسامت کریں میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے خدا کے واسطے
... یہ ظلم نہ کریں مجھ پر " وہ اسکے اگے ہاتھ جوڑتی .. گڑ گڑانے لگی
.. جبکہ ولی نے اسے پرے دھکیلا
زیادہ دڑامے کا وقت نہیں ہے میرے پاس .. یہ تو.. تمہارے ماں باپ
مارے جائیں ورنہ .. تم یہ خط لکھو. " اسنے دو ٹوک کہا
... جبکہ زرش حیرت سے اسے دیکھنے لگی
.. وہ شخص کس قدر ظالم تھا اس بات کا اندازا اسے اس وقت ہو چلا تھا
میں معافی چاہتی ہو میں ایسا ہرگز نہیں کروں گی " زرش نے صاف لفظوں
.. میں ہمت باندھتے انکار کیا جبکہ
... ولی مسکرایا

لے کر او اسکے ماں باپ کو " ملازم نے سر ہلایا زریش بنا سراٹھائے... خود کو
.. قابو میں رکھنے لگی

.. جبکہ اماں ابا کی معافیوں کی اواز اچانک اسکے کانوں میں گونجی

.. چھوٹے چوہدری معاف کر دیں " اماں گڑ گڑائی

.. زریش کا گویا دل پھٹنے کو ہوا.. مگر وہ پھر بھی ایسے ہی بیٹھی رہی

بندوق چلا و صادق " ولی کی اواز پر وہ جھٹکے سے سراٹھاتی اپنے بے قصور ماں

.. باپ کو دیکھنے لگی... جنہیں اسنے اپنے قدموں میں رکھا ہوا تھا

بندوق لود کر کے صادق نے اماں کی کنپٹی پر رکھی اور اس سے پہلے ڈریگر

... دباتا.. کہ زریش پھوٹ پھوٹ کر رودی

.. چلا و گولی " ولی نے پھر کہا

...م.. نہیں... نہیں " اسنے قلم اٹھایا

.. مگر لکھنے کی ہمت نہ ہوئی

..ولی کے اشارے پر صادق نے ابا کو بری طرح پیٹنا شروع کیا
.. اور محبت تڑپ کر مجبور ہوتی.. خود باخود بے وفائی کرتی چلی گئی
اسنے اپنے لفظوں سے.. سادام کے لیے موت لکھ دی تھی وہ.. پین پھینک
... کراماں ابا کے پاس بھاگی.. اور صادق کو روکا جبکہ.. ولی مسکرایا
... جاو.. "اسنے گویا سب کو جانے کی اجازت دی
اور... زریش آج سب ہارتی وہاں سے اپنے ماں باپ کے ساتھ نکلنے لگی...
... کہ... اسنے ایک بار پھر ابا کو دیکھا
تو رک یہ خط سادام کو اپنے ہاتھوں سے دینا ہے.. اور... تیرا انداز ایسا ہو
کہ تو اپنی بیٹی کے یار کا قتل کر دے گا" وہ گھورتا بولا جبکہ وہ روتا ہوا سر ہلا
.. گیا..
جا پہلے یہ ہی کر اور رونا بند کر " اسنے کہا اور اماں اور زریش کو جانے کا اشارہ
... کر کے ابا کو روک لیا

.....

ان دونوں کے منہ سچے ہوئے تھے.. جبکہ سادام شراب پیتا ان دونوں کو
...ہی دیکھ رہا تھا

تم دونوں بزدل اس کا گولی کا نیچے آہی جاتا.. تو اچھا ہوتا.. " وہ.. سگار سلگاتا
...بولا

جبکہ شہاب تو اپنے بگڑے منہ کو بار بار آئینے میں دیکھ کر سادام کو گالی دے
...رہا تھا.. اور عنایت.. بھلہ کچھ بول سکتا تھا

...تم کھیتوں پر گیا تھا یہ... وہاں سے بھی لا پرواہ بنا ہوا ہے " وہ گھور کر بولا
...تو عنایت اسے ساری تفصیل دینے لگا

...جس پر سادام سر ہلا دیتا

تبھی ڈیرے کا ملازم آیا.. اور اسنے دوسرے گاؤں کے کسان کے آنے کی
...اطلاع دی جس پر سادام نے اسے آنے کی اجازت دی

تو وہ کسان نخوت سے سب کو دیکھتا اندر آیا.. اور ولی کے بتائے ہوئے
.. طریقے سے وہ عنایت پر خط پھینکتا.. سادام کی جانب دیکھنے لگا

میری بیٹی کی طرف آج کے بعد تم دیکھنا اسکے بعد چھوٹے چوہدری سے
تمہارے ٹکڑے کرادوں گا "خوف سے اسکی اواز دوبار لڑکھڑائی تھی مگر وہ
.... بول گیا کیونکہ اسنے لوٹنا وہی تھا اگر سادام زندہ چھوڑتا تو
... عنایت ایکدم بھڑک کے اٹھا.. اور اس کے منہ پر تھپڑ کھینچ مارا
سادام خانوشی سے یہ تماشہ دیکھ رہا تھا.. وہ کسان یوں ہی کھڑا تھا تن کر..
... اسکا انداز عجیب تھا.. جیسے وہ شدید نفرت کر رہا ہو ان سے
... جانے دے اسکو. "عنایت کو روکا
.. شہاب نے غصے سے سادام کو دیکھا
.. مگر سادام نے وہ خط اٹھالیا
. جبکہ عنایت نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا اشتعال دبا گیا

.....

.... سطروں پر نظر دوڑا کروہ معمولی سا مسکرایا

... شہاب نے وہ کاغذ جھپٹا اور اس نے وہ پڑھنا شروع کیا تو خون کھول اٹھا
یہ کیا بکواس ہے تم اس لڑکی کو اٹھانا چاہ رہے تھے جو تمہیں دھوکہ دے رہی
تھی.... تف ہے تم پر اور یہ پورا گاؤں تمہارا کھلا دشمن ہے بس اس سے
اب کھل کر بات چیت ہوگی.. سمجھے تم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے ہو "وہ چیخا..
.... سادام نے کوئی جواب نہیں دیا وہ سکون سے یوں ہی بیٹھا رہا
.... تم ہوش میں تو ہو.. " شہاب نے تلملا کر اسے جھنجھوڑا
.... جبکہ سادام نے اسکو پرے دھکیلا
جو ہمیں کرنا ہے وہ ہم خود کر لے گا جس کا لیے کسی کا بھی پابندی اور کسی کا
بھی خوف ہمیں روک نہیں سکتا.. تم سب اپنے کام سے کام رکھے گا بس "
وہ اٹھتا ہوا دونوں کو جھڑک گیا.. اور باہر نکل گیا جبکہ... شہاب اور عنایت
.. ایک دوسرے کو دیکھ کر خاموش رہ گئے
... وہ کیا کرنے والا تھا وہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے

.....

جاناں کچن میں کھڑی ایک بار پھر چائے سے ہلکان ہو رہی تھی.. نہ جانے
زربش کہاں چلی گئی تھی دودن سے جس طرح وہ اسکی مدد کر رہی تھی اسے
جیسے اسکا سہارا ہو گیا تھا اور اب اسے نہ پا کر جاناں پریشانی سے گیری ہوئی
.. چائے کو صاف کرتی کپوں میں ڈال کر باہر لے آئی

.. باہر سب ہی بیٹھے تھے ولی اور شہریار نہ جانے کیا بات کر رہے تھے
اسنے پہلے دادی کے سامنے جھک کر چائے دی.. تو انھوں نے جان بوجھ کر..
اسکے ہاتھ سے زور سے کپ کھینچا کے چائے چھلک کر انکے کپڑے خراب کر
گئی...

.. اور دادی نے اسے زوردار دھماکہ رکھا.. جو جاناں کا ہاتھ واقعی ہلا گیا
.. ولی یہ سب دیکھ رہا تھا.. جاناں کی آنکھیں بھیگ گئیں
.. ناپاک کہیں کی "دادی بھڑکتی بولیں.. شہریار نے انکی طرف دیکھا
.. اسے شدید غصہ آیا جان بوجھ کر اسکی ساری محنت وہ ضائع کر چکیں تھیں

دادی آپ آئزہ سے بنوالیا کریں... بھا بھی آپ جائیں " وہ بولا تو جاناں کو تو
.. گویا موقع چاہیے تھا وہ بھاگ گئی

ولی نے اسکی طرف دیکھا... شہر یار نے بھی بگڑے تیوروں سے اسے دیکھا تو
... وہ خاموش ہو گیا

... زیادہ حمایت کر رہا ہے یہ اس قاتلہ کا " دادی بولیں
آپ کسی پر بے جا ظلم کر رہیں ہیں دادی... اور اگر لوگوں میں سے انسانیت
... ختم ہو چکی ہے تو.. کم از کم آپ تو انسانیت دیکھا سکتی ہیں
شہر یار سیٹھ.. بس کرو... قاتلہ نہیں ہے مگر قاتلوں میں شامل ضرور ہے
سمجھے جناب... اور وہ میری بیوی ہے... اور دادی جو بھی اسکے ساتھ کریں
.... مجھے مسئلہ نہیں تو کسی کو نہیں ہونا چاہیے " وہ دو ٹوک بولا

شہر یار جو اس سے کالج کی دوبارہ تعمیرات پر بات کرنے آیا تھا غصے سے سب
پھینک کر وہ کمرے میں چلا گیا.. جبکہ ولی سکون سے چائے پینے لگا.. اور
... دادی... اسکی کمر تھپتھپانے لگیں

جیتارہ.. مگر میری بات کان کھول کر سن لے... میں تیری اولاد اس لڑکی
سے کبھی برداشت نہیں کروں گی "وہ نروٹھے انداز میں بولتیں اسکو
...مسکراہٹ دبانے پر مجبور کر گئیں

تو کس سے برداشت کریں گی دادی جان " موڈ اچھا تھا تبھی وہ اس طرح بات
...کر رہا تھا سادام پر ایک اور بم گیرہ کروہ کافی سے زیادہ مطمئن نظر آرہا تھا
تو بس کسی خاندانی لڑکی سے شادی کرے گا... یہ منحوس تو.. نہ جانے...
...کہاں سے آگئی منحوس پھیلانے " انکی لہجے میں زہر گھلاتھا

اچھا اور وہ کہاں سے پیدا ہوگی خاندانی لڑکی " وہ چائے پیتا جاناں کو محسوس
.. کرتا بول رہا تھا ہاں دماغی طور پر اسکا دھیان صرف جاناں کی جانب تھا
.... جسے وہ خود ظلم کی نظر کر کے خود مر حم لگانے کے لیے بے تاب ہو رہا تھا
...وہ.. فرہاد کی ماں یاد ہے بچپن میں کتنا آتی تھی

"...بہت اچھے اور خاندانی لوگ ہیں

کون فرہاد " وہ زرا چونکا

ارے تیرے بابا کی پھپھو چھوٹے والی اسکے دوہی بچے تھے فرہاد اور نمل....
.. بہت پیاری بچی ہے نمل "دادی کے لہجے میں شیریں گھل گیا
.. ولی کچھ نہیں بولا

آج رات کو آرہے ہیں وہ لوگ رہنے بلایا ہے میں نے انھیں " وہ اسے
... اطلاع دینے لگی جس پر ولی بس سر ہلاتا اٹھ گیا
... اسکی دلچسپی کسی فرہاد یہ نمل میں نہیں تھا
.. اندر سسکتی اپنی بیوی پر تھی

.. کہاں "دادی نے کڑے تیوروں میں گھورا
.. جس پر وہ دانت دیکھتا نفی میں سر ہلاتا.. اپنے کمرے میں چلا گیا
جادو گر نی تیرا بیڑا غرق ہو " وہ نفرت سے پھنکارتیں اسکے بند دروازے کو
... دیکھنے لگیں

.....

شہریار آئزہ کی یہ حرکتیں کافی دنوں سے برداشت کر رہا تھا وہ اسکے سامنے
آف تک نہیں کرتی تھی.... اسکے سارے کام بنا کہے کرتی تھی یہاں تک
... کے اپنے ماں باپ سے ملنا بھی چھوڑ دیا تھا

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ مت کرو میرے ساتھ اس طرح.. نارمل لائف
نہیں گزار سکتی تم "وہ جاے نماز سے اٹھی تو شہریار نے اسکی کلائی پکڑی..
... جسے آئزہ نے چھڑایا نہیں

... جی بہتر " اسنے بس اتنا جواب دیا اور اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی

.. شہریار نے دانت پیسے... برداشت کرتا وہ تحمل سے بولا

" آئزہ جو ہوا اسے بھول

میں کیسے بھول جاؤ وہ وقت جب آپ نے مجھے زلیل کر کے رکھ دیا مجھے
.. میری نظروں میں گیرہ دیا

جھوٹی طلاق کا تماشہ کیا میرے ساتھ میری مرضی کے بنا زبردستی کی... آپ مجھے ایک رپورٹ سمجھتے ہیں جو جب جیسے چاہے گھما کر سب ٹھیک کر دیا جائے

.. وہ بھڑکی تو شہریار بھی بھڑک اٹھا

تو تم نے کون سا پر سا و والا کام کیا تھا.. بتانا پسند کرو گی مجھے.. طلاق کے پیپرز سائن کر کے تم نے کون سا.. نیکی کمالی " وہ اسے دونوں بازوؤں سے جھنجھوڑ کر دھاڑا

... آیزہ کی آواز گویا گم سی ہو گی

اور اگر تم اتنی ہی تابعدار ہو رہی ہو میری تو اچھی بات ہے ہمیشہ کے لیے .. تابعدار رہو پھر

.. وہ اسے بستر پر دھکیلتا اپنا مفہوم سمجھا گیا

.. انزہ نے دوسرا لفظ اپنے منہ سے نہیں نکالا

جبکہ شہریار اسکے بے بس انسودیکھ کر پھر سے اپنے غصے پر قابو پاتا اسپر نرمی
..سے جھکا

اُترہ میری جان.... جو ہوا.. ہو چکا.. پلیز... سب بھول جاو... ہم ساتھ ہیں
کیا اتنا بہت نہیں "وہ اسکے گال سہلاتا.. اسکے چہرے کے نقش کو آنکھوں
...کے ذریعے دل میں اتارتا بولا

...جبکہ اُترہ نے کوی جواب نہیں دیا.. وہ یوں ہی روتی رہی
...شہریار اسکی سسکیاں سنتا رہا.. اور اسکے آنسوؤں اپنے لبوں سے چلتا رہا
مت ضد لگاؤ.. ہم دونوں سے غلطیاں ہوئی ہیں... تم مجھے ہی قصور وار کیوں
سمجھ رہی ہو... "وہ اسکی گردن سے بال ہٹاتا اپنا لمس چھوڑتا گھمبیر لہجے میں
...بولا

م.. مجھے... میرے قریب مت آئیں " اُترہ نے نفرت سے جیسے پرے
دھکیلا.. شہریار کو جو نرم جزبوں میں بندھ رہا تھا اسکی بے رخی پر اسے دیکھ کر
..رہ گیا

اتنی نفرت کرنے لگی ہو مجھ سے "وہ پوچھنے لگا جس پر.. انزہ اپنا دوپٹہ
.. درست کرتی اسکے پاس سے اٹھی
.. اپنی سوچ سے زیادہ "وہ غصے سے بولی
... اور واٹر روم میں بند ہو گئی جبکہ شہریار اسکی پشت دیکھتا رہ گیا

.....

ولی کمرے میں داخل ہوا تو.. سردی کے باعث وہ کمبل میں دبکی ہوئی تھی
... مگر یہ بے وقت تھا
ابھی رات نہیں ڈھلی تھی... شام ڈھل ای تھی اور وہ کمبل میں چھپ چکی
.. تھی

اسنے روم ہیٹر اون کیا.. اور اسکے پاس گیا تو مدھم مدھم سسکیاں سنائیں
.... دینے لگیں

... اسے جاناں کایوں ڈرنا گھبرا نا متاثر کر رہا تھا

.. اسنے کمبل ہٹایا تو اسکا چہرہ دیکھتا رہ گیا
اتنا پر نور چہرہ.. جھکی گیلی پلکیں... گلابی گالوں پر پھیلی شبنم... اور دھڑکتا
... دل... اسکا دل کیا بہت قریب سے یہ منظر محسوس کرے
مگر چہرے پر نیلے نشان... بھی تھے نہ جانے دل میں کیا سمائی کہ اسنے...
... سائیڈ ڈرائیو کھولا.. اور وہاں سے ایک ٹیوب نکالی
اور اسے کھول کر.. انگلی پر لگا کر.. وہ اسپر سے کمبل دور کرتا.. اسکے ساتھ
.. ٹک گیا

جاناں کار و نارک چکا تھا.. مگر... وہ محسوس کر سکتی تھی مقابل کی خوشبو سے
کے اسکے پاس کون ہے.. اسنے تھوڑا سا کمبل جو اسپر ابھی بھی تھا اسکا کونا
.. سختی سے پکڑا

کیسا لگتا ہے تھپڑ کھا کر "اسکے گال پر بہت احتیاط اور نرمی سے مرہم رکھتا وہ
جھک کر پوچھنے لگا.. وہ اتنے قریب تھا کہ اسکی سانسوں کی تپش سے جاناں کو
..... اپنا چہرہ جھلستا محسوس ہوا

ب

بہت درد ہوتا ہے " وہ آنکھیں کھول کر اس ظالم کو دیکھنے لگی جو بے پناہ ..
وجاہت کا مالک تھا.. کسی کا بھی خواب ہو سکتا تھا مگر اسکے لیے وہ کسی خوف
.. ناک خواب سے زیادہ کچھ نہیں تھا

اسکی معصومیت پر فدا ہوتا.. وہ اسکی سانسوں کو اپنی دسترس میں مدہوش
.. سالے گیا

... ولی کے ہاتھوں نے اسکے ریشمی بال اپنی انگلیاں پھنسا لیے
مجھے پتہ ہی نہیں تھا تم اتنی معصوم ہو " وہ اپنی ناک سے اسکی ناک مس کرتا
... اسکے اوسان خطا کر گیا

جبکہ جاناں کی سانسیں الجھ سے گئیں.. وہ اسے دور کرنا چاہتی تھی مگر خود
میں ہمت نہیں پارہی تھی... ن
ولی اسکی جان بخشا اس سے زرا فاصلے پر ہوا تا کہ وہ بول سکے.. ورنہ اسکے لفظ
... اٹک چکے تھے

...بولو "وہ انگوٹھے سے اسکے سرخ لبوں کو چھوتا بولا

جاناں نے زور سے آنکھیں میچ لیں گویا وہ کچھ نہیں کہہ پار ہی تھی اس سے
..پہلے ان گداز لبوں کا لمس وہ پھر سے محسوس کر سکتا کہ اسکا فون بجا

گالی)" اسکے ریشم کی طرح الجھے ہوئے سحر سے خود کو آزاد کرتے ہوئے
...اسنے فون اٹھایا

چھوٹے چوہدری... اپکا گھوڑا صطبل سے غائب ہے جی " وہ پریشان لگ رہا
تھا کیونکہ وہ گھوڑا اب بہت اچھی طرح ٹرین ہو چکا تھا اور جلد ہی.. وہ ولی کا
پسندیدہ بھی ہو چکا تھا.. مگر اسوقت ولی کی رگیں تنیں... جاناں کا ہاتھ اسکے
...ہاتھ میں تھا

...وہ اٹھتی کہ.. ولی کی گھوری نے اسے دوبارہ لیٹنے پر مجبور کر دیا

جاناں کے ہاتھ کی نازک انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کر اسنے بری طرح
...موڑی کہ جاناں درد سے چلائی
...آہ "وہ سسکی

مطلب وہ حرام خور جاگ چکا ہے.... مجھے میرا گھوڑا چاہیے صادق " وہ
دھاڑا جبکہ جاناں کی چیخیں نکل گئیں جو اگلا بھی سن سکتا تھا.. کیونکہ ولی نے
.. جاناں کی کلامی شدت سے موڑ دی تھی

اگر نہ ملا تو میں جان سے مار دوں گا تمہیں " فون زمین پر پھینکتا وہ غضب
.. ناک لگا

مار دیں مج

... مجھے " وہ سرخ چہرے سے .. روتی ہوئی بولی ..

جبکہ ولی نے ایک بار پھر غضب ناک کی سے اسکے لفظوں کو اسکے لبوں سے چھین
... لیا

یہاں تک کے اسکی بے بس چیخیں کمرے میں گونج رہیں تھیں.. جنہیں وہ
... نکلنے سے پہلے ہی دم توڑ دیتا

.....

.... رات پھیلی نیند نے آنا کہاں تھا

.. مگر دور اتوں سے جاگ کر وہ اپنی محبت کا ماتم بنا چکی تھی
ابھی اسکی آنکھ ہی لگی تھی.. کہ... مانوس لمس پا کر.. وہ ہر بڑا کراٹھی.. اور
... سامنے اسکو دیکھ کر... وہ ہار ہار کر روئی
سادام اسکی چار پائی.. پر ہی بیٹھا اپنے مخصوص انداز میں اسکا حسین چہرہ
... دیکھنے لگا
.... مگر چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا
.. جبکہ زریش اپنا ہی چہرہ چھپا کر رو رہی تھی
ہم آگیا ہے تم ٹانگیں ٹوٹوانے کا انتظام کرے گا... یہ ہم تمہارا باپ کو
... اٹھائے "وہ سر دلہجے میں بولا
... جبکہ کانپتے ہاتھوں سے پہلی بار زریش نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرا
.... جسے سادام نے جھٹکا

ہم کہتا ہے تم ہمارا ٹانگیں ٹوٹواہی دے.. نہ ہمارا ٹانگیں باقی رہے گا.. نہ ہی
.. ہم تمہارا پیچھے پڑے گا.. " وہ سکون سے بولا
.. میں نواب جی.. میں نے " وہ اسکو بتانا چاہتی تھی
... کتنا دن رہا اسکا پاس "سدام اسکی کلائی پر اپنا انگوٹھا چلاتا بولا
.. ہفتہ " زریش اسکے لمس پر جھجک کر خود کو چھڑا گئی
... کتنا بار تمکو دیکھا "سدام نے آنکھیں اسکی طرف اٹھائیں
... زریش سر جھکا گئی.. شرمندگی سی ہوئی
.. سدام... کی برداشت اسکے ماتھے کی پھولی رگیں بتا رہیں تھیں
.. ہم سے نکاح کرے گا " اسنے موضوع بدلا
... چہرے پر شادابی نرم تاثر کچھ نہیں تھا
... زریش نے اسکی طرف حیرانگی سے دیکھا
... م.. میں کیسے.. اماں ابا.. میں " وہ تذبذب کا شکار ہوئی

.. اور اچانک چھپا کا ہوا

.. میں تیج ذات ہوں "وہ سرخ نظروں سے اسے گھائل کرتی بولی

... جبکہ سادام کا قہقہہ نکلا

... اور وہ ہنستا چلا گیا.. جبکہ زرش کی آنکھیں بھیگ گئیں

.... سادام نے اچانک ہی اسکی گردن میں ہاتھ ڈالا

ہمارا مکھن.... سمجھدار سا لگتا... اتنا سمجھ بوجھ نہیں رکھتا سندھر.... ورنہ...

.... ہم بھی پوری سمجھ سے چلنا جانتا ہے

تم ابھی ہمارا ساتھ نکاح کرے گا.. اسکا بعد... تمکو بتائے گا تم کیا ہے...

..."اسکی اٹکتی سانسوں کو محسوس کرتا.. وہ بولا

... اور اسکا ہاتھ تھام کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

.....

زربش حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی کتنی آرام سے وہ نکاح کی بات کر رہا تھا..

...نواب جی "اسنے گویا پوری چاہت سے پکارا تھا
...آپ ایسا مت کریں "اسکی آنکھیں نم ہوئیں
زربش سائیں یا تو ہم تمھیں مار دے گا... نہیں تو اپنا کر کے مارے گا..
دونوں صورتوں میں سے ایک کام تو ہو گا.... تو تم خود سوچ لے ہم کھڑا ہے
...ادھر "اسنے اسکا ہاتھ چھوڑا
...زربش نے پلکیں گیرہ لیں

....ضد سوار تھی اسپر مگر وہ کیسے کر لیتی نکاح.... اسے نہیں سمجھتا تھا
..اور وہ یہ بھی جانتی تھی وہ یہاں سے ایسے نہیں جائے گا
کچھ دیر سادام اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتا رہا.. اور پھر.. اسنے..
...بریڈ زپر ہاتھ مارا

.... اڃ بهي بهاري شال اور سياه لباس ميں وه غضب ناك لگ رها تھا
ايسا ڪر تا هے تمهارے ماں باپ ڪو بهي اٽھاليتا هے... ڪو اھوں ميں شامل هو
"جائے گا... عنایت بادشاہ

... وه زرا اونچا بولا تو زريش نے جلدی سے اسڪے لبوں پر هاتھ رکھ ديا
اپ ڪيا ڪر رھیں هي نواب جي چھوٹے چوھدري ڪو پتہ چل ڪيا تو " وه خوف زدہ
تھی... سادام ڪو بري طرح غصہ آيا... اسڪي بانھوں ميں اسڪي پناھو ميں وه
... چھوٹے چوھدري سے ڈر رھي تھی جو اپني زرا سي چلا ڪي ڪو جيت سمجھا بيٺا تھا
..... مگر اس وقت اسے اسڪو ڪچھ ڪھنا مناسب نہيں سمجھا
... اور اسے يوں هي.. اٽھا ڪر ڪندھے پر ڈال ليا

.. زريش بے بس سي ره گئی.. اگے ڪنواں پچھے ڪھائی تھی
... وه چيڇ نہيں سڪتي تھی مگر اسڪي سسڪياں سنائی دے رھیں تھيں

اور اسنے سادام کی پشت پر اپنے نازک ہاتھوں کے وار بھی نرالے کیے تھے
.. جس سے اسے تو کوئی فرق نہیں پڑا

.... گاڑی میں اسے پٹخ کر وہ اپنے ڈیرے کی جانب چل دیا
.... اب یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ زریش دوبارہ یہاں آتی یہ نہیں

.....

.. نیند میں کسی کی سسکیوں کی اواز سنائی دے رہی تھی
... اسنے اچانک ہی اپنے دائیں طرف ہاتھ مارا بیڈ خالی تھا
... جبکہ مقابل میں اتنی جرت ہر گیز نہیں تھی کہ وہ اس کمرے سے باہر نکلتی
... تبھی اسنے آنکھیں کھولیں اور دیکھا وہ واقعی وہاں نہیں تھی
... اسنے گھڑی کی جانب دیکھا 3 بج رہے تھے
... پھر نظر واشروم کے آدھے کھلے دروازے پر گئی
.. تو پہلی بار اتنے عرصے میں وہ اسکا نام پکار گیا

...جاناں "عجیب سا لگا.. مگر اسکا نام یہ ہی تھا
...سسکیاں رک گئیں ولی کے لبوں پر مسکراہٹ سی بکھر گئی
کیونکہ وہ جانتا تھا مقابل اب خوف سے لرز رہی ہوگی.. وہ اپنی جگہ سے
اٹھا.. جان بوجھ کر شرٹ کے دو اوپری بٹن کھولے.. اور واشر و م کا دروازہ
کھولا اس سے پہلے اسے دوبارہ جاناں پر روب جمانے کا موقع ملتا کہ اسکا بازو
...دیکھ کر.. وہ ایک دم جھکا
...یہ کیا کیا ہے تم نے "وہ بھڑکا
اسکا ہاتھ کہنی تک بری طرح چھل چکا تھا اور اسپر سے اب خون رس رہا تھا..
...جبکہ جاناں اسکی تھوڑی سی توجہ پاتے ہی بری طرح بکھر گئی
اسکا شدت سے اپنے لالا کے پاس جانے کا دل کر رہا تھا وہ چیخ چیخ کر اسے بتانا
...چاہتی تھی وہ اسکے ساتھ نہیں رہنا چاہتی مگر کہنے کی جرات نہیں تھی
وہ مہربان ہو رہا تھا یہ مزاج ٹھیک تھے وہ نہیں جانتی تھی مگر اسکے رونے پر
...ولی نے اسکے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھنسا کر اپنے سینے سے لگا لیا

تمہیں چوٹ کھانے کا شوق ہے مجھے لگ رہا ہے "عجیب فکر کا انداز تھا.. وہ
.. اس کے سینے سے ہی لگی سسکتی رہی

م... مج... مجھے درد ہو.. ہو رہا ہے "منہ نکلاے بنا بتا گئی دیکھنے کی اسکو ہمت
... نہیں تھی کب پل میں بدل کر وہ اسپر قہر ڈھا دے اسے پتہ. کہاں تھا
ہونا ہی ہے لگی کیسے ہے "اسکی معصومیت سے بولے گئے فکرے ولی کا دماغ
.... جھنجھٹا گئے.... اکثر اسکا اس طرح بولنا اسکو اسکی طرف مائل کرتا تھا
ہاں جب وہ اپنے بھائی کا ذکر نہ کرے.. اور صرف اسکی ہو کر رہے... اور
اسکا بھائی بھی سب معاملات سے دور رہے

مگر اسکا قیمتی گھوڑا غائب کروا کر... اسنے اس کے اشتعال کو ہوا دی جس کا شکار
... اسی کی بہن ہوئی ویسے کون سا وہ اس کے ساتھ کچھ اچھا کروا رہا تھا
جھک کر اسکو اپنے بازو میں بھرتے ہوئے اسنے ایک پل کو بھی نہیں سوچا کہ
..... یہ وہی لڑکی ہے... اس کے دشمن کی بہن.. اس کے باپ کے قاتلوں کی بیٹی

اس وقت وہ ولی کی تھی.. اسکی پناہوں میں تھی اسکے سینے میں چہرہ چھپائے وہ
.. اسکے جزیوں کو سلگا رہی تھی

... اسکے چہرے کی نرمیٹ ولی کا دماغ ہر بات سے ہٹا چکی تھی
وقت تھا... حق تھا... اختیار تھا.. اور وہ نازک کو مل سی جان... اسکے اگے
... کچھ بھی نہیں تھی

ولی نے اسکو بیڈ پر بیٹھایا... جبکہ جاناں اپنی بے اختیاری پر جھجک کر اس سے
دور ہونے کی کوشش کرنے لگی.. مگر اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی مارنا اسکی
... عادت سی تھی

.. ولی نے اسکی کلائی پکڑی

کیسے لگی "اسکے زخم ہر اپنے لب رکھتا... وہ اسکی آنکھوں میں اترتے اپنے
... عکس کو دیکھنے لگا

وہ جانتا تھا یہ وہ لڑکی تھی جس کی آنکھوں میں اس سے پہلے کسی غیر مرد کا
عکس نہیں اتر اہو گا... اور وہ محرم بن کر اسکی آنکھوں میں خود کو دیکھ سکتا
.. تھا

م... میں ب... ہاتھ ڈب میں پھ... پھسل گئی... پا... پانی تو نہیں تھا۔ مگر۔ مگر
میرے ہاتھ پر لگ گئی "وہ مسکتی ہوئی بچوں کی سی معصومیت لیے اسے بتانے
لگی...

.... جس پر ولی نے اسکی آنکھوں پر بھی پیار کیا
تمہیں شوق ہے رونے کا " وہ پہلی بار اس سے انسانوں کی طرح بات کر رہا
.... تھا

جاناں خود پر جھکا اسے دیکھ رہی تھی... سانسیں بھی بھاری ہو رہیں تھیں
جبکہ... پلکیں اب اٹھنے سے قاصر تھی

... ادھر میری طرف دیکھو " اسنے اسکا چہرہ اونچا کیا
..جاناں نے اسکی طرف دیکھا

...، ہمم اب بتاؤ "وہ پھر سوال کرنے لگا
...نہ.. نہیں "جاناں نے نفی کی
پھر ہر وقت رونا مزراہ دیتا ہے "سنجیدگی سے.. وہ اسکے مزید قریب آیا..
..نگاہ... اسکے ایک ایک نقش کو جذب کے عالم میں دیکھ رہی تھی
...اپ.. اپ لوگ م. مارتے ہیں.. " وہ حقیقت بتا گئی
...ولی نے نگاہ تر چھی کر کے... اسکی صورت دیکھی
تو تمھیں مار سے ڈر لگتا ہے "اچانک اسکو... اپنی جانب کھینچ کر..... وہ اسکی
..گرتی اٹھتی پلکوں کے رقص کو اپنے لبوں سے دبا گیا
جاناں نے اسکی شرٹ مٹھیوں میں جکڑ لی.. ولی کے جذبات مزید شور مچا گئے
...جبکہ اثبات میں سر ہلانا نہیں بولی

ٹھیک ہے چلو کچھ شرائط ہیں وہ پوری کرتی رہو گی تمہیں یہاں کوئی کچھ
نہیں کہے گا" .. وہ بولا.... جاناں نے پٹ سے آنکھیں کھولیں اسکی یہ عجلت
...ولی کے لبوں کے کنارے کو مسکرانے پر مجبور کر گئی

ک

کیا" وہ بولی ..

...تم روز.. میری قربت میں رہو گی.... پہلی شرط

میرے آنے سے پہلے نہیں سوگی... اور جب میں اوگا... تو میرے لیے تیار
ہو کر میرا انتظار کرو گی... روزیاد رکھنا روز.. جس دن یہ نہیں ہوا گلے دن
...کی کوئی گر نٹی میرے پاس نہیں ہے

دوسری تم اس حویلی میں اپنے بیچ بھائی اور باپ کا نام بھی نہیں لو گی تمہاری
...آنکھوں میں بھی انکی یاد ہوئی... تو میں اپنے رویے کا خود ذمہ دار نہیں
تیسری.. تمہیں مجھ سے پیار کرنا ہو گا" اسکے گالوں پر اپنا جان لیوا لمس
...چھوڑتا وہ اسے شرائط بتا رہا تھا

....تینوں ہی شرطیں پوری کرنے کی طاقت وہ خود میں نہیں پاتی تھی

وہ سر جھکاگی

نہیں منظور " ولی کچھ دور کھسکتے پوچھنے لگا... جبکہ اچانک اسکے بازوؤں کی..

گرفت سخت ہوئی گویا جاناں کو یہ سب ماننا تھا ہر حال میں

م... منظور ہے " وہ بولی... ولی مسکرا دیا.. جاناں نے اسکے گال پر پڑتا.

ڈیمپل حیرت سے دیکھا ولی بھی اسکی آنکھوں کا تعاقب دیکھ رہا تھا جو اسکے

...ڈیمپل کو ہی دیکھ رہی تھی

لالا یہ ڈیمپل کیسے آتا ہے " اسنے سادام کے ساتھ دھپ سے بیٹھتے سوال

کیا.... سادام جوز مینوں کے خاٹے دیکھ رہا تھا توجہ نہ دے سکا جبکہ ہاد نے

..اپنی خدمات پیش کی

..میں بتاتا ہوں.. تمہیں چاہیے " اسنے کافی کا مگ رکھتے پوچھا

..جی لالا مجھے چاہیے تبھی تو پوچھا ہے " اسنے سر پر ہاتھ مارا

قاسم حولی میں ڈریل مشین ہے.. زرالا دوبی بی کی خواہش پوری کر دوں
..."وہ سکون سے بولا جبکہ سادام اچانک ہی ہنس پڑا اور جاناں کا منہ بنا
اپ کے نہ کھڑے ڈال دوں میں ڈریل مشین" وہ نقل اتارتی چپڑ کر بولی
...جبکہ سادام نے اسے بازوؤں میں لیا
دیکھو لڑکی... اب یہ ڈیمپل تو نہیں البتہ تمہیں پیپل آسکتا ہے" سادام اور
ہا دو دونوں کے قہقہے گونجے.. وہیں فضل خان بھی آگئے اپنے بچوں کو چاہت
..سے دیکھنے لگے

..لالا "جاناں صدمے سے چیخی

جاناں سائیں وہ تمہارا لیے مرغا پکڑے گانہ تمہارا شوہر اسکا ڈیمپل. والا
تلاش کرے گا ٹھیک... اب تمکو ڈیمپل تمہارے گال پر نہیں دے
..سکتا "سادام کی بات پر وہ پاؤں پٹختی چلی گئی جبکہ وہ تینوں ہنس دیے
...ولی خاموشی سے اسکی انگلیوں کا لمس اپنے گال پر محسوس کر رہا تھا
..دل تھا کہ پل میں ساری حدود پار کر دے

.. اچانک جیسے وہ دور ہوئی
.. اپنی غلطی پر شرمندہ ریکھائی دینے لگی
مگرولی نے اسی تیزی سے اسے قریب کھینچا... اور اسکی بھاری سانسوں کو..
... شدت سے جذب کر لیا
... جاناں اس شدت کو کہاں برداشت کر سکتی تھی
اسکا سانس رکنے لگا.. کمرے میں دبی دبی آواز سی ابھری مگرولی اپنا عمل
... جاری رکھے ہوئے تھا
.. یہاں تک کہ جاناں نے اسے دور کرنے کے لیے اسپر مکے برسا دیے
وہ اپنی مرضی سی دور ہوتا اب اسکی گردن پروار کر رہا تھا... جبکہ اس آسنا
... میں اپنی شرٹ اتار کر دور اچھال دی
.. جاناں ہلکان سی ہو گئی

رونے لگی.. مگرو لی کو اب کوئی نہیں روک سکتا تھا.. وہ اسکی بیوی تھی اور
... اسکی شرائط منظور کر چکی تھی

.. ولی نے بیڈ سے نیچے لٹکتا.. جاناں کا دوپٹہ اٹھایا اور اسکی آنکھوں پر باندھ دیا
جاناں کی جان ہی اٹک گئی.. جبکہ اسی دوپٹے سی معمولی سے مزاحمت
.. کرتے... ہاتھ بھی باندھ کر وہ پوری طرح اسکو اپنی دسترس میں لے گیا
مجھے نہیں معلوم تھا تم اتنی جلدی میرے زہن پر سوار ہو جاو گی " وہ سرگوشی
. نماواز میں بولتا سائیڈ لیپ بھی بھا گیا

.....

ڈیرے پر اسکے ملازم اسکا دوست.. اور سب تھے وہ سہم سی گئی.. اور بھاگنے
.. کی کوشش کرنے لگی

نواب جی چھوڑ دیں مجھے.. مج.. مجھے چھوڑیں " وہ احتجاج کرتی اپنی کلائی کو
... اسکی گرفت سے نکالنے لگی

... مگر سادام نے چھوڑنے کے لیے اسے گھر سے نہیں اٹھایا تھا

تم زیادہ تردد کرے گا ہم نکاح کی زہمت بھی نہیں کرے گا۔۔" وہ سکون سے بولا زریش اسکی بات پر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

جبکہ سادام طوفان کے خاموش ہوتے ہی دوپٹہ اسکے سر پر پھیلا کر۔۔ مولوی کے سامنے لے آیا

..بیٹا لڑکی کی مرضی کے بنا شادی " وہ رکاشہاب نے بندوق اسکی کنپٹی پر رکھی مولوی.. ہمارا ہے یہ.... اور اسکا مرضی نہیں نا ممکن ہے یہ تم نکاح پڑھا..

.. زیادہ ابونہ بن " وہ بولا تو مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا

قبول عجب کے مراحل پہلے سادام نے طے کیے جبکہ زریش نے بھی روتے ہوئے.. اسکی دسترس میں ہمیشہ کے لیے خود کو دے دیا

سادام خوش دیکھائی دینے لگا.. جبکہ زریش کو وہاں موجود اکلوتی ملازمہ یعنی شائلہ کے حوالے کر کے وہ باقی سب کی طرف مڑا شہاب نے زور سے اسے گلے سے لگایا

یار تو تو ہے "وہ ہنسا کیونکہ وہ لڑکی نکال لایا تھا جبکہ وہ دو بھی مل کر جانناں کو
... نہیں لاسکے تھے

.. سادام نے سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلایا

.. خوش ہے " شہاب نے پھر پوچھا

یہ جاننا چاہ رہا ہے کہ ولی کا بربادی کا ابتداء ہو چکا ہے تو ہاں خوش ہے....
... "اسنے سگار سلگایا

.. اور وہ لڑکی ... "شہاب کچھ کنفیوز سا ہوا

وہ تو تھا ہی ہمارا.. اپنا چیز بس ہم اپنا ٹھکانے پر لایا ہے... " اسنے لا پرواہی
.. سے کہا.. تو شہاب نے داد دی

... واہ تیرے ٹور " وہ ہنسا.. سادام نے ضرورت محسوس نہیں کی

... ویسے وہ خط... "اسے کچھ یاد آیا

... بیٹے محبوب بنائے گاتب محبوب کے انگ انگ سے واقف ہو گانہ

.... ہمارا محبوب زرا جاہل سا ہے

لکھتا بھی مشکل سے ہے.... اور روتا زیادہ ہے... کاغز کو غور سے دیکھتا تو...
شاید کھنپڑی چلا پاتا " اسنے سگار ایش ٹرے میں بھجائی اور اسے باہر کا راستہ
دیکھایا جبکہ شہاب یہ سائنس سمجھنے کو بے تاب... سادام کے باہر والے
... کمرے کو دوڑا... وہاں اب بھی اس خط کے ٹکڑے پڑے تھے
.. اسنے وہ جوڑے عنایت بھی اسکے پیچھے آگیا

اپ ٹھیک ہیں " اسنے پوچھا

.. یار " شہاب نے کاغز پر آنسوؤں کے دھبے دیکھ کر سر تھام لیا
... عنایت بھی اب بات سمجھ گیا تھا

.. دونوں بس ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر رہ گئے
... صاف واضح تھا یہ خط زبردستی لکھوایا گیا تھا

.....

...وہ کمرے میں آیا... زریش بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی
...سادام نے آئینے کے سامنے خود کو دیکھا
زری سائیں زرا قریب او "اسنے چاہت سے پکارا.. نظر آئینے پر ہی ٹکی
...تھی
...زریش نے منہ موڑ لیا
..مجھے گھر جانا ہے " وہ دو ٹوک بولی
... اتنا اترا تا کیوں ہے " وہ مڑ کر اسکو دیکھنے لگا.. گھیری نظروں سے
...زریش نے اپنا دوپٹہ درست کیا
...تمکو کیا لگتا ہے.. ہم تمکو اب کیا کرے گا " وہ اسکے پاس بیٹھا
...نواب جی " زریش زرا غصے میں امی اور سادام نے اسکا ناک کھینچ لیا
..بہت زور سے کہ اسکی نوزین اسے ہی چبھی

ہمارا سامنے اواز اتنا رکھے گا جتنا رکھتا ہے یہ دودن اسکا ساتھ رہ کر ہم پر
شیرنی بنے گا تو شکار ہمکو ظالم کرنا آتا ہے جبکہ تمہارا صحت اور عمر ابھی ہمارا
.. دام میں پھنسنے کا نہیں " وہ اسے باور کراتا بولا

... جبکہ اسکی بات پر زریش سرخ ہو گئی
... اماں ابا کو پتہ چل جائے گا. " اسے پریشانی ہوئی
" ... اور چھوٹے چوہدری

.. اسکی اواز دب گئی... بندوق اسکی گردن پر رقص کرنے لگی
دشمن کا سامنے محبوب کچھ نہیں... سمجھتا ہے نہ ہمکو.... پھر بھی بار بار بولتا
ہے " وہ گن لوڈ کرتا پیار سے سمجھانے لگا.. جبکہ زریش کی سانس حلق میں
..... ہی کہیں گم ہو گئی

بندوق اسکی گردن پر رقص کرتی سفر طے کر رہی تھی.. زریش.. ہر بڑا کر
.. اٹھی

.. سادام جبکہ وہیں لیٹ کر اسکو دیکھنے لگا

"Ho.... تم جانتا ہے تم ہمیں کتنا

.... نواب جی "وہ حیرانگی سے اسکی بے باک گفتگو پر اسے دیکھنے لگی

نواب جی کا جان.. زرا.. نواب جی کا خدمت کے لیے نزدیک تو او" وہ لبوں
میں مسکراہٹ دباے اسے زچ کر رہا تھا.. جانتا تھا آنے والے کل میں
.... اسکے لیے کئی انسو ہوں گے تو کیوں ابھی اسکی آنکھ کو سکون دے

.....

وہ دوبارہ اسی گھر کے سامنے کھڑا تھا.. ایک نظر غور سے اس گھر کی طرف
.... دیکھا.... اور دو قدم آگے بڑھاتا

کہ اچانک اسی گھر کا دروازہ کھلا.. اور ایک کم عمر لڑکی بھاگنے کی کوشش
کرنے لگی جبکہ اسکے پیچھے ادھیڑ عمر آدمی... اسکے بال پکڑ کر اندر کھینچ رہا تھا
جبکہ اسکی بے بس نگاہیں ارد گرد دیکھ رہیں تھیں کہ کوئی اسکی مدد کرے مگر
.. وہاں کھڑے لوگ تماشا ضرور دیکھ رہے تھے آگے کوئی نہیں بڑھاتا

تبھی شہاب جو یہ سب دیکھ کر.. حیرت اور غصے سے پھٹنے کو ہو رہا تھا... وہ
اگے بڑھا... اور لڑکی کو کھینچ کر باہر نکالا.. جبکہ پیچھے وہ آدمی اس جھٹکے کو
برداشت کیے بنا.. دور جا گیرہ... اور لڑکی... شہاب کو مسیحا پاتے ہی سسکتی
... ہوئی اسکی پشت میں چھپنے لگی

... یہ کیا جہالت ہے "وہ دھاڑا جبکہ وہ آدمی اپنی بے عزتی پر جگہ سے اٹھا
باو تیرا کوئی معاملہ نہیں یہ میری بیوی ہے اور میں جو چاہو اسکے ساتھ کروں"
... وہ آدمی صاف جواب دیتا اس لڑکی کو اپنی طرف کھینچنے لگا

ن.. نہیں.. مجھے بچالیں اللہ کے واسطے م
مجھے بچالیں "وہ لڑکی گڑ گڑائی شہاب کی آنکھوں میں ایک عکس اتر... ..
... اور اسنے کھینچ کر اس آدمی کے منہ پر تھپڑ مار دیا
... اور خونخوار نظروں سے اسے دیکھنے لگا

شہاب کے رد عمل پر.. وہاں کھڑے سب تماشا یوں میں جیسے جان ائی اور وہ اگے بڑھے.. ایک عورت نے بیلا کو سینے سے لگالیا.. باونچی کو بچالیں جی.. بہت مارتا ہے یہ... اور اس ماں بھی پاگل ہیں دونوں "وہ نفرت سے بولی.. شہاب نے سادام کو کال ملائی کیونکہ اس آدمی کے تیور بگڑنے لگے تھے.. میرے معاملے میں بولنے والا یہاں کوئی نہیں

اے بیلا اندر چل " وہ چیخا.. جبکہ بیلا مزید اس عورت میں سمانے کی کوشش کرنے لگی..

..شہاب کو سادام پر شدید غصہ آیا

مگر وہ کال کرتا رہا.. کچھ دیر بعد.. کال اٹینڈ ہوئی.. اور نیند میں ڈوبی ڈوبی.. آواز سنائی دی..

میں یہاں تمہارے گاؤں میں کھڑا ہوں.... فوراً یہاں پھنچو " وہ بولا لہجہ بری طرح سخت تھا.. سادام نے اچھا کہہ کر... کال کاٹ دی جبکہ اس آدمی.... کے اگے وہ دیوار بنا کھڑا تھا

بے بس عکس نے اسکے وجود میں چنگاریاں بھر دیں تھیں پہلے وہ
.... چھوٹا تھا... یہ شاید اتنی طاقت نہیں رکھتا تھا مگر آج نہ وہ کمزور تھا نہ بے بس
کچھ ہی دیر میں عنایت آتا دیکھا.. اور گاڑی دھول اڑاتی کچھ فاصلے پر آکر
... رک گئی

جس میں سے سادام فضل. خان پوری شان سے باہر نکلا... اور گہرے سوٹ
میں وائٹ شال لپیٹے مونچھوں کو تاو دیتے وہ بے پناہ وجاہت کا مالک شخص
... باہر نکل کر... آیا... اور شہاب کو دیکھ کر اسکی طرف بڑھا
... وہ آدمی سادام کو دیکھ کر گھگھیا گیا

... سلام سرکار "وہ ادب سے بولا سادام نے سر ہلایا اور شہاب کی طرف دیکھا
اس لڑکی سے پوچھے کیا یہ اسکے ساتھ رہنا چاہتی ہے " شہاب نے اشارہ کیا تو
سادام نے اس لڑکی کی طرف دیکھا... جس کے چہرے پر جا بجا نشان تھے...
جو کے سرخ اور نیلے پر رہے تھے.. جبکہ وہ یہ بات لکھ کر دے سکتا تھا اگر

اس لڑکی کے چہرے پر ظلم تشدد کے نشان نہ ہوتے تو وہ بلا کی خوب صورت
.. ہوتی مگر اسکے سائیں سے زیادہ نہیں... اسنے سر جھٹکا.. اور گالز اتار کر
.. ابھی وہ کچھ کہتا کہ شہاب بولا

" یہ ادمی اسکو

.... رک جاو " سادام نے شہاب کو ٹوکا

... تو وہ خاموش ہو گیا جبکہ... سادام اس ادمی کی طرف بڑھا

.. تم نے اسکو مارا " اسنے سوال کیا سنجیدگی سے

سائیں آوارہ ہے... یہ " وہ ادمی جلدی سے بولا تو.. اس لڑکی نے حیرانگی
سے اسکی طرف دیکھا.. جو کہنے کو اسکا شوہر تھا صرف کہنے کو چار سال سے وہ
اسکے نکاح میں تھی اور ایک رات اسے سکون کی میسر نہیں تھا.. اپنی عمر
سے پہلے ہی وہ بڑی ہو کر ان معاملات کو سمجھنے لگی تھی مگر اولاد کی نعمت نہ
ملنے پر اکثر وہ اسکو اسی طرح پیٹتا تھا.. اور اب تو یہ روز ہونے لگا تھا..

اسکا اگر دنیا میں کوئی ہوتا تو... وہ اسطرھ رسوانہ ہوتی نہ مان باپ نہ کوئی اور
... ایک پھپھو ہی تھی اور وہ بھی چل بسی.. مگر اس ادمی کو اسے بیچ گئیں تھیں
وہ بنا کچھ بولے سسکتی رہی شہاب ضبط سے یہ نظارہ کر رہا تھا جبکہ سادام...
... نے بھی شہاب کا چہرہ دیکھا

تمہارا پاس دو دن ہے.. لڑکی کو طلاق دے کر فارغ کر
آوارہ لڑکیاں رکھنے قابل نہیں ہوتا.. "اسکا شانہ تھپتھپا کر.. وہ فیصلہ سنا .
... چکا تھا

.. اس ادمی نے... ارے رنگوں سے سادام کو دیکھا
"م.. مگر میں دینا نہیں چ

... سادام کے گھورنے پر وہ رک گیا
تم کل اسکو طلاق دے گا... تمہارا کھنپڑی میں یہ بات گھسائیہ... نہیں " وہ
... پھر سے بولا تو وہاں سب کھرے لوگ اسکے فیصلے وک سن رہے تھے

...س... سائیں م.. میرا تو.. کو کوئی ب. بھی نہیں "وہ لڑکی سسکی
تو سادام نے اسکی طرف دیکھا.... شہاب کہ پاؤں سے جلنے لگے تھے اسے...
...اس وقت سب زہر لگ رہا تھا

تم تب تک حویلی رہے گا. "وہ حتمی لہجے میں بولا تو... لڑکی کے چہرے سے
گویا خوف سا ختم ہوا وہ ساری زندگی حویلی کی غلامی میں گزار سکتی تھی مگر
اس آدمی کے ساتھ ایک دن بھی اور نہیں گزار سکتی تھی روز اپنے اللہ سے
یہ ہی دعا مانگتی تھی کہ.. کسی دن تو وہ یہاں سے نکلے گی اور آج وہ لمبے اسکے
...سامنے تھے

سادام نے عنایت کو اشارہ کیا اور عنایت نے اس لڑکی کو پیچھے گاڑی میں
.. بیٹھنے کو کہا

چلیں بادشاہ... "سادام نے شہاب کو کہا.. تو وہ.. بنا جواب دیے چل دیا
...جبکہ ہ مسکراہٹ دبا گیا

خیر ہے سائیں اکھڑا اکھڑا لگتا ہے " گاری خود ڈرائیو کرتے ہوئے وہ بولا تو...
... شہاب نے اسکو دیکھا

تمہیں وہ لڑکی کہیں سے آوارہ لگتی ہے جو تم نے.. اس آدمی کی حمایت
کی " شہاب نے اسکو غصے سے دیکھا.. ہو بھی سکتا ہے.. آدمی جھوٹ کیوں
... بولے گا " اسنے لا پرواہی سے کہا

... تمہاری نہ نظر خراب ہو چکی ہے " شہاب نے منہ پھیر لیا
تم پہلی نظر میں ہی بڑا غور سے دیکھ چکا ہے اسے.. کمال ہے... " اسنے چوٹ
کی تو شہاب... نے جواب نہیں دیا.. جبکہ سادام نے گاڑی میں گانا چلایا..
... تیز ہوا آر پار ہو رہی تھی

... اور سادام فضل خان لمہوں میں کی فیصلے کر چکا تھا

.....

جاناں سارا وقت چھپتی پھیر رہی تھی.. دادی کی طبیعت زرا ناساز تھی.. مگر
.... وہ جانناں کو دیکھ کر.. شدید غصے کا شکار تھیں

اور شکلا کو ایک دوبار.. کہہ چکیں تھیں کہ اسے بلائے مگر.. جاناں نہیں ائی
تھی...

..وہ کچن میں ہی رہی بھلے اسنے کوئی کام نہیں کیا
...وہ ولی سے پہلے اٹھ کر... کمرے سے نکل چکی تھی
اور اب شام ڈھلنے لگی تھی کہ.... وہ رقیہ بیگم کے کمرے میں انکے ساتھ چلی
گئی...

ان سے باتیں کرتے ہوئے اسے اچھا احساس ہو رہا تھا جبکہ وہ مسلسل اسکو
دیکھ کر ماشاء اللہ کہہ رہی تھی

اے کہاں گھسی بیٹھی ہے منحوس صبح سے تجھے بلا بلا کر... میرا منہ تھیرا ہو
گیا مگر.. توکانوں پر جوں تک نہ رنگی "دادی اسکے پاس پہنچی... تو وہ ڈر کر
...دھڑکتے دل سے رقیہ بیگم کو دیکھنے لگی

"اماں"

بس بہو... "وہ چیخی تو انکی آواز سن کر ایزہ بھی پیچھے اگئی اور ان بے شمار دنوں
میں اسنے پہلی بار جاناں کو دیکھا جس کی آنکھیں خوف سے بھیگ چکیں
... تھیں

.. وہ اندر داخل ہوئی

.. دادی " اسنے انکی طرف دیکھا

اب تو بھی حمایت لے گی اس کی میرا بیٹا مرا تھا.. کسی کو اس بات کی نہیں
... پڑی سب.. حمایتیں لینے آگئے " وہ بھڑکیں

اور جاناں کو بالوں سے پکڑ کر.. وہ باہر کھینچتی ہوئی لائیں جاناں جو د کو ان سے
... چھرانے کی تگ و دو میں مسلسل روتی بکھرنے لگی تھی

دادی آپ کیا کر رہیں ہیں " آئزہ ایکدم آگے بھڑی جبکہ جاناں کو تھپڑ لگا
کر.. انھیں سکون نہیں ملا وہ. اسکی سسکیاں سن کر بھی نرم نہیں ہوئیں تو...
... اسکو دونوں ہاتھوں سے پیٹنے لگی

... جبکہ سامنے سے آتا.. ولی یہ منظر سامنے سے آتا دیکھ چکا تھا

...اسکے ساتھ شہریار بھی تھا

شہریار تو مٹھی بھینچ گیا جبکہ ولی.. صرف دو قدموں کی دوری پر دادی کے
نزدیک پہنچا اور جاناں کو ایک جھٹکے سے کھینچ کر کھرا کیا جو.. بری طرح رو
.. رہی تھی

تو تو اسکے دام میں آخر پھنس ہی گیا بھول گیا پاپے باپ کی موت.. اسکا سر
تن سے جدا کر کے.. بھیجا تھا انھوں نے.. بھول گیا ولی "وہ چلائی.. جبکہ ولی
.. نے جاناں کی طرف دیکھ.. جو بری طرح ڈر رہی تھی

.... جاو تم یہاں سے " اسنے کہا تو جاناں بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی
... دادی رونے لگی جبکہ ولی.. انکی طرف دیکھتا رہا

نہ میں کچھ بھولا ہوں اور نہ ہی کبھی بھولوں گا جبکہ فضل خان کا بھی سراپی
طرح جدا نہ کر دوں مگر آج یہ بات میں اپکو صاف لفظوں میں بتا رہا ہوں..
اب جاناں پر کوئی ہاتھ نہیں اٹھائے گا اور اس میں آپ بھی شامل ہیں.. بس
اس سے آگے میں مزید صفائیاں نہیں دوں گا.. کچھ دیر تک مجھے پھپھو کو

لینے نکلنا ہے.. تو گھر کا ماحول ٹھیک کیا جائے " اسنے حتمی لہجے میں کہا اور اپنی
مان کے پر سکون اور دادی کے غصے سے سرج ہوتے چہرے کو دیکھ کر وہاں
سے اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ... شہریار بھی چلا گیا اور ایزہ اسکے پیچھے ہو
لی...

... رقیہ بیگم بھی اپنے کمرے میں چلی گئیں آج دل و دماغ پر سکون ہو گیا تھا
.... جبکہ دادی کا سارا غصہ شکیلہ پر اتر گیا

.....

.. وہ کمرے میں داخل ہوا تو جاناں کے رونے پر چڑ گیا
... بس اتنا بھی کچھ نہیں ہوا جتنا تم نے رونے ڈالے ہوئے ہیں " وہ چڑ کر بولا
... جاناں نے اسکی طرف دیکھا

اپ اپ کو لگے نہ پھ.. پھر تکلیف کا احساس ہو " اچانک ہی وہ بولی تو ولی...
... نے اسکی کلائی جکڑی

بری زبان لگ گئی.. بس ایک رات سے "وہ. معنی خیزی سے اسکا معصوم
...چہرہ دیکھنے لگا

...جاناں نے جواب نہیں دیا

...جواب دو" وہ غصے سے بولا

ک. کیا جواب دوں. "جاناں اسکی قربت پر اسکے بے باک لمس پر... جو
...اسکے چہرے پر وہ چھوڑنے لگا تھا... گھبرا اٹھی تھی

.. یہ ہی کہ تمہیں درد نہیں ہوتا" وہ اسکے بھگے لب دیکھنے لگا

جاناں کا دل کانپنے لگا... اور ولی دوبارہ کوئی پیش رفت کرتا کہ.. اسکا فون دو
.. ارہ بجنے لگا

اسنے اسے دور دھکیلا

جاناں اس انسان نما سفاک ظالم حیوان کو دیکھ کر جلدی سے واشروم میں
...چلی گئی... جبکہ ولی اسکی عجلت پر معمولی سا مسکرا دیا

چھوٹے چوہدری... گھوڑا گاؤں کے بڑے نالے میں مردہ ملا ہے جی...

"صادق کی بات پر وہ تیز سے اٹھا

... کیا بکواس کر رہے ہو" وہ دھاڑا

... جی سچ کہہ رہا ہوں "صادق نے کہا تو ولی نے موبائل بیڈ پر پھینکا

اور کمرے سے باہر نکلتا کے جاناں بھی باہر آچکی تھی.. وہ پل میں غضب

.. ناک سا اسکے نزدیک پہنچا اور اسکی امی موڑی

... آہ " وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

تمہارے بھائی کو ایک ایک چیز کا حساب دینا ہو گا... ایسے تو سکی جان نہیں

... بخشوں گا " وہ جیسے تلملا اٹھا تھا

اسکو دھکیل کر.. وہ اپنے کمرے سے نکلا اور پیچھلے بار سے ابھی وہ دروازے

... کی طرف برہتا جہاں اسکی گاڑی کھڑی تھی

.. کہ کچھ خسر پھسر پر وہ رک گیا

کہیں سے مدھم مدھم آوازیں آرہیں تھیں مگر اسے صاف سنائی نہیں دے
.... رہی تھی وہ زرا ان آوازوں کی تعاقب میں آگے بڑھا

... اور اسے چوہدری سکندر کی پشت نظر آئی.. تو وہ پیچھے ہو گیا

.... اسکے سامنے زریش کے ماں باپ ہاتھ جوڑے کھڑے تھے

سردار جی ہماری بیٹی پورے دن سے نہیں ملی جی.. اچکے کہنے پر ہم نے کسی
کو نہیں بتایا مگر وہ کہاں ہے.. اب تک معلوم نہیں ہوا "زریش کا باپ ہاتھ
.... جوڑے کھڑا تھا

تم لوگوں کو کیا تکلیف ہے بلا سر سے اتر گئی اس سے اچھا کیا یہ جہاں بھی گئی
تمہیں کیا تکلیف ہے دوبارہ مت آنا یہاں ورنہ اچھا نہیں ہوگا " وہ سختی سے
بولے... اور وہاں سے جانے لگے کہ زریش کے مان اسکے قدموں میں گیر
گی...

بھلے مرتضیٰ صاحب کی بیٹی ہے وہ مگر ہم نے پالا ہے.. اپنے بچوں کی طرح
.... صاحب اتنی سی تھی جب ہماری جھولی میں ڈال گئے تھے وہ

وہ جی سگی اولاد ہے انکی آپکی سگی بھتیجی یے سرکار رحم کریں کچھ تو کریں " وہ
.. بلکنے لگی

... اے آواز بند جرابنی کیا بکواس کیے جارہی ہے

کسی نے سن لیا تو ہنگامہ کھرا ہو جائے گا.. اور ابھی شہریار سے دستک بھی
لینے ہیں مجھے.... تب تک اپنی یہ چونچ بند کر... اور دفع " وہ رکھ... ولی کا
... بھاری ہاتھ انکے شانے پر تھا

... انھوں نے مڑ کر دیکھا.. آنکھوں میں انگارے لیے وہ... کھڑا تھا

... جبکہ وہ دونوں بھی خوف زدہ سے ہوئے

وہ.. زریش.... میرے باپ کی اولاد ہے... " سرد سپاٹ لہجے میں سوال کیا
... گیا

.. جبکہ سکندر سمیت وہ دونوں بھی جیسے منہ میں ایلفی لے گئے

.... کچھ پوچھا ہے میں نے " وہ دھاڑا

.... اور پاس پڑے گملے پر لات ماری جو دور جاڑا
... بتاؤ مجھے "وہ اب زریش کے باپ پر چڑھا
... سر سرکار " وہ بولنے لگا کہ سکندر نے اسکو گھورا
... اپ جائیں یہاں سے " اسنے زرا سختی سے کہا
تو وہ کچھ تنہی سی نظر ڈال کر وہاں سے چلے گئے وہاں رکنا بے کار تھا یہ راز
.. غلط کھلا تھا.. وہ اس بات پر سرپیٹتے فوراً اپنی بیوی کے پاس گئے
غضب ہو گیا... بتول بیگم سمجھو گیا سب اب اپنے ہاتھ سے " وہ غصے سے
... بولے
کیا ہو گیا " جب سے آئزہ کی رخصتی ہوئی تھی وہ بیمار رہنے لگیں تھیں
ارے وہ راز جو انیس سال سے دبایا ہوا تھا.. ان دو منحوس کی وجہ سے پھٹ
... گیا

اب تیسری امیدوار بھی اس وراثت میں آکھری ہوگی اور جو کچھ جمع پونجی تھی اور.. جو دستک میں نے شہریار سے لینے تھے.. وہ نہیں ہوتے کنگال ہی رہیں گے ہم "وہ بتا رہے تھے جبکہ انکے چہرے کے رنگ فق ہو گئے وہ جانتی تھیں ولی کیا ہے

وہ اسی بات پر جینا حرام کر دے گا کہ اتنے عرصے سے یہ بات انھیں کیوں... نہیں بتایا گئی

.....

وہ ان دونوں کو سلگتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا.. پہلی بار اپنے باپ پر غصہ آیا تھا..

جی مرتضیٰ صاحب کو دہی رانی پسند نہیں تھی... وہ بچی کو... ہماری جھولی میں دال گئے ہمارے پاس اولاد بھی نہیں تھی جبکہ انھوں نے حویلی میں یہ بات... پھیلا دی کہ بچی مر گئی ہے

چھوٹے چوہدری ہم نے اسے سگی اولاد کی طرح پالا ہے.. جی وہ صبح سے غائب ہے "وہ رونے لگا.. جبکہ ولی کے لیے یہ خبر بم سے بڑھ کر نہیں تھی..
سادام کا سارا کھیل اب اسکی سمجھ میں آرہا تھا.. ان دونوں کو جانے کا اشارہ
... کر کے.. وہ آنکھیں موند گیا

... جبکہ صادق کو پھپھو کو لینے کے لیے بھیجوا دیا
ایسا نہیں ہو سکتا اسے اس بات کا علم ہوتا تو وہ کبھی اس لڑکی کے نزدیک نہ
... پھٹتا

... یقیناً وہ نہیں جانتا "وہ سوچنے لگا
... مگر اسکی بہن تھی

... یہ بات سوچ سوچ کر اسکا دماغ پھٹنے کو تھا

.....

مجھے گھر جانے دیں نواب جی.... اماں ابا پریشان ہو رہے ہوں گے " اس سے
فاصلہ بنا کر بیٹھتی وہ جب سے ائی تھی ایک ہی راگ لاپ رہی تھی جبکہ
...سادام خاموشی سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا

اچھا ادھر قریب آ کر یہ بات کرے گا تو سمجھ آئے گا ایسا دور دور سے ہمیں
سنائی نہیں دیتا " اسنے انگلی کے اشارے سے اسے پاس آنے کو کہا.. جبکہ
...زیریش اپنی جگہ سے بنا ہلے اسکو دیکھے گی

.... اسکی آنکھیں بھگنے لگی.... اور ٹپ ٹپ انسو بہنے لگے

پتہ ہے کیا ڈھولا تمھارا یہ رونا دھونا ہم پر کیا اثر کرے گا.... تم جانتا ہے بڑا
بے حس بندہ ہے مگر تمھارا عشق میں ہم ام ام آلو کا پٹھا ہے تم سامنے آ
جائے تو.. نظر ادھر ادھر جاتا ہی نہیں.. اور ایک تم ہے.. ملن کے دنوں
.... کو ایسے گزار رہا ہے جیسے ہم تمھیں چھ جاے گا " وہ قہقہہ لگاتا ہنسا

.. تو زیریش اسکے پاس ای

نواب جی " اسنے کہا تو سادام کو رج کر اسپر پیار آیا.. اسکی گردن میں ہاتھ
ڈالا.. اور اپنے چہرے کے قریب کر کے.. اسکے نازک نقوش کو.. اپنے
...پر تپش لمس میں جکڑ لیا

ز ریش کی سانسیں پھول سی گئیں.. مگر سادام تو جیسے خود کو سیراب کرنے
.. کے چکروں میں زیادہ بھک گیا تھا

...ز ریش خود کو چھڑوانے کی تگ و دو میں اسکے سینے پر مکے برسانے لگی
اور سادام اسپر ترس کھاتا.. اس سے دور ہوا.. اور اسکو بے حال سادیکھ
...کر.. اسپر مزید پیار آنے لگا

....بس اتنا ہی دم تھا "وہ ہنسا.. اسکو پھر سے قریب کرنے لگا
.. مگر ز ریش اس سے دور بھاگ گئی

...آپ بہت برے ہیں اور گندے بھی " وہ کانپتے لہجے میں بولی
...سدام نے شانے اچکائے

بیوی ہے تم ہمارا.... اب تم پر تمہارا وجود پر صرف سادام خان کا حق ہے
صرف تم سادام خان کا دسترس میں رہے گا ہمیشہ..." وہ اسکا ہاتھ پکڑتا اپنے
.. نزدیک صوفے پر بیٹھا گیا

زریش اسکی شال سے اٹھتی کلون کی خوشبو سے خود کو بے بس محسوس کرنے
لگی.

... جبکہ سادام نے آنکھیں بند کر کے سر صوفے پر ٹکا دیا
.... اپنے مرے ہوئے گھوڑے کو دیکھ کر ولی لازمی تلملاے گا
... وہ جانتا تھا.... تبھی اسنے گاؤں پر پھیرا سخت کر لیا تھا

تاکہ وہ کسی کو نقصان نہ پہنچا سکے اور اگر اسنے کسی کو نقصان پہنچایا تو لازمی وہ
بھی اپنے سائیکوپن کے ثبوت دے گا... اور جاناں کا خیال بھی ہرپل اسکے
ساتھ تھا.. مگر صرف ایک وقت کا انتظار تھا... جس دن وہ خود اس سے رابطہ
کر کے یہ چاہے گی کہ وہ اسکے پاس آنا چاہتی ہے تب ولی تو کیا... کوئی بھی
اسے نہیں روک سکتا تھا.. مگر وہ یہ بات کبھی نہیں بھول سکتا تھا کہ اسکی

بہن غیر مرد کے... کمرے میں ہونے کے باوجود اسے لاعلم رکھتی ہے... اور
... اسے اپنے سب سے بڑے دشمن سے یہ بات پتہ چلتی ہے
... نواب جی "اچانک وہ اپنی سوچوں سے نکلا.. زندگی اسکی بانہوں میں تھی
.. حکم جی " وہ لاڈ سے بولا
... زریش کو یہ ہی موقع مناسب لگا
آپ مجھے گاؤں چھوڑاے نہ ابا اماں
ششششش لگتا ہے تم چاہتا ہے دوبار سے مزے دار ساسین " وہ لودیتی
نظروں سے پھر اسکو پلکے جھکانے پر مجبور کر گیا جبکہ زریش کسمسا کر اس سے
... دور ہوئی
" ... آپکے پاس ان باتوں کے علاوہ بات نہیں
.. وہ زرا خفا ہوئی

دیکھو یار من.... ہم زرا اٹھر کی ٹائپ بندہ ہے اور صرف تم سے اپنا اٹھر ک
دور کرتا ہے.. اور تم ایسا اتراتا ہے... صیچی پھر جان بھی تو ہمارا ہے اترے
... گا ہی " وہ بھی زرا آنکھیں دیکھا کر بولا

... جبکہ زریش سرخ سی ہو گئی

... ایک بات پوچھو "اسکو ایسے ہی خیال سا گزرا

پوچھو مگر ہمارا بانہوں میں بیٹھ کر... ورنہ چونچ بند رکھو ہمکو تمہیں دیکھنا
ہے " گھیری نظریں اسپر ڈالے وہ اسکی نگاہوں پر بوجھ سا کر گیا جو اٹھنے کا نام
.. نہیں لے رہیں تھیں

.. اس وقت زریش کو اپنا پ... خوش. نصیب سا لگا

وہ اٹھی اور اسکے پاس بیٹھ گئی.. جبکہ سادام کے ہاتھوں کی حرکت اپنے

.. گالوں پر محسوس کر کے اسنے وہی ہاتھ پکڑ لیے

... وہ مسکرا دیا مگر نگاہیں بنا ہٹائے اسے دیکھے گیا

وہ میں کہہ رہی تھی آپ کہتے تھے.. کہ آپ مجھ سے شادی نہیں کریں گے
" پھر

..وہ رکی حلق میں آنسو سے پھنسے

ایک تو تم عورت کا بھی عجب دماغ ہے خوش ہوتا ہے روتا ہے... درد ہوتا
ہے زیادہ روتا ہے.... بچھڑتا ہے تو رو کر برا حال کرتا ہے ملتا ہے تو الگ
... روتا ہے.. مطلب دنیا کو کنفیوز کرتا ہے

جاہل ساسائیں.. بھلا تمہارا بنا کیسے رہتا... شادی تو اب بھی ہم خاندان میں
بابا سائیں کی پسند کا کرے گا

...نواب جی "وہ چیخی جبکہ سادام کا قہقہہ بلند ہوا

..یار من مزاق کرتا ہے " وہ ہنستا ہوا اسے سینے سے لگا گیا

زرباش کا نرم لمس اس کے جذبات کو ہوا دینے لگا جس پر قابو پا کر اس نے اسے خود
.... سے دور کیا

... اور اسکی آنکھوں میں دیکھا

دیکھ لڑکی.. تمہارا ان حویلی والوں سے کوی تعلق نہیں ہمارا زندگی کا سب سے اچھا بات ہے یہ... تو بابا سائیں کو تمہارا لیے پٹانا مشکل ہو گا نہ ممکن نہیں... اگر تمہارا حویلی سے تعلق ہوتا.. اور کوی فلمی سین بنتا.. تو..
... لازمی ہم تو گیا تھا کام سے "وہ ہنسا

...م... مطلب "زریش نے دل میں شکر ادا کیا اور پوری بات جاننا چاہی جس پر سادام نے ایک بار پھر بے باک سی جسارت اسکی گردن پر کی جس سے وہ پوری کانپ اٹھی... اور اٹھ کھڑا ہوا
زیادہ سوچے گا تو صحت نہیں بنے گا اور تم جانتا ہے پھر ہمیں "جھک کر معنی... خیزی سے نگاہیں اسپر ڈالتا وہ اسے پورا اثر مندہ کرتا باہر چلا گیا

.....

...تم نے اس لڑکی کے بارے میں کیا سوچا "شہاب نے سوال کیا
تم ایسے تڑپتا ہے جیسے نہ جانے تم اسکا بھائی ہے "جان بوجھ کر پنگا لیتا.. وہ
... عنایت کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسا

.... جبکہ عنایت نے بھی ہنسی دبائی

.... ہو گیا.. تم دونوں کا.... "شہاب سنجیدہ دیکھائی دے رہا تھا

یہ ہم دیکھ رہا ہے جب سے... وہ لڑکی حویلی آیا ہے تم کچھ زیادہ سینسیٹیو ہو

گیا ہے.. خیر سوچنا کیا ہے حویلی میں جتنا ملازم ہوں کم ہے.. بس وہ بھی

وہیں ہے ہاں اسکا شوہر اسکو طلاق دے گا تو.. تو.. یہ اپنا عنایت کس کھیت کا

مولیٰ اسے بیاہ دے گا.. "اسنے شانے اچکائے اور سگار جیسے شہاب کے

.. دل پر سلگای جو خود اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا

... عنایت سے " وہ حیران ہوا

... ہاں تو.. "سادام نے لا پرواہی سے کہا

تمہارا یہ شریف عنایت دشمنوں کی حویلی میں بلبل پھنساے بیٹھا ہے..

... شہاب نے بھی شوشہ چھوڑا جبکہ عنایت کو اچانک اچھو لگ گیا

بنا پیہ ہی وہ کھانسنے لگا.. سادام سنجیدگی سے امی بروچرٹھاے اسے دیکھنے

.... لگا

... نہیں خان "وہ کچھ کہتا کہ سادام نے ہاتھ اٹھایا

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا عنایت بادشاہ... وہاں کا لڑکیوں کو بھی عزت کا نگاہ سے دیکھے گا... اور مرتضیٰ سے کسی لڑکی کا تعلق نکلاتو.. تمہارا اگلا سانس .. نہیں نکلنے دے گا " وہ سنجیدگی سے اسے اپنی بات سمجھا گیا

.. جی خان "اسنے کہا تو سادام نے دوبارہ شہاب کی طرف دیکھا

کچھ نہیں ہوتا محبوب الگ ہوتا ہے بیوی الگ ہوتا ہے ہم کو مسئلہ نہیں " وہ .. دوبارہ شہاب کو چیرنے کو بولا

تمہارا دماغ ٹھیک ہے... پہلے وہ اپنی عمر سے دو گنے آدمی کے ظلم سہتی رہی .. پھر تم اسے سوتن کا دکھ دو گے " وہ جزباتی سا ہوا

عنایت بادشاہ... تم انصاف سے رکھے گا دونوں کو سمجھا " وہ حکمیہ بولا تو

عنایت نے فوراً سر ہلایا جبکہ شہاب غصہ دباتا اپنی جگہ سے اٹھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا.. سادام کا قہقہہ برجستہ تھا

... حویلی مت پہنچ جانا شہاب باو " وہ قہقہہ لگاتا... اسے مزید سلگا گیا

.....

...ہاں کافی دنوں بعد دوبارہ حویلی آیا تو... سادام سے چھپتا پھیر رہا تھا
اگر وہ نوٹس کر لیتا تو اسکی کلاس پکی تھی... تبھی وہ جلدی سے لاونج عبور کرتا
... اندر جانے لگا... کہ اس سے پہلے ہی نظر نور پر پڑی
... اور اسے کچھ عرصے پہلے کا وہ تھپڑ یاد آ گیا جو اسکے منہ پر پڑا تھا
اسنے ادھر ادھر دیکھا.. اس وقت وہاں کوئی نہیں تھا.... اور ہوتا بھی کیسے...
فضل خان اپنی فی بیوی کے پاس تھے جبکہ اسکی ماں ادھر فلحال نظر نہیں آ
رہی تھی اور آ بھی جاتی تو کونسا اسے فرق پڑتا تھا درحقیقت فرق تو سادام
... سے پڑتا تھا جو ڈیرے پر تھا
... اسے کھسر پھسر کی سی آواز سنائی دی
... جیسے وہ کسی سے بات کر رہی ہو

مگر آج وہ ہر قیمت پر اس چھٹانک بھر کی لڑکی سے اس تھپڑ کا بدلہ لینا چاہتا تھا
جو اس نے ہاد فضل خان کے منہ پر مارا تھا اور وہ پہلی لڑکی تھی اس سے پہلے کسی
... کی جرت ہی کب ہوئی تھی

وہ کچن میں داخل ہوا تو.... نظر نور پر تھی جو کٹینگ بورڈ پر کچھ کاٹ رہی
... تھی

... جبکہ کسی دوسرے کی موجودگی محسوس کر کے نگاہ اسپر اٹھی تو وہیں ٹھہر گئی
سفید چاندی سی رنگت میں زخموں کے نشان اسے مزید حسین بنا چکے تھے یہ
... شاید وہ ہاد کو لگا

اسکے لمبے کمر سے نیچے جاتے بال... اور گوری... کچھ کچھ زخمی کلائیوں کو دیکھ
.. کر... وہ جیسے ٹھہر چکا تھا

وہ پارسا نہیں تھا اور نہ ہی ایسا تھا کہ اس نے کبھی حسن نہیں دیکھا تھا اسکے ساتھ
کھڑی لڑکی بھی بے پناہ حسین تھی مگر ان ڈری سہمی آنکھوں کی ادا کو ہاد
... دیکھتا رہ گیا

... آپ کو کچھ چاہیے "نور اسکے بیلا کو گھورنے پر غصہ کرتی بولی
... تو ہاد نے جیسے اسکی اواز پر کان نہیں دھرا
... جبکہ بیلا.... انگلیاں مروڑ رہی تھی
شائلہ بھی وہیں آگئی اور ہاد کو سکتے میں اور بیلا کے کنفیوز چہرے کو دیکھ کر...
.. وہ خود بھی اچھا محسوس نہیں کر رہی تھی
کون ہو تم " ہاد ارد گرد سے بیگانہ بیلا سے مخاطب ہوا جبکہ بیلا.. اٹکی ہوئی
... سانسوں سے اسے دیکھتی جواب تلاش کرنے لگی
... نوکرانی ہے " نور عجیب کیفیت کا شکار ہوتی پٹ سے بولی
... ہاد نے اسکی طرف دیکھا
... میڈ " وہ پھر لفظوں کو دھرانے لگا
نہیں ہاد سائیں.. یہاں کی ملازمہ نہیں ہے کچھ عرصے رہنے آئی ہے بس
... "شائلہ بہن کے جھوٹ پر حیران ہوتی حقیقت بتا گئی

مگر ہے تو ملازم ہی نہ.. اور ویسے بھی سادام سائیں نے یہ ہی کہا ہے کہ یہ
... ملازمہ ہے یہاں کی "نور تمللا کر بولی

پہلے ہی اسے سخت کوفت ہوتی تھی ہادسے اور اب اسکی نظروں کے ٹکاؤ سے
... وہ.. چیڑ رہی تھی نہ جانے کیوں
... نہیں " ہادزر اساکھوما

گیسٹ ہیں تو گیسٹ کی طرح ٹریٹ کرو... اب مجھے کسی کام میں ملوث نہ
دیکھیں یہ "وہ شائلہ کو وارن کرتا.. خود ہی اپنی کیفیت پر حیران سا.. وہاں
.. سے آخری نگاہ بیلا پر ڈال کر چلا گیا جبکہ نور نے بیلا کی طرف دیکھا
اتنا گندا اور گھٹیا انسان ہے یہ.. گئی اب تم کام سے " نور نے اسے مزید خوف
... زدہ کیا

... بیلا کی آنکھیں بھیگ گئیں

جانتی ہو زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی اسنے میرے ساتھ میں نے تو تھپڑ
.. کھینچ مارا.. " وہ بولی تو بیلا حیران سی اسے دیکھنے لگی

شمالہ بہن کا یہ رویہ نہیں سمجھ سکی اور نہ ہی اس نے یہ بات پہلے اسے بتائی تھی
... بعد میں پوچھنے کا سوچ کر وہ بیلا کی طرف بڑھی
چلو بیلا اب آرام کر لو ہا دسائیں نے کہا ہے تم گیسٹ ہو " شمالہ نرمی سے
... مسکرائی جبکہ بیلا کی مسکراہٹ تو غائب ہو گئی
.. نہیں مج... مجھے نہیں جانا " اس نے صاف انکار کیا
ارے " وہ ہنسی

اچھا چلو... ایک کام کرتے ہیں کچھ دیر باتیں کر لو اسکے بعد میں تمہیں گیسٹ
... روم میں چھوڑ دوں گی " اس نے کہا تو بیلا خاموش ہو گئی
ارے تمہیں نہیں معلوم اس نے شروع شروع میں میرے ساتھ بھی یہ ہی
.. کیا تھا " نور مدھم اواز میں بولی

حقیقت میں اسے بیلا سے جیسی محسوس ہو رہی تھی اسے تو وہ شخص میڈ کہہ
کر دو ٹکے کی کر گیا تھا جبکہ اس دوسری پر کیسے ایک نظر میں فدا ہوا جبکہ

اسکے منہ پر زخموں کے کتنے نشان بھی تھے.. اور اب شائلہ سے احتیاط
.. برتے ہوئے وہ بولی

...میں.. میں اپنے گھر چلی جاتی ہوں "بیلا گھبرا کر مایوسی سے بولی
ہاں بھی یہ حویلی والوں کا بھی کوئی کردار ہوتا ہے.. تمہارا شوہر ہی بہتر
ہے... اب بھلا اس سے بچ کر یہاں عزت غوا بیٹھو کون سا اچھا سودا کیا تم
نے " وہ بولی تو بیلا خاموش ہو گئی جبکہ... نور پر سکون.... بیلا کی شکل بتا رہی
... تھی وہ جلد یہاں سے فرار ہو جائے گی

.. ابھی یہ ہی گفتگو جاری تھی کہ انٹر اکام بجاتو.. شائلہ نے ریسو کیا
... جی ہاں سائیں " وہ بولی

... جی اچھا بہتر " اسنے کاہ اور فون بند کیا
بیلا ہاں سائیں کے لیے میں کافی بنادیتی ہوں تم لے جاو... " وہ جلدی جلدی
.. ہاتھ چلاتی بولی جبکہ بیلا کے رنگ اڑے

ن.. نہیں مجھے نہیں جانا میں کیوں جاو بھلا... " وہ فوراً نفی کرنے لگی جبکہ
.. شائلہ اپنا کام جاری رکھتے ہوئے مسکراتی رہی

تم ایسا کرو.. کہ یہ سبزیاں کاٹ لو.. میں دے آتی ہوں " نور ہاتھ جھاڑتی
... بولی تو بیلا فوراً مان گئی

اور شائلہ کے منع کرنے کے باوجود... وہ خود کافی لے کر ہاد کے کمرے کے
باہر کھڑی تھی... آج سے پہلے اس قسم کا کچھ نہیں ہوا تھا مگر ہاد کو بیلا
... کی طرف دیکھتا پا کر وہ... جلن کے احساس میں گرفتار ہو گئی

اسنے دروازہ بجا کر اندر قدم رکھا تو ہاد جو بیلا کو ایک بار پھر دیکھنے کا منتظر تھا
نور کو دیکھ کر ماتھے پر بل سے پڑے.. اسنے ڈریسنگ پر سے... برش اٹھا کر
... بال بنائے... اور پلٹا

.. میں نے جس کو بلایا تھا وہ کیوں نہیں آئی " اسنے سوال کیا اور موبائل نکالا
... ہاد صاحب کیا نوکرانی پر بھی پسند رکھتے ہیں آپ

بڑی بات ہے " اسنے طنز کیا.. تو ہادنے اسے باہر نکل جانے کا اشارہ کیا جبکہ
... نور اپنی بے عزتی پر بل کھاتی باہر چلی گئی

.....

سدام شہاب... اور انج ہادنے بھی انھیں جوائن کیا جبکہ.. عنایت بھی کھڑا
تھا وہ سب باتیں کر رہے تھے کہ اچانک تڑتڑ گولیوں کی آواز وہ بھی سدام
... کے ڈیرے میں

... وہ اپنی بندوق نکالتا باہر نکلتا کہ ولی پوری شان سے اندر داخل ہوا
سدام کا خون کھول گیا

تو یہاں کیوں آیا ہے " وہ دھاڑا اور گن اسپر تان لی جبکہ عنایت اور ہاد سمیت
... شہاب نے سدام کو روکا

اس سے کہو نکلے یہاں سے ورنہ ہمارے ہاتھوں سے قتل ہو گا اسکا " وہ
... چلایا

کہاں ہے زریش "ولی نے غصے سے پوچھا.. جبکہ سادام بے قابو ہونے لگا
... اس شخص کو.. وہ اپنے سامنے برداشت نہیں کر سکتا تھا
... تم نام کیسے لے رہا ہے اور کس حق سے لے رہا ہے نام "وہ غصے سے چیخا
میری مرضی " اس بات پر وہ دھکا دیتا... ولی پر جھپٹا اور کھینچ کھینچ کر اسکے
منہ پر تھپڑ برسا دیے اور کچھ ہی دیر میں وہ گتھم گتھا تھے
شہاب اور ہادنے اسے اسکے اوپر سے ہٹایا جس کا دماغ پھر چکا تھا مگر ولی کے
-- چہرے پر اسکے تشدد کے کی نشان تھے
ہم کہتا ہے تم یہاں سے نکل جائے تو تمہارا صحت کے لیے اچھا ہے ورنہ "وہ
رکا

-- ولی اپنی جگہ سے اٹھا
زریش میرے ساتھ جائے گی بھلے تو کچھ بھی کر لے "وہ اپنے سر سے نکلتا
-- خون صاف کرتا بولا
تیرا مسئلہ "سادام تیش کھا کر بولا

بہن ہے وہ میری "ولی چنگھاڑا تھا

میری بہن اور تیرے حوالے کر دوں اسے میں یہ تیری سوچ ہے میں مر کر
بھی تجھے۔ نہیں دوں گا اسے سمجھا

چوہدری مرتضیٰ کی اولاد ہے وہ چوہدریوں کا خون "وہ غصے میں وہ سب
بتاتا چلا گیا جس سے وہ خود کو روک کر آیا تھا کہ وہ سادام کو ایسی کوئی بات
نہیں بتائے گا مگر شدید تیش میں اسکے منہ سے یہ لفظ سن کر وہاں کھڑے نہ
--- صرف سادام بلکہ عنایت شہاب پر بھی جیسے بم گیرہ تھا

--- بکو اس کر رہا ہے "وہ جلد ہی خود کو سنبھالتا دھاڑا

--- جبکہ ولی نے کان دھرے بنا صادق کو اسکی تلاش میں نکال دیا

حالانکہ صرف اسکے ایک حکم پر یہاں کھڑے ولی کا کچھ مر بنا دیا جاتا مگر اس
وقت سادام کے قدموں کی لڑکھڑاہٹ اور ولی کے قدموں کی مضبوطی اس
--- بات کی دلیل تھی کہ بات وہی ہے جو وہ کہہ چکا ہے

تم نہیں لے جاسکتے انھیں یہاں سے "عنایت حیران و پریشان سی زریش کی
--- خوف زدہ شکل دیکھتا بولا اور صادق کو اس سے دور کیا

-- بڑے کوئی ڈھیٹ قسم کے لوگ ہو تم "ولی آپا کھوتا چیخا

تو یہاں سے دفع ہو جاو رہ تیرا کچھ نہیں بچے گا اور گھر جا کر اپنے منہ پر لگے
ان نشانوں کو غور سے دیکھ "شہاب بھی غصے سے بولا تو ولی خونخوار نظروں
سے اسے دیکھنے لگا

--- لڑکی کہیں نہیں جائے گی "وہ دو ٹوک بولا

جبکہ ولی نے سادام کی طرف دیکھا

جو اس سارے معاملے کو سمجھنا چاہ رہا تھا اور جو اسے سمجھ آ رہا تھا وہ تو اسے
--- کبھی سوچ میں بھی نہیں سوچا تھا

جبکہ زریش حونک سی کھڑی تھی سادام ایک طرف اور دوسری طرف ولی

--- وہ نہیں جانتی تھی کہ معاملہ کیا ہے مگر خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی

۔۔۔ لے جا" وہ بولا لہجہ مضبوط تھا نگاہیں پھیر لیں تھیں

زربش حیرانگی سے اسکی پشت دیکھ رہی تھی جو اس سے ایسے منہ موڑے
کھڑا تھا گویا جانتا ہی نہ ہو۔۔ وہ یہ سب سمجھ نہیں سکی تھی مگر ولی کے ماتھے
کے بل وہ سہم سی گئی آج سادام کو تکلیف دینے کی اسے بھی خوشی نہیں تھی

۔۔۔

وہ خود حیرتوں کا تذبذب کا شکار تھا زربش اسکی بہن تھی یہ بات اسے پتہ چلی
تھی کبھی کہ اسکے بعد بھی انکے ماں باپ کے ہاں اولاد ہوئی تھی مگر وہ مر گئی

۔۔

۔۔۔ اسکے باپ نے یہ کیا کیا تھا اپنی ہی اولاد کو خود سے دور پھینک دیا
زربش کو لے کر جاتے ہوئے آج اسکے دل میں کسی بہن نام کے لفظ کی
عزت اسکا احترام اور سادام کا اپنی بہن پر جان چھڑکنے کا مقصد معلوم ہوا

۔۔۔

اور خود بھی پریشانیوں میں گھیرا وہ اسے لے کر نکل گیا مگر دل میں ایک
--- گوناگوں سکون تھا کہ وہ اپنی کمزوری کو اسکے دام سے نکال لایا تھا

-- ولی اسے لیے حویلی میں داخل ہوا تو زریش وہیں رک گئی
چھوٹے چوہدری مجھے نہیں جانا مجھے اپنی اماں ابا کے پاس جانا ہے زریش نے
-- نم آنکھوں سے نفی کی

--- تو ولی نے اسکی طرف دیکھا

-- اندر چلو "وہ زرا غصے سے بولا

نہیں چھوٹے چوہدری "وہ رونے لگی جبکہ ولی نے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے لیے
اندر داخل ہوا تو وہاں بیٹھے لاونج میں لوگوں نے حیرت سے یہ منظر دیکھا
-- جبکہ جاناں بھی ایک پل کو دیکھ کر اندر دوبارہ کچن میں چلی گئی

مجھے نہیں رہنا یہاں "زریش کی ہمت جواب دے گئی جس کے باعث وہ

--- چلائی

تو ولی کا ہاتھ اٹھا مگر وہ زریش کے منہ پر نہیں پڑ سکا۔۔۔ اور ہاتھ وہیں رک گیا۔۔۔

۔۔۔ شادی کر لی ہے نہ اس حرام زادے نے تم سے "وہ آنکھیں نکالتا بولا
۔۔۔ جبکہ زریش روتی ہوئی اثبات میں سر ہلا گئی

ارے او ولی اس منحوس کو کیوں لے آیا تو اور کیوں سوال جواب کر رہا ہے "
سب کے منہ کا سوال دادی نے کیا تو ولی اپنی پیشانی کی تنی ہوئی رگوں کو دباتا
۔۔۔ رہ گیا

۔۔۔ اسنے ارد گرد دیکھا

۔۔۔۔ تو کچن کے دروازے میں کھڑے ی جاناں پر نظر پڑی
چائے دو مجھے "اسنے بلند آواز میں کہا تو جاناں دوبارہ کچن میں غڑاپ سے
۔۔۔ غائب ہو گئی

۔۔ اور ولی دادی کے پاس تخت پر بیٹھ گیا

آخر آپکی اولاد نے کتنا ڈرامہ پھیلا یا ہوا ہے "وہ طنزیہ بولا۔۔ تو دادی نے
۔۔ اسکی جانب دیکھا جبکہ باقی سب اسکو حیرت سے دیکھ رہے تھے
۔۔۔ اس نے پہلے کبھی دادی سے اس طرح بات نہیں کی تھی
۔۔۔ ارے کیا مطلب ہے تیرا "وہ زرا خفت زدہ سی ہوئیں
اسنے جواب نہیں دیا۔۔ اور تب تک صادق بھی زریش کے ماں باپ کو لے
۔۔۔ آیا

۔۔۔ ولی خاموش ہو گیا جبکہ انکو بولنے کی اجازت دی
تو وہ سب بتاتے چلے گئے۔۔۔ جسے سن کر سب رفتہ رفتہ حیرتوں کا شکار تھے
۔۔۔۔

کیا بکے جا رہی ہے بد ذات "دادی آپے سے باہر ہوتی اٹھیں اور انکو مارنے
۔۔۔ کے لیے لپکی کہ ولی نے انھیں روک لیا

جبکہ رقیہ بیگم کو وہ دن یاد آ گیا۔۔۔ جب چوہدری مرتضیٰ نے انھیں
اطلاع دی تھی کہ انکی بیٹی مرچکی ہے مگر وہ تو ٹھیک تھی زندہ تھی۔۔۔ وہ کتنا

چینیں تھیں مگر کسی نے نہیں سنی تھی انکی اور آج انکا دل پھٹنے کو تھا انکی بیٹی
یہیں اسی لاونج میں کتنا پیٹی اور انھوں نے اسکی طرف دیکھے بنا جاناں کو سینے
سے لگایا جبکہ آج اپنے سامنے اپنے وجود کے ٹکڑے کو دیکھ کر انکا دل پھٹ
رہا تھا اس حقیقت کو ولی کا قبول کرنا مشکل ہو گیا تھا کجا کہ وہ اتنی ہلکے دل کی
مالک۔۔ وہ آگے بڑھیں دادی چیخ رہیں تھی کہ یہ عورت جھوٹ بول رہی
ہے مگر وہاں سب لوگ اس عورت کی بات پر ایمان لے آئے کیونکہ سکندر
۔۔ نے ولی کے دباؤ ڈالنے پر یہ راز فاش کر دیا
۔۔ زرش آ نکھیں پھاڑے سب دیکھ رہی تھی
رقیہ بیگم اسکے نزدیک ہوئیں اور اسے سینے میں بھینچ کر بری طرح رو دیں
۔۔

میری بچی " انکی سسکیاں گونجنے لگیں سب اب تک اس بات کو سمجھ نہیں
۔۔ پارہے تھے شاق کی سی صورت حال تھی

پھوپھو جو کل ہی یہاں پہنچی تھی دوپٹہ منہ میں دبائے یہ سب تماشہ دیکھ
رہیں تھیں جبکہ فرہاد اور نمل بھی۔۔ دوسری طرف جس پر یہ انکشاف ہوا
تھا وہ پتھر کی ہو چکی تھی اسکی حقیقی ماں اسکے سینے سے لگی رو رہیں تھیں مگر
۔۔ اسکے وجود میں زرا بھی جنبش نہیں ہو رہی تھا

اگر تمہارا تعلق چوہدریوں سے ہوتا پھر تو ہم گیا تھا کام سے "کل کے الفاظ
۔۔۔ سادام کے اسکے کانوں میں گونجنے

اسکے اماں ابا جا رہے تھے اسکو اسکے گھر میں دیکھ کر خوشی ہوئی مگر افسوس
کے وہ اتنی حشیت نہیں رکھتے تھے۔۔۔ کہ وہ اسکو اب سینے سے بھی لگا سکتے
وہ اب انکی بیگم صاحبہ تھی کیونکہ سب جان چکے تھے وہ دونوں وہاں سے
نکلنے زریش کی نگاہ انپر

۔۔۔ اٹھی اور وہ رقیہ بیگم کو خود سے دور کرتی انکے پاس دوڑی

میں میں آپکی بیٹی ہوں" وہ لرزتے وجود سے بولی۔۔۔ نہ وہ اپنے ماں باپ کو
چھوڑ سکتی تھی اور نہ ہی وہ سادام کو چھوڑ سکتی تھی اسنے اس سے پشت پھیر لی
۔ تھی اسکا دل گویا کھینچنے لگا تھا

۔۔ ابانے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

بیٹا تمہارا گھریہ ہی

ابا نہیں" وہ روئی مگر وہ نفی میں سر ہلاتے وہاں سے نکلتے چلے گئے جبکہ
۔۔۔ زریش کے دل پر آج پہاڑ ٹوٹا تھا

زریش کو کمرے میں پہنچا دو اور جس نے سوال کرنا ہو گا مجھ سے کرے گا"
اسنے سختی سے کہا اور اپنے کمرے میں آگیا۔۔۔ جاناں کو چائے بالکل بنانی نہیں
آتی تھی اسے اندازا ہو گیا۔۔۔ کیونکہ پتی پانی اور دودھ چائے میں الگ الگ
۔۔۔ تیر رہا تھا

۔۔ وہ بمشکل چائے کا گھونٹ بھر کراٹھ گیا

اسکے جاتے ہی جاناں بھی اندر کمرے میں آگئی وہ نہیں چاہتی تھی کہ دادی
-- اپنے غصے کا نشانہ اسے بنائیں

-- وہ کمرے میں آئی تو ولی آج تھکا تھکا سا لگ رہا تھا

-- کافی پھوڑا ہوا تم "ولی نے طنز کیا جاناں اسکو آنکھیں پٹیٹا کر دیکھنے لگی
یہ کمبل کل رات سے یوں ہی پڑا ہے چائے تمہیں نہیں بنانی آتی -- کمرہ تم
نہیں صاف رکھ سکتی -- کوئی عقل و قلم ہے بھی تم میں " وہ زرا تپا تو جاناں
-- اپنے لب چبانے لگی -- ولی کی نگاہ اسکے سرخ ہوتے لبوں پر ٹھہر گئی
-- وہ آہستگی سے اسکے نزدیک ہوا -- اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا

ایک بار پھر تمہارے بھائی کے دل پر سانپ لٹوادیے جاناں بی بی " وہ طنز یہ
مسکرایا تو جاناں جو اسکی قربت پر جھجھکتی یہ بات سن کر سادام کا چہرہ
--- آنکھوں میں لہرا گیا

آپ جلتے ہیں لالا سے " وہ اس سے دور ہوتی سرخ آنکھوں سے بولی جبکہ ولی
-- نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا

-- کیا بکواس ہے یہ "وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر منہ گھما گیا
جی ہاں آپ جان بوجھ کر انھیں ت--- تنگ--- اور م--- مٹھے یہاں
"--- جھوٹ جھوٹے ہیں آپ
--- چٹاخ---" اسکے گال پر پڑنے والا تھپڑ اسکے اوسان خطا کر گیا
سالی میرے سامنے زبان چلا رہی ہے "وہ دھاڑا
چھوڑیں مجھے "جاناں بے بسی سے چیخی جبکہ ولی کا آج تو جیسے دماغ ہی قابو
--- سے باہر ہو گیا
اسنے جاناں کو بنا دیکھے سوچے سمجھے کھینچ کھینچ کر کئی تھپڑ مارے جس سے وہ
- بے دم ہو گئی
-- میں نے تمھیں روکا تھا کہ تم اس بیچ آدمی کا نام نہیں لو گی اور تم کہتی ہو
میں جلتا ہوں اس سے اس منحوس سے--- جس کے پاس ہے ہی کیا۔۔" وہ
-- چلایا جبکہ اسکے بعد جاناں کے منہ سے ایک لفظ نہیں نکل سکا

تو اس قابل ہی نہیں ہے کہ تجھے عزت دی جائے "وہ اسکو کھینچ کر بیڈ پر پھینکتا

۔۔۔ اسکو اپنے غصے اور غضب کا شکار بنا گیا

چھو۔ چھوڑیں "جاناں کی بے بس چیخیں کمرے کی فضا کو ہیبت ناک بنا گئیں

۔۔ جبکہ ولی اسکو اپنے تشدد کا نشانہ بنا تا رہا

۔۔۔ جس سے بھی شاید اسے سکون نہیں ملنا تھا

ڈیرے کی حالت بری ہو چکی تھی۔۔ سادام سر تھامے بیٹھا تھا۔۔۔ آگ

کی طرح یہ بات پھیلی تھی اور فضل خان کو بھی علم ہو گیا کہ سادام پر کیا

۔۔۔ گزری ہے تبھی وہ اس سے خفا ایک لفظ بھی نہیں بولے

سادام کی اپنی حالت بولنے لائق ہی کب رہی تھی شراب کے نشے میں وہ

۔۔ دھت پڑا تھا

شہاب اسکو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسنے کسی سے اگلا لفظ نہیں کہا

۔۔۔ عجیب ماحول ہو چکا تھا۔ اب نہ جانے زخمی شیر کس طرح کاوار کرتا
وہ ہانڈی بنانے کی کوشش کر رہی تھی اسکا خوف سوانیزے پر تھا جبکہ ولی نے
بنا اسپر دھیان دیے دادی کے انڈر اسے دے دیا تھا کہ وہ اسے اچھا کھانا بنانا
سیکھائیں اور خود وہ دودن سے ڈیرے پر تھا بہن کے مل جانے کا سوگ تھا یہ
اس بات کا کہ کمزوری تو اسکی بھی سادام کے قدمے تلے دبی ہوئی ہے وہ
۔۔۔ بھی اپنے دل و دماغ کی رضامندی سے

جبکہ اسپر کیا بیتے گی اسکے اس عمل سے سنے سوچا نہیں تھا۔۔۔ ہاں اتنا ضرور
ہوا تھا بات بے بات جواز کا ہاتھ اٹھتا تھا وہ نہیں اٹھ رہا تھا نہ وہ کسی اور چیز سے
اسے مار رہیں تھیں مگر زبان کے تیر مسلسل جاری تھے وہ اسکو ماں باپ کی
بالیاں دیتے نہیں تھک رہیں تھیں۔۔۔ جبکہ جاناں جو بالکل اس ماحول کا
حصہ نہیں بن پارہی تھی۔۔۔ رونے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی

اسکا ہاتھ جگہ جگہ سے جل۔ گیا تھا جبکہ دادی کی باتیں اسکے دل میں تیر کی
طرح پیوست ہو رہیں تھیں

جو وہ اسکی ماں اور باپ بھائی کے بارے میں کہہ رہیں تھیں
جسمانی تکلیف کی الگ تکلیف تھی کہ کوئی اسے مارتا تھا وہ جانتی تھی تبھی اسکا
--- جسم دکھتا تھا مگر یہ ذہنی عزیز اسکا کچھ ثانی نہیں تھا
اے کتنا چچ چلاتے گی "وہ اسکے پیچھے آکر چیخیں۔۔۔۔۔ مگر ہاتھ نہ اٹھا سکیں
--- جبکہ جاناں کا دل گویا بیٹھ ہی گیا انکے ایک دم آنے سے
-- وہ میں تو "اسنے کچھ کہنا چاہا

کیا میں تو۔۔۔۔۔ اتنی کوئی منحوس ہے میرے پوتے کو اپنے دام میں پھنسا لیا
اور صورت دیکھو کسی مومنی بنا کر کھڑی ہے "وہ اسکو نفرت سے دیکھ کر
--- بولیں۔۔۔ جبکہ پیچھے سے آئزہ آگئی

--- دادی اپکو باہر پھوپھو بلارہیں ہیں "اسنے کہا تو وہ سر ہلاتی پلٹیں
اپنی نمل سے اپنے ولی کی شادی کراؤں گی۔۔ اور تجھے تو طلاق دلوا کر اس
گاؤں سے باہر نکلوا گی کہیں کی نہیں رہے گی "وہ نفرت سے پھنکارتہ باہر
--- چلیں گئیں جبکہ نمل مسکرا دی

جاناں کی بھیگی آنکھوں کو آئزہ نے افسوس سے دیکھا۔۔ اور نہ جانے اسے کیا
ہوا۔۔ دو قدم بڑھا کر وہ اس تک پہنچی اور پتے کی طرح کانپتی اس بے قصور
۔۔۔ لڑکی کو گلے سے لگا کر اسکی تکلیف کچھ کم کرنی چاہی

۔۔ جبکہ جاناں بکھرا دی گئی

ج۔۔۔ مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔ مجھے لالا کے پاس "ش
شششش یہاں نام نہ لویہ ظالموں کی قید ہے تمہیں رہائی نہیں ملے گی۔۔ مگر
تم دوسرے کام پر دھیان دو اپنے شوہر کو کسی اور کانہ ہونے دینا کبھی۔۔
تم خالی ہاتھ رہ جاؤ۔۔۔ اسپر توجہ دو۔۔۔ ٹھیک ہے "وہ نرمی سے اسکے بال
۔۔ سہلاتی سمجھانے لگی

۔۔۔ م۔۔۔ مگر مجھے مجھے ان سے ڈر لگتا ہے "وہ حقیقت بتا گئی
اتنا بھی خوفناک نہیں ہے "آئزہ اسے ہلکا پھلکا کرنے کو مسکرای
۔۔۔ جبکہ جاناں نے برا سامنہ بنایا

۔۔۔ تو وہ ہنس دی

یہ کھانا تو نوار بنالے گی چلو اس حویلی کی فی مہمان سے ملنے چلتے ہیں "آزہ نے کہا تو۔۔۔ جاناں نے باہر کی طرف اشارہ کیا کہ دادی۔۔۔ روک لیں گی جو۔۔۔ آزہ وک بھی سمجھ آیا تبھی اسنے اپنی چادر اسکے ہاتھ میں دی جاؤ تم یہ پہن جاؤ" اسنے آنکھ آمری یعنی دادی سے چلا کی کرنے کو دونوں تیار۔۔۔ تھیں

۔۔۔ جاناں جھجھکتی ہوئی۔۔۔ باہر نکلی

دادی نے دیکھا اور منہ موڑ لیا۔۔۔ جبکہ آزہ جب نکلی تو انکی توجہ وہاں نہیں تھی۔۔۔

وہ دونوں نکلی تو دونوں ہنسنے لگی۔۔۔

تم کتنا پیارا ہنستی ہو "آزہ نے پیار سے کہا۔۔۔ تو جاناں پھر سے جھجک گئی شرمنا بند کرو اب چلو زریش کے پاس چلتے ہیں پہلے میں اکیلی تم اب ہم تین ہیں پھر بھی ہم ایک دوسرے سے نہیں ملتے "وہ افسوس سے بولی۔۔۔ اور

زریش کے روم میں آگئی جو۔۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر ایک دم سر اٹھا کر
۔۔ انھیں دیکھنے لگی

آئزہ بی بی۔۔ مجھے یہاں سے جانا ہے پلیز مجھے یہاں سے نکال دیں "وہ
۔۔ سک کر اسکے قدموں میں جھکتی کے آئزہ نے اسے تھام لیا

کیا کر رہی وہ زری۔۔ میں تمھاری بی بی نہیں ہوں اب۔۔ آئزہ کھو بس
مجھے۔۔ تم ہمارے گھر کی ہو سچی میں تو بہت خوش ہوں باقی شہریار اور تائی
بھی کافی خوش ہیں میں جانتی ہوں تائی کو تم موقع دو وہ بہت اچھی ہیں شہریار
تمھارے پاس خود آئیں گے اور ولی لالا بھی کافی پوزیسیو ہیں مگر غصے کے بس
۔۔ تیز ہیں

بس نہیں بہت زیادہ "اچانک جاناں کے منہ سے نکلا تو آئزہ ہنس پڑی جبکہ
۔۔ زریش کا تو دم نکل رہا تھا۔۔ یہ حقیقت اسکے لیے بالکل قابل قبول
۔۔ نہیں تھی

۔۔ اسکے ماں باپ جو تھے اسے وہی چاہیے تھے

اچھا تم ریلکس ہو جاؤ۔۔ تمہارے اما ابا بھی تم سے یہاں ملنے آیا کریں گے
۔۔ ٹینشن مت لو "وہ بولی اور اسے بیڈ پر بیٹھایا

تو زریش اور جاناں دونوں انگلیاں مروڑتیں بیٹھی ہوئیں تھیں

۔۔۔ آف ہو بس بھی کرو دونوں ایک ہی اہم کر رہی ہو "وہ چڑ کر بولی

زریش تم بتاؤ۔۔۔ حالانکہ ہم پہلے بھی ملنے ہیں مگر تم سے پوچھا نہیں میں نے
تم نے کتنا پڑھا ہے اب تو خیر ہم سب کی پڑھائی رک گئی ہے " وہ افسوس
سے بولی

زریش نے اسکی طرف دیکھا کل دو دن سے رورو کرانے اپنی آنکھیں سو جا
لیں تھیں اور سیاہ جوڑے میں وہ اپنے نواب کا گم مناتی سب کو اپنی جانب
۔۔۔ متوجہ کر رہی تھی

۔۔ میں نے زیادہ نہیں پڑھا۔۔۔۔ "اسنے جواب دیا

کیوں "آنزہ کو حیرت ہوئی

۔۔ بس میٹرک "اسنے جواب دیا

اچھا مجھے لگا تم کالج بھی جاتی ہو " آئزہ بولی تو اسکی آنکھوں میں ایک دم سادامہ
-- گیا۔۔ جسے وہ چھپاتی سر جھکا گئی

-- اور تم " اب اسنے جاننا کی طرف دیکھا

لالا جو زیادہ تعلیم نہیں پسند میں نے بھی ایف اے کیا ہے۔۔ مگر میں پڑھنا
چاہتی تھی اگر یہ سب نہ ہوتا تو میں انکو مننا لیتی " جاننا مسکرا کر بولی اسے
-- یوں نارملی بات کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا

-- اچھا اب ولی لالا کو منالو " آئزہ ہنسی۔۔ تو جاننا مسکرا نہ سکی

وہ بہت سخت ہیں " ایک بار پھر سے جاننا نے کاہ تو۔۔ آئزہ خاموش ہو گئی جو
-- نرم تھا اسنے کون سا اسکے ساتھ اچھا کیا تھا

-- ابھی وہ کوئی بات کرتی کہ دروازہ دھڑ سے کھلا اور نمل اندر آئی

ارے حویلی کی تین بے عزت ہوئی لڑکیاں یہاں بیٹھی ہیں " وہ یہ طنز
اچھا لیتی بولی جو آئزہ کو سخت برا لگا جبکہ جاننا اس سے گھبرا کر اپنی جگہ سے
-- اٹھی نمل کو یہ منظر دیکھ کر تقویت سی ملی

-- زریش الگ گھبرائی تھی

ہم کچھ پر سنل بت کر رہے ہیں جاؤ تم " آئزہ نے جاناں کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ

-- اپنے ساتھ بیٹھالیا جبکہ -- زریش کو بھی گھور کر بیٹھایا

زیادہ مت آڑو تمہارے بھی پر کٹوانا آتے ہیں مجھے " نمل کو سخت زہر لگی

-- تھی آئزہ

تو کٹوا دو اگر میرے پر ہوئی تو ہی کٹے گے " وہ اپنی بات پر مشاہد لیتی ہنسی --

-- جبکہ جاناں کو بھی ہنسی سی آئی

زریش ان سب کو ہی دیکھ رہی تھی --

تم نہ زیادہ مت ہنسوا بھی میں نے بی جان کو بلا لیا تو -- طیسوگی " آئزہ پر تو

زور چل نہیں سکتا تھا تبھی وہ جاناں پر جھپٹتی بولی جبکہ -- آئزہ اور زریش

-- حیران رہ گئیں وہ جاناں کے ریشم جیسے بال کھینچنے میں مصروف تھی

-- دو ہٹو " آئزہ چیخی

-- مگر نمل کو اپنی بے عزتی برداشت نہیں ہوئی

تبھی زریش بھی بیچ میں آئی

چھوڑو" وہ بولی جبکہ نمل نے اسکو تھپڑ دے مارا یہ سب کام وہ دادی کی شے
پر کر رہی تھی

اور نہ جانے زریش کو کیا ہوا۔۔ الٹا زریش نے اسکے منہ پر دو تھپڑ دے
مارے جس سے نمل ہل گئی

۔۔۔ آج کے بعد مجھ پر ہاتھ مت اٹھانا" وہ غصے سے بولی

" اور نہ ہی۔۔۔ ان پر

وہ آنکھیں دیکھتی بولی

۔۔۔ تم دونوں کو تو ولی سے ہی ہٹواو گی میں "وہ روتی چیختی نیچے چلی گئی

۔۔ جبکہ زریش نے بہادری دیکھا تو دی اب اسکا دم نکل رہا تھا

۔۔ آئزہ اور جاناں اسکی بھیگی آنکھوں کو حیرت سے دیکھ رہیں تھیں

۔۔ اور اچانک آئزہ ہنس پڑی جبکہ جاناں بھی بھیگی پلکوں سے مسکرائی

--- بہادری دیکھا کر رو رہی ہو " آئزہ بولی تو زرش اور رونے لگی

--- ولی گھر میں داخل ہوا تو ساتھ شہریار اور فرہاد بھی تھا
وہ اندر آئے تو دادی کے ساتھ لیپٹی بری طرح روتی نمل کو پایا تو فرہاد سب
-- سے پہلے آگے بڑھا

کیا ہوا تمہیں " اسنے پوچھا تو نمل ہچکیاں لیتی ولی کو دیکھتے ہوئے سب بتا گئی
--

جبکہ فرہاد نے بھی ولی کی طرف دیکھا شہریار نے زیادہ منہ نہیں لگایا کیونکہ وہ
سے جانتا تھا کہ نمل کیسی ہے یہ بات تو ولی بھی جانتا تھا
--- مگر دادی کے بولنے پر وہ سر ہلاتا اپنے کمرے میں آ گیا
ارے ساری کمبختیں اکھٹی ہو گئیں

ہاے اب میرا کیا ہو گا" دادی چیخی جبکہ شہریار نے بالکل توجہ دینے کی
-- ضرورت نہیں سمجھ

-- وہ کمرے میں آیا تو آئزہ آج پہلے سے مختلف لگی

--- کسی ہو" وہ مسکرا کر بولا

آج پتہ اپکو زریش نے نمل کو تھپڑ دے مارا" وہ جلدی سے اسے بتانے لگی

-- شہریار اسکے قریب آنے پر اسے غور سے دیکھنے لگا

-- اچھا پھر" اسے اچھا لگا آئزہ کا اس طرح خوش ہونا

پھر کیا پھر رونے لگی۔۔ اور میں اور جاناں خوب ہنسے" وہ بیڈ پر بیٹھتی مسکراتی

--- فریش سی لگ رہی تھی جیسے کئی دنوں کی دھند اسپر سے چھٹ گئی ہو

لگتا ہے دوسری ہو گئی تمھاری ان سے" شہریار بھی اسکے ساتھ بیٹھا اور اسکے

-- شانے پر ہاتھ رکھا جسے آئزہ نے محسوس نہیں کیا

ہاں نہ۔۔ اس لیے کیونکہ ہم تھوڑی سی ہیں تو بس ہم نے دوستی کر لی "وہ
چپکی جبکہ شہریار نے اسکے شانے پر گرفت سخت کی اور اسے اپنے نزدیک کر
لیا۔۔

۔۔۔ جبکہ آئزہ کو اب اس جان لیوا قربت کا احساس ہوا
مجھے بھی دوستی کر لو "وہ اسکے کے چہرے کے ایک ایک نقش کو نگاہوں
میں بسوتا بولا۔۔

۔۔ آپ دور ہوں "وہ دوبارہ خود پر کھول چڑھاتی بولی
نہیں آج نہیں "شہریار نے اسے مزید نزدیک کر لیا۔۔ آج میں تمہارے
دل سے اپنے لیے تمام بد گمانیوں کو ختم کر دینا چاہتا ہوں "وہ اسکی جھجھکتی
پلکوں پر لب رکھ گیا۔۔

۔ شہریار "آئزہ نے تنبیہ کی
جبکہ شہریار نے اسکے لبوں پر انگلی رکھ کر کچھ بھی مزید کہنے سے روکا اور۔۔
۔۔۔ اسکے نازک وجود کو چاہت سے اپنے قبضے میں کر لیا

-- وہ خوبصورتی سے اسپر اپنی محبت کی بارش کر رہا تھا
آئزہ نے اس بند کو روکنا چاہا مگر شہریار اس کے لیے تیار نہیں تھا۔ تبھی
-- اسے اپنی بانہوں کے شدت بھرے گھیرے میں لے کر
-- وہ اسکے فرار کے راستے بند کر گیا

جاناں کمرے میں آنے کا نام نہیں لے رہی تھی جبکہ ولی نے زریش سے
بات کرنے کا ارادہ کل پر ڈال دیا۔ وہ کافی دیر سے جاناں کا انتظار کر رہا تھا
-- کہ نمل کمرے میں آگئی

-- ولی "وہ بولی تو ولی سیدھا ہوا

-- ہاں بولو کچھ چاہیے "اسنے پوچھا

تم اپنی بیوی سے پوچھو اسنے مجھے کیوں مارا میرے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا
"وہ ہچکیوں سے روتی ولی کے گلے کا ہار بن گئی۔ اور تبھی کمرے میں جاناں
-- داخل ہوئے۔ اور یہ منظر دیکھ کر دروازے پر ہی تھم گئی

ولی بس تم پوچھو اس سے مجھے نہیں پتہ۔۔ دیکھو ابھی گئی "نمل مزید ولی کے
--- قریب بیٹھتی جاناں کو نفرت سے دیکھتی بولی
-- ولی نے نمل کو وہیں چھوڑے اٹھا

--- جاناں اسکے اس طرح سے ٹھنے پر خوفزدہ ہو گئی
تم نے۔۔۔ نمل پر ہاتھ اٹھایا "وہ سنجیدگی سے اسکے نازک ہاتھوں سے چائے
کاکپ لیتا دم آواز میں بولا نگاہ اسکے کانپتے لبوں پر تھی جبکہ گرتی اٹھتی
پلکوں کا رقص جان لیو سا لگا

وہ گھبرائی گھبرائی سیدھا اسکے دل کے تاروں کو چھیڑ رہی تھی اسکے دیکھنے کا
--- انداز نمل نے حیران کن نظروں سے دیکھا
-- جبکہ جاناں کی پلکیں بھیگی

--- م۔۔۔ میں نے نہیں مارا "جاناں نے اپنی صفائی دی
جھوٹی ہے یہ "نمل چیخی ولی جیسے ہوش میں آیا۔۔ اور بگڑے تیوروں سے
-- جاناں کو گھورا

۔۔۔ معافی مانگو "وہ کڑک لہجے میں بولا۔۔ جبکہ مزید سکے نزدیک وہ گیا

جاناں نہ کچھ کرتے ہوئے بھی اس سے معافی مانگ گئی اور نمل کا چہرہ کھلا

۔۔۔

ہممم آئندہ خیال رکھنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا اڈیٹ "وہ اسکو کہتی ولی کی طرف

مسکراہٹ اچھالتی باہر چلی گئی جبکہ ولی۔۔ جو اسکے جانے کا ہی انتظار کر رہا تھا

۔۔ ایک ہاتھ سے دروازہ بند کیا۔۔ اور اسکے سسکتے وجود کو بانہوں میں بھر لیا

۔۔۔

اور دروازے سے ہی لگ گیا۔۔ جبکہ جاناں اسکے سامنے تھی اور ولی کی پشت

۔۔۔ دروازے پر تھی اور چائے ہاتھ میں تھی

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے وہ چائے کی سیپ بھرتا اسے سینے سے لگا۔۔ دیکھ رہا

۔۔ تھا

۔۔ کب تک رونا ہے "وہ بلاخبر بولا

آپ جانتے تھے میں نے نہیں مارا انھیں "جاناں کی شکواہ کرتی نگاہیں اسپر
اٹھیں۔

ہاں جانتا تھا "وہ بولا۔۔ جبکہ اپنی جھوٹی چائے اسکے لبوں سے لگادی جاناں
تقریباً ساری اسپر تھی۔۔۔ چائے پینے کا دل بھی نہیں تھا۔۔ مگر ولی نے
۔۔ گھوری ڈالی اور وہ ایک سیپ لے گئی

وہ اب منگیترا کو بھی تو خوش رکھنا ہے نہ "وہ سکون سے بولا جاناں نے
۔۔ اسکی طرف دیکھا۔۔ یعنی ساری زندگی وہ انکی غلم بن کر رہے گی
ٹھیک ہے مگر۔۔۔ آپ اس طرح مت کریں "وہ اس سے جدا ہوتی بولی
۔۔

تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا میری کسی اور سے شادی پر "ولی زرا تیور ڈالتا
بولا۔

۔۔ ن۔۔ نہیں "جاناں نے سچائی بیان کی
۔۔ ولی نے اسکا شانہ تھاما۔۔ اور چائے کا خالی کپ سائیڈ پر رکھا

-- تم سچکہ رہی ہو "وہ غصے میں دیکھا

-- اپنی شرائط بھول رہی ہو تم "مزید غصہ کرنے لگا

م-- میں جھوٹی محبت کر لوں گی آپکے ضد کرنے پر مگر مجھے واقعی-- اپ

سے محبت نہیں "وہ اسکی سختی پر اسے فرق بتانے لگی جبکہ ولی بریڈز پر ہاتھ

-- پھیرتا اسے دھکیل گیا

-- بکو اس ہے تمہارے دل و دماغ میں صرف میری محبت ہوگی "وہ چلایا

-- ن-- نہیں ہوگی "جاناں بھی جیسے ضد باندھ چکی تھی

-- تو کس سے کروگی تم "وہ اسکے بال مٹھی میں جکڑتا بولا

کسی سے بھی مگر آپ سے کبھی نہیں "وہ اسکو دور کھٹکتی چیخی اور واشروم میں

بند وہ گی جبکہ ولی نے چائے کا کپ زمین پر دے کر مارا--

-- اور بجتے فون کو اٹھایا

کیا مصیبت ہے "وہ چیخا

سرکار لوہار ماجد ہے آپ جانتے ہیں آپ ے گاؤں کا اسکو اور اسکی بیٹی کو جو
اس سادام نے گولی مار دی ہے دونوں زخمی حالت میں ملے ہیں "صادق بولا
--- تو۔۔۔ ولی کی کنپٹیوں پھٹنے وک ہوئیں

کیوں مارا اسنے۔۔۔ وہ ناحق کسی کو کچھ نہیں کہتا "اسے یقین نہیں آیا جیسے۔۔۔
۔۔۔ اپنی دشمن کی صفتوں سے وہ بھی واقف تھا

وہ جی اسکی بیٹی انکی نظر سے پانی لے رہی تھی سادام نے اسکی جون بیٹی اور
اسکی ٹانگیں گولیوں سے بھون دی جی "صادق بتا رہا تھا جبکہ ولی فون بند کر گیا

تو تم ایسے سامنے آؤ گے "وہ دانت ہچکچا کر بولا۔۔۔ اسکے گاؤں کا ایک ایک
۔۔۔ فرد اسکے لیے اہم تھا اور اب

سیاہ شال سیاہ لباس میں وہ یہ ہاتھ میں سگار لیے دوسرے ہاتھ میں شراب کا
گلاس تھامے۔۔۔ ڈیرے پر ہونے والی دعوت سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔ جبکہ

شہاب اور عنایت اسکی اندرونی کیفیت سے آگاہ تھے مگر وہ کسی سے اس

۔۔۔ موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا

باقی اسکے دوست اسکے اس پہلی بار ایسا جشن منانے پر۔۔۔۔ کافی خوش دکھ

۔۔۔ رہے تھے

ارے او شہاب باؤ۔۔۔۔ ہمارا سلگتا دل کا جشن مناؤ "وہ دونوں ہاتھ اٹھاتا

۔۔۔ اپنی علاقائی پٹھانی موسیقی پر رقص کرتا بلاشبہ جان لیوا لگ رہا تھا

۔۔۔ شہاب نے اسکو گور سے دیکھا اور اسکا ساتھ دیتا شراب پینے لگا

ہمارا طرف سے سب کا کھلا اجازت ہے۔۔۔ دشمن گاؤں ک جس عورت

۔۔ جس مرد کو دیکھے گولی سے اسکو چلنا قابل نہ چھوڑے "وہ علان کرتا بولا

۔۔ جبکہ ٹھٹھرتی ٹھندی رات میں لکڑیوں کے جلتے الاؤ پر اسنے شراب پھینکی

آگ کے شعلے مچل کر جوش میں آئے۔۔ جبکہ ہا ہولا الگ مچا کیونکہ انکے

۔۔۔۔ گاؤں کا سردار آج رقص کر رہا تھا

۔۔۔ اے بابا سائیں "اپنے باپ کو دیکھ کروہ انکے نزدیک گیا

-- تو وہ اسکی حالت پر حیران رہ گئے
-- تم ہمارا دل بھلانے کے لیے لڑکی کا انتظام کرو
-- ہم شادی کرنا چاہتا ہے "وہ بولا
-- تم سچ کہہ رہا ہے "فضل خان کو یقین نہیں آیا
سچ ہی سچ ہے۔۔ سردار صاحب اڑادوں گاؤں میں خبر سادام خان سے جو
اپنا بیٹی بیاہنے چاہتا ہے۔۔ وہ آجائے "وہ پھر سے اس الاؤ کے گرد رقص کرتا
-- کے فضل خان نے اسکا ہاتھ پکڑا
-- تم گاؤں کا عورت سے شادی کرے گا "فضل خان کو یہ بات پسند نہ آئی
ارے بابا سائیں۔۔۔ تم خود ڈھونڈے گا ہاں۔۔۔ "سرخ آنکھوں سے۔۔۔
۔۔۔ وہ مسکرتے لبوں سے۔۔۔ انھیں سمجھانے لگا
اور دوبارہ الاؤ کے پاس جا کر۔۔۔ وہ ہاد کے ساتھ رقص کرتا۔۔۔ نہ جانے
۔۔۔ کیا چاہ رہا تھا

وہ باہر رات کو نکلی تو ولی کمرے میں موجود نہیں تھا تبھی وہ آسانی سے سو گئی
۔۔ اور جب اسکی آنکھ کھلی وہ تب بھی نہیں تھا تبھی وہ جلدی سے فریش ہو
۔۔۔ کر کچن میں آگئی

۔۔۔ جہاں آئزہ بھی آج الگ ہی رنگ میں مسکراتی دیکھائی دے رہی تھی
۔۔ تم مسکرا کیوں رہی ہو "جاناں آخر پوچھ بیٹھی
۔۔۔ کچھ نہیں "آئزہ سٹپٹائی

تبھی وہ ناشتہ بنانے لگی اب کچھ کچھ ناشتہ بنا ہی لیتی تھی اور آئزہ کی مدد سے
۔۔ اب وہ اچھا ناشتہ بنا چکی تھی اور خوش بھی تھی
۔۔۔ دادی ہونا شتہ دے کر وہ چھپ گئی۔۔ ولی بھی کر کے جا چکا تھا
۔۔ زریش نہیں آئی۔۔ نیچے نہ اسنے ناشتہ کیا "جاناں نے یاد دلایا

ہاں شہریار کہہ رہے تھے وہ اسے ملنے جائیں گے مگر ضروری فون کال

-- سے انھیں آج شہر جانا پڑا ہے "اسکی تفصیل پر وہ سر ہلا گئی

-- تبھی رقیہ بیگم کے ساتھ زریش بھی وہیں آگئی

دوپہر ڈھل آئی تھی -- آئزہ اور جاناں اس سے باتیں کرتیں اسے بولنے پر

مجبور کر رہیں تھیں جبکہ وہ رقیہ بیگم کے پاس سے کھلائے گے پراٹھے کو بس

-- بس کر رہی تھی جبکہ وہ دونوں ہنسنے لگی

-- تبھی -- وہ جیسے تھم گئی

-- دل پر آہٹ سی محسوس ہوئی

-- اسکے ارد گرد اس ستم گر کی خوشبو پھیل گئی

-- وہ اٹھ کر باہر جاتی کہ باہر سے شور کی آواز پر وہ سب ہی باہر آئیں

سادام فضل خان آیا ہے -- جاؤ پورے گاؤں میں اشتہار لگوا ڈالے

-- -- "وہ وہرہ شان سے حویلی میں داخل ہوا

سیاہ لباس میں مرجھانے سے وجود کو اگنور کرتا۔ آنکھوں میں بے پناہی
۔۔۔ انسو لیے کھڑی اپنی بہن کو دیکھنے لگا

۔۔۔ جبکہ ولی اپنے ڈیرے سے بھاگتا ہوا۔ حویلی پہنچا تھا

۔۔۔ دادی بھی غصے سے لال پہلی ہو رہیں تھیں

۔۔۔ جبکہ نمل کا تو دل ہی بیٹھ گیا

۔۔۔ کیا چیز تھا وہ شخص جو اسکے سامنے کھڑا تھا

اور فرہاد کی نظریں اس وجود پر تھیں جسے وہ اس گھر میں پہلی بار دیکھ رہا تھا
۔۔۔ یعنی زرش پر

ارے یہ کیوں آیا ہے یہاں آج نکل جا ہمارے گھر کے دروازے ہمارے
۔۔۔ دشمنوں پر کھلے نہیں "دادی کی چھنگاڑتی آواز پر اسنے رخ موڑ کر دیکھا

ہم بڑھاؤ سے بات نہیں کرتا۔۔۔ ملازم زرشائیڈ پر ہوں۔۔۔ "اسکے سرد
۔۔۔ انداز پر سب کے منہ کھل گئے

سادام فضل خان جس حویلی میں تم کھڑے ہو وہ تمہارے سامنے ہے یہاں
--- دو منٹ بھی کھڑا ہونا چاہتے ہو تو تمیز مت بھولنا
--- تمہاری بہن کا گھر ہے زر اکمر جھکا کر انا "ولی مسکرا کر طنز کرنے لگا
--- جبکہ سادام نے سگار لبوں سے نکال کر اسکے ہاتھ میں تھامادی
"--- تم زر اچپ ہو کر کھڑا ہو۔۔۔ تمہارا صورت ہم دیکھنا نہیں چاہتا
--- وہ دو ٹوک بولا کر جاناں کی جانب بڑھنے لگا
ولی میں اسکو روکنے کی ہمت جیسے مفود ہو گئی کیونکہ وہ سر پنچ کے ساتھ آیا تھا

--- جواب اندر داخل وہ رہے تھے
وہ آگے بڑھا۔۔۔ سب عورتیں نے اسکے آگے بڑھنے کی وجہ سے راستہ
چھوڑ دیا۔۔۔ اور وہ جاناں کے عین سامنے آکھڑا ہوا۔۔۔ زرش ایک طرف
ہوتی۔۔۔ اس بے حس کیطرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ کیسے وہ اس سے لا تعلق ہو
چکا تھا۔۔۔ اس میں اسکا کیا قصور تھا۔۔۔ کہ اسکی حقیقت کچھ اور تھی مگر

اسکی بھیگی سرخ آنکھوں کو دیکھنے کی زحمت کیے بنا وہ اپنی بہن کی طرف بڑھا
۔۔۔ اور اسکا چہرہ غور سے دیکھنے لگا۔۔۔ جاناں کی سسکی لاونج میں گونجی
سادام کی آنکھوں پر اگر سیاہ گلاسز نہیں ہوتے تو۔۔۔ شاید وہاں کھڑے لوگ
اسکی آنکھوں کی تکلیف کو لازمی دیکھتے مگر۔۔۔ وہ تو چھپا گیا تھا ہر جزبے
اسنے بہن کے ہاتھ میں چمچا دیکھا۔۔۔ اور اسکے نڈھال ہوتے روتے گرتے
۔۔۔ وجود کو سادام نے بازوؤں میں بھر لیا
اس چمچے کو اسنے دور اچھالا۔۔۔ تو یہ منظر وہاں کھڑے سب لوگوں نے دیکھا
۔۔۔

لالا میں یہاں رہنا نہیں چ
۔۔۔ چاہت۔۔۔ چاہتی "اسکی آواز ٹوٹ رہی تھی۔۔۔ بکھر رہی تھی سادام
کی کنپٹیاں گویا پھٹنے کو تھیں چار سو سناٹا تھا سب بس اسکے لفظوں کے انتظار
۔۔۔ میں تھے

[illegible]

--- اور صادق کو چلا کر ڈاکٹر کو بلانے کا کہا
اگر اس کو کچھ ہوا۔۔ چوہدری ولی تمہارا مونچھیں اتروا کر تمہارا ہتھیلی پر سجا
--- دے گا "سادام نے اسکی آنکھوں میں خون آشام نظریں گاڑیں

وہ سادام سے یہاں سے جانے کے لیے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ تبھی وہ
 کچن میں بیٹھی سادام کے آنے کا انتظار کرنے لگی مگر سد افسوس کے وہ تو دو
 دن سے نہیں آرہا تھا تو آج کیسے آتا مگر اسے ایک امید تھی جیسے وہ آجائے
 گا۔۔۔

نور بھی مطمئن سی کام کر رہی تھی ویسے تو شائلہ نے اسے منع کیا تھا مگر وہ اب خود سے آنے لگی تھی۔۔۔ اور آج ویسے بھی شائلہ کی طبیعت ناساز تھی۔۔۔ تبھی وہ نہیں آئی تھی اور سارے کام نور ہی سمجھا رہی تھی۔۔۔ نور مجھے ڈر لگتا ہے یہاں "بیلا نے اپنے کانپتے ہاتھوں کی وجہ بتائی تمہیں ڈرنا چاہیے کیونکہ یہاں بسنے والے لوگ بالکل اچھے نہیں" اسنے۔۔۔ شانے آچکا کر کہا۔۔۔

۔۔۔ اور ایک نظر دروازے کی جانب دیکھا ہاں تھا شان سے کھڑا تھا بلیو جینز پر اپر پہنے وہ اپنی سرخ و سفید رنگت لیے بیلا کو دیکھ رہا تھا جبکہ نور کو پہلی بار وہ بے حد دلکش لگا مگر وہ بیلا کو کیوں دیکھ رہا تھا اسکے منہ پر کتنے زخم تھے کہ کسی سے دیکھے نہ جائیں اسکا وجود نوخیز تو نہیں تھا پھر بھی اسکی دلچسپ۔۔۔ نگاہیں بیلا پر کیوں تھیں۔۔۔

۔۔۔ ہاں اندر آیا اور بیلا کے نزدیک آکھڑا ہوا۔۔۔

تمہارے زخم بھرے نہیں ابھی تک۔۔ میں نے دوائی بھی بھجوائی
۔۔ تھی "سادام سے باتوں باتوں میں وہ بیلا کی حقیقت جان گیا تھا
ج۔۔۔ جی وہ "بیلا نے نور کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا جو شعلے اگلتی
۔۔ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

ہاں صاحب ملازموں پر کافی مہربان ہونے لگے ہیں۔۔۔ اج کل شائلہ آپ سے
میں نے لے لی تھی تمہیں دینا بھول گئی "وہ طنز کرتی اسکے ہاتھ میں ٹیوب اور
۔۔۔ کچھ میڈیسن پکڑا گئی

تم اپنی لیمنٹس کر اس نہ ہی کرو تو بہتر ہے "ہاں نے چیڑ کر جواب دیا
اچھا لیمنٹس تو آپ کر اس کر رہیں ہیں یہاں کے ملازم محفوظ نہیں ہیں "وہ
۔۔۔۔ جلتی کڑھتی بولی تو ہاں کے ماتھے پر بل پڑے
۔۔۔ مگر وہ اس لڑکی کے منہ نہیں لگنا چاہتا تھا

تبھی اس سے دوبارہ رخ موڑ کر حونک کھڑی بیلا کو دیکھا۔۔۔ اور مسکرا دیا

--

اگر پہلی نظر میں کوئی اتنا بھا جاتا ہے اور دل کے تار اسکے لیے چھڑنے لگتے
ہیں تو یہ حقیقت تھا کہ اسکی دھڑکنیں ان نشانات سے بے حال ہوتی
۔۔۔ دھڑکنوں میں رقص کرنا چاہتی تھیں
میرے ساتھ چلو گی "اسنے اپنی طبعیت کے برعکس بیلا کے سامنے ہاتھ
۔۔ پھیلا یا

بیلا رونے لگی مزید اس سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا پھر نور کی باتیں
۔۔۔ کہ وہ بدکردار ہے

ن۔۔ نہیں م۔۔ مجھے اپنے گھر جانا ہے "وہ جلدی سے بولی
مگر تمہارا شوہر اچھا آدمی نہیں "ہاں اسکے رونے پر حیران ہوتا بولا۔۔ جس
سوسائٹی میں وہ اٹھتا بیٹھتا تھا وہاں یہ سب بلاشبہ عام تھا۔۔ اور یہ لڑکی۔۔
۔۔ اتنی سی بات پر رونے لگی

۔۔ بدگمان ہونے کے بجائے وہ مزید اسکی طرف مائل ہوتا دیکھا

اچھا رونا بند کرو مزید کیوٹ لگ رہی ہو۔۔ یہ دوائی لیتی رہنا اور ٹیوب بھی لگا لو۔۔ یہ شہر کے سب سے بڑے ڈاکٹر نے رکیمینڈ کیں ہیں تم جلد ٹھیک وہ جاؤ گی "وہ مسکرا کر۔۔ اسکے گال کو چھو تا پلٹ کر چلا گیا۔۔ یہ سب ہاد کے لیے بے شک عام تھا مگر بیلا اس لمس پر حیران رہ گئی۔۔ کبھی اتنی نرمی سے کوئی پیش ہی کب آیا تھا اسکے ساتھ۔۔ وہ منہ کھولے اس راستے کو دیکھنے لگی۔۔ جہاں ہادا بھی گزرا تھا جبکہ نور نے غصے سے اسکا ہاتھ جھنجھوڑا۔۔ تم پاگل ہو وہ تمہیں چھو گیا اپنی گندگی دیکھا گیا اور تم حونک کھڑی ہو "وہ۔۔۔ بولی تو بیلا ہوش میں آئی

مجھے بھی ایسے ہی چھو ا تھا میں نے تو تھپڑ رکھ کر مارا۔۔ ایک تم۔۔ ہو حیرت ہے "وہ طنزیہ نخوت سے بولتی اسے محسنے میں چھوڑ کر دوبارہ کام میں بظاہر۔۔ مگن ہو گئی مگر کچن میں بیلا کی سسکیاں اسکو تسکین دینے کا باعث تھیں یہ سب اچانک ہوا تھا کہ اسکا دل ہاد کے لیے دھڑکنے لگا تھا۔۔ وہ تھا بھی کافی ہینڈ سم۔۔ ہاں اپنے بڑے بھائی سے کم مگر۔۔۔ ہینڈ سم کافی تھا اوپر سے اسکا

بے باک لاپرواہ انداز اب اسے اچھا لگنے لگا۔ تھاہاں شاید بیلا نہ آتی تو۔۔
اسے ان سب احساسات سے روشناس نہ کراتی مگر اب وہ تہیہ کر چکی تھی
اس لڑکی کو نکال کر ہاد کی توجہ خود پر کرنے کی۔۔۔

ڈاکٹر نے خوشخبری کی نوید سنائی تو وہاں کھڑے سب لوگوں کے چہروں کے
۔۔۔ رنگ پھیکے پڑ گئے۔۔۔ سب کو ہی گویا سانپ سونگھ گیا
سادام نے مٹھیاں بھیچ لیں جبکہ ولی۔۔۔ کھلم کھلا نفرت کا اظہار کرتا وہاں
۔۔۔ سے نکلتا چلا گیا

دادی صرف سادام کے جانے کا انتظار کر رہیں تھیں ورنہ جاناں کے ٹکڑے
۔۔۔ کرنے کا ارادہ تو وہ باندھ چکیں تھیں

۔۔۔ ماشاء اللہ ماشاء اللہ "رقیہ بیگم نے جاناں کے پریشان چہرے پر پیار کیا
۔۔۔ سادام نے اسکی طرف دیکھا

یہ موبائل رکھے گا تم۔۔۔ آج کے بعد جو تمہیں یہاں کچھ بھی کہے۔۔
ہمیں بتائے گا۔ ہم آتا جاتا رہے گا۔ اور ہاں۔۔ بھول گیا
ہمارا شادی ہے۔۔ آپ سب لوگوں کو پیغام تو اصل یہ ہی دینے آیا تھا
سر پنچ کا بیٹی سے۔۔ "اسنے سر پنچ کی طرف اشارہ ضرور کیا مگر۔۔ منہ
کھولے بیٹھی زرش کی طرف نگاہیں تھیں
جبکہ باقی سب بھی حیران رہ گئے خود جاناں بھی بھائی کو حیرت سے دیکھنے لگی

ہم امید کرتا ہے تم سب آئے گا۔۔ "وہ ہلکا سا مسکرا کر سر پنچ کے ساتھ ہی
۔۔ باہر ہو لیا جبکہ عنایت نے پورا لاونج مٹھائی کی ٹوکریوں سے بھر دیا
آئزہ نے شکر ادا کیا۔ کہ وہ اس کے ساتھ ضد نہیں باندھ رہا تھا کیونکہ وہ
شہریار کو معاف کر چکی تھی اور اسکے دل میں جگہ تو اسکی ہمیشہ سے تھی
۔۔۔۔۔ جبکہ ولی بھی باہر کھڑا یہ نظارہ کر رہا تھا

۔۔ سادام زرا اسکے نزدیک ہوا

کیوں سیٹھ صاحب ابھی سے رنگ اڑا لیا تم نے وہ کیا کہتا ہے۔۔۔ ابتدائے
عشق ہے روتا ہے کیا۔۔۔ آگے آگے دیکھ ہوتا ہے کیا سمجھا "وہ ہنسا اور سر پینچ
کے ساتھ نکل گیا جو شہریار سے کوئی بات کر رہے تھے ان دونوں کے جانے
۔۔۔ کے بعد شہریار نے ولی کی طرف دیکھا

تم نے کہا تھا اس نے ہماری زربیش سے شادی کر لی ہے "شہریار کافی بھڑکا ہوا
 --- لگ رہا تھا

--- میں اسکی بہن کو مار دوں گا۔۔۔" وہ پھنکارہ

اور ڈیرے کی طرف چلا گیا جبکہ یہ سب شہریار کی سمجھ سے باہر ہو رہا تھا

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جتنا روتی اتنا کم تھا۔۔ جب جب اسکی بات یاد آتی۔۔ تب تب الگ ہی رونا آتا۔۔ اور اتنا روتی کہ اسکی آوازیں کمرے میں۔۔ گونجنے لگی

میری خطا کیا ہے میرے لیے اتنی بڑی سزا کیوں ہے "وہ بولی۔۔ جبکہ اسکے
۔۔۔ کمرے کا دروازہ بجا

۔۔۔۔ اور وہ سوچ چکی تھی وہ یہاں سے بھاگ جائے گی
وہ نہیں رہ سکتی تھی سادام کے بنا۔۔۔۔ کیسے رہتی کیسے اسے کسی اور کا ہونے
۔۔۔ دیتی

۔۔۔۔ اسنے اٹھ کر دروازہ کھولا اور سامنے ولی کو دیکھ وہ کچھ جھجک سی گئی
۔۔۔۔ پیچھے ہٹی ولی کمرے میں آیا

اور دروازہ بند ہو گیا۔۔۔ وہ ڈر سی گئی۔۔۔ رشتہ تو جانتی تھی وہ۔۔۔ مگر اس
۔۔۔ وقت اور پہلے کے واقعات سوچ کر اسکا دل عجیب سا ہو گیا

۔۔۔۔۔ سب جان گئی ہو۔۔۔ میری نفرت بھی اسکے لیے جانتی ہو
ہماری دشمنی بھی جانتی ہو۔۔۔ اپنے اور میرے درمیانی رشتے سے بھی واقف
ہو۔۔۔ سب کچھ جانتے بوجھتے تمہاری آنکھیں بغاوت کر رہیں ہیں "وہ بولا
۔۔۔ تو زریش نے اپنے آنسو صاف کیے۔

۔ میں "وہ کچھ بولنے لگی ولی نے روک دیا

تمہارے ساتھ جو میں نے کیا میں معافی چاہتا ہوں اگر مجھے پہلے علم ہوتا تو
شاید حالات کچھ اور ہوتے۔۔۔۔ مگر جو گزر گیا اسے بھولنے میں ہی بہتری
ہے۔۔۔ مجھے امید ہے تم اپنے بھائیوں اور اپنے باپ کی عزت کو اب مٹی
۔۔۔ نہیں کرو گی

وہ شادی کر رہا ہے اچھا ہی ہے میں نے کبھی تمہیں اس کے ساتھ رخصت بھی
۔۔۔ نہیں کرنا تھا "

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتا اسے سمجھانے لگا۔۔ جبکہ زرش یوں ہی کھڑی رہی
۔۔۔۔

۔۔ ولی کچھ دیر اسے دیکھتا رہا

رشتوں کو سمجھو گی تکلیف کم ہو گی۔۔۔ "وہ آخری بات بول کر۔۔ وہاں
۔۔۔ سے نکلا۔۔ تو زرش نے سانس بھال کیا
۔۔ جبکہ ولی کا رخ اب اپنے کمرے کی طرف تھا

۔۔۔ راستے میں ہی نمل نے جالیا

ولی یہ سب ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ بلکل بھی تم جانتے ہو۔۔۔ کہ میری تم سے
۔۔۔ منگنی طے پائے ہے پھر بھی

چپ خاموش بلکل۔۔۔ میری زندگی میں پریشانیوں کی کمی نہیں ہے جو تم ان
میں اضافہ کرنے آئی ہو۔۔۔ بعد میں بات کروں گا میں "وہ اسے کھٹکتا سر
دباتا اپنے کمرے میں آگیا جہاں اسکی بیوی۔۔۔ بیڈ پر بیٹھی نخون چبار ہی تھی
۔۔۔

۔۔۔ خبر ملنے کے بعد سے وہ مزید خوبصورت لگنے لگی تھی

۔۔۔ جاناں نے اسکی طرف دیکھا اور اٹھی

و۔۔۔ ولی "اسنے کہا۔۔۔ ولی نہ چاہتے ہوئے بھی جی جان سے متوجہ ہوا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔ کچھ لمہوں کے لیے وہ سب بھول چکا تھا

وہ اسکے نزدیک آیا۔۔۔ اور اسکی کمر میں ہاتھ سختی سے باندھ کر اسکو اپنے

۔۔۔ اوپر کھینچ لیا کہ جاناں اسکے سینے سے چپک گئی

کمال ہو" بے ساختہ اسکے منہ سے لفظ نکلے اور وہ بے خود سا اسپر جھکتا۔۔

۔۔ اسکے کانپتے لبوں کو اپنے دسترس میں لے گیا

ہاں اسے شدید غصہ تھا۔ اسپر۔۔۔۔ دادی اس سے خفا تھیں۔۔۔۔ اور
اسنے ایسا کبھی نہیں چاہا تھا۔۔۔۔ مگر اس وقت وہ اس پری وش کے دام میں
بری طرح پھنس چکا تھا جس کے نازک وار اسکی کمر پر پڑ رہے تھے۔۔۔۔ مگر
اسکی جنونیت میں کمی نہیں آئی۔۔۔۔ اور پھر اپنی مرضی سے جدا کر کے اسنے
اسے دھکا دیا۔۔۔۔ تو وہ بیڈ پر گیری۔۔۔۔ اور ولی بھی گرنے کے انداز میں اسکے
مقابل لیٹا۔۔۔۔ اسکا ہلکان چہرہ اور زخمی لب دیکھنے لگا۔۔۔۔ اور نرمی سے چھو کر
۔۔۔۔ محسوس کرنے لگا

جاناں کا وجود سنسنا اٹھا۔

میں ارادے کچھ باندھتا ہوں تم۔۔۔۔ انکو کچھ کر دیتی ہو" وہ اسکے بالوں کی
۔۔۔۔۔ نرمی کو اپنے چہرے پر محسوس کرتا بولا

آپ۔۔ دادی بہت غصہ کر رہیں تھ۔۔ تھیں انھوں نے کہا ہے۔۔ وہ وہ یہ
نہیں رہنے دی۔۔ دیں گی۔۔ "وہ اسکے سینے پر سرخ سی ہوتی اسے بتانے لگی
اسکے لہجے کی لڑکھڑاہٹ اسکا ڈرنا سہمناولی ان ہی اداؤں سے دن بادن مائل
ہو رہا تھا۔۔ اسکی طرف

اسکی گردن پر اپنے لمس کی بارش برساتے وہ جیسے سب باتوں کو بھول کر خود
--- کو ریلکس کر رہا تھا

-- و۔ولی "جاناں کی سانسیں پھول گئیں

--- چپ "وہ آنکھیں نکال کر بولا

-- جاناں نے نگاہیں جھکا لیں

-- ایک کام کو شروع جب میں کرتا ہوں تو اسے مکمل پائے تکمیل تک پہنچاتا ہوں جو آج تمہیں نیوز ملی اسی کے عناصر ہیں اب چپ رہنا مزید بولو گی تو پھر روتی رہو گی

اور میرا کوئی موڈ نہیں تمہارا بینڈ سننے کا۔۔۔" اسنے پہلے کی طرح اس کے احتجاج کرتے ہاتھوں کو اپنی دسترس میں کیا اور اس پر چھانے لگا

سائیں۔۔۔ سائیں خان "عنایت کی گھبراہٹ سے بھرپور آواز پر۔۔۔ وہ سر جھٹکتا اسکی جانب دیکھنے لگا

۔۔۔ عنایت کو اسکی یہ عادت سخت زہر لگنے لگی تھی مگر وہ بول نہیں سکتا تھا

۔۔۔ مگر جو اطلاع ملی تھی اسپر اس کے قدموں تلے زمین کھسک گئی تھی

کیا ہوا عنایت بادشاہ "سوتے ہوئے شہاب کو اسنے طنزیہ نظروں سے دیکھا

۔۔۔

۔۔۔ آگ تو اس میں لگی تھی۔۔۔ نیند تو اسکی اڑ چکی تھی

۔۔۔ کسی اور کو کیا پرواہ بھلا

"خان۔۔۔ زری بی بی

-- وہ ابھی کچھ کہتا سادام اپنی جگہ سے اٹھا
-- وہ آگئی۔۔۔ وہ میرے لیے آگئی۔۔۔ "وہ باہر نکلنے لگا
خان زری بی بی کے پورا نے گھر کو کسی نے آگ لگا دی۔۔۔ دونوں بوڑھا
بوڑھی جل کر بھسم ہو گئے ہیں "عنایت کی بات پر۔۔۔ سادام کے ہاتھ سے
گلاس چھوٹا
-- کیا "وہ منہ کھولے حیرانگی سے دیکھنے لگا
جی خان سارا شک آپ پر ہے۔۔۔ خان مجھے لگتا ہے آپ کو چلے جانا چاہیے
--- ورنہ ولی۔۔۔ "عنایت رکا
کس نے کیا ہے یہ "وہ عنایت کا گریبان پکڑتا دھاڑا۔۔۔ جبکہ شہاب بھی
-- ایک دم اٹھا
--- ہم پوچھتا ہے کس کا جرت ہوا ہے یہ کرنے کا "وہ چلایا
معلوم نہیں خان۔۔۔ ولی بھی حویلی سے باہر نہیں نکلا تھا۔۔۔ "عنایت اسے
--- آگاہ کرنے لگا۔۔۔ جبکہ سادام۔۔۔ زور سے چلایا تھا

--- گھیری رات کی تاریکی میں اسکی غراہٹ گونجی

وہ راکھ کی طرح بھجے اپنے گھر کو اپنے آنگن کو دیکھ رہی تھی جس میں اسکے
ماں باپ جنھوں نے اسے پالا۔۔۔ اس کو اپنے آنچل میں چھپایا۔۔۔ جن کی وہ
اولاد تھی انھوں نے تو قبول نہیں کیا مگر ان لوگوں نے اسے ہر خوشی دی
۔۔۔۔ تھی جو وہ چاہتی تھی

اور آج اسکا بچپن اسکی جوانی اس گھر کے ساتھ راکھ ہو گئی تھی۔۔۔ اور اسکے پیچھے کون تھا۔۔۔ وہ جس کے لیے وہ پاگل تھی یہ وہ اسکے لیے پاگل تھا مگر ہاں اسکی نفرت جیت گئی۔۔۔ وہ اکثر اسے کہتا تھا۔۔۔ کہ وہ شکر ادا کرے کہ اسکا تعلق حویلی والوں سے نہیں۔۔۔۔ اور اسکی بد قسمتی یہ تھی کہ اسکا تعلق حویلی والوں سے تھا یہ الگ بات تھی اسکا تعلق مرتضیٰ سے تھا جس کو شاید ہی اسنے کبھی دیکھا۔۔۔ ہو اور اس بات کی سزا اسنے اسکے ماں باپ کو دی۔۔۔ جو پہلے اسکی جدائی سے نڈھال تھے وہ جانتی تھی۔۔۔ اور وہ کتنی آسانی

سے انھیں بے موت مار گیا۔۔۔ کیا اسکا دل نہیں کانپا کیا کوئی لحاظ کوئی
بات کوئی محبت نامی چیز اسکے قدموں میں حائل نہیں ہوئی۔۔ کیا کسی چیز نے
۔۔۔ اسے نہیں روکا۔ اور اسنے جلاڈالاسب کچھ

ابھی کچھ دنوں پہلے بھی تو اسنے بے قصوروں پر گولی چلائی تھی۔۔۔ اور آج
وہ اسکے ماں باپ کو راکھ کر چکا تھا۔۔۔ اسکا دل کیا چینیں مارے اپنے ہونے
کام کرے۔۔۔۔۔ اگر وہ نہ ہوتی تو یہ کہانی اس اختتام کو نہ پہنچتی۔۔ اسے
۔۔۔ لگا اسکی نسیں پھٹ جائیں گی

وہ حونک کھڑی تھی لوگوں کی افسوس سے بھرپور چیمگویاں اسکے کانوں میں
پڑ رہیں تھیں جبکہ وہ سامنے دیکھ رہی تھی جہاں پہلے کبھی اسکا گھر ہوا کرتا تھا
۔۔۔

اسنے اپنے شانے پر کسی کا لمس محسوس کیا وہ جانتی تھی پیچھے کون ہو گا
۔۔۔۔۔

دل و دماغ میں وجود میں سادام کے لیے اتنی نفرت محسوس کر کے وہ خود
شدر تھی کہ اسکے عشق میں دیوانی وہ۔۔ اسکے لیے ایسے جزبات بھی کبھی
۔۔۔ محسوس کر سکتی تھی

۔۔۔ ولی نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

۔۔۔۔ اور جیسے اسے رونے بکھرنے کے لیے اپنا شانہ فراہم کیا
اور وہاں کھڑے لوگ بھی اس چھوٹی سی لڑکی کے رونے پر آبدیدہ ہو چکے
تھے سب کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔ جبکہ ولی کے وجود میں انگارے دوڑ رہے
۔۔۔۔ تھے

میں نے تمہیں کہا تھا وہ آدمی اچھا نہیں بیچ ہے بیچ آدمی "ولی نے دانت
۔۔۔۔ بھینچے

۔۔۔۔ جبکہ زریش مسلسل روے گئی

"۔۔۔ تم حویلی چلو

نہیں نہیں مجھے میرے اماں ابا۔۔۔ مجھے انکے پاس جانا ہے "وہ سسکی سرخ
۔۔۔ آنکھوں سے کسی کے دل پر دستک دے گئی

۔۔ جو اسکے رونے پر بے چین نظر آنے لگا

زری بیٹا۔۔ "شہریار کی آواز پر وہ پلٹی اور شہریار نے بھی اسکو سینے سے لگایا
۔۔ اور زبردستی حویلی لے آیا

ولی فرہاد بھی حویلی میں بیوقوف داخل ہوئے۔۔ دادی کو تو کوئی غم تھا نہیں
نہ ہی نمل نے زحمت کی کیونکہ اسے زریش سے نفرت ہی تھی۔۔۔ پھوپھو
نے بھی توجہ نہیں دی جبکہ باقی سب اسکے غم میں کھڑے تھے رقیہ بیگم نے
اسکے آنسو صاف کیے آئزہ نے اسکو زبردستی پانی پلایا جو سمجھل ہی نہیں رہی
۔۔۔ تھی اور بلاخر یہ غم نہ سہن کرتے وہ بے ہوش ہو گئی

۔۔۔ میں ایف آئی آر درج کراؤں گا "ولی کی دھاڑ باہر تک سنائی دی

زربش كو ٲوا سكه كمرب مى ٲهٲا ٲا ٲا ٲا۔ ڈاكٲر نى صءمى كى وءه سى
بى هوش هونى كى وءه ٲتاى ٲهى اور ٲكه ءىرب مى هوش مى آنى كى ٲسلى بهى
۔۔ ءى ٲهى۔۔۔ ءاناں ءوف سى كانٲ رهى ٲهى

۔۔ هائى اسى ٲرء اس بء ءاٲ كى ٲاٲ نى مىربى مئى كو مارا ٲها
۔۔۔۔ هائى مولا۔۔۔۔ "ءا ءى نى ءاناں كو ءىكهٲى۔۔۔۔ ءىء ءىء كر كهى
۔۔ ءبكه ولى كى وءو ءى اس عمل سى مزىء ٲٲنگى لك رهى ٲهى
هم سر ٲىء سى باٲ كر رى كى "شهريار نى كهى۔۔ ءبكه ولى نى سامان اٲها اٲها
۔۔۔۔ كر ٲهئنا شروع كر ءى

وه سر ٲىء اب ٲوا سكى ءوٲى كى ئىءى آءكا هى۔۔۔ اور ٲم فىصله اسكى هاءه ٲر
"ڈال رهى هو

۔۔ سر ٲىء نى هى راء ٲٲءائىٲ كا كهى هى۔۔۔۔ "شهريار نى كوئىاء ءلاىاء
۔۔ بهاء مى ءائى سب" ولى بولا كه فرها ءنئ اسكى شانئ ٲر بازور كهى

اگر تم پولیس میں معاملہ لے جاؤ گے تو۔۔ ضرور وہ اپنی بیل کرا لے گا تم
اسکے اثر و رسوخ سے واقف ہو وہ ایک رات بھی وہاں نہیں روکے گا
پنچائیت کونچ میں پڑنے دو" اسنے اسے سمجھایا جبکہ ولی غصے سے باہر نکل گیا

اور جاناں مزید کچن میں چھپ گئی وہ اب کمرے میں کسی صورت نہیں جانا
۔۔ چاہتی تھی اگر وہ جاتی تو یقیناً وہ اسکا گلہ دبا دیتا مگر موت تو اسکی آنی تھی

۔۔۔۔۔ ولی کمرے کا دروازہ کھولتا باہر نکلا

۔۔۔ اور سیدھا کچن میں آیا جاناں اسکے تیور دیکھ کر پیچھے ہونے لگی

و۔۔۔۔۔ ولی" اسنے اسکے بڑھتے قدموں کو روکنا چاہا۔۔۔۔۔ دروازے کی اوٹ

۔۔۔۔۔ سے یہ منظر پھوپھو نمل اور دادی دیکھ رہیں تھیں

تجھے بھی جلادوں اور تیری لاش کو رانخ کا ڈھیر کر کے تیرے گاؤں پھیکو اوگا
تب تم لوگوں کو ہمارے غم کا اندازا ہوگا" وہ دھاڑا جبکہ جاناں رونے لگی

بکواس بند "کھینچ کر تھپڑ مارتے وہ اس بات کو بھول چکا تھا کہ اب اسکی
-- کنڈیشن پہلے جیسی تو نہیں تھی

جاناں خوف زدہ تھی۔۔ رونے لگی جبکہ ولی اپنا غصہ آج اسپر نکال دینا چاہتا
-- تھا۔۔ وہ پیچھے ہٹی زمین پر گیر گئی۔۔ جبکہ ولی نے اپنی پینٹ کی بیلٹ نکالی
جاناں کی ویسے ہی چنچیں نکل گئیں ان تینوں نے حیرت سے منہ میں کپڑا لے
--- لیا

-- اس سے پہلے وہ اسپر وار کر تا شہر یار نے اسکا ہاتھ جکڑا
جانور ہو تم "وہ چلایا۔۔ بہت ہو چکی تھی آخر یہ سب کتنوں کو سہنا پڑتا۔۔
-- اسکی حد جواب دے گئی

باقی سب بھی وہیں اگئے سوائے زریش کے جواب بھی بے ہوش۔۔۔ تھی
ہاں پاگل ہو گیا ہوں۔۔ کیوں رکھو میں اس سانپ کو اپنے گھر میں۔۔۔ اگر
آج پنچائیت اس کے بھائی کو۔۔ اس علاقے سے باہر نہیں نکالے گی۔۔
اور یہ فیصلہ نہیں کرے گی کہ دوبارہ سادام فضل خان اس علاقے میں قدم

نہیں رکھے گا۔ میں تب تک اس لڑکی کے ساتھ یہ ہی سلوک کروں گا
--- "وہ چنگھاڑا

ولی اسکا کیا قصور ہے "شہریار نے اسے پیچھے دھکا دیا جبکہ آئزہ نے۔۔۔ جانناں
۔۔ کو وہاں سے ہٹایا

۔۔۔ تو پنچائیت میرے حق میں فیصلہ سنا دے "وہ دو ٹوک بولا
۔۔۔ اور نہ سنایا تو "شہریار نے کہا

تو وہ دن اسکا آخری دن ہو گا دنیا میں "وہ نفرت سے بولا۔۔۔
تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہے وہ "شہریار نے اسے حقیقت کا آئینہ
۔۔۔ دیکھایا

تو پہلی عورت ہے جو بننے والی ہے "وہ لا پرواہی سے بولتا وہاں سے اپنے روم
۔۔۔ میں آگیا

جبکہ شہریار نے افسوس سے روتی ہوئی جانناں کو دیکھا۔۔۔

-- اپنے کمرے میں لے جاؤ آئزہ اسے "وہ بولا
آے ہائے کیوں" دادی بولیں جبکہ شہریار کی سخت نظروں پر خاموش ہو
--- گئیں

-- تم نے اتنا جلد بازی کیوں دیکھا یا آخر "پہلی بار فضل خان اسپر چنے تھے
سدام نے انکی جانب دیکھا

تو تم بھی اس بات پر ایمان لے آیا کہ ہم اس سب کاروائی کا پیچھے ہے "وہ
--- سرد نظروں سے انھیں دیکھنے لگا

جو تم نے کیا ہے اسے قبول کرو کبھی بھی دشمنی کا ابتدا ہماری طرف سے
نہیں ہوا مگر اب تم اپنی طرف سے سلگا آیا ہے اب کون جلے گا اس میں ہمارا
--- لڑکی ہمارا معصوم بیٹی "وہ غصے سے چلائے

ہم تم کو ایک بات ہزار بار سمجھائے کیا ہم نہیں جانتا اور ہم ڈیرے پر موجود
-- تھا نہیں سمجھ آتا "وہ بھی چلایا

تو فضل خان نے اسکی چلاہٹ کی پرواہ کیے بنا اسکا گریبان جکڑا۔۔۔ یہ منظر
سب دیکھ رہے تھے۔۔۔ اسکے گریبان پر پہلی بار کسی نے ہاتھ ڈالا تھا اور وہ
۔۔۔ اسکا باپ تھا جو اسے جان سے زیادہ عزیز تھا

اگر ہمارا بیٹی اس سب کا شکار ہوا تو ہم تمہیں جان سے مار دے گا۔۔۔ تم
نے جو کیا ہے اسکا سزا بھگتو تا کہ ہمارا بیٹی امن سے رہے "وہ اسکی آنکھوں
۔۔۔ میں دیکھتے ہوئے بولے

کچھ دیر میں اسے پنچائیت میں حاضر ہونا تھا اور اسکے اپنے اسکے خلاف
کھڑے ہو چکے تھے جس نے بھی یہ چال چلی تھی بہت بھیانک چلی تھی۔۔۔
جس کا انجام بھی بہت بھیانک ہونے والا تھا۔۔۔ وہ انکا ہاتھ جھٹکتا اپنی سرمی
سوٹ پروائٹ شال کو جھاڑتا باہر کی جانب بڑھا عنایت فوراً اسکے پیچھے ہوا
۔۔۔۔ شہاب بھی۔۔۔ ہا اور فضل خان الگ آئے تھے

کتنے افسوس کا مقام ہے سادام فضل خان بے قصوروں کو مار کر کس انا کو
تسکین دی تم نے "سر پیچ غصے سے بولے آج پھر پورا گاؤں جمع تھا جبکہ انکے
گاؤں کے لوگ بھی جمع ہو رہے تھے۔۔۔

۔۔۔ ہم نے کچھ نہیں کیا "وہ سگار سلگاتا بولا

کب تک بھاگو گے اپنے جرم سے ہاں۔۔ تم نے جو کیا وہ سراسر نہ انصافی تھی
۔۔

تمہارا پاس کوئی ثبوت ہے یہ ہم نے کیا ہے "وہ سگار پھینکتا غصے سے سر پیچ کو
گھورتا بولا جبکہ نمل جواوٹ میں کھڑی تھی اس بندے کے انداز پر فدا
۔۔ ہوئی جارہی تھی

زربیش بھی انہیں میں موجود تھی اور اس شخص کے ڈھٹائی سے جھوٹ
بولنے پر آج وہ پیچ و تاب کھا رہی تھی کیا وہ۔ نہیں جانتی تھی اسے اتنا عرصہ
۔۔۔ ساتھ رہ کر اسے معلوم ہو چکا تھا وہ ضد کا کتنا پکا ہے

کیا وہ یہ نہیں دیکھ رہی تھی کہ اسکے لیے وہ اپنی ضدیں چھوڑتا آرہا ہے

میں ہوں ثبوت

میں گواہی دیتی ہوں سادام فضل خان کے خلاف کہ یہ ہی میرے ماں باپ کا قاتل ہے۔۔ اسی نے مارا ہے میرے ماں باپ کو۔۔ اور میں درخواست دیتی ہوں سرینچ جی۔۔ آپ اسکو کڑی سزا دیں تاکہ یہ لوگوں کو انسان سمجھے چوٹی نہیں جنھیں جب چاہے مسل دے "منظبوط جانی پہچانی آواز پر اسنے گردن گھما کر دیکھا وہ دوپٹے سے بنا چہرہ ڈھانپنے اپنے حسن کی بے پناہ روانیاں لیے۔۔ عین ان سب مردوں کے سامنے کھڑی اسکے خلاف۔۔ گواہی دے رہی تھی سادام حیرت سے اسکی طرف دیکھنے لگا وہاں سب تھوڑا حیران ہوئے مگر بولے کچھ نہیں عنایت مٹھیاں بھینچے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ شہاب کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کو بم سے اڑا دے۔۔۔ فیروز اور ہاد خاموش تھے فضل خان کا الگ پاراہائی ہو رہا تھا

سزا سنائیں سر پنچ جی "یہ فضل خان تھے۔ جبکہ سادام کی نظریں ایک شخص پر ٹک کر رہ گئیں تھی۔۔

سب سے پہلے ہم تمہارے بیٹے اور اپنی بیٹی کا رشتہ توڑتے ہیں۔۔۔۔ اور
دوسرا تمہارا بیٹا اب اس علاقے میں نہیں رہے گا اور مقابل گاؤں کی
سرداری اسکی پگ سے ہٹائے جاتی ہے۔۔۔۔۔ "سر پنچ کے دو ٹوک فیصلے
پر بھی اسکی آنکھوں کی پتلیوں میں ہلچل نہیں ہوئی۔۔ جبکہ زریش اندر چلی
گئی۔۔۔۔۔ جاناں اپنے بھائی کو بھیگی نظروں سے دیکھتی رہی۔۔۔

۔۔۔ فضل خان نے سر ہلایا

میں بھی ایک فیصلہ کرنا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو "وہ سر پنچ کی طرف دیکھ کر
۔۔۔ بولے جنھوں نے سر ہلایا

میں آج سے یہ دشمنی جو برسوں سے چلی آرہی ہے اسکو ختم کرنے کا اعلان
۔۔۔ کرتا ہوں اپنی طرف سے "وہ بولے تو سب حیران رہ گئے

مجھے منظور ہے یہ دشمنی بہت بربادی کی طرف لے جا رہی ہے "شہریار نے کہا
--- تو سب کو شہریار کا فیصلہ سمجھ آیا۔ جبکہ ولی نے غصے سے اسے دیکھا

تمہارا دماغ ٹھیک ہے "ولی نے آنکھیں نکالیں۔۔۔

چوہدری ولی اس وقت گاؤں کی پگ میرے سر پر ہے اور میں فضل خان کے
فیصلے سے متفق ہوں "وہ کچھ جتنا ہوا بول جبکہ ولی نے اسے حیرانگی اور غصے
--- سے دیکھا اور وہاں سے نکل گیا

--- جبکہ فضل خان اور شہریار بغل گیر ہوئے

--- فضل خان نے مڑ کر پیچھے دیکھا

--- اور اسی طرف عنایت نے بھی دیکھا

--- خان "وہ بے تابی سے سادام کے نزدیک ہوا

--- ہمارا سر پھٹ۔۔۔ جائے گا۔۔۔ "وہ برداشت کی حدیں پار کر رہا تھا

--- شہاب باؤ "عنایت نے کہا جبکہ سادام اسکو پرے دھکیلتا وہاں سے نکلا

--- پیچھے عنایت اور شہاب بھی تھے

-- تمہارا بیٹا۔۔۔ اپنی سزا پوری کرے۔۔ "سرینچ سختی سے بولے

فضل خان نے فیصلہ سنایا۔۔۔

اگر یہ فیصلہ نہ ہوتا تو ارد گرد کے گاؤں والے بھی یہ کام کر کے۔۔۔ سامنے

آئے گا۔۔ اور یہ لوگ انصاف کو ترسیں گے "انھوں نے کہا تو شہریار

--- خاموش رہا جبکہ فضل خان پھر سر ہلا گیا

"خان

"سدام

آہ۔۔۔ آہ "وہ دونوں اسکے آگے پیچھے تھے جبکہ وہ چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینک

--- رہا تھا۔۔۔ چلا رہا تھا

خان دوائی لے لیں۔۔۔ "عنایت بولا جبکہ سادام نے وہ گلاس اسی کے سر پر
۔۔ پھوڑ دیا

۔۔۔۔ دور رہے گا ہم سے سب۔۔۔۔ سب دور رہے گا۔۔۔۔ "وہ چیخ رہا تھا
۔۔۔ ہاد بھی وہیں اگیا

لالا "وہ آگے بڑھتا۔۔۔۔ کے۔۔۔۔ شہاب نے روکا۔۔۔۔ درد کہنا آسان ہے
۔۔۔ جھیلنا کسی سزا سے کم نہیں

صرف اپنا موبائل اور والٹ اٹھایا تھا اسکے بعد اسنے۔۔ اور گاڑی کی چابی
۔۔۔۔ لے کر وہ باہر نکلا

۔۔ خان میں ساتھ چلوں گا "عنایت اسکے پیچھے پیچھے تھا
درد کی شدت سے اسکی آنکھیں سرخ اور آنکھوں کے گوشے گویا پھٹنے کو
تھے۔۔۔۔

وہ گاڑی میں سوار ہوا۔۔۔ تو شہاب نے بھی اپنا موبائل کریڈٹس اور گاڑی
۔۔ کی چابیاں اٹھائیں جو یہیں آکر لی تھیں۔۔ اور انکی گاڑی کے پیچھے لگادی

--- جبکہ ہادوہیں کھڑا رہ گیا

--- بہت اچھا فیصلہ کیا تم نے "ولی زرش کے سامنے بیٹھا تھا جو رو رہی تھی

میں تمہارے ہر فیصلے کے ساتھ ہوں۔۔۔ تم مجھے اپنا سمجھ سکتی وہ "وہ اسکو

--- یقین دلاتا بولا۔۔ جبکہ زرش نے سر ہلادیا

--- میں پڑ پڑھنا چاہتی ہوں "وہاں ہا تھی سے بولی

کیوں نہیں۔۔۔ تم پڑھو میں تمہارا ڈمیشن بہت اچھے کالج میں کراؤ گا "وہ

۔۔ خوش ہوا کہ اسنے کوئی فرمائش کی تھی

--- بہت شکریہ "زرش نے آنسو صاف کیے

"میں خلا کا کیس بھی

۔۔ لالا "اسنے پہلی بار سے پکارا تھا اس طرح۔ ولی خوش دیکھائی دے رہا تھا

ابھی آپ مجھے ان جھمیلوں میں نہ ڈالیں "وہ سر جھکا کر بولی۔۔۔ تو ولی نے
۔۔۔ اثبات میں سر ہلایا

۔۔۔ ٹھیک ہے تم ٹائم لے لو "وہ بولا تو زریش اسکی بات مان گئی
پریشان مت ہونا میں تمہارے ساتھ ہوں "وہ مسکرایا تو زریش بھی مسکرا۔
۔۔۔ دی

۔۔۔۔۔
دن رفتہ رفتہ گزرنے لگے تھے۔۔۔ وقت پانی کی لہروں کی مانند اگے گے جا
۔۔۔۔ رہا تھا

۔۔۔۔ دونوں گاؤں کے درمیان تعلقات استوار ہونے لگے تھے
۔۔۔۔ جس میں شہریار کا بہت بڑا ہاتھ تھا
۔۔۔ وہ یہ سب ٹھیک کرنے کی بھر جہد و جہد کر رہا تھا

ز ریش میڈیکل کالج میں اڈمیشن لے چکی تھی۔۔۔ جبکہ زبردستی جاناں کا
بھی ولی نے اڈمیشن کرا دیا تھا اور آئزہ نے بھی ان دونوں کو دیکھ کر لے لیا
۔۔۔ جبکہ شہریار نے تو اسے بہت روکا کہ وہ ان جھمیلوں میں نہ پڑے۔۔۔ مگر
۔۔۔۔ آئزہ نے ایک نہ سنی

۔۔۔ جبکہ جاناں تو بری طرح پھنسی تھی
ولی کے اچھے ہونے کی امیدیں۔۔۔ بلکل ختم ہو گئی تھی۔۔۔ وہ ضرورت سے
زیادہ سخت ہو گیا تھا۔۔۔ جبکہ وہ سکے بچے وک جنم دینے جا رہی تھی اس
بات کی اسے بلکل پرواہ نہیں تھی اپنی مرضی اور مزاج سے وہ ہر چیز کو
دیکھتا اور سمجھتا تھا۔۔۔

دوسری طرف دادی نے پورا زور لگایا ہوا تھا کہ ولی نمل کی طرف مائل ہو
کیونکہ انھیں وقت گزرنے کے ساتھ ہواؤں کے رخ بدلتے نظر آرہے
تھے تبھی جاناں کو بلانا اس سے کام کرانا خیال انھوں نے چھوڑا ہوا تھا۔۔۔ وہ
نمل کو ولی کے آگے پیچھے پھیراتی تھیں۔۔۔ جبکہ نمل بھی اب اس کام میں

دلجمعی سے حصہ لیے ہوئے تھے مگر سادام فضل خان ساتھ ماہ گزرنے کے
باوجود اب اسکے خوابوں میں آنے لگا تھا جسے وہ جھٹک دیتی۔۔۔ کیونکہ وہ
کون سا یہاں موجود تھا نہ جانے کہاں تھا اس پنچائیت کے بعد کسی نے اسے
۔۔۔۔ گاؤں میں نہیں دیکھا تھا

مگر ولی کو ہاتھ سے نکلنے نہیں دینا چاہتی تھی وہ۔۔۔ کہ کسی ایک کے لالچ میں
۔۔۔ ہاتھ آیا بندہ بھی نکل جائے

۔۔۔ تبھی دادی اور پھوپھو کا بتایا ہر حربہ کر رہی تھی

فرہاد زریش اور آئزہ کو کالج شہر چھوڑنے جانے لگا تھا۔۔ جبکہ جاناں اپنی
۔۔۔ طبعیت کے باعث آج کل نہیں جا رہی تھی

جس طرح نمل ولی کے قریب ہو رہی تھی جاناں اتنی ہی ڈھیلی پڑتی جا رہی
تھی اسکے رویے اور اسکے بھائی کے ساتھ ہوئی زیادتی کے سبب ولی جاناں
کے دل میں جگہ بنانے میں۔۔ ناکام ہی رہا تھا۔۔ اور ان ساتھ مہینوں میں
۔۔ جاناں زریش کو بھی بہت کم مخاطب کرتی تھی

ہاں وہ لڑکی اسکے بھائی کی محبت ہو سکتی تھی۔۔ لیکن اسکا بھائی اس لڑکی کی محبت نہیں تھا اگر ہوتا تو محبوب تو آنکھوں سے دل کا حال جان جاتے ہیں پھر وہ بھری محفل میں اسپر الزام رکھ گئی تھی بنادیکھے اور سوچے سمجھے

جبکہ ولی اور شہریار دونوں کے ساتھ ہی زرش کے تعلقات کافی اچھے ہو گئے تھے۔۔۔۔ دادی اور پھوپھو تو اسے اتنا بلاتی نہیں تھیں جبکہ نمل سخت چڑتی تھی۔۔۔۔ وہ بھی صرف آئزہ اور جاناں سے خود سے بات کرتی تھی۔۔۔۔ جبکہ رقیہ بیگم سے بھی اب رفتہ رفتہ اسکے انداز بدل رہے تھے اور یہ تبدیلی

----- ان تینوں ماں بیٹوں کو کافی بھائی تھی

وہ کمرے میں آیا تو وہ منہ صاف کرتی ابھی واشروم سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔ ماتھے پر چھوٹے چھوٹے کئی بل تھے جنہیں ولی نے توجہ سے دیکھا

اور جاناں بستر پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ گھیرے گھیرے سانس لیتی وہ اپنے فریبی
وجود کو دوپٹے سے ڈھانپ کر ولی کو سرے سے اگنور کر گئی تھی۔۔۔ اتنی
ہمت تو اس میں آہی گئی تھی۔ کیونہ ان ساتھ ماہ میں ایک بار بھی ولی نے اسپر
ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔۔۔ مگر زبان کے تیر چلا کر اسکا دل گھائل ضرور کیا تھا

اور کل بھی نمل کے دھکے سے پھوپھو پر گیرنے ولی چائے پر وہ اسے کتنا سنا
گیا تھا سارے گھر کے سامنے۔۔

---- اور سلیقہ نمل سے سیکھنے کا بھاشن الگ دیا تھا

جس پر پہلی بار وہ بری طرح تپتی تھی۔۔۔۔ اور کل رات سے ہی خاموشی منہ
پر سجائے پھر رہی تھی الٹا اسکے بچے نے بھی جینا حرام کیا ہوا تھا۔۔ وہ الٹیاں
۔۔۔۔ کر کر کے عاجز آچکی تھی

سارے کمرے میں ومیٹ کی سمیل پھیلانی ہوئی ہے "وہ تیوری بگاڑ کر دیکھتا
۔۔۔ روم فریشنراون کر گیا۔۔

نمل کو بلا کر یہ سمیل بھی نکلوا لیتے آخر کو اسکے اندر سمیل باہر نکالنے کا سلیقہ
بھی موجود ہو گا "وہ بولی اور اپنی جگہ سے بمشکل اٹھی اور ایک نظر آئینے
میں خود کو دیکھا

تو اپنے وجود سے گھبرا ہی گئی۔۔ کیسا حولیہ ہو چکا تھا اور وہ کتنے آرام سے بیٹھی
تھی اسکے سامنے

زیادہ زبان چلنے لگ گئی ہے تمھاری "ولی نے روب جمانا چاہا تبھی اسکی کلائی
پکڑی

آپ نمل کی کلائی پکڑ لیں۔۔۔ مجھے نہیں لگتا میرے اندر۔۔ ایسی کوئی
بات ہوگی کے آپ میری یہ کلائی پکڑے یہ اسپر نرمی ظاہر کریں۔۔۔ ہاں
اگر مارنا چاہتے ہیں تو الگ بات ہے "اسنے بنا ڈرے۔۔ جواب دیا۔۔ ولی تو
دنگ رہ گیا۔

۔۔ جبکہ جاناں ہاتھ چھڑاتی صوفے پر بیٹھ گئی

یہ نمل نمل کی تسبیح کیوں کر رہی ہو" وہ سمجھا نہیں لے دے کربات بات پر
--- نمل کا طنعہ مار رہی تھی

کیونکہ اپکو اس سے محبت ہے" اسکی آنکھیں بھیگیں--- مگر اب ان بھیگی
آنکھوں کو اسکو دیکھانے کے بجائے--- وہ نظریں پھیر کر دروازے کی
طرف دیکھنے لگی جو دستک کے بنا کھلا تھا--- اور روز کی طرح نمل دودھ کا
--- گلاس لیے کھڑی تھی

--- ولی پہلے شا کڈ میں تھا۔ نمل کا کمرے میں داخل ہونا اچھا نہیں لگا
نمل دروازہ نوک کرنے کی ہی بیٹ بھی سیکھ لو--- "وہ زرا سختی سے
بولا۔۔۔ نمل کا چہرہ سرخ ہوا جبکہ جاناں نے توجہ نہیں دی اسے غرض ہی
--- کب تھی

--- وہ میں "نمل ہچکچا گئی

--- تھنکیو" ولی نے اس سے گلاس لیا اور دروازہ بند کر دیا

--- جبکہ نمل کا غصے سے خون کھول گیا

ہاں تو تم کیا کہہ رہی تھی "اب وہ بالکل اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے اسکے شانے پر

--- بازو پھیلا کر اس سے سوال کرنے لگا

--- جاناں نے اسکا بازو دیکھا

--- نمل پر پھیلا لیں "اسنے ہاتھ دور کیا

--- اور صوفے سے بھی اٹھ گئی۔۔ اور اپنے بستر پر لیٹ گئی

--- جبکہ کتابیں سامنے کھول لیں

کیا بکو اس ہے یار "وہ کچھ اور چاہتا تھا تبھی اتنا سیدھا چل رہا تھا۔۔۔

--- جبکہ جاناں کافی بھری بیٹھی تھی

آپ چاہتے کیا ہیں مجھ سے ابھی چار دن پہلے مجھے اس حالت میں صوفے پر

دھکیل کر حکم صادر کر کے گئے تھے دور رہا کرو۔۔۔ مجھ سے۔۔۔ جبکہ

رات اپنی من مانی آپ نے کی تھی میری کوئی منشا نہیں تھی۔۔۔۔ اور نہ

--- کبھی ہوئی۔۔۔۔ مگر صبح کے سورج پر سزا مجھے ملی

۔۔۔۔ پھر کل مجھے نمل سے سلیقہ سیکھنا چاہیے مجھے آتا ہی کیا ہے
۔۔۔۔ تو یہ سب اب آپ میرے ساتھ کیوں کرنا چاہتے ہیں دوبارہ
آپ کے انداز میں نرمی ولی صرف میری قربت پر آتی ہے۔۔۔۔ اس کے علاوہ
میرے لیے آپ کی زبان سے صرف پتھر نکلتے ہیں "سنجیدگی سے وہ اسکو
۔۔۔۔ حقیقت کا آئینہ دیکھا گئی
ولی چند لمہیں خاموشی سے اسے سنتا رہا اور اسکی کتابیں اٹھا کر سائیڈ پر
دھکیل دی۔۔۔۔۔۔۔۔
اتنا زہر ہے تمہارے اندر میرے لیے "وہ بھی سنجیدگی سے سوال کر گیا
۔۔۔۔
ہاں کیونکہ آپ دشمن ہیں۔۔۔۔ میرے لالا کے اور میرے۔۔۔۔ آپ کی بہن
"۔۔۔۔ دشمن ہے
جاناں "وہ سختی سے ہاتھ اٹھا گیا۔۔۔۔ مگر وہ ہاتھ جاناں کے گال پر نہیں لگا
۔۔۔۔

آپ مار لیں اب مجھے عادت ہو گئی ہے۔۔۔۔۔" اسنے کہا تو ولی کا دل عجیب
۔۔ سا گھبرا اٹھا تھا اسکے اس لہجے پر

آپ نے مجھ پر الزام لگایا تھا۔۔۔۔۔ جھوٹا۔۔۔۔۔ آپکی بہن نے میرے بھائی پر
"جھوٹا الزام لگایا ہے۔۔۔ کیا آپ دونوں کو اللہ سے ڈر نہیں

۔۔۔۔۔ الف "وہ دھاڑا

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔" اسنے مختصر جواب دیا اور کمبل سر تک تان گئی۔۔ جبکہ ولی
کمرے کے واسط میں کھڑا۔۔۔۔۔ دل کی کیفیت پر پریشان ہو چکا تھا۔۔۔۔۔
جو اسکی ڈری سہمی ادا پر اسکا ہونے لگا تھا مگر آج اسکے اندر اپنے لیے اتنی
۔۔۔۔۔ نفرت دیکھ کر۔۔۔ گویا مٹھی میں جکڑا گیا تھا

۔۔۔۔۔ تبھی اسنے دودھ کا گلاس پھینک کر توڑ دیا

۔۔۔۔۔ جاناں کو افسوس ہوا مگر اسنے کمبل سے چہرہ باہر نہیں نکالا

یہ صاف کرو فوراً "وہ جان بوجھ کر بولا۔۔۔ اور موبائل نکال کر اپنے آپ کو
۔۔۔۔۔ لا پرواہ ظاہر کرنے لگا

-- نمل کو بلا لیں "جواب ملا۔۔۔ تو اب اسے واقعی غصہ اگیا تھا
تیری۔۔۔ ابھی دماغ درست کرتا ہوں "وہ بڑبڑاتا اٹھا۔۔۔ نمل کے نام
سے چیڑ ہونے لگی تھی
اسنے کمبل کھینچا۔۔۔ وہ ملائی سا چہرہ لیے۔۔۔ آنکھیں بند کیے اس سے بے پرواہ
۔۔۔ پڑی تھی
ولی نے دل کو ڈپٹا۔۔۔ جو اسکی کہی بات کے لیے مچلنے لگا تھا گویا اسکی قربت
۔۔۔ چاہتا تھا مگر وہ نگاہ چرانہ سکا
ایک ہاتھ اسکے تکیے پر رکھ کر۔۔۔ دوسرا اسکے گردن کے نیچے رکھتے۔۔۔ وہ
دل فریب سا جھٹکا دیتے اسکا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کر گیا جاناں نے
۔۔۔ نگاہیں سختی سے بھینچی
۔۔۔ دوبارہ نمل کا نام مت لینا "وہ اسے ایک موقع دے رہا تھا
کیوں۔۔۔ کیا برائی ہے۔۔۔ دوسری شادی کریں اور میری جان چھوڑ
۔۔۔ دیں "وہ اسکو دونوں ہاتھوں سے دور کرتی۔۔۔ بولی

پہلی تو کامیاب ہو نہیں رہی دوسری پر اکسار ہی ہو "وہ اسکے چہرے کے ایک
--- ایک نقش پر فدا ہوتا۔۔۔ اپنی ہار تسلیم کر گیا
--- اسکی جادوئی قربت کہیں اور بھٹکنے نہیں دیتی تھی
ز ریش اسکے جان لیو لمس سے خود کو بچا نچا ہتی تھی جبکہ ہولی کا موڈ کچھ اور
ہی تھا۔۔۔ رفتہ رفتہ وہ اسکے ساتھ ہی لیٹتا چلا گیا۔۔۔۔
اتنا نکھر میں عادی تھوڑی ہوں اتنے نکھرے کا "جاناں کی بھاری سانسوں
کو قربت سے دیکھتے۔۔۔ وہ بولا جبکہ اسکے بالوں کو اسکے چہرے سے ہٹایا

جاناں نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے۔۔۔ کروٹ بدل لی۔
ایسا لگ رہا ہے کافی زخمی ہے ہرن " وہ دوبارہ اسکا رخ اپنی طرف جھٹکے سے
۔۔ کر گیا

۔۔ آہ "جاناں نے اسکی عجلت پر اسکے بازوؤں پر زور سے مارا
۔۔ ولی اسکی ایکدم سہمنے والی آنکھوں کو دیکھنے لگا جو نگاہ جھکا گئی تھی

۔۔ ہر انداز پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے "وہ پھر سے گستاخیوں پر اتر ا
جبکہ جاناں میں کہاں اسکو روکنے کی ہمت تھی۔۔ مگر اپنی نہ پسندیدگی وہ ظاہر
۔۔ کر رہی تھی

۔۔۔۔ جاناں "ولی نے وارن کیا

۔۔۔۔ آپ سمجھ کیوں نہیں رہے "جاناں کا لہجہ بھیگا

۔۔۔ ولی نے ایک منٹ اسکی طرف دیکھا

مجھے بھی ضرورت نہیں ہے تمہاری "وہ غصے سے۔۔ اپنی شرٹ کے بٹن

۔۔۔۔۔ لگاتا بولا

۔۔۔ جاناں نے اسکی طرف نہیں دیکھا

۔۔۔ ولی گھورتا رہا۔۔ اور پھر اسپر سے غصے میں کمبل کھینچ کر وہ باہر نکل گیا

جاناں نے کلس کر زمین پر پڑے کمبل کو دیکھا۔۔۔ اور دوبارہ لے کر سو گئی

۔۔۔۔

آئزہ یہ لو۔۔۔ "شہریار نے اسکے آگے چاکلیٹ کی جو کل کا ٹیسٹ یاد کر رہی
تھی جسے سنے جلدی سے لپک کر لینا چاہا۔۔۔ تو شہریار نے دور کر لی
اسنے اسکی طرف دیکھا۔۔۔ جب دینی نہیں تھی تو دیکھائی کیوں "وہ غصہ ظاہر
کرنے لگی۔۔۔

جب بیوی میری نہیں تو شادی کیوں کی "اسنے اسکی بات لٹائی۔۔۔
خیر بہتر جانتے ہیں شادی کیسے ہوئی تھی "اسنے ترچھی نظروں سے دیکھا

شہریار در حقیقت اس سے اب اس موضوع پر بات کرنا چاہتا تھا
آئزہ۔۔۔ تمہیں چچی سے اب ناراضگی ختم کر دینی چاہیے "وہ نرمی سے
سمجھانے لگا۔۔۔

آئزہ نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

انہوں نے مجھے اپ سے جدا ہونے پر اتنا مجبور کر دیا۔۔ کہ آپ نے سارے
۔۔ بدلے مجھ سے لیے۔۔۔۔ "آئزہ کی آنکھیں بھیگی

ماں ہیں وہ تمہاری کل بھی سکندر چاچا انہیں ہسپتال لے کر گئے تو۔۔ میں
انکے ساتھ گیا۔۔۔۔ انکی طبیعت نہیں ٹھیک تھیں اس ناراضگی کو طویل
نہیں کرنا چاہیے وقت کے ساتھ سب بدل جاتا ہے "وہ بولا۔۔۔ تو آئزہ کو
خیال آیا۔۔ ہفتہ پہلے وہ پیچھے باغ میں پڑھ رہی تھی تو اسکی ماں حسرت سے
۔۔ اسے دیکھ رہی تھی۔۔ اور وہ وہاں سے اٹھ کر آگئی

۔۔۔ وہ خاموش ہوئی تو۔۔۔ شہریار نے اسے سینے سے لگالیا

ہم ایک ہیں بہت خوش ہیں۔۔۔۔ بس پھر کسی سے کوئی ناراضگی نہیں بنتی
"ٹھیک ہے

۔۔۔۔ وہ اسکو نرمی سے سمجھاتا رہا

فرہاد۔۔۔ آپ آج لیٹ آئے ہیں کافی "زربیش نے اسکی طرف دیکھا جو
۔۔ مسکرایا

سوری میڈیم۔۔۔ میں زرا کام سے نکلا ہوا تھا۔۔۔ اور میں کسی پریٹی گرل
۔۔۔ کے لیے ایک پریٹی گفٹ لے رہا تھا اسی لیے دیری ہو گئی

۔۔ اسنے پیار سے کہا جبکہ زربیش نے اسکی طرف دیکھا

۔۔۔ آنکھیں بند کر دیں۔۔۔ "وہ اسکی پھٹی آنکھوں کو دیکھ کر بولا

۔۔ اور زربیش اسکی بچکانی حرکت پر مسکراتی۔۔۔ آنکھیں بند کر گئی

۔۔ جھٹکا تو تب لگا جب وہ اسکی گردن میں کچھ ڈال رہا تھا

ول یو میری می "مدھم آواز سے کہہ کر وہ پیچھے ہٹا زربیش دھک سے رہ گئی

۔۔۔ اسکی صورت تپکنے لگی

جبکہ نگاہ اس تتلی پر گئی جو اسنے اسکی گردن میں ڈالی تھی اس سے پہلے وہ کچھ

۔۔ بولتی کہ انکی گاڑی پر اچانک اٹیک ہوا تھا

--- زربش كى چنچ نكلى جبكه فرهاد خود ايكدم پریشان ديكنهن لكا

--- يه سب كيا هو رها هه "زربش نه فرهاد كا هاتھ پكڑا

جبكه فرهاد بهى باهر انكى كاڑى پر پڑنه والے ڈنڈوں كو ديكه رها تها جنھوں نه

--- شور مچا ديا تها پار كنگ ميں سه لوگ بهاگ رهه تھے

انھوں نه دروازہ اچانك جهٹكه سه كھولا۔۔ بد قسمتى كه فرهاد نه آٹوميٹك

۔۔ لاك بهى نهين لكايا تها

اور فرهاد كو گردن سه پكڑ كر باهر كھينچا۔۔۔۔ اور برى طرأ سه سٹنه لكه

كيا كر رهه هين آپ لوگ چھوڑين انھين "زربش روتى هوتى فرهاد كو بچانه

كى كوشش كر رهي تھی مكر وه تو ايك سانس هو كر فرهاد كو مارے جار هه تھے

۔۔ اچانك زربش كى كلانى ايك نقاب پوش كى هتھيلي ميں پكڑى گئى

۔۔ وه جهٹكه سه پلٹى

--- حیرانگی سے دیکھا۔۔۔ اور خوف سے وہ کپکپائی

اے رک "اپنی طرف کھینچتا نقاب پوش اسے اپنے ساتھ گھسیٹ رہا تھا جو جانا
--- نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔ فرہاد چیخا جبکہ

توجہ دیے بنا وہ نقاب پوش اس کو گھسیٹ کر اپنے ساتھ ایک سیاہ گاڑی میں
--- لے گیا۔۔۔ جبکہ فرہاد کو مسلسل مارنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو چکا تھا

کون ہو تم۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ میں نے کہا ہے چھوڑو مجھے "وہ چیخی اپنا آپ اس
سے چھڑوانا چاہا۔۔۔

--- چپ "۔۔۔ وہ کڑک آواز میں چیخا۔۔۔ تو مقابل کو روح فنا ہو چکی تھی
کو۔۔۔ کون ہو تم "زریش کے آنسو زار و قطار بہنے لگے مگر وہ جو بھی تھے جیسے
--- روبرو کے تھے اگلا لفظ نہیں بولے

میری لالائتم لوگوں کو مار دیں گے "زریش غصے سے بولی۔۔۔ اب بھی وہ
دونوں ایسے ہو گئے جیسے کوئی تھا ہی نہیں۔

۔۔۔ اسکا دماغ چکرا گیا

چھوڑو مجھے۔۔۔ "اسنے پاگلوں کی طرح دروازہ پیٹا مگر بے سود۔۔۔ دروازہ کھول کر باہر نکلنے کی کوشش بھی کی جبکہ وہاں موجود کسی نے بھی اسکی بات کا جواب نہیں دیا۔۔۔ نہ ہی توجہ دی

زربش نہیں آئی۔۔۔ ابھی تک "رقیہ بیگم نے شام کو ڈھلتے دیکھا تو آئزہ سے کہا۔۔۔

۔۔۔ آپ فکر نہ کریں فرہاد بھائی ہیں ساتھ "وہ بولی تو رقیہ بیگم نے نفی کی میرا دل سا گھبرا رہا ہے فرہاد۔۔۔ کہاں لے گیا میری بچی کو "وہ رو دینے کو۔۔۔ ہونیں

۔۔۔ تبھی آئزہ نے شہریار کو فون ملایا

۔۔۔ اور انھیں اطلاع دی

۔۔۔۔۔ شام سے رات ڈھل چکی تھی سیاہی چارو جانب پھیل گئی
مگر زریش اب تک گھر نہیں لوٹی رقیہ بیگم کا تو دم نکلا جا رہا تھا جبکہ شہریار
مسلسل فرہاد کو ٹرائے کر رہا تھا۔۔۔ اور ولی جو کچھ دیر پہلے ہی آیا تھا سخت
۔۔۔۔۔ بھڑک رہا تھا کہ اسے یہ اطلاع اتنی دیر سے کیوں دی گئی
وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دونوں کو گاؤں میں نہ پھیل جانے کا خوف
۔۔۔۔۔ ستانے لگا تھا

اگر گاؤں میں پھیل جاتی خبر تو ان کی ناموسی کتنی ہوتی۔۔۔ کہ حویلی کی لڑکی
۔۔۔۔۔ غائب ہے اور پھر جتنے منہ اتنی باتیں
کہاں مر گیا ہے یہ فرہاد "ولی دھاڑا۔۔۔ تو پھوپھو کے زریش کے لیے کون سے
۔۔۔۔۔ شروع ہو گئے

۔۔۔۔۔ جنہیں بمشکل وہاں کھڑے لوگوں نے برداشت کیا
ہمیں پولیس کو اطلاع کرنی چاہیے "ولی نے آخر کار کہا تو شہریار نے غصے سے
۔۔۔۔۔ اسکی طرف دیکھا

تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔۔ ساری عزت کا دلیہ نکل جائے گا۔۔۔ "وہ گھور
۔۔۔ کر بولا

تو پھر میں خود جا کر ڈھونڈتا ہوں۔۔ "اس سے برداشت ہی نہیں ہو رہا تھا
۔۔۔

تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے۔۔ صادق چار بار شہر سے ہو کر آگیا ہے
۔ وہاں لوگوں نے کچھ نہیں دیکھا

یہ دیکھا ہے تو خوف کے باعث کوئی بتانے کو تیار نہیں ہے "وہ بولا۔۔۔ تو ولی
۔۔۔ نے مٹھیاں۔۔۔ بھینچ لیں

یہ اس اس منحوس کے ہرے قدم ہیں جب سے میرے بچے کی زندگی میں
آئی ہے۔۔۔ تب سے۔۔۔ تب سے ہماری زندگیاں برباد کر کے رکھ دیں ہیں
اس کرم جلی نے "جاناں کو دیکھ کر دادی کا سارا اٹیک جاناں کی سمت ہو گیا
۔۔۔

جوانکی چائے دینے جھکی تھی پریشانی میں کسی نے کچھ نہیں کھایا تھا وہ احساس
--- میں سب کے لیے چائے بنالائی مگر یہ لوگ اس قابل نہیں تھے
آپکی پوتی اور پوتے کا بویا سامنے آرہا ہے صرف "وہ سیکھ گئی تھی۔۔۔ ہاں
یہاں رہ کر اسکی گھبراہٹ نے اب کھلم کھلا نفرت کی شکل اختیار کر لی تھی

اے ہائے کیا بول رہی ہے "دادی نے غصے سے کپ سائیڈ پر پٹخا۔۔ کیونکہ یہ
۔۔ بات صرف انھوں نے سنی تھی۔۔۔ جاناں نے ہلکی آواز میں جو کہی تھی
۔۔۔ دادی کا ریاکشن دیکھ کر ولی کو الگ غصہ چڑھنے لگا
یہاں اتنے برے حالات ہو چکے ہیں اور آپکی یہ ڈرامے بازی نہیں مق رہی
۔۔۔۔۔ "اسکے چلانے پر سب دنگ رہ گئے جبکہ دادی خود ششدر تھیں
۔۔۔۔۔ ولی کیا بد تمیزی ہے "شہریار نے فوراً ٹوکا

بد تمیزی نہیں ہے۔۔۔ میرا دماغ پھٹ رہا ہے زریش کہاں ہوگی جس حال
میں ہوگی۔۔ اور یہ اپنی الگ کہانی لے کر روز شروع ہو جاتی ہیں۔۔۔۔ بس

بہت وہ چکی ہے دادی۔۔ اب آپ خاموش ہی رہا کریں "وہ دو ٹوک جواب
--- دیتا۔۔ پشت پھیر گیا

انہوں نے خود اسے پالا تھا اسے ایسا خود بنایا تھا۔۔ اسکی طبیعت میں یہ سرکشی
خود ڈالی تھی اور آج پوری حویلی سارے ملازموں کے سامنے جس پرمان کر
کے وہ اس حویلی میں دندناتی تھیں بے عزت ہو چکیں تھیں اور یہ سب اس
--- چڑیل کے سبب تھا انہوں نے نفرت سے جاناں کو دیکھا

--- اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں
--- جو بویا تھا وہ اب خود پار ہیں تھیں تو آنکھیں بھیگ اٹھیں تھیں

شہریار مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو رہا کچھ کرو کمشنر کو شامل کر لو اس
--- معاملے میں عزت ہے وہ ہماری "ولی بھڑکا

شہریار کو بھی اسکی بات مناسب لگی ایسے تو وہ انتظار کرتے رہے جائیں گے۔

مجھے تو لگتا ہے اسکے پیچھے بھی اس سادام کا ہاتھ ہے کیا وہ بدلہ نہیں لے گا اپنی
بے عزتی کا "سکندر چاچو جو کافی دیر سے خاموش کھڑے تھے بولے تو سب
--- انکی طرف متوجہ ہوئے۔۔ جبکہ جاناں حیرانگی سے انھیں دیکھنے لگی
--- ولی کا تو دماغ گھوم گیا اس طرف تو اسکی سوچ ہی نہیں گئی تھی
--- اچانک برتنوں کے ٹوٹنے کی آواز پر سب نے جاناں کی طرف دیکھا
میرے گھر والوں نے مجھے بد تمیزی بد تہزیبی نہیں سیکھائی تبھی آج تک
آپ لوگوں کا ہر ظلم سہہ کر میں لبوں پر آف نہیں لائی مگر آپ لوگ اس
--- قابل نہیں تھے کہ آپ لوگوں کو عزت بخشی جاتی
آپ کے بھتیجے نے مجھ پر الزام لگایا۔۔ کہ میں آوارہ ہوں۔۔۔۔۔ میرے
کمرے میں زبردستی گھس کر مجھے ہر اسماں کیا میری تصویریں لی۔۔ اور پھر
میرے لالا کو دیکھا کر انکو تکلیف پہنچائی۔۔ بھری پنچائیت میں جسے عزت
- بنانے جارہے تھے۔۔ اسکے ساتھ جھوٹی بنائی گئی رنگ رلیوں
جاناں "وہ دھاڑا۔۔۔ اسے روکنا چاہا

جاناں نے ایک نظر اسکی طرف دیکھا۔۔۔ اور بنا ڈرے پھر سے بولنا شروع
کیا۔۔۔

کے قصے پوری پنچائیت میں سنا کر مجھ سے شادی کر لی۔۔۔ میرے بھائی کی
نظروں میں مجھے رسوا کر دیا کہ وہ جو میرے بنا سانس نہ لیں۔۔۔ اتنا عرصہ
مجھے میرے حال پر چھوڑ گئے۔۔۔۔۔

آپ مردوں میں انا ضد غیرت بہت ہوتی ہے۔۔۔ مگر تب کہاں مر گئی تھی
۔۔۔۔۔ ولی جب آپ مجھ پر الزام لگا رہے تھے

۔۔۔۔۔ آج ہمارے رشتے میں کچھ بھی نہیں سوائے زبردستی اور نفرت کے
اور میرے لالا۔۔۔۔۔ آپ کی بہن نے بنا سوچے سمجھے۔۔۔۔۔ انپر الزام لگایا
۔۔۔۔۔ بھتان رکھا انپر

۔۔۔۔۔ کیا خدا کی پکڑ سے آپ لوگ دور چلے گئے تھے
اب جب کوئی نہیں مل رہا تو پھر میرے لالا کو گھسیٹ کر بیچ میں لے آئے
۔۔۔۔۔ ہیں

جوساتھ ماہ سے۔۔ نہ جانے کہاں ہیں کسی کو نہیں معلوم۔۔ بہت خوب
بہادری اور مردانگی ہے اپ لوگوں کی بہن آپکی بھاگی ہے اور الزام میرے
"بھائی پر رکھ

چٹاخ" منہ پر پڑنے والے تھپڑ سے وہ زمین پر گری تو اسے تکلیف کا احساس
ہوا۔۔ اور حویلی میں داخل ہوتے ہادنے یہ منظر دیکھا۔۔ تو وہ بڑے بڑے
۔۔۔ ڈک بھرتا ولی کو دور دھکیل کر اسکے منہ پر پیچ مار گیا

۔۔۔ ولی جو اس سب کے لیے تیار نہیں تھا دور جاگرا
بس ایک بار مجھے پتہ چل جائے سادام لالا کہاں ہیں تو۔۔۔ تمہیں اچھے سے
بتاؤں گا۔۔۔۔ لے جا رہا ہوں اپنی بہن کو یہاں سے۔۔۔۔ "وہ روتی ہوئی
۔۔۔ جاناں کو اٹھانے لگا

"ن۔۔ نہیں لالا
بلکل چپ یہ تمہیں لاوارث سمجھے بیٹھے ہیں۔۔۔ ہم نے دریہ دلی سے
۔ آپسی جنگ ختم کی کچھ تو لحاظ رکھتے "وہ چلایا

میرا باپ مارا ہے تم لوگوں نے دشمنی تو

"تھارے باپ کی موت پر ختم ہوگی

اسنے کوئی گل نہیں کھلایا تھا جو اسے ہار پہناتے۔۔ اور میرا موڈ اور طبعیت
تمہارے منہ لگنے کی نہیں ہے "وہ دو ٹوک کہتا۔۔۔ جاناں کو اٹھنے میں مدد
۔۔۔ دینے لگا

"بات سنو۔۔۔ ایسے معاملات بگڑتے ہیں بمشکل ٹھیک ہوئے ہیں

بس کریں چوہدری شہریار یہ تو شرافت سے مجھے جانے دیں۔۔۔ ورنہ۔۔۔ جو
میں سن چکا ہوں اسے پھیلانے میں مجھے ایک منٹ بھی نہیں لگے گا "وہ پہلی
۔۔۔ بار سادام کے بناتن کر کھڑا ہوا تھا

--- جبکہ جاناں بھی اب مزید یہاں رہنا نہیں چاہتی تھی

میری بیوی یہاں سے کہیں نہیں جائے گی۔۔۔ سمجھا تو۔۔۔ اب شرافت سے نکل کبھی تیرا۔۔۔ بھر کس نکلے "ولی ہوش میں آتا جاناں کو اپنی طرف کھینچ

۔۔۔ کر بولا

--- لالا آپ جائیں "جاناں جانتی تھی یہ لوگ جنگلی ہیں

ٹھیک ہے اب تم سے سادام لالا خود ملیں گے۔" وہ غصے سے بولتا چلا گیا

آج وہ اچانک ہی جاناں سے ملنے آگیا۔۔ اور ولی کارویہ دیکھ کر۔۔ اسکا دل مٹھی میں آگیا کبھی انھوں نے اسے تھپڑ نہیں مارا تھا اور وہ اس کے ساتھ کیا کر

--- رہا تھا

۔۔۔۔۔ اسے کسی بھی صورت سہام سے رابطہ کرنا ہی تھا

اندھیرے کمرے میں اسکی آنکھ کھلی تو خوف سے تھر تھرتا وجود مزید تھر
تھرا اٹھا کیونکہ اس اندھیرے میں معمولی سی سرخ روشنی تھی اتنی معمولی
کے شکل کی پہچان نہ ہو۔۔۔ ایک دوسرے کی۔ مگر وہ صوفے پر بیٹھا ہویہ
۔۔۔ دیکھ سکتی تھی

کو۔۔ کون ہیں آپ۔۔۔ م۔۔ مجھے جانے دیں۔۔۔ کیا۔۔ بگاڑا۔ بگاڑا ہے
میں نے "وہ روتی سسکتی بولی۔۔۔۔"

۔۔۔۔ جبکہ اسکا نازک وجود رسیوں میں جکڑا اسے تکلیف دے رہا تھا

۔۔۔۔ وہ ہویلہ سیگریٹ کاکش بڑے سٹائل سے لیتا رہا

دشمن "معمولی مدھم۔۔۔۔ آواز جسے زرش گھڑی کی بس ٹک ٹک میں
۔۔۔ بمشکل سن پائی تھی

کو کو کون دشمن۔۔۔۔ "زریش حیرانگی سے اسکو دیکھنے کے لیے آنکھیں پھاڑ
رہی تھی مگر اس کا دل پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔۔ انوہنی کا احساس بری
۔۔۔۔ طرح غالب آ رہا تھا

۔۔۔۔ سب کا دشمن "بس اتنے لفظ کہے اور وہ ہویلہ اسکے نزدیک آنے لگا
ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں "زریش اسکے قریب آنے پر۔۔۔ اجنبی خوشبو محسوس
۔۔ کر کے بری طرح رونے لگی

جبکہ اس شخص نے ہاتھ بڑھا۔۔۔ کر اسکے گالوں پر انگلیوں کا لمس چھوڑا۔ اور
۔۔۔۔۔ زریش اس حدت بھرے لمس پر جی جان سے سہمی تھی

۔۔۔ گھٹیا انسان چھوڑو مجھے "وہ سر جھٹک کر اسکا ہاتھ ہٹا گئی

تمہارے ہونٹ سینے پر مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا۔۔۔ دکھ ہو گا ان ہونٹوں
میں چھپی خوشبو محسوس نہیں کر سکوں گا "وہ اسکے بہت نزدیک تھا۔۔۔

۔۔۔ زریش کا دل بیٹھنے لگا

"پل۔۔۔۔۔ پلزم۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔ میں مجھے

ششششش فضول بول کر اپنا نقصان کرتی ہو تم لڑکیاں۔۔۔ "وہ اسکے گلے

میں جھولتا دوپٹہ اس سے جدا کرنے لگا۔۔۔ جبکہ۔۔۔۔۔ زریش کی چیخ۔ نکل گئی

۔۔۔

م۔۔۔ میں شادی شدہ ہوں۔۔۔ ج۔۔۔۔۔ مجھ پر رحم کھاؤ۔۔۔ میرا بھائی مار

دے گا تمہیں "وہ منت کرتی بعد میں چلائی جبکہ طنزیہ سی ہنسی محسوس ہوئی

۔۔۔

شادی شدہ ہو۔۔ تو مجھے کوئی پروہلم نہیں "وہ اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر
۔۔ اسکے چہرے پر ایک ان کہا۔۔ اجنبی لمس چھوڑتا جا رہا تھا جو زریش کو
۔۔ تڑپانے لگا

ج۔۔۔ مجھے چھوڑ دو۔۔۔ "وہ سسکی

میں نے کون سا تمہیں ساتھ رکھنا ہے۔۔ چھوڑ دوں گا۔۔۔ "وہ اسکی
۔۔۔ سانسوں کو تکلیف دیتا۔۔۔ لمہے سر کا گیا
۔۔۔ کہ زریش اسکے پیچھے ہٹنے پر کھانسنے لگی

م۔۔۔ مجھے بے اب۔۔۔ آبرومت۔۔۔ کرو "وہ ہار نہ مانتے ہوئے بے بسی
سے بولی جبکہ اپنے ہی لبوں سے پھوٹے خون کا ذائقہ وہ اپنے منہ میں
۔۔۔ محسوس کر سکتی تھی

۔۔۔ بے آبرو۔۔۔ وہ روکا

۔۔۔ تھوڑا سا دور ہوا

میرا بھی ایک محبوب تھا۔۔۔۔ جس دن اسکو نہیں دیکھ۔ دیکھ

--- وہ کھنکھارا

دیکھتا تھا۔۔۔ پاگل پاگل سا پھرتا تھا۔۔۔ کیونکہ میرے جیسا پیار اسے کوئی
--- نہیں کر سکتا تھا

مگر اب میرا محبوب دھوکے باز نکلا۔۔۔ تو میں سب کے محبوب ختم کر دینا
--- چاہتا ہوں

--- وہ اپنی بات کہہ کر چپ ہو گیا

--- م۔۔۔ مگر میں میں ایسی نہیں ہوں۔۔۔ "زریش نے اسے یقین دلایا
مگر میں ایسا ہی ہوں۔۔۔ اب اپنی سیٹی بند کرو" اسنے اسکا منہ کھول کر دوپٹہ
پھنسا یا اور اسکے سر کے پیچھے کس کر باندھ دیا۔۔۔

جبکہ زریش خود کو چھڑانے بچانے کی تگ و دو کر رہی تھی۔۔۔
--- وہ خوف سے مرنے کو تھی

--- کہ اب وہ اجنبی شخص رسیاں کھول رہا تھا

حویلی میں پولیس کا کیا کام تھا لوگ تجسس کے مارے حویلی کے باہر جمع
ہوتے ملازموں سے کریدنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ جبکہ ملازم منہ
۔۔۔۔۔ سے کھڑے تھے

اگر ایک لفظ بھی منہ سے ادا ہوتا تو چوہدری ولی کہاں انکو زندہ چھوڑتا تبھی وہ
۔۔۔۔۔ لوگوں کو دور کرتے مگر نہ جانے کہاں سے بات پھیلی تھی
۔۔۔۔۔ لوگ اب ملازموں سے زریش کے بارے میں سوال کرنے لگے تھے
جس پر وہ اب لوگوں کو جھڑک کر بھگا دیتی۔۔۔ کیونکہ حویلی میں تقریباً سارا
دن ہی لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔۔۔۔۔

ولی کے بھڑکنے پر اب کھلے عام زریش کو ڈھونڈا جا رہا تھا مگر پھر بھی گاؤں
۔۔۔۔۔ والوں سے چھاپنے کی کوشش جاری تھی

دن سے شام ڈھل آئی مگر زریش کہیں سے نہیں۔۔۔ ملی۔۔۔ اور نہ ہی فرہاد
۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ پھوپھو کا تودم نکل گیا۔۔۔۔۔ تھا

انکا اکلوتا پوتا نہ جانے کہاں تھا۔۔۔ رو رو کر وہ خدا سے اسکی سلامتی کی دعائیں مانگ رہیں تھیں۔۔۔ مگر فرہاد اور زرش کا نام و نشان ہی نہیں مل رہا تھا

--- جب ہر حربہ نہ کارا ہو گیا تو

ولی کا صرف آج جگہ شک پکا ہو گیا کہ یہ حرکت صرف سادام کی ہے۔۔۔ تبھی وہ رات ڈھلتے ہی۔۔۔ کمشنر کے ساتھ۔۔۔ اپنے سسرال۔۔۔ یعنی فضل

--- خان کے سامنے موجود تھا

--- کہاں ہیں تمہارا بیٹا۔۔۔ "ولی نے ان سے سوال کیا

--- جس سوال کا جواب وہ خود سا تھ ماہ سے تلاش کر رہے تھے

--- وہیں ہاد بھی نکل آیا۔۔۔ اور ولی کو دیکھ کر اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا

شہریار کا بھی شک اب انکی طرف ہی جا رہا تھا کیونکہ وہ ہر ممکن کوشش کر چکے تھے

--- ناموسی الگ پھیل رہی تھی

میری بہن غائب ہے کل سے اپنے بیٹے کو نکالو باہر اور پوچھو میری بہن کہاں
--- ہے "ولی جیسے پاگل ہونے کو تھا

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ سات ماہ سے ہمارا اولاد ہمارا جگر کا ٹکڑا
ہم سے منہ موڑ کر بیٹھا ہے اس ور اب تمہارا بہن کہاں سے پیدا ہو
--- گیا "فضل خان غصے سے بولے

جھوٹ بول رہا ہے یہ کمشنرانکے آپس ہی ہے میری بہن گرفتار کریں انھیں
خود نکل آئے گا وہ "ولی چلایا جبکہ کمشنر نے اسکا ہاتھ پکڑا اور ایک طرف لے
--- گیا

ولی صاحب کیسی پاگلوں والی باتیں کر رہیں ہیں نہ ثبوت نہ گواہ کس لیے
--- انھیں اٹھائیں گے ہم

--- میں پرچہ ہٹواؤ گا "ولی دانت بھینچا بولا

جناب یہ کوئی ہلکے لوگ نہیں۔۔۔ جو منہ اٹھائیں اور انھیں گرفتار کر لیں
--- بنا ثبوت کے ہم پھسوانے والے کام نہ کریں "وہ سمجھانے لگے تو ولی کا

بس نہیں چلا اپنے ہی بال نوچ لے۔۔۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا آخر کہاں چلی گئی تھی زریش۔

۔۔۔ وہ مٹھیاں بھینچتا وہاں سے نکل گیا

۔۔۔۔ کہ اسکے سیل پر صادق کی کال آنے لگی

۔۔۔ اسنے فون اٹھایا

سرکار فرہاد صاحب یہاں نہر کے پاس ملے ہیں جی "صادق کی پریشان کن
--- آواز تھی

۔۔ وٹ۔۔۔۔۔"ولی چنخا

ہاں جی اور حالت بھی بہت خراب ہے "وہ بولا تو ولی۔۔۔ نے شہریار کو
 --- اطلاع دی اور دونوں نہر کی طرف جیسے دوڑ کر چلے جانا چاہتے تھے

ز ریش کے سامنے کھانا رکھا تھا۔۔۔۔ اور اندھیرے سے اسکو اب متولی
۔۔۔ ہونے لگی تھی دن ہو رات ہوئی اسکے دوپٹہ نہیں تھا
۔۔۔۔ وہ کون تھا جو اسکو بے آبرو کر چکا تھا
جو اسکی عزت کو تار تار کر چکا تھا۔۔۔۔ جو اسکے وجود کو روند چکا تھا۔۔۔۔
۔۔۔۔ وہ بولنا چاہتی تھی مگر اسکے منہ سے دوپٹہ نہیں نکالا گیا تھا
بکھرے حویلی سے جس سے وہ خود سے نظر نہ ملا پائے وہ۔۔۔۔ زار و زار رو
۔۔۔۔ رہی تھی
تم نے کھانا نہیں کھایا "وہ ہویلہ دوبارہ کمرے میں آیا۔۔۔۔ تو ز ریش۔۔۔۔ زور
۔۔۔۔ زور سے سر پیٹنے لگی
اور وہ ہویلہ اسکے نزدیک آگیا۔۔۔۔ اسکے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے
۔۔۔۔۔ اسکا گلہ اسکا وجود بری طرح دکھ رہا تھا
دوپٹہ کی گھیری ڈھیلی ہوئی۔۔۔۔ اور مقابل جو کوئی بھی تھا۔۔۔۔ اسکے سامنے
۔۔۔۔ بیٹھ گیا۔۔۔۔ جبکہ ز ریش ایک طرف لڑکھی ہوئی تھی

--- اس ہویلے نے زبردستی اسکے منہ میں نوالے ڈالنا شروع کیے
--- زریش کے آنسوؤں نے بستر کی جگہ بھگو دیں تھی
--- کھانا کھالا کر اسنے پلیٹیں ایک طرف رکھیں۔۔۔ اور سکون سے بیٹھ گیا
--- زریش کو محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اب اسکو دیکھ رہا ہے وہ سمیٹنے لگی
مت کرو میرے ساتھ ایسا۔۔۔ "وہ بے بسی سے بیٹھی ہوئی آواز سے چیخی

مار دیا جائے چھوڑ دیا جائے "اپنے زخمی لبوں پر بے درد سا لمس محسوس
-- کرتے ہوئے اسنے نفی کی تھی
--- نہیں وہ دوبار اپنی آبرو نہیں لٹا سکتی تھی
--- نہیں نہیں۔۔۔ "وہ چیخی
--- جبکہ ایک مضبوط شکنجے میں پھر سے پھنس گئے

مار دیا جائے "بڑی چاہت سے کہا گیا۔۔۔ اور ایک بار پھر۔۔۔ بے تاب سا

۔۔۔۔۔ لمس۔۔ اس کے ارد گرد تھا اس کا سر گویا اب پھٹنے کو تھا

کچھ دیر وہ۔۔۔ یہ عزیز روتے میں سہتی رہی۔۔ جبکہ اچانکا اس ہویلے نے

----- اسے خود سے دور جھٹکا

۔۔ اور اسکی ناک پر رومال رکھ دیا

--- انتھریا ایسا تھا کہ وہ دو منٹ بھی مزید ہوش میں نہ رہ سکی

انکے سر پر اتنی بے دردی سے وار ہوئے ہیں کہ وہ کومے کی جاچکے ہیں مگر

آپ دعا کریں یہ طویل نہیں ہو گا۔۔۔" ڈاکٹر نے کہا۔۔۔ تو ولی ہتھیلی پر

-- مٹھی مار کر رہ گیا تھا

کوئی مانتا یہ نہیں مانتا اگر وہ جانتا تھا۔۔۔ فوت سادام کے سوا یہ اور کوئی نہیں

قفا

--- اسکی آنکھ کھلی تو خود کو ہر قسم کے شکنجے سے آزاد پایا

اسے حیرت ہوئی وہ اب بھی اسی کمرے میں تھی۔۔۔ مگر اب فرق صرف اتنا آیا تھا کہ کمرے میں وہ ہیبت ناک سرخ روشنی کے بجائے۔۔ اب نائٹ بلب اون تھا۔۔ وہ اٹھی۔۔۔ اور جلدی سے سوئچ ڈھونڈ کر کمرے کو روشن کر دیا۔۔۔ تو اسے اندازا ہوا یہ کسی ہوٹل کا روم تھا جس میں بلکنی بھی تھی اور ہر ممکن جگہ تھی جہاں سے وہ باسانی بھاگ سکے۔۔۔ وہ دوڑ کر بلکنی تک آئی۔۔۔ تو اسے اندازا ہوا دن نکلا ہوا تھا صبح کا۔۔۔ سورج دیکھ کر اسکی آنکھیں چندھیا گئی اور وہ وہیں بیٹھی رو دی کتنی بڑی نعمت لگا تھا دن کا اجالا اسے مگر اسکے سارے رنگ تو چھین گئے تھے۔۔۔۔

اسنے کچھ ہی دیر بعد ہمت نہ ہارتے ہوئے۔۔۔ بلکنی سے نیچے دیکھا۔۔ تو اتنا ٹریفک دیکھ کر پریشانی سے پیچھے ہٹی انکے گاؤں میں تو بس ایک دو موٹر سائیکل ہی چلتی نظر آتی یہ حویلی والوں کی شاندار گاڑیاں اور کچے پکے۔۔۔۔ راستے

مگر یہاں تو جیسے ایک طوفان آیا تھا۔ لوگ ایک دوسرے کو کچل کر آگے
۔۔۔ نکل جانا چاہتے تھے۔۔ اور یہی تو زندگی ہے

وہ پیچھے ہٹی اور پیچھے پیچھے چلنے لگی کہ اسکو جانی پہچانی مردانی خوشبو اپنے چار سو
پھیلتی محسوس ہوئی۔۔۔ اسنے پلٹ کر نہیں دیکھا جبکہ وہ خوشبو اب اسکے
۔۔۔ کافی نزدیک آگئی تھی

ن۔۔۔ نہی نہیں "وہ صدمے سے اپنا دل تھام گئی۔۔۔۔۔ حلق خشک پڑ گیا
نہیں نہیں "وہ پاگلوں کی طرح چیخی۔۔ جبکہ مڑ کر اسکو دیکھنے کی ہمت نہیں
۔۔۔۔۔ ہوئی

مقابل خاموش کھڑا رہا اسنے اسکے سامنے جانے کی یہ اسکا رخ اپنی طرف
۔۔۔۔۔ موڑنے کی کوشش کے بجائے سگار سلگا کر لبوں میں دبالی
۔۔۔۔۔ سگار کا دھواں پھیلنے لگا۔۔۔۔۔ شان بے نیازی سی تھی

جبکہ زرش کی سسکیاں اس یقین پر کے پیچھے سادام فضل خان کھڑا ہے اب
ختم ہونی شروع ہو گئیں تھیں۔۔۔۔ اور پھر وہ ہوا جو شاید ہی سادام فضل
۔۔۔ خان کے وہم و گماں میں بھی تھا

وہ جھٹکے سے مڑی اور اسکے منہ پر اپنے وجود کی پوری طاقت لگا۔۔۔۔ کر تھپڑ
۔۔۔۔ مار گئی

اور یہ سات ماہ بعد زرش کی طرف سے دیا جانے والا سادام فضل خان کے
۔۔۔۔ لیے تحفہ تھا

ایک پل کے لیے تو وہ حیران رہ گیا۔۔۔ کہ اگر زندگی میں پہلی بار اسکا گریبان
کسی نے پکڑا تو اسکی پہلی عاشقی یعنی اسکا باپ۔۔۔ اور اگر اسکے منہ پر تھپڑ کسی
۔۔۔۔ نے مارا تو اسکی محبوبہ یعنی زرش تھی

میں یہ کیسے بھول گئی کہ۔۔۔ آپ اپنی سطح سے کتنا گیر چکے ہیں "وہ دھاڑی
تھی۔۔۔ چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔ گردن کی رگیں پھول گئیں جبکہ اس گردن پر
۔۔۔۔ سادام کے دیے تحفے بھی آب و تاب سے چمک رہے تھے

سادام نے گھیری سانس کھینچی۔۔۔۔۔ اور دو قدم اس سے دور ہوا مگر
زریش جیسے مارنے مر جانے پر تلی ہوئی تھی وہ دو قدم اور اسکے نزدیک ہوئی

۔۔۔۔۔

مجھے رسوا کر دیا۔۔۔۔۔ میری آبرو چھین لی مجھ سے۔۔۔۔۔ میری عزت کی
دھجیاں بکھیر دی سادام فضل خان۔۔۔۔۔ تم کس قدر گھٹیا انسان ہو "وہ اسکا
گریبان پکڑتی چلائی۔۔۔۔۔ جبکہ لفظوں کے وار ایسے تھے کہ ڈھونڈے سے
۔۔۔ بھی۔۔۔ اسے وہ زریش نہ ملے جو سادام کی بات پر سر جھکا دے

۔۔۔ اسنے دو قدم پھر پیچھے لیے اور وہی گھیرا سانس بھرا
بولتے کیوں نہیں اب۔۔۔۔۔ کتنی آرام سے میرے وجود پر اپنی فتح کا جشن منا
کر۔ میرے سامنے آکھڑے ہوئے مجھے عزیت دے کر۔۔۔۔۔ مجھے تار تار
"کر کے۔

چپ "سادام سے مزید برداشت نہ ہوا تو آنکھیں نکلتا اب دو قدم اسکی
جانب بڑھا۔۔ جبکہ زریش کی بس اتنے میں ہی پھونک سرک گئی تھی وہ دو
۔۔۔۔۔ قدم دور ہوئی

جبکہ سادام بنا رو کے اسکی طرف بڑھتا۔۔ چلا گیا۔۔ یہاں تک کے پشت پر
دیوار نے زریش کے قدم روک لیے۔۔ اور سادام زریش کے وجود کے
۔۔۔۔۔ آگے۔۔۔۔۔ کھڑا اسکے تمام رستوں کو بند کر گیا

دور ہٹیں "زریش اندر کی گھبراہٹ چھپاتی۔۔۔ غصے سے بولی۔۔ اس انسان
۔۔۔۔۔ کی شکل وہ اب زندگی میں کبھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی
کوئی خاص وجہ ہے تمہارا پاس "وہی لب ولہجہ۔۔۔۔۔ وہی خوشبو۔۔۔۔۔ تو وہ
۔۔۔۔۔ پہلے کیوں نہیں پہچان سکی

ہاں ہے۔۔۔ آپ نے میری عزت لوٹی ہے۔۔۔ آپ نے۔۔۔ آپ "وہ
بری طرح روئی سادام نے اسکے آنسو صاف کرنے کا کشت بلکل نہیں اٹھایا
۔۔۔۔۔ اسے ایسے ہی۔۔۔ دیکھتا رہا

--- ہم تمہارا عزت لوٹا ہے۔۔۔ اچھا۔۔" وہ ہنسا

ہمیں لگا تم ہمارا بیوی ہے۔۔۔" سکون سے اس سے دور ہوتا۔۔ اسکی حالت

۔۔۔۔ سے محفوظ ہوتا۔۔۔۔ وہ اسے مزید دلی صدمے سے دوچار کر گیا تھا

"۔۔۔۔ کون سی بیوی۔۔۔۔ کیسی بیوی

وہی بیوی۔۔ جس نے۔۔ اپنا ماں باپ سے چھپ چھپا کر بس صا دام فضل

۔۔۔۔ خان کا ایک حکم پر اس۔۔ سے شادی کیا تھا

۔۔۔ وہی بیوی۔۔۔ جس نے۔۔ بھر اگاؤں میں اپنا شوہر پر الزام رکھا تھا

بنا جانے۔۔۔ کہ اصل ہوا کیا تھا۔۔۔" وہ بیڈ پر نیم دراز سالیٹا کافی پر سکون

لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ اب ڈرائے فروٹ بھی سامنے رکھے وہ آرام سے

۔۔۔۔ کھانے میں مصروف تھا

۔۔۔۔۔ زریش کے لیے یہ سب کسی شاکڈ سے کم نہیں تھا

تو مجھے بے آبرو کر کے میری عزت کی دھجیاں اڑا کر۔۔ مجھے اذیت دے کر
آپ نے مجھ سے بدلہ لیا۔۔۔۔۔ "وہ کانچ کا واس اٹھا کر زمین پر مارتی بولی
۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ سادام اسکے رنگ ڈھنگ سے کافی ایمپریس سا نظر آیا
۔۔۔۔۔ مگر بولے بنا اسکی جانب دیکھتے وہ بادام کھاتا رہا
میں نے کوئی الزام نہیں لگایا۔۔ آپ نے میرے ماں باپ کو مارا ہے۔۔
جانتی ہوں میں کتنے بے حس ہیں آپ "وہ اس واس سے ہی اسکا خون کر دینا
۔۔۔۔۔ چاہتی تھی کاش اس میں اتنی ہمت ہوتی
۔۔۔۔۔ سادام نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا

تمہارا وجود بتاتا ہے تم تھکا تھکا ہے آرام کرے گا۔۔۔ آجاؤ پھر " وہ
۔۔۔۔۔ آنکھوں سے معنی خیز اشارہ کرتے اسے اپنے پاس بلا رہا تھا

زریش کو وہ واقعی بے حس لگا۔۔۔ اسنے اسکے ساتھ کتنا بڑا ظلم کیا تھا مگر فرق
بھی نہیں پڑ رہا تھا کہ اسنے کچھ غلط کیا ہے کسی قسم کی کوئی شرمندگی نہیں
تھی۔۔۔ کوئی ندامت نہیں تھی

تم عورتوں کا عجب مسئلہ ہے خود کو کوئی چیز سمجھتا ہے جبکہ۔۔۔ تم ہے کچھ
۔۔۔ نہیں زریش سادام خان۔۔۔۔ ہمارا بنا

۔۔۔ اب تم صرف ہمارا ہے۔۔ خود کو غور سے دیکھتا تو اندازا ہوتا
تم پر ہمارا رنگ چڑھ گیا ہے۔۔ تمہارا اتنا ایکشن مووی کی طرح رخصتی کیا
۔۔۔ پھر بھی بیٹھا روتا ہے۔۔ عجیب ہے "وہ اٹھ کر ہاتھ جھاڑتا اسکے نزدیک
۔۔۔ آیا

اگر آپ میرے قریب آئے میں اس کانچ سے اپنی گردن کاٹ لوں گی "وہ
۔۔ چیخی

۔۔ سادام ہاتھ اٹھاتا مسکراہٹ چھپاتا پیچھے ہوا

ایک فیور کرے میم "وہ بولا لہجے کی معصومیت۔۔۔ دیکھنے لائق تھی زریش
۔۔۔ پھولے پیپوٹوں سے اسے دیکھنے لگی

ہم خود کاٹ دے۔۔۔ گر نئی ہے زیادہ درد نہیں ہوگا" اسکے کہنے کی دیر
۔۔۔ تھی

۔۔۔ زریش نے دکھتی آنکھوں سے زمین پر پڑا کانچ بے دردی سے اٹھایا
۔۔۔۔ اور مٹھی میں بھر کر اسپر پھینکنے لگی

جس سے سادام کو تو کچھ نہیں ہوا وہ بچ گیا مگر زریش نے اپنے ہاتھ زخمی کر
۔۔ لیے تھے اور سادام فضل خان اب سنجیدہ سا ایک دم اسکی طرف بڑھا

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔ "زریش اس سے ہاتھ چھوڑنے کی جدوجہد کرنے لگی
۔۔۔ کہ سادام کی سرد نظروں نے اسکے دم توڑے

۔۔۔ عنایت "اسنے زور سے اواز لگائی

۔۔۔ اور عنایت نے دروازے کے پیچھے سے ہی سوال کیا

"جی خان

فرسٹ اینڈ باکس لاو ہمارا محبوب ہمیں مارنے کے چکروں میں خود کو نقصان
--- دے بیٹھا ہے "وہ پھر سے مسکرایا

--- اتنا تو وہ کبھی نہیں مسکرایا تھا جتنا اسے تکلیف دے کر مسکرا رہا تھا

جتنا نقصان آپ نے میرا کیا ہے۔۔ اتنا نقصان کوئی نہیں کر سکتا
--- "زیریش ہاتھ کھٹکتی بولی سادام کی گرفت ڈھیلی تھی تبھی وہ ہاتھ چھڑا گئی

--- تو ہم تمہارا نقصان کے لیے کوئی خاص بندہ ہائیر کرتا

-- نہیں وہ چھچھو ندر۔۔۔ کیا نام تھا۔۔۔ اس اخروٹ کا

ہاں وہ فرہاد اسکو ہائیر کرتا۔۔۔ جس کا مالاً تم گلے میں سجائے پھیر رہا ہے

--- "اسنے اسکے گلے میں لاکٹ دیکھ کر طنز کیا

جسے اسنے اب تک اتارا نہیں تھا۔۔۔

زربش نے اس تتلی کی طرف دیکھا

-- سادام کا ہاتھ اس کی طرف بڑھتا کے وہ چھپا گئی

--- سادام کا بس نہیں چلا اس حرکت پر اسکا منہ تھپڑوں سے سجادے

اسکی کلانی پکڑ کر۔۔ ایک طرف جھڑکی اور اسکے گریبان میں جھولتی وہ تتلی
جسے اسنے بمشکل برداشت کیا تھا نکال کر۔۔ پھینکی اور جوتے سے مسل دی۔

--

عنایت نے دروازہ بجایا۔۔ اور سادام نے فرسٹ ایڈ بکس لیتے ہوئے تتلی

--- کو باہر جوتے سے پھینک دیا

--- اور وہ دوبارہ اسکے نزدیک آگیا

زربش اسی کی جانب دیکھ رہی تھی آنکھوں میں شرم جھجک حیا کا عنصر مفقود

--- تھا۔۔ زہریلی نظریں اس وقت تو نفرت اگل رہیں تھیں

ہم تمہارا لیے یہ ہوٹل کشمیر کا دل میں بنایا۔۔ خاموش پر سکون جگہ پر خاص

--- طور پر بنوایا ہے

اس ہوٹل کا ایک ایک کمرہ تمہارا شیان شان ہے۔۔ ہم اپنا ہنی مون یہاں بنائے گا اوکے۔۔ یہ اب تو بناتا رہے گا۔۔ تم بھی یہیں ہم بھی یہیں "اسکے ہاتھ پر پٹی باندھ کر۔۔ اسکے اسی زخم کو لبوں سے سختی سے چوم لیا۔۔ زریش کو تکلیف کا احساس ہوا۔ اور اس نے ہاتھ پیچھے کر لیے۔۔۔

۔۔ سادام اٹھ گیا

تمہارا لیے ساتھ ماہ میں اپنا ٹھہرنا زبان سیدھا کیا بڑا مشکل ہے تمہارا جیسا بولنا۔۔۔ "وہ سکون سے بولا اور اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔ جسے توقع کے عین مطابق زریش نے ہاتھ نہیں تھامیوں ہی بے حسی سے اسے دیکھتی رہی

۔۔

سادام اسکے چہرے پر جھکا۔

تم میں سادام کا دل پھنسا ہے ورنہ معافی کا لفظ تو ہم نے خود کے لیے بھی نہیں رکھا۔۔۔ مگر فکر کرنے کا تمہارا دن ہے

"۔۔ ہمیں تم کیسے برداشت کرے گا

--- سختی اور معنی خیزی سے کہی بات زر لیش کا سر گھما گئی

۔۔۔ وہ باہر جانے لگا۔۔۔ اور زربش کی آواز پر رک گیا

--- مجھے لالا کے پاس جانا ہے۔۔۔ "وہ سرخ آنکھوں کو رگڑتی ہوئی

--- سادام نے پٹ کر اسکی طرف دیکھا

نظروں میں اسکے لیے بالکل رحم نہیں تھا۔۔۔ جبکہ جیسے جاتا رہا ہو شکر کرو

-- اپنی شکل دیکھا کر تمہیں اتنا بولنے قابل چھوڑ دیا۔۔۔" اور وہ باہر نکل

- گیا جبکہ زریش۔۔۔ وہیں بیٹھتی سسک اٹھی

صبح سے شام ہو چلی تھی وہ ضد میں یوں ہی بیٹھی تھی جبکہ سادام فضل خان

یہاں موجود نہیں تھا وہ نہیں جانتی تھی وہ کہاں ہو گا مگر اتنا یقین تھا وہ یہیں

۔۔۔۔ ہو گا۔۔ وہ کیسے بھاگے کیسے جائے اپنے گھر

وہ انھیں سوچوں میں گم تھی کہ ایک ادھیڑ عمر عورت دروازہ بجا کر اندر آئی

--- اس عورت کا شفیق چہرہ دیکھ کر وہ اسکی طرف بڑھی
اماں اماں مجھے یہاں سے نکال لیں پلیز۔۔۔ یہ آدمی مجھے قید کیے ہوئے ہے
--- پلیز اماں مجھے اپنے گھر جانا ہے "وہ اس عورت کی منت سماجت کرنے
--- لگی جبکہ

--- اس عورت نے حیرت سے دیکھا
مگر بی بی۔۔۔ سرکار نے بتایا آپ انکی بیگم ہیں "وہ زرا حیرت سے بولی تو۔۔۔
ز ریش خاموش ہو گئی۔۔۔ کیا بتاتی۔۔۔ اسنے بھی تو محبت کے ہاتھوں مجبور ہو
کر نکاح اپنی رضامندی سے کیا تھا۔ اسکے بعد ز ریش کچھ بولنے قابل نہیں
--- رہی

بی بی آپ فریش ہو جائیں اور یہ کھانا بھی کھالیں "انھوں نے اسکے ہاتھ میں
--- خوبصورت سالباس تھامایا

ز ریش کو اس شخص کی سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کس چیز کی خوشی منا رہا تھا

مجھے یہ لباس نہیں پہننا" اسنے غصے میں وہ لباس پھینکا۔۔۔ اور بیڈ پر بیٹھ گئی
۔۔۔ اسکے ساتھ کیا کچھ کر دیا تھا اسنے اور اسے پرواہ بھی نہیں تھی
اس عورت نے بنا منت کیے۔۔۔ کھانا اسکے پاس رکھا۔۔۔ اور وہ لباس بھی بیڈ
۔۔۔۔۔ پر رکھ کر۔۔۔ وہ باہر نکل گئی جبکہ زریش۔۔۔ نے مٹھیاں بھینچ لیں
بے بسی سے پھر آنسو نکل آئے تھے اسنے ریشمی معمولی سے کامدار لباس کو
۔۔۔ دیکھا۔۔۔ اور گٹھنوں میں منہ چھپا کر رونے لگی

۔۔۔ لالا کام ہو گیا وہ یہاں آیا تھا" ہاد نے سنجیدگی سے کہا
ہممم اچھا ہے جو تیاں چٹکھائے زرا۔" سادام کی بار وعب آواز سپیکر پر
۔۔۔۔۔ ابھری جبکہ شہاب جو اسی کے ساتھ بیٹھا تھا ہنس دیا
یار اتنی مشکل سے تیری اردو ٹھیک کرائی ہے تو اب تو۔۔۔ اردو کا منہ توڑنا بند
۔۔۔۔۔ کر "شہاب بولا جبکہ سادام نے اسے مکہ دیکھایا
۔۔۔ لالا جاناں خوش نہیں ہے۔۔۔۔۔" ہاد وہیں اٹکا ہوا تھا سنجیدگی سے بولا

۔۔۔ سادام کی مسکراہٹ غائب ہوئی

۔۔۔۔ میرے خیال سے اچکواگاؤں واپس آنا چاہیے "وہ پھر بولا

۔۔۔۔۔ "ہممم" سادام کھنکھارا

"بابا سائیں بھی بیمار

اس کا نام ہمارا سامنے لے گا تو زبان بھی گڈی سے کھینچا سکتا ہے "سادام غصے

۔۔ سے بولا تو ہاد خاموش ہو گیا

تم جاناں کا خبر و بر رکھے گا۔۔۔ اسکو کچھ نہ ہونے پائے۔۔۔۔ باقی ہم خود

"دیکھ لے گا سب

۔۔۔ اسنے کہا تو ہاد خاموش ہوا

کچھ کہنا چاہتا ہے۔۔ "سادام کو اسکی خاموشی بے وجہ نہیں لگی۔۔ شادی کرنا

۔۔ چاہتا ہوں لالا "اسنے کہا تو۔۔ سادام کے لب مسکراتے

بہت خوب جان سادام ہمارا دل خوش کر دیا۔۔۔ بتاؤ۔ کون ہے وہ لڑکا۔ میرا
مطلب لڑکی " وہ خود ہی اپنی بے ساختگی پر دانت تلے زبان دں مباتا بولا۔۔
تو دوسری طرف ہاد بھی مسکراہٹ دبا گیا۔۔ جبکہ شہاب سن کر۔۔۔
۔۔۔ جلدی سے اسکے ہاتھ سے موبائل لے کر۔۔۔ سپیکر پر لگا گیا
بیلا۔۔۔۔ "ہاد نے نام بتایا۔۔۔۔ تو دونوں ایک دوسرے کی جانب دیکھنے
لگے۔۔۔۔

شہاب پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔۔ جبکہ سادام نے سپیکر آف کیا اور اسکے پاس سے
۔۔۔ اٹھ گیا

تم کو کوئی اور لڑکی نہیں ملا تھا " سادام کچھ خفا سا لگا اسے شہاب کی دلچسپی بیلا
۔۔۔ میں محسوس ہوتی تھی تبھی وہ بولا

یار لالا۔۔۔ اسکے سوا کچھ نہیں چاہیے مجھے بس وہ چاہیے۔۔۔ اسکے شوہر نے ا
۔۔۔ ب تک اسے طلاق نہیں دی

اگر آپ نے توجہ نہیں دی تو میں خود کوئی بڑا قدم اٹھالوں گا" وہ کافی عجلت

--- میں لگا۔۔ جبکہ سادام کے ماتھے پر بل ڈلے

--- ہمکودھمکی دے گا" وہ پوچھنے لگا

---- ہاد خاموش رہا

تم زرا نیو اہو کر رہ۔۔ ہم خود گاؤں آئے گا تو دیکھے آگ اس معاملے پر" وہ

--- فون بند کرنے لگا

میں پانچ دن سے زیادہ خاموشی برداشت نہیں کروں گا" ہاد حتمی لہجے میں

--- بولا

خر کا بچہ "سادام غصے سے گالی دیتا۔۔۔ فون بند کر گیا۔۔ جبکہ پیشانی پر

--- انگوٹھا سختی سے رکھ کر وہ اندر آیا جہاں شہاب آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا

تم شادی کرنا چاہتا ہے اس سے کوئی دلچسپی رکھتا ہے اس میں "سادام نے دو

--- ٹوک پوچھنا چاہا

نہیں۔۔۔۔ تم ہا د سے اسکی شادی کرادو "شہاب نے سنجیدگی سے جواب دیا

--

"مگر

۔۔۔۔ پلینز سادام "شہاب بولا۔۔۔۔ تو سادام نے مزید بات نہیں بڑھائی

شہاب اٹھ کر۔۔۔۔ جلدی ہی چلا گیا۔۔۔۔ اس کے پاس سے تو وہ۔۔۔۔ اوپر مسرور

۔۔۔۔ سے قدم اٹھاتا۔۔۔۔ زریش کے روم میں ا گیا

وہ بیڈ سے ٹیک لگائے۔۔۔۔ فریش سی نکھری نکھری بیٹھی تھی جبکہ کھانا

۔۔۔۔ بھی تھوڑا بہت کھایا تھا

۔۔۔۔ تمھاری تصویر کے سہارے

"موسم کئی گزارے۔۔۔۔ موسمی نہ سمجھو پر عشق کو ہمارے

۔۔۔۔ دروازے سے ٹیک لگائے وہ مسکرا کر دیکھ رہا تھا اسے

زربش نے سراٹھایا۔۔۔ اسکی آنکھیں سوجی ہوئیں تھیں جنھیں لبوں سے
۔۔۔۔۔ چھونے کے لیے وہ زابے تاب ہونے لگا

بلا کا حسن رکھتی تھی وہ خود میں اتنی کشش اتنی کے وہ صرف آسکے اگے ہی تو
۔۔۔۔۔ ہار جاتا تھا

کل آپ نے کہاں میں دشمن ہوں۔۔۔۔۔ پھر یہ اتنی مسکراہٹیں کیوں بکھیر
رہے ہیں دشمن تو اپنی دشمنی نکال کر۔۔۔۔۔ صبر میں اجاتا ہے۔۔۔ پھر کیوں
مجھے قید کیا ہوا ہے۔۔۔ آپ مجھے مزید رسوا کرنا چاہتے ہیں "وہ بھگے لہجے میں
۔۔۔۔۔ بولی

کتنا پیارا بولنے لگ گیا ہے تم دل کرتا ہے تم کو بار بار۔۔۔ سرخ کرے "وہ
مزے سے اس کے نزدیک بیٹھ گیا۔۔۔ اس کے دیے رشمی لباس میں وہ چاندی
۔۔۔۔۔ کی طرح چمک رہی تھی

ہم تمہارا دشمن ہے۔۔۔۔۔ اور تم ہمارا۔۔۔۔۔ مگر ایک مرلہ زرا گڑبڑ سا
ہے۔۔ کہ ہم اپنے دشمن پر مرتا ہے۔۔ عاشقی کرتا ہے۔۔ تم سے "واسکے
۔۔ بھگے بالوں کو۔۔ والہانہ نظروں سے۔۔ دیکھ رہا تھا
جھوٹ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں محبت کے ساتھ یہ سلوک نہیں کیا جاتا

۔۔۔

میرے ماں باپ کو مار دیا آپ نے۔۔۔ رحم کھاتے ان پر۔۔۔ مرتضیٰ کی بیٹی
ہونا میرا جرم نہیں تھا۔۔۔ میں نہیں جانتی تھی۔۔۔ مجھ سے پشت آپ نے
۔۔۔۔۔ پھیری۔۔۔ تھی آپ نے

آپ مجھے نہ بھیجتے۔۔۔۔۔ نہ میرے ماں باپ مرتے۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ یہاں
۔۔۔ قید کر کے۔۔۔ میری آبرو چھین لی

زریش سادام خان۔۔۔ تم اپنا منہ بند کرے گا۔۔۔ یہ کھینچ کر تھپڑ لگا دے اور
۔۔۔۔۔ تمہارا منہ ہمیشہ کے لیے بند کرے
۔۔۔۔۔ ہمارا سامنے بکواس مت کرے گا

تم مرتضیٰ کا بیٹی ہے۔۔۔ ہمارا دل میں یہ بات پھنس بن کر چھبتا ہے بے
۔۔۔ غیرت نہیں ہے ہم۔۔۔ سمجھا۔۔۔ مگر ہم کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتا
تم ہمارا ہے ہم بس اتنا جانتا ہے۔۔۔ اور تم کو نہ ہم دور کرے گا۔۔۔ نہ
جانے دے گا۔۔۔ اور کسی مانعی کے لالا میں دم نہیں جو۔۔۔ یہاں آکر تم کو
۔۔۔ ہم سے لے جائے۔۔۔ "وہ انگلی اٹھا کر۔۔۔ بڑے زلزلے میں بولا
۔۔۔

ہم تم کو چاہتا ہے تم ہماری چاہت میں خوش رہے۔۔۔ باقی۔۔۔ سب تو ہم دیکھ
۔۔۔ ہی لے گا

میں اپنے ماں باپ کے قاتل سے بالکل محبت نہیں کرتی "وہ پھر سے بولی
۔۔۔

آپنی عزت لوٹنے والے شخص سے بالکل محبت نہیں رکھتی۔۔۔ "وہ رو دی
۔۔۔

مگر ہم تو کرتا ہے نہ "وہ پھر زتیج کرتا۔۔ اس کے نزدیک ہوا اور۔۔ اس کے
۔۔۔۔۔ چہرے سے اس کی گیلی لٹیں ہٹا کر۔۔ وہ چاہت سے دیکھنے لگا
۔۔۔ آپ مجھے اکیلا چھوڑ دیں "ز ریش اس کی لودیتی نگاہوں سے۔۔ بچتی بولی
ٹھیک ہے نواب جی بولے گا تو۔۔ کل تم سے ملاقات کرے گا۔۔ ویسے بھی
۔۔۔ خاص کام ہے ہمیں "وہ اس کے چہرے کے قریب چہرہ لاتا بولا
کبھی نہیں کبھی بھی نہیں میں جنہیں جانتی تھی وہ میری عزت کی حفاظت کرنا
۔۔۔۔۔ جانتے تھے۔۔۔۔۔ وہ مجھ سے جڑے رشتوں کا لحاظ رکھتے تھے
دیکھو تم کب سے شکواہ کیے جا رہا ہے ہم نے کہا۔۔ تم اللہ کو کیا منہ دیکھائے
گا۔۔۔ تم نے کسی معصوم پر الزام لگایا اس کو اس کے ماں باپ سے دور کیا
۔۔۔۔۔ چلو باپ بھائی سے ہی سہی۔۔ ماں کا کیا ہے "اسنے سر جھٹکا
"۔۔۔ میں نے الزام نہیں لگایا
ثبوت دیکھائے گا۔۔۔ اتنا یقین ہے تو ثبوت لے کر آئے گا ہمارا خلاف
۔۔۔ ایک بھی ثبوت تم اکھٹا کرنے کا وعدہ کرتا ہے تو جائے

ہم تم کو روکے گا نہیں" وہ سنجیدہ لگنے لگا۔ جبکہ زریش کو مزید رونا آیا

--- م۔۔ میں نے بھتان۔۔ نہیں لگایا" وہ سسکی۔ دل خوف زدہ سا ہوا

تم صرف ہم پر توجہ دے۔۔۔۔ تم ہلکان کیوں ہوتا ہے۔۔۔۔۔" اس کے لبوں پر انگوٹھا چلاتا۔ وہ اسکو اپنے جادو میں پھنسانے لگا جبکہ زریش نفی کرتی پیچھے ہونے لگی کہ سادام نے جھنجھلا کر۔۔ اس کے لبوں کو قید میں کر لیا۔۔ شدت سے جیسے وہ۔۔ اسے یقین دلانا چاہتا ہو۔۔ کے اسکی محبت آگ

--- ہے

۔۔ اور وہ آگ میں اسے جھلسا دے گا اسکی جان کبھی نہیں چھوڑے گا وہ بیلا کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔ جو ادھر ادھر دیکھتی باہر کا راستہ ناپ رہی تھی۔۔ اس کے انداز سے صاف واضح تھا وہ بھاگنے کے لیے پر تول رہی ہے

مگر باہر پھرے دار تو کافی سخت تھے وہ اسکی اس نادانی پر جی بھر کر مسکرایا
۔۔۔ اور واپس چمین کو انٹر کام پر فون کر کے۔۔۔ اسے کہیں بھی جانے سے
۔۔۔ روکنے کے لیے منع کر دیا

بیلا۔۔۔ اپنی جان میں درختوں کی لمبی روش کی اوٹ میں چھپتی چھپاتی۔۔۔
میں دروازے تک آگئی۔۔۔ مگر اسے یہ دیکھ کر سخت غصہ آیا کہ۔۔۔ وہاں
نور بھی کھڑی تھی اور اسے باہر نکلنے میں مدد دے رہی تھی ہاں اگر نور نہ
ہوتی تو یہ بات ہاد خان اسکی معصومیت سمجھتا مگر اب وہ سمجھ چکا تھا یہ اس
چھوٹی سی مگر چلاک لڑی کے کام تھے وہ نادان نہیں تھا سب سمجھتا تھا۔۔۔
کہ وہ کیا چاہ رہی ہے۔۔۔ اسنے بناریسپونس کے دیکھنے پر اکتفا کیا۔۔۔ اور کافی
کاگ و ہیں چھوڑ کر وہ اب نیچے آنے لگا جبکہ بیلا اپنی جیت پر کامیاب سی باہر
نکل چکی تھی نور نے ہاتھ جھاڑے اور اندر کی جانب آنے لگی کہ اسنے ہاد کو
دیکھا جو باہر کی طرف ہی جا رہا تھا جب سے سادام گیا تھا۔۔۔ وہ یہیں تھا ایک
دن بھی کہیں نہیں جاتا تھا۔

ہاد نے نور پر ایک تر چھی نظر ڈالی اور گا گلز لگا کر وہ باہر نکل گیا جبکہ نور کی
--- جان سلگ اٹھی

-- بیلا اس وقت اسے دنیا کی سب سے بری لڑکی لگی تھی

--- جو اس کے حق پر ڈاکہ ڈال رہی تھی

-- ہاد جا چکا تھا۔۔۔ وہ بیلا کے لیے نفرت لیے دانت کترنے لگی

--- نہیں اسے انکا پیچھا کرنا چاہیے۔۔۔ اسنے کہا۔۔۔ اور انکے پیچھے چل دی

بیلا۔۔۔ روتی ہوئی آگے جا رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی اسے کہاں جانا ہے۔۔۔

وہ اپنے شوہر کے پاس کبھی نہیں جانا چاہتی تھی وہ کس قدر اسے مارتا تھا

--- وہ خوف زدہ سی۔۔۔ ادھر ادھر جا رہی تھی

اگر تھک گئی ہو تو رک سکتی ہو "مسکراتی آواز پر وہ جھٹکے سے پلٹی اور ہاد کو

--- دیکھا جس سے وہ بھاگ رہی تھی وہ تو اسکے پاس آ گیا تھا

وہ تیز تیز چلنے لگی۔۔۔ جبکہ نور درختوں کی اوٹ سے یہ منظر دیکھ رہی تھی
۔۔۔ اسکے بھاگنے پر ہاد نے بھی بھاگ کر جلدی سے اسکی کلائی کو پکڑ لیا
۔۔۔۔۔ بیلا کی کپکپاہٹ وہ محسوس کر سکتا تھا

کہاں جا رہی ہو" اسنے پوچھا۔۔۔ چاہت سے آنکھیں اب اسکے صاف
شفاف چہرے کو دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔۔

گوری رنگت میں چھپا بے پناہ حسن۔۔۔ ساری خوبصورتی جیسے سیٹ آئی
تھی۔۔۔

آپ دور رہیں مجھ سے جانے دیں مجھے۔۔۔ میں ویسی نہیں ہوں "وہ ہچکی لیتی
۔۔۔ اسکو گویا سمجھانے لگی

۔۔۔ ہاد کا دل اس معصومیت پر مر مٹنے کو تھا

تم تو کیسی ہو" وہ اس کی بیوقوفی پر اپنی ہنسی دبا کر پوچھنے لگا۔۔۔ جس سے بچنا چاہ
۔۔۔ رہی تھی۔۔۔ اسی کے ہاتھ میں ہاتھ دیے کھڑی تھی

۔۔۔ میں میں۔۔۔۔۔ وہ تو نہیں ہوں۔۔۔ "وہ پھر اٹے سیدھے لفظ بول گئی

اچھا تو تم وہ ہو "ہاد نے جیسے سب سمجھ جانا والے انداز میں کہا۔ اور افسوس سے سر ہلانے لگا۔۔ بیلانے آنکھیں پٹیٹا کر اسکی صورت دیکھی

--- نہیں میں وہ تو نہیں ہوں "وہ ایک دم بولی

--- نہ جانے وہ کیا سمجھتی تھی

"ابھی تو تم نے کہا تم تم وہ ہو

میں نے کہا میں وہ نہیں۔۔۔۔۔ اپ میرا ہاتھ چھوڑیں "اسکی آنکھوں کے

گوشے بھیگ گئے۔۔ اور ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑا لیا۔۔ ہاد کو ہنسی آگئی

۔۔۔ اتنی بھی بیوقوف نہیں تھی مگر نوے پر سنٹ کی بیوقوف تھی

تم کہیں نہیں جاسکتی" اسکو پلٹتے دیکھ ہاد نے اسے روکا۔۔ لہجے میں سختی تھی

آپ اچھے انسان نہیں ہیں۔۔۔" وہ رو پڑی۔۔۔ وہ اسکی صورت دیکھنے لگا

یہ بات تو مجھے بھی پتہ نہیں تھی بہت شکریا آپ نے مجھے میری حقیقت سے

۔۔۔ روشناس کرایا "وہ احسان مند نظر آنے لگا

۔۔۔ بیلا گھبراہٹ میں ناخون کترنے لگی

۔۔۔۔ جبکہ ہاد نے اسکو ایکدم اپنے نزدیک کیا

جس سے بیلا کا وجود زرد ہوا۔

میں کاٹ دوں "وہ اسکی نازک انگلیوں کو لبوں کی طرف لے جاتا۔۔۔ تپتے لہجے

میں بولا۔۔۔ بیلا کے ہاتھوں کی لرزش سے اسکا دل جوش میں آیا۔۔۔ اور اس

سے پہلے وہ۔۔۔۔ اسکی نازک انگلیوں کو لبوں میں دباتا۔۔۔۔۔ بیلا نے پوری

۔۔۔۔ طاقت لگا کر اسکو خود سے الگ کیا

۔۔۔ اور بنا اسکی طرف دیکھے بھاگنے لگی

۔۔۔ جبکہ ہاد بھی اسکے پیچھے ہوا

اچھا ایم سوری۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔ کہاں جا رہی ہو "وہ چیخا۔۔۔ جبکہ پتھر ہوں

۔۔۔۔ کے نیچے آنے پر۔۔۔۔ وہ ایکدم گیر گئی

۔۔۔ ہاد کے سانس پھول رہے تھے

آپ مجھے سے دور رہیں۔۔۔ دور رہیں "وہ پھولی سانسوں میں روتے ہوئے
۔۔۔۔۔ اسکو دور کرنے لگی۔۔۔ ہاد اسکے پاس۔۔۔ گٹھنوں کے بل بیٹھا

شرافت سے حویلی چل رہی ہو۔۔۔ یہ۔۔۔ میں کچھ کروں۔۔۔ ویسے روڈ سون
سان ہے۔۔۔ شام بھی بس ہونے کو ہے۔۔۔ کیا خیال ہے "وہ مزے سے
۔۔۔ بولا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ بیلا کا دل چڑیا کی طرح گھبرا اٹھا

۔۔۔ بیلا کچھ سمجھے بنا۔۔۔ بے اوسان رونے لگی

ارے ارے۔۔۔ اوکے۔۔۔ یو جسٹ لائک نیبی۔۔۔ "وہ اسکے نزدیک ہوا
۔۔۔

اب حویلی چلیں۔۔۔ یہ مزید ورزش کرنا چاہتی ہو "اسنے اسکو بنا ہاتھ لگائے
۔۔۔۔۔ پوچھا

بیلا اٹھی۔۔۔ جان تو گئی تھی یہ انسان اسے بھاگنے نہیں دے گا جتنا وہ بھاگے
۔۔۔ گی اسکے پیچھے آئے گا

-- تبھی اٹھی۔۔۔ مگر پاؤں زخمی ہو گیا تھا

کافی خون خرابے کی شوکین ہو "وہ اسکو اچانک ہی۔ بانہوں میں بھر کر
۔۔۔۔ بازوں میں اٹھا گیا

۔۔۔۔ بیلا حیران پریشان۔ بے بس رونے لگی

"آپ مجھے چھوڑ دیں۔۔۔ آپ میں چل لوں گی

میں کسی کو نہیں چھوڑتا۔۔۔ کسی کے ساتھ چپک جاؤں۔۔ سوچیک جاتا
ہوں۔۔۔ اور تمہارے ساتھ تو دل والا معاملہ ہے "وہ چلتا جا رہا تھا۔۔ بیلا خود
کو نیچے اتارنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ کمزور سی تھی۔۔۔ تبھی ہاد کی
۔۔۔ گرفت بھی کافی سخت تھی

-- سب دیکھیں گے "وہ حویلی کے قریب آنے لگی۔۔۔۔۔ تو بول اٹھی

اچھا ہمارے بیچ کچھ ڈینگ ڈونگ ہے۔۔ تبھی تم چھپانا چاہ رہی ہو۔۔۔ "وہ
۔۔۔ ہنسا کھل کر محفوظ ہوا۔۔ بیلا کا سرخ چہرہ تپ اٹھا

-- ہاد نے اسے کچھ فاصلے پر زمین میں اتار دیا

--- تم جانتی ہو کہ میرے روم کے بالکل نیچے تم ہوتی ہو
کہیں میں چھت توڑ کر تمہارے کمرے میں نہ آ جاؤ۔۔۔ حفاظت کرنا
۔۔ اپنی "وہ بولا۔۔ تو بیلا اسکی صورت تکنے لگی
اف۔۔۔ کیسے برداشت کروں "وہ لمبی آہ بھرتا۔۔ اس سے دور ہوتا گیا

جبکہ بیلا۔۔ پاؤں سے نکلتے خون اور پھر ہاد کی باتوں سے پریشان ہو چکی تھی
--

۔۔ وہ جلدی سے اندر گئی۔۔ نور کچن میں ہی تھی
۔۔ تم پھر اگئی "نور کے لہجے میں نفرت تھی شائد نے نور کو دیکھا
"نور کتنی بد تمیزی ہے

آپی یہ اچھی لڑکی نہیں ہاد صاحب کے ساتھ چکر چلائے ہوئے ہے "وہ غصہ
اتار گئی جبکہ بیلا جو اسے اپنی پکی دوست سمجھنے لگی تھی ان لفظوں پر ڈس
۔۔ ہارٹ ہوتی۔۔ وہ مرے مرے قدموں سے پلٹ گئی۔۔ جبکہ

-- شائلہ نے افسوس سے نور کو دیکھا

-- اور بیلا کے پیچھے گئی جس کا زخمی پاؤں وہ محسوس کر چکی تھی

اسنے ولی کے کہنے پر لانڈری خود کی اور اسکے سفید کرتے کے ساتھ غلطی سے اپنی سرخ شرٹ بھگو کر وہ باہر آ گئی۔۔۔ اس میں بالکل ہمت نہیں تھی کہ وہ۔۔۔۔۔ مزید لانڈری کرے۔۔۔ تبھی رقیہ بیگم سے مدد مانگی اور چپکے سے۔۔۔ ملازمہ کو۔۔۔ اپنا کارنامہ دیکھایا۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ ملازمہ نے سر تھام لیا۔۔۔۔۔ جاناں بیٹی۔۔۔ یہ تو کرتا سرخ ہو گیا۔۔۔ "وہ بولیں

جی۔۔۔۔۔ اماں۔۔۔ "جاناں کو خود بھی نظر آرہا تھا۔۔۔ اور وہ گھبرا بھی چکی تھی۔۔۔۔۔ اب کیا ہو گا بیٹی "اماں اس سے زیادہ فکر مند دیکھ رہیں تھیں کچھ نہیں ہو گا اماں انکے پاس بہت کرتے ہیں یہ انھیں یاد نہیں رہے گا آپ۔۔۔۔۔ پھینک دیں "وہ بولی اور اسے لگا کہ ایس ہی گا تبھی اپنے روم میں آ گئی

اسکے آتے ہی ولی بھی عجلت میں کمرے میں داخل ہوا دونوں کے مابین تین
--- چار دن سے کوئی بات نہیں ہو رہی تھی

--- کیونکہ جاناں اس سے کوئی سوال جواب نہیں چاہتی تھی

-- اور کون سا اسنے جواب دے دینا تھا کسی بات کا

سڑا ہوا کریلہ "وہ منہ میں بڑبڑائی۔ اور ٹانگیں اوپر کر کے خود اپنی ٹانگیں
--- دبانے لگی

ولی کو کمشنر سے ملنے جانا تھا تبھی جاناں کی بڑبڑاہٹ پر توجہ دیے بنا۔۔۔ اپنے
--- کپڑے دیکھنے لگا

-- میرا کرتا کہاں ہے "الماری میں اپنا ایک سوٹ کم پا کر وہ اسکے سر پر پہنچا

میں کھاگئی "وہ چڑ کر بولی۔۔۔۔۔ ولی اسکے رنگ ڈھنگ دیکھ رہا تھا جب سے

ماں بننے والی تھی تب سے۔۔۔ اسکے مزاج ہی آسمانوں کو لگ گئے تھے۔۔۔۔۔

-- اسکے علاوہ بھائیوں کی واپسی سپورٹ پر وہ مزید چمک اٹھی تھی

تم جتنی بڑی جگہ گھیرنے لگ گئی ہو تم کھا بھی سکتی ہو اتنی موٹی ہو چکی ہو دل
بھی نہ آئے بندے کا "وہ بھی حساب برابر کرتا اسکا کھلا منہ دیکھ کر ایک بار
--- پھر سے الماری میں دیکھنے لگا

-- ویسے تو بڑا آپ مجھ پر دل پھینکتے پھر رہے تھے "وہ غصے میں لگی
چونٹی کو پر نکلنے لگے ہیں دکھ رہا ہے مجھے "وہ بھڑک کر دروازہ بند کر کے باہر
نکلنے لگا جاناں نے منہ لگانا بھی ضروری نہیں سمجھا اسکی طبعیت اسے سخت
--- عاجز کر چکی تھی

--- تم مجھے بتاؤ گی میرا کرتا کہاں ہے "وہ دوبارہ اندر اتا چینا
ولی آپکی الماری میں ہزاروں کے حساب سے کپڑے ہیں آپکو ایک کرتے کی
--- پڑی ہے "وہ تمیز سے بولی

-- تو ولی نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا
-- کم از کم وہ اس سے درست جواب کی مزید امید نہیں کر رہا تھا

جان ولی۔۔ میری ہر چیز میرے لیے قیمتی ہے اٹھ کر مجھے ڈھونڈ کر دو" وہ
۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔ تو جاناں کچھ خفیف سی ہو گئی
وہ۔۔ وہ کرتا۔۔ پھینک دیا م۔۔ میں۔۔ مجھ میں نے "وہ اٹکتے لہجے میں
۔۔ اس سے ڈرتی بتا ہی گئی
۔۔ ولی نے آنکھیں بڑی کر کے اسکی طرف دیکھا
جاناں اسکی طرف دیکھتی رہی۔۔۔۔ اسکی سنجیدگی سے خوف زدہ لاگ ہوئی
۔۔۔۔ ولی اس کے نزدیک آیا۔۔ ماتھے پر کئی بل تھے
کیوں پھیکوایا ہے "اسنے پوچھا جاناں کو وقت کے ساتھ اپنی سنگین غلطی کا
احساس ہو چلا۔۔ وہ کافی پوزیسیو لگ رہا تھا۔ اپنی چیز کے بارے میں۔۔۔۔
وہ م۔م۔ میں نے اپنا۔۔ میرا مطلب۔ اپ نے کہا لاندری خود کرنا۔۔ تو
۔۔۔۔ میں مجھے نہیں دھونا آتے کپڑے
"۔۔ وہ کرتا۔ خراب ہو گیا میری شرٹ کا رنگ چڑھ گیا اسپر

۔۔۔ وہ منہ بناتی بولی

ایسے ہی تو میں نہیں کہتا۔۔۔ تم نمل سے سیکھ لو کچھ۔۔۔ کتنی سلیقہ مند ہے
"وہ۔۔۔ ہر چیز آتی ہے اسے۔۔۔ پر فیکٹ

۔۔۔ شادی بھی اسی سے کرتے پھر "حسب توقع وہ سڑ کر بولی

نہیں میرے نصیب میں بد سلیقہ لڑکی لکھی گئی تھی "وہ کہتا اٹھا اور دوبارہ
الماری کھول لی۔۔۔ غصہ تو آیا۔۔۔ اسپر مگر۔۔۔ نہ جانے۔۔۔ اسکے بتانے کے
طریقے سے ہی غصہ اڑن چھو ہو گیا۔۔۔ اپنی دلی کیفیت سے وہ خود واقف ہو
رہا تھا رفتہ رفتہ۔۔۔ بات اسکی قربت سے آگے بڑھنے لگی تھی پہلے صرف اسکی
قربت میں وہ خود کو پرسکون محسوس کرتا تھا۔۔۔ مگر اب اس سے بحث کر
کے چیڑا کر بھی اسے اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔ خاص طور پر نمل کے نام سے۔۔۔
اور دوسرا۔۔۔ اسکا بھرا بھرا وجود اور ایک احساس کہ اسکے وجود میں اسکی
۔۔۔ نشانی ہے۔۔۔ یہ سب مل کر ولی کو اسکی محبت پر قائل کر رہے تھے

مگر وہ کبھی اسکے سامنے اس چیز کا اظہار نہیں کر سکتا تھا کہ وہ اسکے لیے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لازم و ملزوم ہوتی جا رہی ہے اسکی اپنے کمرے میں موجودگی۔۔۔ اسکا اسے ولی کہنا۔۔۔ یہ سب مل کر۔۔۔ اسکے دل کو جاناں کے قدموں میں لالچکے تھے۔۔۔ دل تھا کہ اظہار کے لیے مچل اٹھا تھا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ وہ دل پر سختی سے پھیرا بیٹھا چکا تھا چاہنے کی گستاخی وہ کر چکا تھا مگر اظہار۔۔۔ نہیں کر سکتا تھا اسکی انا اسے جھکا ہی نہیں سکتی تھی

اسنے دوسرا کرتا نکالا۔۔۔ اور تیار ہو کر آئینے کے سامنے بال بناتا وہ پیچھے۔۔۔ اسکے بیڈ پر لیٹے وجود کو دیکھنے لگا

اسکی نظروں کی سخت تپش تھی جاناں نے بھی اسی لمبے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

اور دونوں تا دیر ایک دوسرے کو دیکھتے رہے کمرے کی خاموشی۔۔۔۔۔
۔۔۔ بڑھنے لگی

۔۔۔ آنکھوں سے آنکھوں کا تصادم بہت زور آور تھا

ایک کی آنکھوں میں حق تھا۔۔۔ چاہت کے عناصر تھے جبکہ جاناں کی
۔۔۔ نگاہوں میں شکووں کا ڈھیر تھا
۔۔۔ تمہیں گاؤں دیکھانے کل لے جاؤ گا۔۔۔ "وہ اچانک بولا
۔۔۔ کیوں "وہ چہرے کا رخ موڑ گئی
۔۔۔ وہ جب سے یہاں آئی تھی حویلی میں ہی قید تھی
۔۔۔ میری مرضی "وہ سکون سے بولا
پھر ٹھیک ہے آپکی مرضی ہی اب تک چلتی آئی ہے۔۔۔ میری مرضی تو خیر
۔۔۔ کسی چیز میں شامل نہیں "وہ بستر سے اٹھنے لگی
تمہاری مرضی کس چیز میں ہے "ولی نے اچانک اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا۔۔۔
۔۔۔ جاناں اسکے سینے سے الگی
۔۔۔ ولی کی لودیتی نظروں میں وہ زیادہ دیر نہیں دے سکی
کیوں مجھ سے چرا رہی ہو نظر "ولی کو اچھا نہیں لگا۔۔۔ اسکا نگاہ پھیرنا۔۔۔

--- آپ کیا چاہتے ہیں "وہ اسکی طرف دیکھ کر بولی
--- جب تم میرے پاس آئی تھی تب ایسی نہیں تھی "وہ بول اٹھا
آپ نے مجھے بنا دیا۔۔ ایسا۔۔ میں تیار رہوں گی۔۔ آپکے وقت کا۔ مگر
مجھے شہر لے کر جائیے گا۔۔ "اسکے حصار میں کسمپاتی وہ دور ہوتی۔۔ اسکا
--- پہلا وادہ درست کرتی۔۔ عام سے لہجے میں بولی
--- ولی کو خود پر شدید غصہ آیا
آخر اسکی آنکھوں میں جتنی لو جتنی طاقت تھی اتنی ہی وہ سرد کیوں تھی
--- کیوں آخر
--- کیا اسے ہی زیر ہونا تھا پہلے
--- وہ اپنا سامان۔۔ اٹھاتا وہاں سے نکل گیا
ایک شعر جو بہت پہلے کہیں سنا تھا یاد آ گیا اسے۔۔ جو آج اسکی زندگی پر پورا
--- اترتا تھا

۔۔۔ اپنی اپنی انا میں گم

"میں محبت اور تم

--- میم یہ ہوٹل پر ایڈیوٹ ہے "عنایت نے عاجز آ کر کہا

--- جبکہ وہ انگریزی لڑکی پھر بھی اندر چلتی گئی

اتنا بڑا ہوٹل پر ایسویٹ کیسے ہو سکتا ہے فولش مین "وہ لڑکی خالص انگریزی

۔۔۔۔۔ میں بڑبڑاتی ہوئی

اندر آگئی۔۔۔ اسکی آنکھیں اس انوکھے ہوٹل کو دیکھ کر چندھیائی تھی

۔۔۔ ایک بہت خوبصورت ہال روم۔۔۔ اور اسکے گرد بنے کمرے

اور پھر دوسری منزل اور تیسری منزل پر بھی اسی طرح بنے کمرے۔۔۔

ہوٹل کا جدید طرز تعمیر اسکا دل ایکدم خوش ہوا

۔۔۔ اور پھر وہ ریسپشن تلاش کرنے لگی مگر یہاں ریسپشن نہیں تھا
سادام اور شہاب جو ابھی ابھی داخل ہوئے تھے اس لڑکی کو اور پھر عاجز سے
۔۔ کھڑے۔۔۔ عنایت کو دیکھنے لگے

خان میں اس لڑکی کو کب سے کہہ رہا ہوں یہ ہوٹل پر ایویٹ ہے مگر۔۔۔ یہ
۔۔۔۔۔ تومان کر ہی نہیں دے رہی "عنایت چیڑ رہا تھا

وہ لڑکی مڑی۔۔۔ جینز شرٹ میں اسکی خوبصورتی پر چند پلوں کے لیے۔۔۔
دم ساد گئے دونوں۔۔۔ اور پھر۔۔۔ نگاہیں خیر کر دینے والی خوبصورتی جو
دوسرے کو بری طرح بہکا دے۔۔۔ عنایت کے کھنکھارنے پر دونوں ہوش
۔۔۔ میں آئے

۔۔۔ شہاب تو کھانسنے لگا

۔۔۔ سادام کے دماغ نے جلدی سے حرکت کی تھی
ایکسیکوزمی مس بیوٹی۔۔۔ یہ پر ایویٹ ہوٹل ہے بٹ۔۔۔ تم کو پھر بھی
"ویلم

انگریزی لہجے میں وہ بڑی خوبصورتی سے بولا۔۔ تو وہ لڑکی تو اسکے پٹھانی لب و لہجے پر فدا سی ہو گئی۔۔۔

--- اوہ یو آر سو سو ٹیٹ "وہ مسکرائی

- یہ کیا بے غیرتی ہے "شہاب نے پاؤں پٹخے

بیٹے اب تو دیکھتا جائے گا۔۔۔" وہ شانہ تھپتھپاتا ہوا۔۔۔ اسکا نازک ہاتھ
تھام گیا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ کمرے سے تھک ہار کر آخر اسکی ضد پوری کر کے نکلنے
والی۔۔۔ زربیش باہر نکلی۔۔۔ تو یہ سب دیکھ کر۔۔۔ دنگ ہی رہ گئی
۔۔۔ آئیے میم "وہ احترام کی انتہا پر تھا

--- شہاب کا بس نہیں چلا اس ٹھہر کی پٹھان کا سر پھاڑ دے

وہ مزے سے اسے اپنا ہوٹل دیکھا رہا تھا۔۔ شہاب نے زرش کی طرف دیکھا اور دل سے دعا کی کہ وہ لڑکی اس آلو کے پٹھے کا سر پھاڑ دے۔۔۔۔

-- زریش-- نے سادام کی جانب دیکھا اسکا دل ساٹوٹا
-- اور اسکے قدم ساڑھیوں پر آئے اور وہ نیچے آگئی
-- میم یہ تمہارا کمرہ ہے "سادام اس حرکت پر اور بھی چہک اٹھا
-- جبکہ زریش وہیں کھڑی دیکھتی رہی
-- شہاب کی پوری پوری سپورٹ اس وقت زریش کی طرف تھی
اوہ یہ کیوٹ لیڈی کون ہیں-- "زریش کی طرف دیکھتے وہ لڑکی سوال کرنے
-- لگی
-- جبکہ زریش نے دانت پیسے
یہ-- یہ یہاں کوک ہے "سادام-- انگلش میں بولا-- جبکہ زریش کی
-- آنکھیں پھیلیں اب وہ اتنی بھی نہ سمجھ نہیں تھی
وہ اسکے نزدیک گئی۔
-- اور اس لڑکی کی طرف دیکھا

I'm his wife"

وہ نارملی بولی تو لڑکی کے چہرے پر حیران تاثر پھیلا۔۔ اور اسنے سادام
۔۔ کی طرف دیکھا

۔۔ جبکہ سادام کا دل اسکے اس حق پر خوش ہوا
وہ لڑکی سر ہلا کر اندر چلی گئی۔۔ جبکہ سادام چاہت لٹاتی نظروں سے زریش
۔۔۔ کو دیکھنے لگا

۔۔۔ اور شہاب نے اسکے بازوؤں پر سختی سے چٹکی کاٹی
پہلے انگریزنی سے آنکھیں ٹھندی کر لیں اب بیوی کو۔۔ بھرے چہرے پر
لاچی نظروں سے دیکھ رہا ہے "وہ بولا تو سادام کا قہقہہ ابھرا۔۔۔۔۔ جس پر
زریش نے پاؤں پٹخے اور وہ اوپر چلی گئی اس شخص سے بات کر کے وہ اپنے
گلے میں وبال نہیں لانا چاہتی تھی مگر جسے اس کمرے کی راہ دیکھائی تھی وہ
۔۔۔ ضرور اسکی آنکھ میں پھنس چکی تھی

زیرِ لیش کے نہ ملنے سے۔۔۔۔۔ ولی کے جیسے حوصلے ٹوٹنے لگے تھے۔۔۔۔۔ وہ
کون سی جگہ نہیں تھی جہاں اس نے اسے تلاش کر لیا تھا۔۔۔ ہفتہ ہونے کو آیا
تھا مگر اب۔۔۔ بھی صورتحال وہی تھی۔۔۔ اگر فرہاد ہوش میں ہوتا تو شاید
اسکے لیے اسکو ڈھونڈنا آسان ہو جاتا مگر۔۔۔۔۔ اسکے کومے میں جانے سے
۔۔۔۔۔ ساری کہانی پلٹ گئی تھی

--- جبکہ مقابل گاؤں میں راوی چین ہی چین لکھ رہا تھا

اسکے اپنے گاؤں کے لوگ۔۔۔ باتیں بنانے لگے تھے۔۔۔ کہ حویلی
۔۔۔ والوں کی لڑکی کو کوئی اٹھا کر لے گیا

یہ سب باتیں اسکا دل کلسا رہیں تھیں۔۔ تبھی وہ حد سے زیادہ آج کل ہائپر رہنے لگا۔۔ تھا۔۔ شہریار اسے مسلسل کنٹرول کر رہا تھا جبکہ ڈھونڈ پڑتا اب بھی جاری تھی وہ خود بھی پریشان تھا۔۔ اب تو۔۔ زریش کے علاوہ اسکے کمرے میں بھی ایک مسئلہ بننے لگا تھا۔۔ جس پر وہ مزید پریشان ہو گیا تھا

اور وہ تھا۔۔۔ اتنا وقت گزرنے کے بعد بھی آئزہ کے ہاں خوشخبری کا نہ ہونا
۔۔۔۔ وہ چپ چپ رہنے لگی تھی۔۔۔۔ وہ جانتا تھا۔۔۔ یہ دادی اور پھوپھو کا
۔۔۔۔ کیا دھرا ہے۔ ورنہ کچھ دن پہلے تک تو وہ بالکل ٹھیک تھی
مگر وہ دونوں اس کے سامنے آئزہ کو ایک لفظ بھی نہیں کہتی تھیں۔۔۔ اور پیٹھ
۔۔۔ پیچھے اسے بہت کچھ سنانے لگیں تھیں
۔۔۔۔ شہر یار نے اسے روم سے۔ زبردستی نکالا
پہلے بہن کا نہ ملنا کوئی کم ستم نہیں تھا کہ۔۔ اسکی بیوی کی تکلیف پر وہ تڑپ
اٹھا تھا۔۔ آئزہ ان باتوں کو بہت دل پر لے گئی تھی جبکہ اسے تو بالکل کوئی
فرق بھی نہیں پڑتا تھا۔
۔۔۔ یہ سب اللہ کی دین تھی وہ جب چاہیے جس کی چاہے گودہری کر دے
وہ دونوں کھانے کی ٹیبل پر آئے۔۔۔۔ سب رات کے کھانے کے لیے کافی
۔۔۔۔ دنوں بعد اکٹھے ہوئے تھے
۔۔۔۔ خاموشی سے کھانا کھایا جا رہا تھا

جبکہ ان سب میں صرف جاناں تھی جو۔۔ ولی کے پاس چپ چاپ کھڑی
۔۔ تھی۔۔ یہ اسکی عادت تھی۔۔ حالانکہ اس بات پر اسپر کوئی سختی نہیں
۔۔ تھی۔۔ مگر پھر بھی۔۔ وہ شروع دن سے ولی کے بعد کھانا کھاتی تھی
بت بن کر کیوں کھڑی ہو۔۔۔۔ کھانا سرو کر دو مجھے بھی "نمل جو سو کر ہی
ابھی اٹھی تھی۔۔ وقت کے ساتھ ساتھ جاناں کی خوبصورتی میں بڑھتے
اضافے کو دیکھ کر تپ کر بولی۔۔ تو ولی نے سامنے بیٹھی نمل کی جانب دیکھا
۔۔ آنکھوں میں اتنا کڑا تاثر تھا کہ ابھی بیٹھے بیٹھے نمل جائے گا اور کون ان
۔۔ دنوں میں ولی کو اپنے پیچھے پڑوے

جاناں نے دوسری کوئی بات کہنا مناسب نہیں سمجھا اور۔۔ سالن کے
ڈونگے میں سے۔۔۔۔ کھانا نکال کر۔۔ اس سے پہلے وہ نمل کے آگے سرو
کرتی۔۔۔ ولی۔۔ نے وہ پلیٹ اسکے ہاتھ سے کھینچ۔۔ کر زور سے زمین میں
پٹنی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ سب اس حرکت پر حوٹک رہ گئے

۔۔۔۔۔ ولی کھانے کی عزت نہیں ہے تم میں "رقیہ بیگم زراغصے سے بولی

۔۔۔ جس پر ولی نے کوئی جواب نہیں دیا

تمہارے ہاتھ پاؤں تڑوا دوں۔۔۔ جب لنگڑی ٹونڈی ہو جاؤ گی۔۔۔ تب بھی

میری۔۔۔ چوہدری ولی کی بیوی۔۔۔ کسی کو کھانا سرو نہیں کرے گی۔۔۔ آج

کے بعد زبان سے لفظ نکلتے وقت سوچ لینا "وہ چنگھاڑا۔۔۔ جبکہ نمل کا چہرہ

خون چھلکانے لگا۔۔۔۔۔ وہ تو سمجھتی تھی کہ ولی کی نظر میں کسی کی کوئی ولی

نہیں تو اچانک اسکے باپ کی قاتل کی بیٹی کی عزت اہمیت کیسے بڑھ گئی

۔۔۔۔۔

۔۔۔ اسنے دادی کی طرف دیکھا

بھول گیا ہے ولی سب۔۔۔ تیرے باپ کے قاتلوں میں سے ہے یہ چھو کری

جس کی ضرورت سے زیادہ حمایت لینے لگا ہے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ خون

سفید تو یہاں سب کا ہی ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ بیٹا تو میرا گیا تھا۔۔۔ تو ساری تکلیف

بھی مجھے ہی ہو گی۔۔۔۔۔ باقی سب تو مگن ہو ہی گئے اپنی اپنی زندگیوں

میں "وہ نفی میں سر ہلاتی افسوس سے بولتیں۔۔۔ وہاں سے چلی گئیں

۔۔۔۔۔ جبکہ ولی کا دماغ جیسے پھٹنے کو تھا

۔۔۔۔۔ اسے لگا وہ پھنس گیا ہے ہر چیز میں۔ پھنس گیا ہے

ایک جنون کی سی کیفیت تھی جو وہ ساری ٹیبل پر انڈیلتا اپنے کمرے میں بند
 ہوا

--- جانناں کو آج اسپر پہلی بار ترس آیا تھا

وہ وہیں کھڑی تھی۔۔ جبکہ نمل اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

--- رقیہ بیگم اپنی جگہ سے اٹھیں اور اسکے نزدیک آئیں

بیٹا میں ماں ہوں۔۔۔ جانتی ہوں۔۔۔ وہ اس وقت عجیب کش مکش کا شکار ہو

گیا ہے اور چیڑ چیڑا بھی۔۔ اسکو کچھ وقت کے لیے ہی سہی عارضی سہارا بن کر
۔۔ ہی سہی سمجھا لو

ز ریش کا معاملہ اسکی انا کا مسئلہ بن گیا ہے۔۔۔ اسے پریشانی بہن کے گم ہو جانے سے زیادہ یہ ہے کہ وہ اب تک اسے تلاش نہیں کر سکا۔۔۔۔۔
"شہریار بھی بولا

وہ ایسا ہی ہے۔۔۔ بیٹا۔۔ ایک ماں کی درخواست ہے۔۔۔ تم اسکو سمجھا لو۔۔۔ تاکہ اسکا یک پاگل پن کہیں رک جائے۔۔۔" وہ بولیں جبکہ جاناں آگے کچھ بول ہی نہیں پار ہی تھی وہ واقعی پاگل ہو رہا تھا کسی انسان کے لیے اسکی انا۔۔۔ اتنی ضروری ہو سکتی تھی

وہ حیران تھی۔۔۔ لیکن پھر اپنی سوچ پر ہی ہنس دی۔۔ اس سے کئی گناہ اونچی انا والے اسکے گھر میں موجود تھے اور اسکا دل گواہی دیتا تھا۔۔۔۔ کہ اسکے لالا ز ریش کے معاملے میں انو لو ہیں۔۔ انکے ہوتے ہوئے کوئی ز ریش۔ کو نہیں اٹھا سکتا تھا

۔۔۔۔ وہ کمرے میں آئی تو۔۔۔ ولی آنکھوں پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔ لیٹا ہوا تھا

--- جاناں نے کھانے کی ٹرے اسکے ساتھ ٹیبل پر رکھی
اور اسکے ساتھ بیٹھنے کی کوشش کی مگر وہ اب اتنی موٹی ہو چکی تھی کہ ساتھ
--- بیٹھنے کے لیے۔۔۔ ولی کو کافی زیادہ دوسری طرف سرکنا پڑتا
--- ادھر ہو جائیں نہ "جاناں نے بلا آخر کہہ ہی دیا
ولی نے اسکی جانب دیکھا بولنے کا بالکل دل نہیں تھا۔۔۔ تبھی کروٹ بدل لی

وہ خود سے عاجز آنے لگا تھا۔۔۔ اپنے اندر مچلتی انا۔۔۔ اس کے اعصاب چٹخا رہی تھی ہر وقت اس کے پاس صرف یہ سوچ تھی کہ سادام کے پاس زریش ہے اور وہ زریش۔۔۔ کو اس سے آزاد نہیں کر پا رہا۔۔۔ پھر یہ سوچ بھی آتی۔۔۔ کہ ہو سکتا ہے کوئی اور۔۔۔ مگر سادام کے علاوہ اس کا کوئی دشمن نہیں تھا۔۔۔ اور پھر دوسری طرف اسی زلیل کی بہن نے اس کا آدھا خون نچوڑ لیا تھا۔۔۔۔۔

نہ جانے کیوں اسکی آنکھوں میں ولی کے لیے محبت کیوں نہیں تھی۔۔۔
کیوں آخر۔۔۔ مگر یہاں بھی انا کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ ہتھیار نہیں ڈالتا تھا
۔۔۔ جبکہ وہ بھول گیا تھا۔۔۔ اسے ہتھیار ڈالنے ہی تھے

ولی "جاناں نے مدھم آواز میں پکارا۔۔۔ اسنے اتنے پیار سے پکارا تھا کہ
۔۔۔ اسے شبہ ہوا کہ اسکے پیچھے اسی کی بیوی بیٹھی ہے یہ کوئی اور
۔۔۔ مگر وہ پلٹا نہیں

آپ کھانا کھالیں۔۔۔ زری مل جائے گی آپ پریشان مت ہوں "اسنے۔
۔۔۔ جیسے تسلی دی۔۔۔ اور اسکے بازوؤں پر ہاتھ رکھا
کسی احساس کے تحت۔۔۔ اسنے جلدی سے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ اور
۔۔۔ سر تھام گئی

۔۔۔ اچو بخار ہے "وہ عجلت میں اٹھتی بولی
۔۔۔ مجھے کچھ نہیں ہے دور رہو مجھ سے "وہ غصے سے بولا

لو پھر شروع ہو گئے۔۔ انسان بخار میں ہی۔۔ کچھ لحاظ رکھ لے۔۔ اتنی اکڑ نہ جانے کیوں ہے "وہ اسکو چیرا تی۔۔ بولی۔۔ اور سائیڈ ٹیبل سے فرسٹ ایڈ۔۔۔۔۔ بوکس میں سے۔۔۔ تھرمامیٹر نکالا

۔۔۔ تم اپنی چونچ بند رکھو "ولی سر میں اٹھتیں ٹیسوں سے عاجز ہوتا بولا
اچھا ٹھیک ہے میں نہیں بولتی۔۔۔۔۔ بولنے کا ٹھیکا تو آپکا ہے۔۔۔۔۔ "اسنے
زبردستی ولی کے منہ میں تھرمامیٹر ڈالا۔۔۔ اور اسکی آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا
۔۔۔۔۔ وہ پوری طرح اسپر جھکی ہوئی تھی
آپکی آنکھوں میں درد ہو رہا ہے "اسنے سوال کیا۔۔۔ ولی سرخ نظروں سے
۔۔۔۔۔ اسکا چہرہ دیکھتا رہا

میں دبا دوں "جاناں نے اپنے سر دہاتھ اسکی آنکھوں پر رکھے۔۔ تو جیسے
اسکے اندر تک۔۔۔ چین کی ایک لہر دوڑی تھی۔۔۔۔۔ اور اسکے بعد کالمہہ
اسکے لیے حیرت انگیز تھا۔۔ جب جانناں کے لبوں کا لمس وہ اپنی پیشانی پر
۔۔۔۔۔ محسوس کر رہا تھا

وہ لڑکی اسے مکمل ہر ادینا چاہتی تھی۔۔۔ ولی نے دل سے اس لمس کو۔ خود
میں جذب کیا اور اسکے ہٹنے پر آنکھیں کھولیں۔۔۔ جاناں کی جھکتی گیرتیں
۔۔۔ پلکوں پر اسکے لب مسکرا دیے

اگر آپ زیادہ غصہ نہ کریں تو یہ پیشانی۔۔۔ گرم نہ ہو۔۔۔ میرے لالا۔۔۔
میرے سر پر پیار کرتے تھے جب مجھے بخار ہوتا تھا۔۔۔ وہ کہتے تھے اس طرح
۔۔۔ بخار دوسرے میں کنورٹ ہو جاتا ہے "جاناں اسے بتانے لگی

۔۔۔ وٹ آنون سینس تھیوری۔۔۔ "لالا کے نام پر ولی کا حلق کڑوا ہو گیا
۔۔۔ ہم اچکوا کیا پتہ "جاناں منہ بناتی دور ہوئی

نہیں تمہارا اسکا نام لینا ضروری تھا "اسنے تھرما میٹر اسکی ہتھیلی پر سجایا اور چڑ
۔۔۔ کر بولا

جاناں اس جلن پر پہلی بار اسکی موجودگی میں دل سے ہنسی تھی۔۔۔ وہ پیٹھ
۔۔۔ موڑے اس جلت رنگ کو سن رہا تھا

ایک سو ایک بخار ہے پھر بھی زبان چلتی ہے۔۔۔ دماغ بھی چلتا ہے۔۔۔ انا
بھی یاد رہتی ہے اور دشمنی بھی "وہ بولی ولی جیسے اس سے روٹھ کر روٹ
۔۔۔ بدل چکا تھا۔۔۔ اسے چند لمبے دیکھا

۔۔۔ اور باہر نکل گئی

۔۔۔ اور ایک باؤل میں ٹھنڈے پانی کے ساتھ پٹیاں لے آئی
اپنی طبیعت کا بو جھل پن دور کرتے وہ۔۔۔ اپنے سامنے پڑے۔۔۔ اس مرد
۔۔۔ نماں بچے کی آؤ بھگت میں لگی ہوئی تھی

۔۔۔ اس وقت وہ خود بھی۔۔۔ ساری تلخ باتیں بھلا گئی تھی

وہ ولی کے پاس آئی۔۔۔ اور اسکے سر پر پٹی رکھنا چاہی جسے اسنے۔۔۔ نیچے
۔۔۔ پھینک دیا

جاناں نے دوسری رکھی جبکہ ولی نہ وہی عمل دھریا۔۔۔ تیسری پر بھی یہ ہی
۔۔۔ کیا تو بے اختیار جانناں نے اسکے ہاتھ پر تھپڑ مارا
۔۔۔ ولی نے کھا جانے ولی نظروں سے اسے دیکھا

--- آپ بہت بد تمیز ہیں۔ "وہ غصے میں لگی

ٹھیک ہے میں جارہی ہوں۔۔۔ آپ کی نفرت تو بخار میں بھی نہیں جائے گی "وہ اٹھنے لگی ولی نے ہاتھ پکڑا

"کہاں جاؤ گی

۔۔ مرنے ساتھ چل لیں "وہ چیڑ کر بولی

خودی نہ مار دوں "اسنے دوبارہ اسکو اسکی پوزیشن پر بیٹھایا۔۔ اور چوہدری ولی خود اٹھ کر اپنا پھینکا ہوا کارنامہ اکھٹا کر کے اسے دے کر۔۔۔ اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

۔۔۔ میرے بالوں میں ہاتھ پھیرو۔۔ "اسنے فرمائش کی

۔۔ جاناں کا دل زور و شور سے دھڑکنے لگا تھا

اسنے اسکے گھنے بالوں میں ہاتھ چلایا جبکہ ایک ہاتھ سے۔۔ وہ اسکے سر پر۔۔۔ پٹیاں رکھ رہی تھی

کچھ دیر گزرنے پر۔۔ اسے احساس ہوا۔۔ ولی گھیری نیند میں ہے
ولی "اسنے پکارا۔۔ مگر وہ کروٹ لیتا اسکے گرد اپنے بازوؤں کا حصار باندھ کر
۔۔۔ اس میں گھس جانے کی کوشش میں تھا
۔۔۔۔ جاناں اسکو گور سے دیکھنے لگی
اگر وہ۔۔ غصہ نہ کرے۔۔ تو وہ کتنا پر فٹ تھا۔۔ اسنے اسکی مونچھوں کو
چھیڑا۔۔۔۔۔

-- پھر اسکی بریڈ پر انگلی چلائی
 --- ولی کسمسایا۔۔ ایکدم وہ اپنی حرکت پر شرمندہ ہوئی
 -- ولی ادھر لیٹ جائیں "آہستگی سے۔ اسکے کان میں بولی
 -- مگر دوسری طرف سنا ہی گوارا نہیں تھا
 سرک کر۔۔ اسنے کراؤن سے ٹیک لگائی۔۔ اور بیٹھ کر ولی کا چہرہ تکتے لگی

۔۔۔ جلد ہی اسے نیند نے جالیا

محبوب کے ہاتھ کا چائے قمست والوں کا نصیب ہوتا۔۔ ہے۔ ایک تم ہے
منہ موڑتا پھیرتا ہے "اسنے زربخش کا رخ اپنی طرف زبردستی کیا۔۔ اور
چائے کا کپ تھمایا۔۔۔ وہ بلکنی میں کھڑی صبح کے اجالوں کو محسوس کر رہی
تھی۔۔

-- اور کتنے دن مجھے یہاں قید رکھیں گے۔۔۔" اس نے سوال کیا

--- تم قید نہیں ہے "سادام" سنجیدہ ہوا

اسے قید ہی کہتے ہیں۔۔۔" وہ غصے سے بولی سادام نے اسکی جانب دیکھا

تم پر تمہارا سانسیں مشکل کیا ہے ہم۔۔۔ تمہیں سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا

یہ تمہیں زنجیروں سے باندھا ہے جو قید قید بولے جا رہا ہے "وہ کپ پھینکتا
بھڑکا تھا۔۔۔ روز اسے شہاب ایک ہی بات سمجھاتا تھا کہ اپنے غصے کو ایک
۔۔۔ طرف کر کے وہ زریش سے گفتگو کیا کرے

آپ نے جو میرے ساتھ کیا۔۔۔ وہ قیدیوں کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے "وہ سہم
گئی تھی۔۔۔۔ مگر پھر بھی بولی۔۔۔۔۔ سادام نے اسے بلکنی سے اندر دھکیلا
۔۔۔۔۔ اور ڈور کلوڑ کیا

۔۔۔۔۔ زریش کا دل سہم سا گیا
س۔۔۔۔۔ ساد۔۔۔۔۔ سادام۔۔۔۔۔

نواب جی کہے گا تم اب۔۔۔۔۔ ورنہ ہم تمہارے ٹکڑے کر دے گا "وہ انگلی
۔۔۔۔۔ اٹھا کر وارن کرتا بولا
۔۔۔۔۔ زریش نے پیٹھ پھیر لی

"وہ جس انگریزنی کے سامنے مجھے کوک کہا تھا۔۔۔ اس سے کھلوائیں
۔۔۔ وہ اچانک غصے سے بولی جبکہ سادام کا غصہ۔۔۔ مسکراہٹ میں بدلا

عجب محبوب ہے ہمارا۔۔۔ جب خود کرے تو۔۔۔ بلکل ٹھیک ہم کرے تو
۔۔۔ چیرتا ہے لڑتا ہے۔۔۔ مکھن ہم تمھیں کھانے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔ تم
ہمارا ساتھ دے گا نہ "وہ گھمبیر لہجے میں بولتا زریش کو جان بوجھ کر بھڑکا گیا

آپ مجھ سے دور رہیں "وہ غصے سے بولی۔۔۔ اچھا دور رہ کر کون سا سکون
مل جائے گا تمھیں بھی ہم جانتا ہے تم دور جا کر روئے گا گلیوں میں سادام
سادام نہیں ہمارا مطلب نواب جی نواب جی چلائے گا پاگلوں کی طرح بال
نوچے گا۔۔۔ "اسکی اداکاری پر زریش حیرتوں سے منہ کھولے اسے دیکھ
رہی تھی جبکہ سادام اسکو آنکھ مارتا بے باکی سے بستر پر گیرتا اسے نزدیک
۔۔۔ بلانے لگا

۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا "زریش نے آنکھیں گھمائی
اچھا تم بعد میں اکڑ لینا ہم دیکھے گا نہ تمھارا اکڑ آنکھوں پر رکھے گا۔۔۔ ابھی
۔۔۔ ہمارا پاس آئے گا یہ۔۔۔ ہم آئے "اسنے کہا

۔۔۔ جبکہ زرش نفی کرنے لگی

اپکو سمجھ کیوں نہیں آرہی یہ بات یہ غلط ہے ناجائز ہے یہ سب میں نہیں
مانتی اس بات کو جب تک میرے گھر والے آپکے ساتھ رخصت نہیں کریں
"گے تب تک یہ سب۔۔۔ جائز نہیں

زرش سادام خان تمہارا گھر میں دو لوگ تھا وہ بھی تمہارا بقول ہم مارچکا
ہے خود۔۔۔۔۔ اب باقی کون ہے "اسنے اسکا بازو کھینچ کر اپنے ساتھ بیٹھا
لیا۔۔۔

آپکے لیے ہر بات آسان اور عام سی ہے میرے ماں باپ کو مارنے کے بعد
آپ کس قدر سکون سے یہ بات مجھے بتا رہے ہیں "زرش کی آنکھیں بھیگی
۔۔۔۔۔ سادام کی بہکتی نظروں میں اب شعلے سے چمک اٹھے تھے

تمہیں ایک بار دو بار ہزار بار بھی یہ ہی بتائے گا کہ ہم۔۔۔ نے تمہارا ماں باپ
۔۔۔ نہیں مارا۔۔۔ "وہ اسکے بال غصے سے مٹھی میں جکڑتا چلایا

جبکہ اسکا منہ بھی سختی سے پکڑا۔ کہ زریش کو اسکی انگلیاں اپنے گالوں میں
--- چھبتي محسوس ہونیں

نواب۔۔۔ جی "بلاخر اسکے منہ سے وہ لفظ پھوٹے جسے سننے کو نواب سادام
--- فضل خان بے چین تھا

اسکے نازک لبوں کی پھڑ پھڑاہٹ پر وہ کافی جنونی انداز میں۔۔۔ بند باندھ گیا
--- کہ۔۔۔ زریش۔۔۔ ہل بھی نہ سکی

--- لمہے سرکتے گئے اسکی جنوں خیزی بھڑتی گئی

اور وہ اپنی مرضی سے دور ہوا تو زریش کو چھوڑ دیا۔۔۔ وہ ایک دم بستر پر گیری
--- گھیرے سانس بھرتے زریش کی آنکھوں میں آنسوؤں آگئے

کبھی تمہارے قریب نہیں آئے گا۔۔۔ اب تم ہمارے قریب آئے گا
--- "اسکو وارن کرتا۔۔۔ وہ بستر پر سے اٹھا

گاؤں جارہا ہے۔۔۔ فوراً اٹھو۔۔۔ "اسنے کہا۔۔۔ زریش نے آنسو صاف کیے
--- یہ اسکے لیے خوشآند بات تھی کہ وہ گاؤں جارہی ہے

--- سادام نے نفرت سے اسکی عجلت دیکھی

---- اور باہر نکل گیا

--- شہاب اوپر ہی آ رہا تھا۔۔۔ سادام کے تیور دیکھ کر اسے روکا

-- کیا ہوا "وہ جیسے سب ختم کر دینے پر تلا تھا

سالہ ہم پاگل کا بچہ ہے کسی نے دیکھنا ہے ہمکو دیکھو۔۔۔ ہم اسکا ہر غلطی

--- معاف کرتا ہے ہم سادام فضل خان

اسکو آنکھوں پر بیٹھاتا ہے مگر اسکو اپنا وہ بیچ دو ٹکے کا بھائی عزیز ہے جو ابھی
چار دن پہلے اسکو ملا ہے۔۔۔ "وہ دھاڑا۔۔۔ شہاب۔ خاموشی سے سب سنتا
--- گیا

اور افسوس سے کمرے کی جانب دیکھا۔۔۔ یہ تو وہ جانتا تھا سادام کا دل کتنا
زربیش کے لیے پگھلتا تھا۔۔۔ اور وہ اسے کس کس طرح تکلیف دے رہی تھی

گاؤں کا سفر شروع ہوا تو رات ہو گئی۔۔۔ اور گزری رات میں وہ لوگ
۔۔۔ وہاں پہنچے۔۔۔ تو حویلی کی درودیوار نے بھی سادام فضل خان کو
۔۔۔ بانہوں میں بھرا تھا

زریش چادر میں ڈھنپی ایک طرف کھڑی تھی۔۔۔ جبکہ سادام ہاد سے ملا تھا
بس۔۔۔ فضل خان کے کھلے بازو یوں ہی چھوڑ کر وہ اندر بڑھا شہاب عنایت
سمیت زریش نے بھی اندر قدم اٹھائے۔۔۔ اسنے ایک نظر دور کھڑی اپنی
۔۔۔ ماں کو دیکھا

اور دوسری نظر بیلا پر ڈالی۔۔۔ اسکے زخم کے نشانات اب ختم ہو چکے تھے اور
جیسے چاند سا نکل آیا تھا۔۔۔ بیلا اسکی نظروں سے گھبراتی دور ہوئی۔۔۔ نور کی
بات بالکل سچ ہی لگی۔۔۔ جبکہ دوسری طرف ہاد کے پیگھلنے کی وجہ بھی سادام
۔۔۔ کو سمجھ آ گئی

شائلہ "سادام کی آواز پر شائلہ دوپٹہ درست کرتی نکلی

-- زری بی بی کو بلکل ہمارا کمرہ کے ساتھ والا کمرہ میں لے جائے۔۔ "اسنے
کہا تو۔۔ شائلہ نے سر ہلایا۔۔ اور زریش کو آگے چلنے کا کہا۔۔ جبکہ زریش
کو بلکل اچھا نہ لگا وہ خود ایک عام سی انسان تھی۔۔ مگر وہ تو خاص تھا نہ۔۔۔
۔۔۔ اور اب وہ زریش سادام فضل خان تھی

۔۔۔ چارو جانب سادام کی واپسی کی اطلاع آگ کی طرح پھیلی تھی
جاناں تک یہ خبر پہنچی تو سادام کو دیکھنے کے لیے دل مچلا۔۔۔ اور اسنے اپنی
الماری کھولی۔۔۔ اسوقت گھر پر کوئی نہیں تھا سوائے آئزہ اور اسکے نمل۔۔
اور دادی پھوپھو بھی باغوں کی طرف گئیں تھیں۔۔ اسنے موبائل نکالا۔۔۔
جو اسنے تب سے چھپایا ہوا تھا جب سادام دے کر گیا تھا۔۔ اون کیا۔۔۔ اور
اس میں بس ایک ہی نمبر فیڈ تھا اور وہ سادام کا تھا کانپتے ہاتھوں سے اسنے نمبر
۔۔۔ ملایا

اور دوسری بیل پر کال اٹھانے اور خاموشی پھیل جانے پر۔۔۔ جاننا کورونا
ایا۔۔۔۔

۔۔۔۔ کیوں روتا ہے وہ بد بخت کچھ کہتا ہے تو بتاؤ "اسکی غصیلی آواز ابھری
۔۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں اپکو دیکھنا تھا "جاننا سکی جبکہ مقابل بے چین ہوا اٹھا
ہم تصویر بھیج دیتا ہے تم روتا کیوں ہے "وہ زرا نرمی سے اسکو سمجھانے لگا
۔۔۔۔

زیر لیش آپکے پاس ہے نہ "جاننا نے۔۔۔ اس سے سوال کیا دوسری طرف
۔۔۔ خاموشی چھا گئی

"لالا پلیز بتائیں میں صرف جاننا چاہتی ہوں۔۔۔ اور کچھ نہیں
ہاں ہمارا پاس ہے ہمارا ہوتے ہوئے۔۔۔ کوئی اسکو چھو سکتا ہے "وہ تفخر سے
۔۔۔ بولا

۔۔۔ یعنی آپ نے معاف کر دیا "جاننا کے لہجے میں شکوے بول اٹھے

---- سادام خاموش رہ گیا

"بہت اچھی بات ہے۔۔ خوش رہیں

جاناں۔۔۔جاناں بات سنو ہمارا۔۔۔ ہم تم کو کتنا چاہتا ہے تم جانتا ہے

--- نہ "سادام کی جان پھنسی تھی جیسے

"نہیں آپ مجھے سے پیار کرتے تو میرے ساتھ ایسا کرتے

وہ روائی

--- سادام نے مٹھیاں۔ بھینچی

"تم کیا چاہتا ہے بس تم ایک حکم کرے۔۔ گا۔۔ اور وہ ہو گا وعدہ ہے ہمارا

--- کچھ نہیں لالا۔۔۔۔۔" اسنے کہا

--- سوری میں۔۔۔ جزباتی ہو گئی "وہ مدھم سا ہنسی

جاناں ہمارا جان ہے تم۔۔۔ تم ایسا کرے گا تو۔۔ ہم سب تیس نہس کر

"دے گا

--- یہ کب آیا تمہارے پاس "بخار سے تپتی آنکھوں سے اسنے اسے دیکھا

پ۔۔ پہلے کا ہے ل۔۔ لالانے دیات۔۔ تھا۔۔ اپ۔ اپ نہیں

"تھ۔۔ تھے سب۔ بس سب تھے یہاں

--- وہ بری طرح گھبرا اٹھی تھی

--- اب وہ اسے مارے گا۔۔۔ یہ سوچ آتے ہی اسکا دل تیزی سے دھڑکا

کیا بتاتا ہے زریش۔۔ کا بارے میں "اسنے سوال کیا۔۔ سنجیدگی چہرے پر

--- اب بھی تھی

"وہ۔ میں

--- جاناں سے سانس لینا مشکل ہو گیا

--- بتاؤ "وہ موبائل پھینکتا دھاڑا

--- زریش کہاں ہے "وہ پھر چیخا

"و۔۔ ول۔ ولی

میں نے کہا سچ بتاؤ کہاں ہے زرش کب سے جانتی ہو تم کب سے مجھے آلوکا
۔۔ پٹھانار ہی ہو "وہ اسکا منہ اپنی سخت انگلیوں میں جکڑتا چیخا
ن۔۔ نہیں مج۔۔ مجھے ابھی پتہ۔ پتہ چلا ہے میں سچ کہہ رہی ہوں "وہ روتے
۔۔۔ ہوئے اسے صفائیاں دینے لگی
۔۔ جبکہ ولی نفی میں سر ہلانے لگا
نہیں۔۔ نہیں تم اس قابل نہیں تھی "وہ کمرے کی چیزوں پر اپنے اندر کا
۔ زلزلہ نکلنے لگا
اب نہیں بچے گا تمہارا بھائی مجھ سے۔۔ نہیں کبھی نہیں۔ زندہ جان سے مار
۔۔ دوں گا۔۔ اسے میں "وہ چنگھاڑا ریو لور۔۔ لوڈ کرتا۔۔ چیخا
۔۔۔۔ ولی ولی نہیں مت کریں آپکی بہن کی بھی مرضی ہوگی
"۔۔ ولی یہ کیا کر رہے ہیں آپ
بس چپ "جاناں کے منہ پر پڑنے والے تھپڑ نے اسکی بولتی بند کر دی
۔۔۔۔

--- میرے ساتھ رہ کر میرے بچے کی ماں بن کر بھی مجھ سے غداری
وہ دھاڑا دادی کے لب مسکرا اٹھے نمل کو اور پھوپھو کو بھی چین سا ملا۔
--- جاناں کا جیسے وقت تھم گیا
--- دل میں ننھی ننھی کو نپلیں ہی تو کھیلنا شروع ہوئیں تھیں ابھی۔۔۔ بس
--- ولی دوسری نظر کسی پر ڈالے بنا باہر نکلا
یہ سب کیا کرنے جا رہا ہے وہ "سکندر ہڑ بڑا کر اسکے پیچھے بھاگتے۔ اترہ نے
--- شہریار کو فون کیا
--- آج ہو جائے گا بدلہ پورا" دادی بولیں اور نفرت سے جاناں کو دیکھا
اور اوپر سڑھیاں چڑھتیں گئی اوپر سڑھی سے انکا پاؤں بری طرح پھیسلا اور
--- پہلی سیڑھی سے آخری پر آکر پڑیں اور انکا سر پھٹ گیا
حویلی میں چیخوں پکار سی مچ گئی۔۔۔ جبکہ اس دھکم پیل میں جاناں حویلی
--- سے باہر نکل گئی تھی

۔۔۔ ولی۔۔۔ ولی "سکندر صاحب چینے

۔۔ مگر وہ اپنی جیب میں بیٹھا

صادق۔۔۔ دوسرے گاؤں لے جاؤ "وہ چیخا اور صادق نے گاڑی تیر

۔۔۔ کی طرح آگے بڑھالی

۔۔۔۔۔ جبکہ سکندر دوسری گاڑی میں سوار ہوئے

۔۔۔۔ آج وہ ایک ہی سفر پر تھے

جاناں بھی اور ولی بھی۔۔۔ بس فرق اتنا تھا کہ وہ جانناں کے بھائی کو مارنے کا

۔۔۔ رہا تھا جبکہ۔۔۔ جانناں اپنے بھائی کے۔۔۔۔۔ پاس جا رہی تھی

۔۔۔ گاڑیوں کے ٹائر چرچرائے تھے۔۔۔ حویلی کے سامنے

ملازم اسکو روکتے کے اسنے ملازم کے سر پر بندوق ماری اپنی ہار تسلیم تھی ہی
--- کب

شور کی آواز سن کر عنایت باہر کی طرف بھاگا۔۔۔ تب تک ولی اندرا۔ چکا تھا

سب چیونٹیوں کی طرح اپنے اپنے کمروں سے نکلے تھے۔۔۔ سادام جانتا تھا وہ
آئے گا۔۔۔

لالا "اچانک پڑنے والے دھکے سے وہ دو قدم دور لڑکھڑا کر ہوا۔۔۔
--- اور یہ فلمی ساسین دیکھا۔۔۔ اسکا محبوب جارہا تھا

اس سے دور زریش بے اوسان ہوتی۔۔۔ ولی کی جانب دوڑی۔ سادام کی
نظروں میں یہ منظر چبھ سا گیا۔۔۔ دل ٹوٹ گیا۔۔۔۔۔ اور اس سے پہلے وہ
--- اس تک پہنچتی خاموش فضا میں تین فائر کھلے تھے

فائر کی آواز کانوں کو سن کر چکی تھی۔۔۔ پانچ منٹ کے حیرت انگیز توقف
۔۔ کے بعد

--- لالا "ہاد کی دردناک دھاڑ پر۔۔۔ زریش نے مڑ کر دیکھا

--- وہ سیڑھیوں سے لڑھکتا۔۔۔ لڑھکتا نیچے آ پڑا

--- چارو جانب جیسے سناٹا چاہ گیا

--- وہ فائر کھولنا نہیں چاہتا تھا

--- اسکی بندوق میں تو گولیاں بھی نہیں تھیں

وہ تو صرف دھمکا کر زریش کو لے جانے آیا تھا مگر اسکی ریولور میں گولیاں

--- کس نے ڈالی

--- اسنے دو قدم دور لیے

--- وہ اس سے پہلے باہر نکلتا۔۔۔ کہ جاناں کو دروازے پر پڑا پایا

شہاب عنایت فضل خان۔۔۔ یہاں تک کہ حویلی کے ملازموں کا بچہ بچہ

--- بھی تڑپ کر سادام فضل خان تک پہنچا تھا

عنایت گاڑی نکالو" ہاد چیخا۔۔۔ شہاب نے خون میں لے پت منبوط مرد کو
۔۔۔۔ بازوں میں اٹھایا اور۔۔۔ باہر کیطرف بھاگا
۔۔۔۔ زریش۔۔۔ کے قدم زمین نے جکڑ لیے تھے
۔۔۔۔ جاناں بے دم سی دروازے پر پڑی تھی
شہریار جوا بھی وہاں آیا تھا۔۔۔ اسنے انکی گاڑیوں کی پیچھے گاڑی لگائی۔۔
۔۔۔ جس میں سکندر صاحب بھی شامل تھے
۔۔۔۔ میرا بیٹا" ماں کی تڑپ بھری آواز گونجی
۔۔۔۔۔۔ ولی کے قدم باہر کیطرف جاتے گئے
۔۔۔۔ میرا سادام" اسکے کانوں پر ہتھوڑوں کی طرح۔۔۔ برسی تھی یہ آواز
۔۔۔۔ جب کہ ایکطرف کھڑا انسان۔۔۔ آج کھل کر مسکرایا تھا
۔۔۔۔ اسکا مقصد پورا ہو گیا تھا

آئی سی یو کے باہر سب دم سادے کھڑے تھے۔۔ عنایت کی آنکھیں سرخ
ہو کر چھلک چکیں تھیں دن سے رات ہو گئی تھی اور رات جیسے کسی عذاب
۔۔ کی مانند ان پر گزر رہی تھی

شہاب سر تھامے بیٹھا تھا۔۔۔ سادام کے ساتھ گزرا ایک ایک لمحہ جیسے
آنکھوں میں پھنس رہا تھا۔۔۔ کتنی ہی بار اس نے خدا سے گڑ گڑا کر اسکی
۔۔ زندگی مانگی۔ تھی

جبکہ ہا د بار بار آئی سی یو تک بے چینی سے جاتا کہ آخر اتنا لمبا آپریشن کیوں
ہو رہا ہے۔۔ فضل خان ٹوٹے بکھرے سے پڑے تھے۔۔۔ شہریار اسکی
زندگی کے لیے دعا گو تھا اگر سادام کو غلطی سے کچھ ہو جاتا تو اسکے چاہنے
والے۔۔ انھیں زندہ نہ چھوڑتے اسکا زندہ رہنا بہت ضروری تھا۔۔ جبکہ
۔۔ سکندر صاحب خود افسوس سے۔۔ اسکی زندگی کے لیے دعا گو تھے
دروازہ اس خاموش فضا میں چرچرایا تو وہ سب ایک دم الرٹ ہوئے ہا د جو
۔۔ قریب ہی کھڑا تھا فوراً ڈاکٹر تک پہنچا

۔۔ ڈاکٹر میرے لالا "اسنے بے تابی سے سوال کیا

۔۔ اپریشن کامیاب رہا ہے مگر وہ خطرے سے ابھی باہر نہیں ہیں

پورے چوبیس گھنٹے انکے لیے ابھی خطرے میں ہیں آپ لوگ دعا کریں وہ
ان چوبیس گھنٹوں میں ہوش میں آجائیں ایک گولی انکے دل کے قریب لگی
ہے۔۔۔ ڈاکٹر نے بتایا تو سب جو ایک دم خوش ہوئے تھے حوصلے سے ٹوٹ
گئے۔۔۔

ہاد نے سختی سے آنکھیں صاف کیں۔۔۔ ڈاکٹر وہاں سے نکل کر چلا گیا
۔۔۔۔

۔۔ تو ہاد نے عنایت کو اور پھر اپنے باپ کو دیکھا

عنایت شہاب لالا اور میں یہاں ہیں تم بابا سائیں کو لے کر جاؤ "اسنے کہا تو
۔۔ عنایت نے اسکی طرف دیکھا

معافی چاہتا ہوں ہاد سائیں میں خان کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ گا۔ "اسنے دو
لفظی جواب دیا۔۔ سب جانتے تھے وہ کتنا قریب تھا سادام کے اسکے

آنکھوں کی سرخی اور ان میں چھپتا آنسوں بھی اس بات کی گواہی دے رہے
تھے۔۔

ہادیہ انکل کو لے جاؤ "شہاب نے کہا تو تھوڑے بہت تردد کے بعد ہادیہ فضل
خان کے ساتھ حویلی کے لیے نکل گیا جبکہ شہریار اور سکندر صاحب بھی
تھے۔۔ وہ لوگ ان سے بات نہیں کر رہے تھے شہریار نے بولنا بھی چاہا تو
۔۔ انھوں نے منہ پھیر لیے تبھی وہ وہاں سے نکل گئے۔۔ سولی پر جان لٹک
۔۔ گئی تھی سب کی

شہریار سکندر صاحب سمیت حویلی میں داخل ہوا تو اسے خبر ملی دادی کے
۔۔ سر پر چوٹ لگی تھی جبکہ پاؤں کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی تھی
سب ہی دادی کے کمرے میں تھے جبکہ ولی لاونج میں کھڑا اسی کا انتظار کر رہا
تھا۔۔۔

وہ زندہ ہے" انکو دیکھ کر بے تابی سے انکی طرف بڑھا۔۔ تو شہریار نے ایک
۔۔۔ پل کو اسکی شکل دیکھی اور کھینچ کھینچ کر تین تھپڑ اسکے منہ پر لگائے
وہ مر گیا تو کیا ہو گا چوہدری صاحب تمہارا" وہ دھاڑا۔۔ تو سب باہر آئے اور
یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے۔۔ ولی سرخ چہرہ لیے کھڑا تھا۔۔ جبکہ شہریار کا
۔۔۔ بس نہیں چل رہا تھا اسکو جان سے مار دے
تم نے گولیاں چلائیں کیسے اسپر۔۔ بتاؤ مجھے" وہ اسکو جھنجھوڑتا چیخا۔۔۔
ہوش میں ہو تم کیا کیا ہے تم نے۔۔ جان سے مار دیں گے وہ تمہیں۔۔۔ جان
۔۔۔۔۔ سے۔۔۔ "وہ حلق کے بل دھاڑا
"۔۔۔ میں۔۔۔ مجھے لگامیری گن میں صرف زریش لینے گیا تھا
تم سکول جاتے بچے نہیں ہو چوہدری ولی۔۔۔ جو اچانک تمہارے ہاتھ سے
۔۔۔ اسکا قتل ہو گیا" شہریار نے اسکو دور دھکیلا
۔۔۔ وہ مر نہیں سکتا" ولی نے نفی کی
اچھا۔۔۔۔۔ "وہ غصیلی نظریں اسپر گاڑتا وہاں سے جانے لگا۔۔۔

شہریار کچھ کرو" پہلی بار اسنے اس سے مدد مانگی تھیں اپنی جزباتی طبعیت پر
--- آج اسنے بڑا نقصان اٹھایا تھا

اسے اندازا نہیں ہوا کہ اسکی گن میں گولیاں ہیں یہ غصے نے دماغ پر ایسے
--- پردے حائل کیے کے اسنے گولیاں چلا دیں

- اور چلانے کے بعد اسکے ہاتھ پاؤں پھولے تھے
شہریار نے اسکا ہاتھ جھٹکا

--- کہاں ہے زریش۔ "شہریار نے سوال کیا

--- وہ --- نہیں آئی " اسنے کہا۔۔۔ جاناں کا بھی خیال آیا

شباباش چوہدری ولی جس کے لیے تم نے اسکو مارنے کی کوشش کی۔۔۔ اب
وہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آئی " وہ چلایا اور وہاں موجود چیزیں غصے سے
--- پھینکتا وہاں سے چلا گیا

--- جبکہ ولی نے۔۔۔ سر تھام لیا

۔۔۔۔۔ یہ کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اس سے

ایک ماتم کا سماں تھا۔۔۔ بھائی کا خون صاف کرتے ہوئے اسکے آنسو

۔۔۔۔۔ زار و قطار بہنے لگے تھے

۔۔۔ اسکی اماں نے اسکو سمجھلنا چاہا مگر اسنے سب کو پرے دھکیل دیا

وہ سب خواتین لاونج میں ہی تھیں۔۔۔ جبکہ زریش۔۔۔ کا اگریہ کہا جاتا وہ

ایکا ایک سانس مشکل سے لے رہی تھی تو غلط نہیں تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا

--- تھا۔۔ ان شور ہنگاموں میں چاروں طرف سکوت بے رونقی چاہ گئی تھی

جیسے ہر طرف خاموشی چھا گئی۔۔ اس کے نہ ہونے سے۔۔۔ ویرانی سی چھا گئی

وہ اٹھی۔۔۔ جانناں کے نزدیک آئی۔۔۔ سادام کا خون۔۔۔ چھونا چاہا کہ

-- جاناں نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

-- سرخ آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا

--- چلی جاو یہاں سے۔۔ "وہ غصے سے پھنکاری

۔۔ زریش شدت سے پھوٹ پھوٹ کر رودی

۔۔۔ بند کرو یہ ڈرامہ۔۔۔ تم نے مارا ہے میرے بھائی کو۔۔۔ تم نے

میرے لالا تم سے کتنا پیار کرتے تھے۔۔ تمہیں آنکھوں پر بیٹھایا۔۔۔ کبھی

کسی کو معاف نہیں کیا انھوں نے آج تک میری ماں کو نہیں کیا۔۔ مگر ہر پل

تمہاری غلطیوں پر پردہ ڈال کر تمہاری طرف بڑھتے رہے اور تم انکو چھوڑ

کر اپنے بھائی کی ہوگی تو زریش بی بی اب بھی اپنے بھائی کے پاس جاؤ تم

دونوں بہن بھائیوں نے ہم دونوں کو تباہ کر دیا ہے ہم برباد ہو گئے ہیں

۔۔ اب خوش ہو اور جاؤ "وہ سسکتی دھاڑی۔۔ جبکہ غصے سے آج اسکا چہرہ

۔۔۔ سرخ ہو چکا تھا

زریش نفی کرنا چاہتی تھی اسے سمجھانا چاہتی تھی کہ نہیں ایسا نہیں ہے وہ یہ

۔۔۔ سب نہیں چاہتی تھی

مگر لفظ منہ میں ہی دم توڑ گئے

سامنے سے ہاد اور فضل خان کو دیکھ کر جاناں انکی طرف گئی۔۔ تو زریش بھی
اٹھی۔۔۔

۔۔۔ لالا سادام لالا ٹھیک ہیں نہ۔۔۔ "وہ سسکتی پوچھ رہی تھی

ابھی خطرے میں ہیں چوبیس گھنٹے میں انکا ہوش میں انا ضروری ہے" اسنے

بتایا۔۔ فضل خان اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔ جبکہ ہاد بھی وہاں سے

۔۔۔۔ دوبارہ باہر نکل گیا۔۔ جاناں صوفے پر ڈھے گئی

۔۔۔۔ سب کی پھر سے جیسے جان پر بن آئی تھی

گھر والے تو گھر والے ملازم بھی آہیں بھر رہے تھے۔۔ اسکی زندگی کے لیے

۔۔۔ دعا گو تھے

میں نہیں کہتی۔۔ جنگلی قسم کے لوگ ہیں یہاں دیکھو بہنوئی نے سالے پر

گولی چلا دی ایسا ہوتا ہے کہیں "نور نے موقع دیکھ کر۔۔ بیلا کی پھر سے برین

۔۔۔ واشنگ شروع کر دی جبکہ اس بار بیلا کا دل اسکی بات پر نہیں آیا

۔۔۔۔ وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی

دن کا سورج نکلا۔۔۔۔۔ ہر لب سادام کی زندگی کے لیے دعا گو تھا۔۔ اور
پھر شاید ایک ایک فرد کی دعا خدانے سن لی۔۔۔ وہ ہوش میں آگیا تو۔۔۔
عنایت نے سارے ہسپتال میں مٹھایاں بانٹیں۔۔ دو چار گھنٹے اندر
ابزرویشن میں رکھنے کے بعد۔۔ ڈاکٹر نے اسے پرائیویٹ روم میں شفٹ
۔۔۔ کر دیا

یہ خبر آگ کی طرح چارو جانب پھیلی تھی سب کے مرجھائے چہرے کھل
۔۔۔ اٹھے تھے

اب آپ کی طبیعت کیسی ہے مسٹر ہینڈ سم " ڈاکٹر نے ہانے مسکرا کر شرارتی انداز
میں پوچھا۔۔ سادام نے انکی طرف دیکھا۔۔ جس پر شہاب کی نظریں ٹک
۔۔ ہی گئیں تھیں

۔۔۔ فائن " وہ بھی مسکرا کر بولا

۔۔۔ بڑے پیارے انداز میں نرمی سے بولی

--- اور اسکا بی پی چیک کرنے لگی

--- سادام پر نقاہت نہ ہوتی تو شہاب۔۔ کی ضرور ٹانگ کھینچتا

-- ڈاکٹر باہر چلی گئی۔۔۔ تو اس نے شہاب کو دیکھا

ہاٹ تھی "دونوں بیک وقت بولے۔۔ اور ہنس دیے۔۔ جبکہ۔۔۔۔۔ سادام

-- آہ آہ کرنے لگا۔۔ منسنے سے اس کے سٹیجیز کھینچ رہے تھے

سالے تیرا چانس بنتا ہے تو ٹرائے مار "وہ بولا۔۔۔ تو شہاب نے سر خم کیا

--- یقین مان یار سوچا نہیں تھا اتنی پڑھی لکھی لڑکی آنکھوں کو بھائے گی

۔۔۔ وہ دانت نکال کر بولا جبکہ سادام۔۔۔ نے مسکراتے پر اکتفا کیا

-- تبھی ہاد اور فضل خان سمیت عنایت کمرے میں داخل ہوا
شکر ہے خدا کا خان اپکو اللہ نے نئی زندگی دی ہے "عنایت بے پناہ خوش دیکھ
-- رہا تھا

تم تو ایسے کہتا جیسا ہمارا بیگم ہے "سدام بولا تو عنایت خفیف سا ہوا جبکہ
-- شہاب کی ہنسی نکلی

لا لا آپ ٹھیک ہیں نہ۔ اپ نے ڈرا دیا یار سولی پر جان لٹک گئی تھی "وہ اس کے
قریب آیا۔۔ تو۔۔ سدام نے اسکا ہاتھ دبا کر اپنے ٹھیک ہونے کی تسلی دی

--- فضل خان۔۔ بھی اسکی جانب آئے اسنے ایک نگاہ دیکھا اور چہرہ موڑ لیا
-- نہ بیٹا سائیں۔۔ اتنا ظلم کرے گا۔۔ تو بڑھی ہڈیاں۔۔ کہاں جائیں گی
ہمارا خون ہے تم ہمارا جان ہے تم۔۔۔ "وہ اسکی پیشانی چومتے زرہ رنجیدہ
-- ہوئے۔۔ سدام کچھ نہیں بولا

تمہارا ہیر وئن کے لیے مار جن نکلتا ہے تو ہمارا لیے بھی نکلتا ہے نہ۔۔ کیوں
۔ بیٹا کچھ سفارش بنتا ہے "فضل خان اسے بچوں کی طرح پچکارتے شہاب کو
۔۔ بیچ میں گھسیٹ گئے

۔۔۔ اے سالے باپ ہے تیرا۔۔۔ "شہاب اسپر جھکا
لالا۔۔۔ بابا سائیں تو آپکے پکے پکے معشوق ہیں۔۔۔ کل میں نے تو ان
گناہگار آنکھوں سے پہلی بار مسجد جاتے دیکھا۔۔۔ انھیں "ہا دنے قہقہہ لگایا تو
۔۔۔ فضل خان نے گھورا۔ سادام بھی ہنس دیا
۔۔۔ اور باپ کی طرف دیکھا

جانتا ہے ہم نے تم سے۔۔۔ ایک بار ضد لگایا تھا ہمیں بنکاک جانے دے۔۔
۔۔۔ اور تم نے تھپڑ جڑ کر کہا تھا۔۔۔ خر کا بچہ بگڑنا چاہتا ہے
پہلے اسکا حساب دے گا۔۔۔ وہ کیوں کیا تم نے "سادام بولا۔۔۔ تو فضل
خان نے سر تھامہ۔۔۔ اس دن سے آج تک وہ انھیں اسی بات کا طعنہ مارتا
۔۔۔ آیا تھا۔۔۔ شاید وہ سب بھلا سکتا تھا صرف اس بات کے

اے جاناں تم گیند بن گیا ہے۔۔ ہم پر وزن پڑتا ہے "وہ بولا تو جاناں اس
سے دور ہوئی۔

۔۔۔ لالا آپ کتنے بد تمیز ہیں "وہ خفیف سی ہوئی

آپ ٹھیک ہیں نہ اپکو درد تو نہیں میں نے آپ کے لیے منتیں اٹھائیں ہیں
۔۔۔۔ "وہ اسکو بتانے لگی سادام مسکرا رہا تھا

فضل خان۔۔ ہاد شہاب عنایت۔۔۔ سب اسکے کمرے میں تھے جبکہ اسکی
ماں دروازے میں کھڑی اسکو خیریت سے دیکھ کر۔۔۔ شکرانے کے نفل
ادا کرنے چلی گئی تھی جبکہ اب اس جگہ پر زرش کھڑی تھی۔۔۔ زرا اوٹ
میں کہ کسی کی نگاہ اسپر نہ جائے مگر ایک نگاہ نہ دیکھتے ہوئے بھی محسوس کر
۔۔۔۔ چکی تھی مگر ادھر دیکھنا اب ضروری نہیں سمجھا

اچھا تو تم کیا منت اٹھایا ہے "وہ بولا۔۔۔ تو جاناں اسے اپنی منتوں کی لسٹ
۔۔۔ سنانے لگی

اور ہاں میں نے یہ بھی کہا اللہ جی میرے لالا ٹھیک ہو جائیں تو میں سلطان کو
-- کسی غریب کو دے دوں گی " اسنے پر جوش ہو کر بتایا۔۔ سادام کا منہ کھلا
--- سب کے چھت پھاڑ قہقہے ابھرے

-- ائے یہ لڑکی کیا بولتا ہے " سادام حیران تھا
تم ہمارے لیے ہمارا سلطان مطلب ہمارا گردے پر منت اٹھا چکا ہے۔۔ کمال
-- جاناں میڈم بہت سمجھدار ہے تم " وہ غصے سے اسے گھورتا بولا

لالا کیا ہو گیا اب میں نے منت اٹھائی ہے اور اللہ کی راہ میں پیاری چیز وقف
-- کرنی چاہیے " وہ اسے بھرپور چیڑا رہی تھی

لالا میں تو کہتا ہوں اس گائے کو وقف کر دیتے ہیں اب یہ بھی تو ہمیں پیاری
ہے " ہاد۔۔ مزے سے بولا۔۔ تو سادام متفق ہوا۔

لالا۔۔ آپ آپ۔۔ " جاناں سے کوئی بات نہ بن پڑی تو ایک بار سب پھر
-- ہنس دیے

اچھا پلیز لالا سلطان

کے بچے اوکے "جاناں پھر اسی ٹریک پر آئی۔۔۔

جاناں ہمارا سلطان کا ایک بچہ تو کیا اسکا بال بھی نہیں دے گا ہم تم نے اٹھایا
ہے منت تم خود کرے گا جو کرنا ہے "سادام نے ہری جھنڈی دیکھائی۔۔
زربش کی آنکھیں بھیگیں۔ وہ سب کتنے خوش باش دکھ رہے تھے اکھٹے

ویسے خان۔۔ سلطان کی بیگم تو پھر سے۔۔۔ ہے اب کیا فرق پڑتا ہے ایک
۔۔۔ بچہ ہم کسی کو دے دیں تو "عنایت جانناں کی مسکین شکل دیکھ کر بولا
عنایت ہم تمہارا ٹانگیں توڑ کر نہ دے دے۔۔۔ "سادام نے آنکھیں
۔۔۔ نکالیں۔۔۔ تو سب ہنس دیے

بھاگو اب یہاں سے سارا ہمارا سر پر سوار ہے "وہ سب کو دیکھ کر بولا۔۔۔ تو
۔۔۔ سب بری بری شکلیں بناتے۔۔۔ وہاں سے جانے لگے

۔۔۔ جانناں نے زربش کو دیکھا۔۔۔ چہرے پر سنجیدگی چاہ گئی

۔۔۔ جاؤ تم یہاں سے۔۔۔ کیا دیکھنے آگئی ہو "وہ غصے سے بولی

--- زرش --- نے نم پلکیں اٹھائیں

--- جاناں "تنبیہ کرتی آواز اپنی پشت سے سن کر جاناں نے پاؤں بٹخے
ہمارا بیوی ہے۔۔۔۔۔ یہ بات تم لوگوں کو بھولنا نہیں چاہیے "وہ سنجیدگی سے
بولی

--- ہاں اور شہاب سن کر باہر نکل گئے جبکہ عنایت بھی
مگر لالا "اسنے کچھ کہنا چاہا

--- اگر مگر کا سوال نہیں۔۔۔ "وہ ٹوک گیا۔۔۔ جاناں باہر نکل گئی
جبکہ دروازہ کھلا تھا زرش وہیں کھڑی تھی۔۔۔ سادام نے زرش کی طرف
نہیں دیکھا

زرش کا دل پھٹنے کو تھا۔۔۔ اسکے پیٹ پر پٹیاں بندھیں تھیں۔۔۔ سادام نے
۔۔۔ اٹے ہاتھ سے موبائل اٹھایا۔۔۔ اور عنایت کو ملائی کال
۔۔۔ وہ تو جیسے باہر کھڑا تھا۔۔۔ فون بند کر تا فوراً اندر آیا

کھیتوں کا سارا حساب۔۔ بتائے گا تم رات تک اور وہ ہوٹل پبلک ریزورٹ

۔۔ کر دے۔۔۔ "اسنے کہا تو عنایت نے سر ہلایا

اور ہاں۔۔ ہفتے بعد گھڑریس مقابلہ کا اعلان بھی کر دے "اسنے کہا

۔۔۔ جو حکم خان "عنایت نے کہا۔۔ اور باہر نکل گیا

زیریش نے آنسو صاف کیے۔۔۔ وہ کچھ تو بولے مگر وہ کچھ نہیں بولا۔۔ تو

زیریش کا نپتہ قدموں سے اندر آگئی۔۔۔ اور کچھ جھجھکتے ہوئے دروازہ بند

۔۔۔ کر دیا

۔۔ اسکو سادام کی کچھ دنوں پہلے کی بات یاد آئی

یہ ہوٹل ہم تمہارا لیے بنوایا ہے۔۔۔ "اور اب اسنے وہ ایک پبلک ہوٹل کر

۔۔۔ دیا تھا

۔۔۔ دکھ سے اسکی آنکھیں بھیگتی چلیں گئیں تھیں

۔۔۔ سادام ایسے ہو گیا تھا کمرے میں اور کوئی جیسے نہ ہو

۔۔۔ زرش خود سے آگے بڑھی

۔۔۔ وہ موبائل پر کوئی میسیج لکھ رہا تھا

زربش اسكے قدموں ميں بيٲھ گئي۔۔۔ اسنے انپر ايك احسان كر ديا تھا وه

-- کھلے عام سب کو ولی پر کیس کرنے سے روک چکا تھا

--- زربش کور ونا آنے لگاوه کس طرح پهنسی تھی

سادام نے کوئی ریسپونس کیے بنا۔۔۔ موبائل ایک طرف پھینکا اور کمبل میں

منہ دے کر۔۔ وہ گویا سوراہا تھا۔۔۔ زربلش وہاں سے اٹھ گئی صوفی پر بیٹھ

گئی۔۔۔۔۔

مگر انکھ سے انسو جدا نہ ہوئے دل کی بے چینی بڑھ گئی تو اس نے وضو کی نیت

سے واشر و م کار خ کیا۔۔

خالی کمرہ منہ چیرا رہا تھا۔۔ اس کے وجود کا وہ اڈیکٹ ہو چکا تھا۔۔ اس کا ہونا اس کے

لیے اطمینان سکون کا باعث تھا۔ وہ چلی گئی تھی تو دل کمرے میں لگتا ہی

نہیں تھی سادام نے اسپر حسان کر دیا تھا۔۔ کسی قسم کی کوئی کاروائی چلانے
۔۔ پر اسنے منع کر دیا تھا

اور کیسے وہ۔ اسکا احسان۔۔ برداشت کر لیتا ہاں یہ بات اسکے لیے بھی سکون
۔۔ کا باعث تھی کہ وہ زندہ تھا۔۔ اسکو کچھ ہو جاتا تو۔۔ لازمی سب بگڑ جاتا
۔۔ مگر احسان بھی ہضم نہیں ہوا تھا

اور یہ کمرہ جاناں کے بنا کمرہ نہیں لگ رہا تھا تبھی وہ جیب کی چابی اٹھا کر باہر نکلا
۔۔ تو نمل سامنے آ۔ گئی

۔۔ کہاں جا رہے ہو "اسنے سوال کیا
نمل میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا میرا راستہ چھوڑ دو "اسنے اسے پرے
۔۔ دھکیلا

۔۔ نمل اس سے پہلے اسے پکڑتی وہ باہر نکل گیا
اسکا دماغ جیسے بھنا اٹھا۔ اور اسنے یہاں سے چلنے کی بات اپنی دادی سے کی
۔۔۔

جبکہ ولی جیپ میں بیٹھا سیگریٹ پیتا دھرا دھرا گاڑی بے مقصد چلا رہا تھا

پھر روڈ کے نیچم نیچ گاڑی روک کر۔۔ وہ باہر نکلا اور۔۔ گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگا کر وہ سیاہ رات کی تنہائی اور سیگریٹ کے شعلے کو محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔ جو اسکی انگلیاں جلا چکے تھے

مجھے تم چاہیے ہوا بھی "اسنے سرخ نظروں سے ان شعلوں میں جاناں کو تلاش تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اسے احساس سا ہوا۔۔ جیسے کوئی کھیتوں میں سے گزرا ہے وہ حیران ہوا۔۔۔۔۔

سیگریٹ کو منہ میں دبایا اور آگے بڑھا۔۔ تو سادام فضل خان کے کھیتوں۔۔ کی طرف ایک ہویلہ دیکھ کر اسکا دماغ جیسے الرٹ ہوا۔۔۔۔۔ اس ہویلے نے ولی کو محسوس نہیں کیا تھا

۔۔۔۔۔ ولی نے سیگریٹ کو بھجا دیا۔۔ کہیں وہ شعلے کو دیکھ کر الرٹ نہ ہو جائے

وہ ہویلہ کچھ کر رہا تھا۔۔۔ ولی تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر سادام کے کھیتوں
۔۔۔۔ میں اتر گیا

اسنے ایک نظر مڑ کر پیچھے دیکھا۔ ہو کا عالم تھا سناٹا سکوت۔۔ اور ٹھٹھرتی
۔۔۔۔ رات

۔۔ وہ قریب جانے لگا اور پھر کچھ فاصلے پر رک گیا
دو لوگ سرگوشی نما آواز میں گفتگو کر رہے تھے۔۔ ولی انکی بات سننا چاہتا تھا
۔۔۔۔

آج نہیں۔۔ ہفتے بعد جب۔۔ گھر مقابلہ ہو تو۔۔ ان کھیتوں کو جلا دینا۔۔
اور پنچائیت میں اس بات کو قبول کر لینا کہ تمہیں چوہدری ولی نے کہا تھا کہ
سادام فضل خان کے کھیت جلا دیں "آواز جانی پہچانی تھی۔۔ اسکا دماغ پھٹنے
۔۔۔۔ کے قریب تھا آنکھیں ابل پڑیں تھیں

۔۔۔ وہ دو قدم دور ہوا

سارے معاملات فلم کی طرح اسکی آنکھوں کے سامنے چلنے لگے۔۔۔

-- لگتا ہے وہاں کوئی ہے "اچانک اسے اسے آواز آئی

-- ولی پیچھے کیطرف درخت کی اوٹ میں چھپا

کوئی نہیں ہے۔۔ جاؤ تم بس۔۔ جو کہا۔ ہے وہ کرنا۔۔ اس بار سادام بچ گیا

ہے اگلی بار یہ دونوں ایک دوسرے کو مار دیں گے۔۔۔ "وہ نفرت سے

۔۔۔ پھنکارا۔۔ ولی آہستگی سے انکے نکلتے ہی۔۔ وہاں سے نکلتا چلا گیا

۔۔۔ عجب انکشاف ہوا تھا۔۔۔ کہ وہ منہ سے لفظ ادا نہیں کر پارہا تھا

وہ گاڑی میں بیٹھا۔۔ اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔ اسے یقین تھا وہاں اب کوئی

۔۔۔ نہیں ہوگا۔۔ وہ حویلی کی جانب پلٹ گیا

اگلی صبح اسکی آنکھ کھلی اور اسنے کرویٹ لینا چاہی تو درد سے ایکدم کراہ اٹھا

۔۔۔۔۔ اور اسکی آہ سنتے ہی زریش کی آنکھ کھلی تھی

نواب جی "وہ اس تک پہنچی اور شاید کی دنوں بعد سادام نے اسکی جانب دیکھا

۔۔۔ تھا

۔۔۔ کیا وہ بھول گئی تھی وہ تو اسکے ماں باپ کا قاتل ہے

وہ کیوں اسکی تا داری میں لگی ہوئی ہے۔۔۔ کیوں کر رہی اسکی فکر

۔۔ رات بھی اسنے اسکو اپنے قریب محسوس کیا تھا

۔۔۔ مگر سادام نے تا دیر اسکی جانب نہیں دیکھا

۔۔۔ نگاہ پھیر لی

آپ کو درد ہو رہا ہے "زیر لیش اسکی بے رخی پر آنسو پیتی پھر سے بولی۔۔۔

جبکہ دوسری طرف جواب دیے بنا۔۔۔ کروٹ لے لی۔۔۔

اور وہ نگاہیں بند کرتا۔۔۔ کہ اسکی سسکیوں کی آواز کانوں میں پڑی

۔۔۔۔

آپ مجھ پر غصہ کر لیں مگر اس طرح مت کریں۔۔۔ میں۔۔۔ میں بہت

شرمندہ ہوں میں نہیں جانتی تھی لالایہ کرنے آئیں ہیں "وہ اسکے مضبوط

۔۔۔ بازو پر اپنا نازک سر دھاتھ رکھ کر بولی

کیوں کیا تمہیں یقین ہو گیا ہے۔۔۔ تمہارا ماں باپ کو ہم نے نہیں مارا۔۔۔

۔۔۔ جو ہماری پرواہ ہو رہی ہے "بند آنکھوں سے سوال کیا گیا

"یہ شاید اب ایسا نہ لگتا ہو

۔۔۔۔۔ زریش کے رونے میں مزید اضافہ ہو گیا

۔۔۔ جبکہ سادام نے اکتا کر موبائل اٹھایا

ہاں عنایت۔۔۔ کمرے میں او"اسنے کہا اور صرف دو منٹ بعد دروازے پر

۔۔۔۔۔ ہونے والی دستک پر زریش خود ہی پیچھے ہٹی اور صوفے پر بیٹھ گئی

عنایت اندر آیا۔۔۔۔۔

۔۔۔ کیسی طبعیت ہے خان"وہ مو آدب سا پوچھ رہا تھا

ہمیں کوئی دوائی دے۔۔۔ درد ہو رہا ہے۔۔۔"وہ نیچلے ہونٹ کو دانتوں

۔۔۔ میں بے دردی سے بھینچتا ضبط کرتا بولا

زریش نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔ یہ بات وہ اسے بھی تو بتا سکتا تھا کہ سکتا تھا

۔۔۔ وہ دل و جان سے اسکی مدد کرتی

۔۔۔ دل و جان سے"اچانک ہی وہ اپنے خیال پر رک گئی

یہ تو وہ شخص تھا جس نے اسکے ماں باپ کو جلا دیا۔۔۔ کتنی بے دردی سے

ایسا۔ بھی تو ہو سکتا ہے جیسا وہ کہہ رہا ہو وہی سچ ہو "آج مہینے گزر جانے کے

۔۔۔ بعد اسے یہ خیال آیا تو دل ڈوب سا گیا

وہ جو کبھی اپنی بات کی صفائی نہ دے۔۔۔ وہ ہزار ہا بار اسکے سامنے اس بات کی

۔۔۔ ہی صفائی دیتا رہا تھا

اور پھر پنچائیت میں اگر وہ گواہی نہ دیتی تو اسکے خلاف ثبوت تو کوئی نہیں تھا

۔۔۔۔۔ جیسے ورک پلٹتے گئے اور اسے۔۔۔۔۔ اپنے عمل کا پشٹا و اسہ ہونے لگا

اسنے چور نظروں سے سادام کو دیکھا۔۔۔ عنایت اسکی اٹھنے میں مدد کر رہا تھا

۔۔۔۔۔ شاید وہ فریش ہونا چاہتا تھا

وہ جلدی سے اٹھی اور الماری کھول کر اسکا سیاہ لباس نکالا۔۔۔ گرے چادر

۔۔۔۔۔ نکالی

۔۔۔ اس کے کفلنگز ڈھونڈے اس نے یہ کام سادام کے نکلنے سے پہلے ہی کر لیا

۔۔۔ عنایت بھلے پشت پھیرے کھڑا تھا

۔۔۔ مگر اس کی حرکات دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ سادام نے عنایت سے کپڑے مانگے

تو عنایت الماری کی طرف بڑھتا۔۔۔۔ کہ زریش نے اسے بے حد مدھم

۔۔۔ آواز میں پکارا

۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کپڑے میں۔۔۔ نے نکال دیے ہیں "اس نے کہا

۔۔۔ خان نہیں پہنے گے "عنایت نے اسے یاد دلایا

آپ مت بتائیے گا میں نے نکالیں ہیں "زریش سر جھکا گئی۔۔۔ اپنی غلطیوں

کا احساس شدید ہوا وہ جلد باز نہیں تھی مگر اگر یہ وہی انسان ہوا تو۔۔۔ وہ

۔۔۔ بری طرح پھنس چکی تھی

عنایت نے سارا سامان اٹھا کر سادام کو دیا۔۔۔ اور دس منٹ میں وہ خود ہی

فریش سا باہر نکلا۔۔۔

تم باہر انتظار کرے اور ہمارا والدہ سے ناشتے کا کہے "اسنے حکم دیا تو عنایت
-- سر ہلاتا نکل گیا

وہ صرف کھانا ہی اپنی ماں کے ہاتھ کا۔۔ کھاتا تھا اسکے علاوہ اسے پتہ نہیں تھا
-- کہ اسکی ماں کا بھی وجود موجود ہے۔۔۔ جو اس سے بات کرنے کو بے
--- چین ہے

--- عنایت کے نکلتے ہی۔۔۔ سادام ڈریسنگ کے سامنے بڑھا
زربیش بھی وہیں آگئی۔۔ دونوں کا عکس۔۔ آئینے میں ابھرا۔۔۔ اگر حالات
اور سے ہوتے۔۔ تو اسے یقین تھا وہ یہاں ایسے اس حوالے میں اس شخص کی
بے رخی میں نہ کھڑی ہوتی۔۔۔

سدام نے بال بنائے۔۔ اور خود پر پر فیوم چھڑکا۔۔۔
شال شانوں پر ڈالتے ہوئے اسکو کافی دقت ہوئی مگر زربیش کی مدد لیے بنا ہی
-- اسنے شال شانوں پر پھیلائی اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا
-- اسکے زخم ٹھیک نہیں تھے۔۔۔ وہ کیوں جا رہا تھا

آپکی طبعیت نہیں ٹھیک اپکو آرام کی ضرورت ہے "زریش نے آنکھوں کی
--- نمی کو حلق میں اتارا

--- سادام کے قدم رکے

تمکو یقین ہو گیا ہم نے تمہارا ماں باپ کو نہیں مارا "وہی سوال وہی انداز وہی
ایک بات --- زریش پھوٹ پھوٹ کر رودی جبکہ سادام باہر نکل گیا

اسے نہیں سمجھ رہا تھا کیا کرے یقین کرے --- اسکا دل و دماغ بس اسی
بات کی گواہی کر رہا تھا جبکہ کہیں دور سے ایک خدشہ ہوتا وہ کتنا جزباتی تھی
وہ یہ کر سکتا تھا۔ اور اسنے انکے گاؤں کے لوگوں پر گولیاں بھی تو چلائیں
--- تھیں

--- وہ وہیں سسکتی رہی

سادام نیچے آیا۔۔ اسکا باپ ٹیبل پر سربراہی کرسی پر بیٹھا تھا۔۔ اسکے بہن
۔۔۔ بھائی دوست اس ٹیبل پر موجود تھے

اسکی ماں۔۔۔ جسے برسوں گزر گئے اسنے آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا اسکی
کرسی کے پاس۔۔۔ پر جوش سی کھانا سرو کرنے کھڑی تھی۔۔۔ اسکو زرا سی
۔۔۔ عنایت نے بیٹھنے میں مدد کی

ہم کو نہیں پتہ تھا گولیاں ہمیں لگے گاسیدھا تم ہو گا " اسنے سب پر جتایا تو
۔۔۔ ٹیبل پر زعفران سا گھل گیا سب کی ہنسی میں زندگی تھی

۔۔۔ لالا اب کیسا محسوس کر رہے ہیں " جاناں نے پوچھا تو اسنے سر ہلایا
۔۔۔ درد تو ہے۔۔۔۔۔ ہوتا رہے گا " اسکی بات میں معنی خیزی سی تھی
۔۔۔ سب اس بات کا مفہوم سمجھتے تھے

۔۔۔ اگر بہتر محسوس نہیں کر رہے تو ڈاکٹر کو بلاؤ " شہاب نے سوال کیا
سادام کو ہنسی آئی۔ اور اسنے عنایت کو اشارہ کیا۔۔۔ عنایت نے اسکے آگے نا
چاہتے ہوئے بھی سیگریٹ کا ڈبہ پٹھا۔

جس میں سے سیگریٹ نکال کر اسنے جلائی اور لبوں میں دبا کر دھواں
-- چھوڑنے لگا

اسکی ماں اسکیچاہتاے بلکل ساتھ کھڑی تھی۔۔۔ وہ ناشتہ سرو کر رہی تھی

نہیں شہاب باؤ۔۔۔ آج تم ہمارا سلطان کا خدمت کرے گا۔۔۔ اسکو
نہلائے گا۔۔۔ ہم ہے۔۔۔ بس اب وہ کسی کام دھندے کو لگے۔۔۔ فارغ بیٹھا
۔۔۔ بیٹھانچے کرتا ہے۔۔۔ "وہ نفی میں سر ہلاتا سب کو ہنسنے پر مجبور کر گیا
جبکہ سادام کو محسوس ہوا۔۔۔ اسکے لبوں سے کسی نے سیگریٹ نکال لی ہو۔۔۔
۔۔۔ اسنے چونک کر اپنی ماں کی طرف دیکھا

تم۔۔۔ تمھاری طبیعت نہیں ٹھیک ہو سکے تو کچھ دن اسکو مت پینا "بر سو بعد
۔۔۔ بذات خود انھوں نے اسکو مخاطب کیا تھا

۔۔۔ سب حیرانگی سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے

۔۔۔ فضل خان نے چیچ پلیٹوں پر پٹنی

۔۔۔ تمہارا ہمت کیسا ہوا ہمارا بیٹے سے بات کرنے کا "وہ چنچے
تم یہاں سے دفع ہو بد کردار عورت۔۔۔ اب سالوں بعد تمہارا امتنانے
۔۔۔ جوش مارا ہے "وہ بے قابو سے ہونے لگے جبکہ انکی آنکھیں بھیگیں

ب

۔۔۔ بیٹا ہے میرا۔۔۔ میری پہلی اولاد ہے۔۔۔ میں پیار کرتی ہوں اس
۔۔۔ سے "وہ روتی ہوئیں انھیں بتانے لگی

شاید یہ زیادہ ہو گیا تھا فضل خان کا میٹر شاٹ ہو اوہ اس تک پہنچتے۔۔۔
۔۔۔ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھاتے کہ ہادنے ہاتھ تھام لیا

بابا سائیں۔۔۔ یہ مورے اور لالا۔ کامسلہ ہے "اسنے جتایا جبکہ سادام۔۔۔ نے
سیگریٹ کو ایک پلیٹ میں مسل دیا اور بنا کچھ کہے ناشتہ شروع کر دیا یہ منظر
بھی سب کے لیے حیرت انگیز تھا۔۔۔ وہ سیگریٹ ناشتے سے پہلے لازمی پیتا تھا
۔۔۔ مگر آج اسنے اس عورت کے کہنے پر نہیں پی

۔۔۔ فضل خان نے غصے سے بیٹے کو دیکھا

ہاں وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ سیگریٹ پیے۔۔ مگر اس عورت کی طرف مائل
۔۔ ہو یہ تو کبھی نہیں

بیٹھ جاؤ سائیں۔۔۔ "سدام نے باپ کو اشارہ کیا۔۔۔ مگر وہ وہاں سے اٹھ کر
۔۔۔ باہر نکل گئے

۔۔۔ تمکو اسکور وکنا نہیں چاہیے تھا ہاد سائیں "سدام نے کہا

۔۔۔ تو کیا وہ مورے پر ہاتھ اٹھاتے۔۔۔ ٹھیک تھا "ہاد کو غصہ آیا

وہ ہمارا سامنے ایسا بھی نہیں کرتا۔۔۔ اب انا کا کیا بنے گا "سدام ہنسا۔۔۔

۔۔۔ شہاب کو بھی ہنسی آئی۔۔۔ جبکہ ہاد بھی بات سمجھتا

۔۔۔ ہنسی دبا گیا

جاناں نے اپنی ماں کی طرف دیکھا وہ نم آنکھوں سے سدام کی جانب دیکھ رہی
۔۔۔ تھی

۔۔۔ مورے آپ لالا سے بات کرنا چاہتی ہیں "جاناں نے سوال کیا

تم۔۔۔ تم ٹھیک ہو بیٹا" انھوں نے اپنے آنسو روکتے ہوئے سوال کیا۔۔۔ اور

۔۔ انکاہر سوال سادام کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا

۔۔۔ سب سانس روکے اسکے کھانے سے رکے ہاتھ دیکھ رہے تھے

۔۔۔ وہ سامنے نہ جانے کس کو گھور رہا تھا

جبرے بھینچ گئے تھے۔۔۔ لقمہ وہیں چھوڑا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھا۔

۔۔۔ تکلیف سے اسکی آہ نکلی مگر وہ بنا رو کے۔۔۔ باہر نکلا

عنایت بھاگ کر اسکے پیچھے ہوا۔۔۔ شہاب بھی ناشتہ چھوڑ کر پیچھے گیا جبکہ

وہ بے بسی سے رو دیں۔۔۔ جاننا اور ہادنے افسوس سے انکیطرف دیکھا

— — — —

آج جیسے ملازموں کی پریڈ لگ گئی تھی۔۔ ہر ملازم ناک کی سیدھ میں کام کر

رہا تھا۔۔۔ سادام فضل خان۔۔۔ آج ڈیرے میں نہیں تھا۔۔۔ وہ اصبیل

میں کھڑا۔۔ سلطان کو پیار کر رہا تھا یہ حقیقت تھی اسکے سینے میں تکلیف ہو

رہی تھی مگر یہ ان سے کم تھی جو اسے اس کمرے اور اس گھر میں مل رہی
--- تھی

-- تم جیتے گا سلطان "وہ گویا حکم دینے لگا تو سلطان ہنہنایا
ہم جانتا ہے تم کو یہ عورت زنگ لگا چکا ہے تبھی ہم تمکو اس سے الگ کرتا
ہے۔۔۔ تم جیتے گا تبھی اپنا عاشق کے پاس آئے گا "وہ دھمکاتا ہوا۔۔ باہر
--- نکلا جبکہ عنایت سلطان کو کھینچ کر باہر لے آیا

-- کیا شہاب باؤ تم ریس لگائے گا۔۔ "اسنے گا گلز لگاتے ہوئے سوال کیا

نہیں بھئی۔۔۔ اور تیرا دماغ تو نہیں خراب تیرے سینے پر تین تمنغے

--- سچے ہیں میرے بھائی۔۔ سلطان کی سواری پھر کبھی

ناشتہ بھی نہیں کیا کچھ کھاپی لے "وہ بولا۔۔۔ تبھی ملازم نے چوہدری ولی

--- کے آنے کی اطلاع دی

--- تو سادام نے مڑ کر ایک نظر ملازم کو دیکھا

عنایت نے بندوق لوڈ کی۔۔ اور غصے سے آگے بڑھا ولی کو وہ مار دینا چاہتا تھا

۔۔۔۔۔ شہاب نے بھی دانت بھینچے

جبکہ تبھی ولی اندر داخل ہوا۔۔ حولیہ بھلے صاف تھا۔۔ مگر آنکھوں سے لگتا

۔۔ تھا وہ راتوں کو سویا نہیں

۔۔ سادام سلطان کے سر پر ہاتھ پھیرتا رہا

عنایت نے اسپر بندوق تانی۔۔۔

۔۔۔۔۔ اگر تم خان تک پہنچے تو آخری سانس لوگے آج

عنایت بادشاہ۔۔۔۔۔ جاناں کو بہن نہیں مانتا کیا "پشت پھیرے ہی سوال کر

۔۔ رہا تھا عنایت بات سمجھتے ہوئے تلملا کر بندوق ہٹا گیا

۔۔ چوہدری ولی بھی کروفر سے کھڑا تھا

تو تم اس سے بات کرو گے۔۔ نہ جانے اب کیا کرنے آیا ہے "شہاب نے

۔۔۔ غصے سے کہا

جبکہ ہاد نے ولی کو دیکھا۔۔ تو وہ اس تک پہنچتا۔۔ کہ سادام نے روک دیا

۔۔ تم سب غائب ہو "اسنے ولی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے حکم دیا

"نہیں خان۔۔۔ میں اپکو چھوڑ کر نہیں

عنایت کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی۔۔۔ سادام نے اسکی جانب ایسی

نظروں سے دیکھا۔ کہ وہ پاؤں پٹخ کر باہر نکل گیا۔۔ شہاب اور ہاد کو بھی

۔۔۔ وہاں سے نکلنا پڑا

کوئی سب کچھ جیت کر ہارتا ہے۔۔ تمہارا جیسا۔۔۔ اور کوئی ہار کر بھی بادشاہ

۔۔۔ کہلاتا ہے ہمارا جیسا

ہمارا دہلیز پر تم بڑا انامار کر آیا ہے۔۔ تمہارا انگ انگ جیتا ہے "وہ ہنسا۔۔۔

۔۔ تو ولی نے خونخوار نظروں سے اسکی طرف دیکھا

تم زندہ کیسے بچے اصل بات سوچنے کی یہ ہے "اسنے تیوری چڑھا کر پوچھا

بس تمھارا بہن کا محبت کھینچ لایا" اسنے سیکریٹ لبوں میں رکھی۔۔ اور
اسکی طرف ڈبہ اچھالا۔۔ ولی نے ڈبہ کچج کیا۔۔ اور سیکریٹ خود بھی سلگالی

مجھے لگتا ہے تم جانتے ہو میں یہاں کیوں آیا ہوں" ولی نے دھواں فضا میں
۔۔ چھوڑتے ہوئے کہا

۔۔ ام ام "سدام نے سیکریٹ باہر نکالی
نہیں کچھ خاص نہیں پتہ بتاؤ کیوں آئے ہو۔۔۔" وہ جان بوجھ کر اسکو تپاتا
۔۔۔ بولا

۔۔۔ ولی نے دانت بھینچے سدام کی مسکراہٹ گھیری ہوئی
میں جان گیا ہوں۔۔۔ زریش کے ماں باپ کو کس نے مارا ہے" ولی نے کہا تو
۔۔۔ سدام نے اسکی طرف دیکھا

آنکھوں میں چندیل کے لیے حیرت ابھری اور پھر وہ اس سے لاپرواہ سا ہو
۔۔۔ کر سلطان کو دیکھنے لگا

کیا تم نہیں جانتا چاہو گے "ولی اسکے نزدیک آیا اب دونوں ہی کی نگاہ سلطان
--- پر تھی

نہیں۔۔۔ جانی ہوئی چیز دوبارہ جاننے کا شوق نہیں رکھتا "پہلی بار وہ ایک
دوسرے سے سیدھی طرح بات کر رہے تھے مگر اکڑ دونوں کے مابین اب
--- بھی موجود تھی

حیران ہونے کی بارہا ولی کی تھی اسنے جھٹکا کہا کر سادام کی صورت دیکھی
--- جس کا دھیان ولی پر تو بالکل نہیں تھا
--- تم جانتے ہو "اسکی آواز بلند ہوئی

--- سادام نے سر ہلایا

۔۔ تو تم نے اس حرام خود کی گردن کیوں نہیں دبائی "وہ چلایا
جانتے ہو ہم دونوں میں فرق کیا ہے "سادام نے اسکی طرف دیکھا جو غصے سے
--- بھڑک رہا تھا

تمہارا اوپری منزل خالی ہے۔۔۔ اور ہمارا وہی بھرا ہوا ہے بس "سادام نے
۔۔۔ کہا تو ولی نے اسکی جانب۔۔۔ ضبط سے دیکھا


ہاں جس مرد کو عورت کا زنگ لگ جائے اسکے دماغ کی اوپری منزل کبھی
نہیں بھرتی "ولی نے بھی چوٹ کی۔۔۔ وہ کہاں پیچھے رہ سکتا تھا مگر وہ اب بھی
۔۔۔ حیران تھا آخر جان کر بھی سادام نے اب تک ایکشن کیوں نہیں لیا
۔۔۔ یہی بات ہے تم بللا اپنے بارے میں صحیح سوچتا ہے "سادام مڑا
بکواس بند کرو "ولی غصے سے چیخا۔۔۔ اسکی بات کا مفہوم ولی کے بچے کی طرف
تھا۔۔۔

۔۔۔ بکواس سننے تو تم خود آیا ہے "سادام نے شانے اچکائے
۔۔۔۔۔ تمہارے منہ لگنا ہی غلط تھا "ولی کو اپنے فیصلے پر افسوس ہوا
گھڑ ریس لگائے گا۔۔۔ "سادام نے گا گلز ہٹا کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔ جیسے
۔۔۔ آنکھوں سے وہ اسے کچھ بتا رہا ہو

نہیں یہاں سارے گھوڑے تمہارے ہیں" ولی نے نفی کی سیگریٹ زمین
--- میں پھینک کر مسل دی

تم صرف ہارنے سے ڈرتا ہے وہ بھی ہم سے۔۔۔ لو سلطان کا سواری کرو
--- "سادام نے اسکی طرف سلطان کی باگ کی جسے ولی نے تھام لیا آنکھوں
--- میں دونوں کے چیلنج تھا

تم زخمی وہ بھولومت "ولی طنزیہ مسکرایا اور ایک جست میں ہی سلطان پر
--- سوار ہوا

--- سادام ہنسا۔۔ دوسرے گھوڑے پر سوار ہوا
زخمی شیر زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔۔۔ کبھی سنا نہیں کیا تم نے "وہ گھوڑے
--- کی لگائیں کھینچتا۔۔۔ آگے بھگالے گیا۔۔ جبکہ سلطان بھی بھاگا 
ہوا کی دوش پر دونوں سوار تھے۔۔۔ ایک دوسرے کو ہرا دینے کا جنون
--- گھوڑے ہی ٹاپ میں ہی محسوس ہو گیا تھا

نوابوں کے گاؤں کے لوگ دانتوں تلے انگلیاں دبا گئے۔۔ یہ منظر دیکھ کر
۔۔ جب کوئی اور بھی تھا جس نے حیرت سے یہ نظارہ دیکھا۔۔۔ ہاد عنایت
شہاب بھی دھول اڑاتے گھوڑے اور ان پر سوار دوسرے پھیروں کو دیکھ
۔۔ رہے تھے

گاؤں میں آگ کی طرح یہ خبر پھیلی۔۔ چوہدریوں اور نوابوں میں حیرت
انگیز مقابلہ تھا۔۔۔ سب جیسے دونوں کے راستوں سے ہٹ چکے تھے

۔۔۔ حویلی والے خود ڈیرے کی طرف اگئے تھے

جبکہ جاناں اور زرش بھی حیرانگی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگی مگر جاناں
نے تا دیر نہیں دیکھا۔۔۔ اسنے زرش کو اگنور کیا۔ اور اپنے کام میں لگ گئی

بھائی کم بے رخی دیکھا رہا تھا جو بہن نے بھی دیکھا دی اسکی آنکھیں بھیگی اور
وہ کمرے میں دوبارہ بند ہو گئی ایک لقمہ بھی اب تک منہ میں نہیں رکھا تھا
--- اسنے --- اور شاید آگے بھی نہیں رکھنا تھا

چوہدریوں کے گاؤں کی سرحد پر سادام کا گھوڑا رکا۔۔۔ اور گھوڑا جیت کی
خوشی میں ہنہنایا۔۔۔ جبکہ سادام نے جتنی نظروں سے اسکی طرف دیکھا

--- ولی خاموشی سے۔۔ اسکی جانب دیکھ رہا تھا
--- اور پھر اچانک دونوں ہنس دیے
--- ہاں وہاں جو لوگ کھڑے تھے انھیں اٹیک انا یقینی تھا
--- سادام گھوڑے سے اترا۔۔۔ ولی بھی اترا
--- اور اچانک دونوں ایک دوسرے کے بغلگیر ہوئے

-- ہم اپنے دشمن سے کبھی یاری نہیں لگاتا "سدام پھنکارا
تو تمہیں اتنا سپنا کیوں آیا کہ میں اپنے باپ کے قاتلوں سے ہاتھ ملاؤ گا
---- "ولی بولا۔۔ تو سدام مسکراتے ہوئے اس سے دور ہوا
اگر وہ زندہ بچا تو تمہیں پھر گولیوں سے بھون دوں گا "مسکراتے ہوئے وہ
--- سدام کی آنکھوں میں دیکھتا بولا
" اس کے ساتھ اس بار تمہارا بھی کام تمام نہ کر دے
--- بہن کا نقصان کرو گے "ولی نے شانے اچکائے
"سیم ٹویو

--- اس نے کہا۔۔ اور ولی نے صادق کو اشارہ کیا
--- دونوں نے آخری بار ایک دوسرے کو دیکھا
اور ولی وہاں سے چلا گیا۔۔ جبکہ سدام نے سلطان کی طرف گھور کر دیکھا

تم واقعی کسی کام کا نہیں رہا۔۔۔ اسکو اسکی محبوبہ سے اتنا دور کروک انسان کا
بچہ بن جائے "وہ کہتا جیپ میں بیٹھا اسکا سینا بری طرح دکھ رہا تھا

ایسا ممکن ہی نہیں یہ دونوں ایک دوسرے سے ہاتھ ملا لیں "وہ چیزیں پھینکتا
--- غصے سے چلایا

مالک مگر یہ منظر سارے گاؤں نے دیکھا ہے "اسکا ملازم بولا۔۔۔ جانتا ہوں
---- جانتا ہوں

مگر میں وہی کروں گا جس سے سادام فضل خان بدنام ہو جائے۔۔۔۔ "وہ
---- پھنکارا

کھیت سادام کے نہیں ولی کے جلا دو۔۔۔ مگر یہ کام۔۔۔ اس طرح ہو کے
اس بار ثبوت نہ ملے اور یہ ایک دوسرے کے گریبان پکڑ لیں۔ نہ ہی کوئی
--- گواہ ہو "وہ بولا

جی سرکار جو حکم "ملازم نے کہا۔۔۔ اور باہر نکل گیا

تم زیادہ دنوں کے مہمان نہیں ہو۔۔۔ سادام فضل خان۔۔۔ بس چند دن
۔۔۔ چوہدری ولی ہی تمہیں جان سے مارے گا" وہ مسکرایا۔۔۔ اور آئینے کے
۔۔۔ سامنے جا کھڑا ہوا

۔۔۔ ایک عکس سا ابھرا تھا۔۔۔ شناخت ایسی۔۔۔ کے بچپن سے۔۔۔ ساتھ تھے
مگر دوسرے میں حسد اور جلن۔۔۔۔۔ نے بربادی مچا دی۔۔۔ جبکہ سادام
۔۔۔ فضل خان جانتا ہی کب تھا یہ سب

دولت کے نشے۔۔۔ اور حاکمیت۔۔۔ اور اختیار۔۔۔ ایک کا دوسرے کو گھٹن
۔۔۔ حسد اور جلن سے روز سلگا رہا تھا

نواب فیروز خان تمہیں برباد کر دے گا" آئینے کے سامنے مونچھوں کو تاؤ
۔۔۔۔۔ دیتا

۔۔۔ وہ ہنسا اور ہنستا چلا گیا

اور ہاں۔۔۔ وہ تمہاری چھکریا۔۔۔ بھی میری ہوگی" وہ جیسے سادام کو جیتا رہا
۔۔۔۔۔ تھا

عنایت سادام کو کمرے میں لایا۔۔۔ تو سادام کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا
۔۔۔ تم پین کلر دے گا ہمیں "وہ دھاڑا۔ عنایت نے لب بھینچے
شہاب نے دوائی کھول کر اسکے آگے کی۔۔۔ ہاد بھی وہیں کھڑا۔۔۔ تھا

۔۔۔ کیا ضرورت تھی لالا اس منافق سے ہاتھ ملانے کی "ہاد تپ کر بولا
سادام نے جواب نہیں دیا جبکہ زریش اس ہڑبونگ پر ایکدم اٹھی تھی
۔۔۔ پورے دن سے کچھ نہ کھانے پر وہ اس وقت نقاہت کا شکار تھی
یہ آدمی پاگل ہو چکا۔۔۔ ہے مجھ سے سرٹیفکیٹ لے لو "شہاب بھی بولا
۔۔۔ جبکہ سادام نے دونوں کی طرف دیکھا اس وقت اس کا کسی بات کو موڈ
نہیں تھا۔۔۔ اسنے منہ پر کمبل تان کر ان سب کو دفع ہو جانے کا سگنل دیا تھا

وہ تینوں باہر نکلے تو۔۔۔ زریش نے اسکی طرف دیکھا جس کا چہرہ سفید کمبل سے

۔۔۔۔ چھپا ہوا تھا

۔۔۔ اسنے دروازہ بند کیا

۔۔۔ تبھی جاناں نے دروازہ بجا دیا

زریش کھول کر ایک طرف ہو گئی۔۔۔ جاناں نے ایک نظر اسکی طرف دیکھا

۔۔۔

۔۔۔ اور اپنے بھائی کی جانب بڑھی

لا لا ٹھیک ہیں۔۔۔ اس آدمی نے پھر سے اپکو تکلیف دی ہے "وہ سرخ

۔۔۔ نظروں سے بھائی کو دیکھنے لگی

نہیں۔۔۔۔۔ وہ ہمکو تکلیف دے گا۔۔۔ ہم اسکے حلق میں ہاتھ ڈال کر کلیجہ

نکال لے گا "سر سراتے لہجے میں بولا کہ جاناں کے بھی رنگ فق ہوئے

۔۔۔

سادام نے غور سے اسکی صورت دیکھی۔۔ معملہ تو یہاں بھی سنگین تھا۔۔ وہ
۔۔ مسکرایا

۔۔ جاؤ جاناں ہمکو آرام کرنا ہے "اسنے اسکے سر پر ہاتھ رکھا
۔۔۔ جاناں سمجھ نہیں سکی۔۔ ایکدم اسکی بات پر اسکا دل کیوں بیٹھا تھا
۔۔ وہ وہاں سے اٹھی۔۔۔ اور باہر نکل گئی
زربیش کچھ دیر۔۔ یوں ہی دروازے کو کھولے کھڑی رہی۔۔۔ جبکہ۔۔۔ پھر
۔۔۔ اسنے۔۔۔ دروازہ احتیاط سے بند کیا
۔۔۔ اور۔۔۔ سادام کی طرف دیکھا
وہ آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔۔ شاداب چمکتا چہرہ۔۔ تکلیف سے سرخ ہو رہا تھا
۔۔۔

۔۔۔ وہ اسکے نزدیک گئی۔۔۔ مگر کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہوئی

تم کھانا نہ کھا کر۔۔۔ کون سا احتجاج پر ہے لڑکی۔۔۔ "سادام کی سخت آواز
۔۔۔ پر زرش کا دل جیسے پہلی روز کی طرح دھڑک اٹھا
آپ۔۔۔ آپ نہیں بول رہے مجھ سے "وہ رودی۔۔۔ اس وقت معصومیت
۔۔۔ کے جیسے سارے ریکارڈ توڑ دیے تھے
۔۔۔ تم اپنے بھائی کے گھر چلا جائے۔۔۔ "سادام نے الگ ہی بات کی
۔۔۔ ک۔۔۔ کیوں "زرش نے پوچھا
۔۔۔ سادام نے اس کی طرف دیکھا
کیوں کے ہم تمہارا شکل نہیں دیکھنا چاہتا "اسنے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ جبکہ
۔۔۔ زرش ایک بار پھر سر جھکا گئی۔۔۔ سسکنے لگی
اور روتا ہوا ہمیں سخت زہر لگتا ہے۔۔۔ نکلتا ہے ایک منٹ میں ہمارے
۔۔۔ کمرے سے یہ پھینک دے تمکو باہر " وہ آنکھیں نکالتا بولا
زرش وہیں بیٹھی روتی رہی جبکہ سادام نے اسکو ہاتھ بڑھا کر اپنی طرف کھینچا
۔۔۔

تمہارا جیسا بھی کوئی نہیں ہو گا قتل کرتا ہے پھر رونے بیٹھ جاتا ہے " اس کے
مر جھائے ہوئے چہرے کا بے چینی سے طواف کرتی نظروں سے وہ اس کی
--- جانب دیکھ کر بولا

ز ریش کی نگاہیں اس کے سینے پر موجود چوٹ پر تھیں --- جبکہ ٹپ ٹپ آنسو
بھی سفید پٹی پر گیر رہے تھے اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ ---
-- کچھ کرے مگر یہ لڑکی اسے اکسار ہی تھی

م۔۔ میں نے قتل نہیں کیا " ز ریش نے اس کی جانب دیکھا اور پھر نظریں جھکا
لیں۔

تو یہ گولیاں تمہارا اما مار گیا ہے۔ء

--- وہ اس کے بال کھینچتا پھنکارا "

ز ریش نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

یہ میں نے نہیں لالانے ماری ہیں۔۔۔" اسنے دور ہونا چاہا سادام نے بھی آزاد
۔۔۔۔۔ کر دیا

وہ چھپھوندر لالا کس کا ہے" اسنے سوال کیا آنکھوں میں چیلنج تھا لوجیت کر
دیکھا مجھے۔

۔۔۔ زریش کو اور رونا آیا

ہاں سارا قصور میرا ہے" اچانک ہی وہ غصے سے بھڑکی۔۔۔ سادام نے اسکا
۔۔۔ گریبان پکڑ کر دوبارہ کھینچ لیا

اپنا منہ ہمارا سامنے کھولنے سے پہلے اب ہزار بار سوچے گا سمجھا۔۔۔ اب تم
کوئی ہمارا محبوبہ نہیں جس کو سر پر لے لے کر گھومے گا صرف بیوی ہے۔
۔۔۔ اسکا بھی ہمکو دلی افسوس ہے۔۔۔ کہ تم ہی ملا تھا ہمیں باسی پرانا" وہ اسکو
۔۔۔ دیکھ کر غرایا۔۔۔ زریش نے اسکی طرف حیرت سے دیکھا

چھوڑیں آپ مجھے۔۔۔" اسنے اپنا آپ چھڑوانا چاہا کچھ احساس اسکے سینوں
۔۔۔ کے زخموں کا بھی ہوا۔۔۔ جس پر وہ پڑی تھی

کیوں چھوڑے تمہیں۔۔۔۔۔ تمہیں جب تک جان سے نہیں مارے گا۔۔
ہم سکون میں نہیں آئے گا "وہ اسکو اپنے مقابل پھینکتا۔۔ اس کے اوپر جھکا

۔۔۔ زرش کا دل بری طرح دھڑکا

س۔۔۔ نواب جی "اسنے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسکو۔۔ روکنا چاہا۔۔ مگر
۔۔۔ سادام نے پرواہ کیے بنا۔۔ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے قبضے میں لیا۔۔
۔۔۔ اور اسپر جھکا

۔۔۔۔۔ اس کے عمل کی شدت زرش کا سانس روک گئی

۔۔ جبکہ سادام فضل خان کا دل بھرنے میں ہی نہیں آ رہا تھا

لمہے روانگی سے سرک رہے تھے کمرے کی معنی خیزی میں۔۔۔ صرف زرش
کے دل کی بے ہنگم دھڑکنوں کا شور تھا۔۔۔ اور اچانک وہ اس سے دور ہوا
۔۔۔ تو خود بھی بمشکل سانس لے پایا جبکہ زرش کھانسنے لگی تھی کھانا نہ

کھانے کی وجہ سے نقاہت مزید بڑھ گئی تھی وہ اسے۔۔۔ مندی مندی
۔۔ نظروں سے دیکھنے لگی

۔۔۔ جس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ۔۔ اسکو۔ کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہے
۔۔۔۔ مگر ضد انا اور اسے زیر کر دینے کے آگے تکلیف کی کیا اوقات تھی
زربیش کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسنے دوبارہ اسے کھینچا۔۔۔ زربیش نے
۔۔ اسکا چہرہ چھونا چاہا۔۔ جبکہ سادام نے سختی سے ہاتھ جھٹک دیا
ایسا مت کریں "مدھم آواز میں التجا کی۔۔ فکر صرف اسکی تھی جو اسکی اور
۔۔۔ اپنی جان ایک کر دینا چاہتا۔ تھا

کیوں۔۔۔۔ بیوی کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔۔ تمہیں ہمارا محبوبہ بننا قبول
"کسی دن تھا ہی نہیں۔۔ ایکجلی تم اسی لائق تھا

اسکے بالوں سے کھینچ کر چہرہ اوپر کر کے اب اسکا وار گردن پر تھا۔۔ جبکہ
آہستہ آہستہ۔۔ وہ زربیش کے سارے احتجاج کا گلہ گھونٹ کر اپنی من مانی پر
۔۔۔۔ اتر آیا

--- سادام "زریش کی پکار پر۔۔ اسنے اسکے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا
--- دو باتیں۔ کبھی تمکو بھولنی نہیں چاہیے
--- ہم دھوکہ بھی ایک بار کھاتا ہے
--- اور محبت بھی ایک بار کرتا ہے
تم سے اپنا سارا اصول توڑ کر ہم نے عاشقی نبھایا۔۔ مگر تم۔۔ دو ٹکے کا بھی
نہیں نکلا" اسکے چہرے پر سختی سے اپنا لمس چھوڑتا وہ اسکے کان میں پھنکارہ

زریش نے ایک بار پھر اسے چھونا چاہا۔۔ مگر سادام نے اسکے دونوں ہاتھ
۔۔ باندھ دیے
--- جلد ہی وہ اسکی شدت بھری پناہوں میں بے دم سی ہو گئی

عجیب مصیبت ہے۔۔۔۔ چین ہی نہیں آرہا "شہریار کی آواز پر اسنے
سیگریٹ لبوں سے آزاد کی اور اسکی جانب دیکھا۔

کیوں آئے ہو یہاں "اسکے مسکراتے لب دیکھ کر ولی شدید چیڑا تھا۔
سوچ رہا ہوں یہ کہانی کا کون سا رخ ہے دشمنوں سے ہاتھ ملا آئے ہو۔۔۔
۔۔۔ اپنے آپ ہی

اور اب یہاں انیس سو ننانوے کے عاشقوں کی طرح پرانے گانے سن سن کر
کسی کی یاد میں کھوے ہوئے ہوں۔۔۔۔ "وہ ہنسا تو ولی کو سخت برا اور زہر لگا
۔۔۔۔

کیا آئزہ تمہیں اور ایکٹینگ کے پیسے دیتی ہے۔۔۔ پورے دن
سے تمہاری بیتیسی باہر لٹکی ہوئی ہے "اسنے ٹیبل پر ٹانگیں پھیلاتے ہوئے کہا
۔۔ جبکہ شہریار پھر سے ہنسا

۔۔۔ تمہاری بیوی ہے۔۔۔ تم اسکے پاس جاسکتے ہو ویسے "اسنے مشورہ دیا

کافی اچھا تھا یہ مشورہ اور مجھے جیسے یہ سب نہیں پتہ "وہ اُلٹے بھجے کا لٹے ہی
---- جواب دینے لگا

دیکھو ولی---- کچھ محسوس کرو-- زریش نے سادام کے ساتھ اچھا نہیں
کیا----

اور پھر اب تم دونوں ہی جانتے ہو-- کہ سادام نے نہ زریش کے ماں باپ
کو مارا-- اور نہ ہی ہمارا اس سے پہلے جو بھی نقصان ہوا اس میں وہ ملوث تھا
-- پھر بھی اسے تمھاری جیسی حرکت نہیں کی-- اس نے زریش کو اپنے
گھر سے نہیں نکالا اور مجھے یقین ہے اسے اسپر ہاتھ بھی نہیں اٹھایا ہو گا
-- "شہریار اسے کچھ سمجھانا چاہ رہا تھا

-- ولی نے سیکریٹ کا دھواں ہوا میں اڑا دیا

میں سادام نہیں ہوں "اس نے آئی برو آچکا کر شہریار کی طرف دیکھا۔

میرا کہنے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ محبت میں کبھی بھی محبوب کو رسوائی نہیں دی جاتی۔۔۔ اور جاناں اگر تمھاری طرف مائل نہیں ہوئی تو اسکی۔۔۔ وجہ تمھارا یہ رویہ ہے۔۔۔" ولی خاموشی ہو گیا ہاں وہ سچ کہہ رہا تھا

دیا ہی کیا تھا اسنے اسے اور اب جب اسے اسکے سب سے زیادہ نزدیک ہونا۔۔۔ چاہیے تھا۔۔۔ اسنے اسے وہاں بیٹھایا ہوا تھا

کسی پر نہ حق ظلم کرنے والے سوکھی لکڑی کی طرح سلگتے ہیں

"۔۔۔ جیسے تم اب سلگ رہے ہو

وہ اب بھی خاموش رہا۔

اور یہ تم دادی سے کیوں نہیں مل رہے۔۔۔" اسنے دوسرا موضوع چھیڑا۔

--

۔۔۔ کیونکہ میں ملنا نہیں چاہتا" اسنے دو ٹوک جواب دیا

۔۔۔ ولی طبعیت کی یہ بے ترتیبی۔۔۔ تمھارے ساتھ اچھا نہیں کر رہی

--- تمہیں ہر چیز میں توازن رکھنا چاہیے۔ "شہریار نے ناگواری سے کہا
میں ملنا ہی نہیں چاہتا مجھے فورس مت کرو" وہ سکون سے بولا۔
ٹھیک ہے میں فورس نہیں کرتا مگر اگر تم ہر چیز کا ذمہ دار دادی کو سمجھتے ہو
تو احمق ہو۔۔ کیوں کے جو کچھ بھی پیچھلے چند مہینوں میں ہو اسب تمہاری
ایما پر ہوا ہے۔ اس میں سوائے تمہارے کسی کا بھی کوئی قصور نہیں ہے
--- "وہ بولا تو ولی بھڑک اٹھا

--- تم ایک منٹ میں اٹھو یہاں سے۔۔۔ "وہ سیگریٹ پھینکتا بولا
تو شہریار وہاں سے اٹھ گیا۔ اس اڑیل گھوڑے کی لگائیں۔۔۔ اسی دن قابو
--- میں آنی تھی جب اسکی بیوی اسے ملتی

اگلی صبح آنکھ کھلی تو۔۔۔ اپنے مقابل شرٹ لیس سادام پر نظر پڑی تو جھک
گئی۔۔۔ وہ اسکے کتنے قریب تھا۔ اسکو سختی سے جکڑے۔۔۔ وہ شدت
پسند تھا۔ وہ جانتی تھی۔۔۔ مگر اس حد تک۔

اسکا بے شمار خوبصورتی لیے چہرہ زریش کے چہرے کے بے حد قریب تھا۔۔
۔۔ ہاتھ بڑھا کر وہ اسے چھو سکتی تھی

دل کے اکسانے پر اسنے ہاتھ بڑھایا اور اس چہرے کے لمس کو اپنی نازک
۔۔ انگلیوں کے پور میں قید کرنے لگی

آنکھوں کی مٹی پلکیں۔۔ کھڑی ناک۔۔ مونچھوں میں چھپی انا۔۔ اور اسکی
۔۔۔ بے ترتیب۔۔ اردو بولنے والے لب

۔۔ اسکا چاہنا۔۔ اسکی محبت۔۔ اگر زریش خود پر ناز کرتی کم نہیں تھا
اسنے اسکا ہاتھ ہٹانا چاہا۔۔ اب اسے اتنی بھوک تھی کہ اگر خوراک نہ ملتی تو
۔۔ وہ کہیں بے ہوش پڑی ملتی

ویسے بھی اسکا شوہر بہت ظالم تھا۔۔ "اسنے اسکی جانب دیکھا۔
احساس ہو گیا تھا وہ جاگ رہا ہے۔

"ہاتھ ہٹائیں پلیز

یہ تم انگلش اپنے دو ٹکے کے بھائی پر مارا کر ہمارا سامنے یہ سب نہیں چلے گا
--- "اسکا چہرہ جکڑتے۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولا

ز ریش نے اسکی انگلیوں کو ہٹانا چاہا۔ جو اسکے گالوں میں دھنستی جا رہی
تھیں۔

مگر میں نے کب بولی ہے "وہ بولی جبکہ سادام نے اسکے لفظوں کو قید کر لیا۔

--- ز ریش تلملای تھی۔۔۔ اسکی شدتیں سہنے کی دوبارہ ہمت نہیں تھی
وہ دور ہوا۔۔۔ مگر جھکا اب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

م۔۔۔ مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔ "ز ریش نے۔ اپنی مجبوری بتائی۔۔۔ کہ شاید
--- اسے کچھ رحم آجائے

تو ہمارا محبوب ہے جو ہم۔۔۔ اپنا ہاتھوں سے کھلائے "اسنے آئی برو آچکا کر
پوچھا۔

--- میں سچ کہہ رہی ہوں پلیز۔۔۔۔۔ "ہٹیں" وہ رو دینے کو ہوئی

پھر ویسا بولتا ہے "سادام نے غصے سے۔۔۔ اسکے بالوں کو کھینچا۔۔۔
نہ۔۔ نہیں۔۔ میرا مطلب۔۔۔" وہ اٹک گئی۔ اسکی انگلیوں کی بے باک
حرکت سے چہرے پر پسینہ پھوٹ آیا تھا
ہمممممم مر ہی نہ جائے کہیں "زریش کا زرد چہرہ دیکھ کر وہ سینے کی تکلیف کو
نظر انداز کرتا۔۔ پیچھے ہٹا۔ اور انٹرکام اٹھایا
ہاں شائلہ ہمارا کمرے میں ناشتہ پھنچا دو" اسنے حکم دیا
زریش کو شدید شرمندگی ہوئی بارہ بج رہے تھے۔۔ المحویلی ملازموں اور
مردوں سے بھری ہوئی تھی سب کیا سوچتے اسکے بارے میں
نہ نہ کر کے بھی وہ اسکے چونچلے ہی اٹھا رہا تھا
پیچھے ٹیک لگا کر۔۔۔ سادام نے بالوں میں ہاتھ پھیرہ
زریش سفید بیڈ شیٹ میں لیپٹی۔۔۔ اٹھنے لگی۔۔۔ کہ اسنے ٹوک دیا

یہ تمہارا باپ نے نہیں دیا۔۔۔۔۔ یہیں چھوڑو ہمارا ہے یہ "اسنے اسپر سے
۔۔ اچانک ہی کھینچی

ز ریش کو اپنا چہرہ لہو چھلکا تا محسوس ہوا۔

--- وہ سپید سے بیڈ سے اٹھی اور واشروم میں دوڑ لگادی

۔۔۔ پتہ نہیں۔۔۔ (گالی) نے کیا کہہ کر پید اکیا تھا

-- ہمارا بھی دین ایمان اٹھ گیا۔۔ اس عورت کا زندگی میں آتے ہی

نہ چاہتے ہوے بھی اپنا پاس کھینچتا ہے۔۔۔ ہمیں بھی سلطان جیسا بنا دے گا

۔۔۔۔۔ "اسنے نفی میں سر ہلایا۔۔ اور فون اٹھایا

عنایت بادشاہ۔ کون سا نیندیں پوری کر رہا ہے "وہ غصے سے بولا۔۔۔

خان آپکے دروازے پر کھڑا ہوں حکم کریں "اسنے کہا تو سادام نے سر ہلایا

— — —

۔۔ عجیب تسلی عنایت کے اپنے قریب ہونے سے ہوتی تھی

یہ فیروز خان نے حویلی آنا جانا چھوڑا کیوں ہے "اسنے سوال کیا۔
اسے اندر اس وقت وہ نہیں بلا سکتا تھا۔ نہ اسکا کمرہ اس پوزیشن میں تھا۔
اور نہ شاید وہ خود۔

-- معلوم نہیں خان --- "عنایت نے لاعلمی کا اظہار کیا
ٹھیک ہے --- وہ چھکریا --- کیا نام ہے --- جس پر ہمارا ہاڈسائیں مرا بیٹھا
ہے"

--- بیلا خان "عنایت نے یاد دلایا
ہاں اسکا شوہر نے طلاق دیا "اسنے سوال کیا۔ دماغ بڑی تیزی سے حرکت
کر رہا تھا۔ ---

--- جی خان دے دیا۔ --- "اسنے بتایا تو سادام نے سر ہلایا
--- کتنا وقت ہوا ہے

خان وقت پورا ہو گیا ہے" وہ جانتا تھا وہ کس نظریے سے سوال کر رہا ہے

--

-- بہت معلومات رکھتا ہے تم "سادام نے کہا تو عنایت نے اپنی ہنسی دبائی

"اپکو دیر سے صحیحی سب یاد آ جاتا ہے

ہممممم صحیحی طنز مارتا ہے۔۔۔ تمہارا منڈی دو ٹکڑوں میں کرنے میں دیتی

نہیں لگے گا۔۔۔ ہمیں۔۔۔ خیر۔۔۔ تم ہا دسائیں کی شادی کی اطلاع پھیلا دو

اور فیروز خان کو حویلی آنے کی دعوت دو" اسنے کہا تو عنایت نے جی خان

۔۔۔۔ کہہ کر فون رکھ دیا

-- جبکہ سادام نے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔ ایک پرانا شیر اسے یاد آیا

۔۔۔۔ کب تک رہو گے یوں دور دور ہم سے

"ملنا پڑے گا ایک دن ضرور ہم سے

فیروز خان کے لیے۔۔۔ اسے یہ دو مصرعے اس وقت بالکل درست لگے
تھے۔۔

۔۔ جبکہ زرش نے غور سے یہ سنے تھے

۔۔۔ کس کو کہہ رہے ہیں "معصومیت سے سوال کیا گیا

کم از کم تم کو تو نہیں کہہ رہا" سادام نے آنکھ کھول کر اس کا نکھر اوجود دیکھا۔۔
اور دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔۔ وہ پھر سے اسے اپنی جانب مائل کرنے کے
لیے تیار تھی۔۔۔

۔۔۔ زرش کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔ جس کا انداز سادام کو بخوبی ہوا

۔۔۔ اور اسے کروٹ لے لی

کیا ہاد اور بیلا کی شادی "نور پر یہاں طلاع بم بن کر گیری تھی۔۔ جبکہ شمالہ
۔۔۔ نے بیلا کی بلائیں لے لیں

۔۔۔ جو خود حونک بیٹھی تھی

آپی میں نے نہیں کرنی شادی "وہ رودی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آیا۔۔۔ کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے ابھی کچھ مہینے پہلے اللہ اللہ کر کے اسکی جان چھوٹی تھی اور

۔۔۔ ایک بار پھر وہ ایک اور شکنجے میں پھنس جاتی

ارے پگلی رو کیوں رہی ہو۔۔۔ خوش قسمت ہو ہاد۔۔۔ سائیں اچھے ہیں

۔۔۔ لکین میں انکے بارے میں زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی کیوں کہ وہ کم کم ہی حویلی میں رہے ہیں۔۔۔ ہر کچھ دنوں بعد وہ یہاں سے چلے جاتے تھے۔۔۔ یہ تو

۔۔۔ تم آئی ہو تبھی وہ ادھر دیکھتے ہیں "شائلہ نے چھیڑا

۔۔۔ تیزاب کی طرح یہ چھیڑ خانی نور پر گیر رہی تھی

۔۔۔ مگر مجھے شادی نہیں کرنی "بیلا نے پھر سے کہا

بند کرو یہ ڈرامے بازی۔۔۔۔۔ دل کی مراد اور منشا پوری ہو رہی ہے۔۔۔ اور

ہمارے سامنے رونے دھونے مچائے ہوئے ہیں "وہ بھڑکی شائلہ اور بیلا

۔۔۔ حیرت سے اسکی صورت دیکھ لگی

۔۔۔ تم پاگل ہو گئی ہو نور "شائلہ نے گھورا۔۔۔ نور کچن سے باہر نکل گئی

۔۔۔ یہ اسکی برداشت سے باہر تھا جبکہ بیلا۔۔۔ بری طرح رودی

اسنے ایسا کیوں کہا۔۔۔ میں ایس انہیں چاہتی سچی "بیلا شائلہ کو یقین دلانے لگی

۔۔۔ شائلہ اپنی بہن کی حرکت کو بخوبی سمجھ گئی تھی مگر بیوقوف بیلا۔۔۔۔۔ کے

۔۔۔۔۔ پلے کچھ نہیں پڑا

جاؤ تم آرام کرو۔۔۔۔۔ اب "شائلہ نے اسے چپ کرا کر۔۔۔۔۔ اسکے روم میں

۔۔۔۔۔ بھیجا

۔۔۔۔۔ بیلا سر پالتی اٹھی اور باہر نکل کر اپنے کمرے میں آئی تو شا کڈ رہ گئی

وہ سامنے اسکے بستر پر شان سے بیٹھا شاید اسی کے انتظار میں تھا۔

کیسی ہیں میڈیم۔۔۔۔۔ حالات کافی تیلے لگ رہے ہیں "وہ اٹھا۔۔۔۔۔ بیلا بھاگ کر

۔۔۔۔۔ باہر نکلتی کہ ہاد نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

چھ۔۔۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔۔۔ چھوڑیں مجھے "وہ خوف زدہ سی بولی۔

۔۔۔ ہاد نے مسکرا کر چھوڑ دیا

۔۔۔ جانتی ہو۔۔۔ میں کوئی اچھا آدمی بالکل نہیں ہوں

میرے افیرز۔۔۔ مشہور ہیں۔۔۔ یقین مانو سکول سے۔۔۔ جب میں فینٹھ

۔۔۔۔ سٹینڈرڈ میں تھا

۔۔۔ مجھے ایک لڑکی پسند آگئی تھی

وہ نیو تھی۔۔۔ اور میں اسے زبردستی اپنے ساتھ بیٹھاتا تھا۔۔۔ ایک دن میں

نے اسکو کس کر دی "بیلا کی آنکھیں کھل گئیں۔۔۔ ہاد کی مسکراہٹ گھیری

۔۔۔ ہو گئی

۔۔۔ سب سمجھے بچہ ہے۔۔۔ چلیں خیر ہے۔۔۔ مگر میں پوری چیز تھا

۔۔۔ اور پھر بھڑتے بھڑتے یونیورسٹی میں تو مت پوچھو

ہر لڑکی اب بھی یہ ہی سوچ رہی ہوگی۔۔۔ کہ ہاد خان ان میں سے کس سے

۔۔۔ شادی کرے گا

۔۔۔ مگر "وہ دو قدم دور ہوا۔۔۔ ایک گٹھنہ موڑ کر اسکے سامنے جھکا

۔۔۔ بیلا حیرانگی سے اسکی صورت دیکھ رہی تھی

ہاد خان نے صرف تمھیں چنا ہے۔۔۔ کیونکہ میرے دل و دماغ میں تم
چسپک سی گئی تھی پہلی نظر کی محبت پر مقیم نہ رکھنے والے شخص کو تم سے پہلی
۔۔۔ نظر میں محبت ہوئی تھی

کیا تم میرا یقین کرو گی۔۔۔ میں جانتا ہوں تمھارا دم نکل رہا ہے۔۔۔ مگر یہ
انتخاب ہے "بیلا کی پہلی پڑتی رنگت دیکھ کر۔۔۔ وہ سب سمجھتا۔۔۔ اپنی جگہ
۔۔۔۔۔ سے خود ہی خود پر افسوس کرتا اٹھا

یہ عارضی ملاقاتیں تمھارا رنگ فق کر رہیں ہیں جب قربت میں ملو گی تو کیا ہو
گا "وہ دھیمے لہجے میں۔۔۔ اسکے کان پر جھکا۔۔۔ کہ بیلا نے دروازہ کھولا۔۔۔ اور
بنا کچھ دیکھے کچن میں دوڑ لگا دی۔

۔۔۔۔۔ ہاد کھل کر ہنسا تھا

ہاں فیروز خان۔ تمہارا چھوٹا بھائی کاشادی ہے تم نے غیروں کا مانند انا ہے

-- "سادام نے کہا۔۔ تو فیروز نے نفرت سے دانت پیسے

عنایت اسے بلاوا دے گیا تھا جس پر اس نے کہا۔۔ کہ وہ بارات میں شامل ہو گا

اسکے علاوہ۔۔ ضروری کام کی وجہ سے معافی چاہتا ہے۔

کچھ نہیں ہوتا سادام۔۔ میں

تم آئے گا فیروز خان۔۔ تمکو آنا پڑے گا۔۔ ہم تمہارا انتظار کرے گا" دو

۔۔۔ ٹوک بات کر کے اسنے فون بند کیا اور دور اچھا ل دیا

-- اوہ لالایار آپ کمال ہو "ہاد کے مسکے شروع ہونے لگے تھے

سادام نے اسکا خوشی سے دمکتا چہرہ دیکھا اور خود بھی دل سے خوش ہوا

— — — —

تم کو اس سے پہلے تو ہم پر اتنا پیار نہیں آیا" وہ بولا۔۔۔ سیگریٹ کا دھواں فضا

-- میں چھوڑا

اس سے پہلے آپ نے ایسا کمال دیکھا یا بھی نہیں "اسنے دانت نکالے اور
اس سے پہلے سادام کی چپل اسکا منہ توڑتی وہ شہاب کے پاس جا کر بیٹھا جو اپنا
--- پسندیدہ شغل فرما رہا تھا ساتھ مسکرا بھی رہا تھا
للا آپ بھی کر لیں اب شادی "ہا دنے کہا۔۔۔ سادام نے سنجیدگی سے
--- شہاب کی طرف دیکھا
--- جو مدھم سا مسکرایا تھا
-- اس سے پہلے دونوں میں سے کوئی جواب دیتا۔۔ عنایت دوڑتا ہوا آیا تھا
--- خان۔۔ وہ جاناں بی بی "وہ جھجک گیا
--- سادام فوراً جگہ چھوڑ کر اٹھا بلکہ تینوں ہی
--- اور حویلی کی طرف دوڑے
-- جہاں جاناں درد سے کرا رہی تھی
-- زرش مورے سمیت ملازم بھی اسکے پاس تھے

گاڑی نکالوں عنایت "سدام نے کہا۔۔ عنایت نے فوراً گاڑی نکالی۔۔ اور
سدام نے جاناں۔ کو احتیاط سے بازو میں اٹھایا۔۔ اور گاڑی ہسپتال کی
۔۔ جانب چل دی

اللہ خیر اللہ میری بچی کی حفاظت کرنا۔۔۔ "وہ آنسو صاف کرتی۔۔ خدا
۔۔۔ سے دعاگوں تھیں۔۔ تبھی عنایت دوبارہ اندر آیا
خان کا حکم ہے اپکو ہسپتال لے کر آؤ "عنایت بولا۔۔ تو وہ وہیں تھم گئیں

۔۔
پچھلے کتنے سالوں سے وہ اس حویلی کی قید میں تھیں۔۔۔ باغ میں بھی جانے
۔۔۔ کی انھیں اجازت نہیں تھی اور آج اچانک یہ مہربانی
۔۔۔ انکے آنسو میں روانگی۔ گئی

۔۔۔ میں بھی چلوں آنٹی "زریش نے انھیں روتے دیکھا تو انکا ہاتھ پکڑا
ہمم "انھوں نے کہا۔۔ تو دونوں عنایت کے ساتھ ہسپتال کے لیے نکل گئی

۔۔

کچھ گھنٹوں کے تکلیف دہ انتظار کے بعد۔۔۔ جاناں نے خوبصورت سی بیٹی کو
جنم دیا۔۔۔ تھا جو اتنی پیاری تھی کہ زرش اسے گود سے اتارنے کو تیار نہیں
--- تھی کجا کے وہ کسی کو دیکھنے بھی دیتی
تمہارا اور پن ختم ہو گیا۔۔۔ تو کسی اور کو بھی دیکھنے دے "سادام نے جھڑکا تو
--- وہ منہ بناتی۔۔۔ مورے کے ہاتھ میں دے گئی
--- انہوں نے اسکی بلائیں لیں
--- جاناں کو بھی ہوش آگیا تھا
مگر وہ خاموش تھی سنجیدہ۔۔۔ نہ ہی اسنے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا۔۔۔ جس پر
--- سب فدا ہو رہے تھے
سادام نے اسپر سے لاکھوں وار دیے تھے اب۔۔۔ عنایت نے پورے
--- ہسپتال میں مٹھایاں بانٹیں تھیں
--- شہاب ہا دسب نے بچی کو دیکھا۔۔۔ خوب پیار کیا

--- عنایت اندر آیا۔۔ تو جھجک کر دور کھڑا ہو گیا

کیوں عنایت بادشاہ کنگلا ہے کیا تم "سدام نے خوبصورتی سے اسکی ٹانگ
-- کھینچی

--- نہیں۔۔ خان "وہ سمجھتا ہوا۔۔ بچی کی طرف بڑھا

-- مورے نے اسکے ہاتھ میں بچی پکڑائی

--- ہمارا دشمن جیسا شکل ہے بلکل "سدام بولا۔۔ جبکہ سب ہنس پڑے

--- اور عنایت کے بعد ایک بار پھر زریش نے بچی کو بانہوں میں بھر لیا

جاناں سائیں "سدام نے جاناں کو پکارا۔۔ جس نے نم نظروں سے۔۔ اسکی

--- جانب دیکھا

ہم اطلاع کر چکا ہے۔۔ وہاں وہ لوگ آجائے گا "اسنے اسکی آنکھوں کی نمی

-- صاف کی۔۔ دل تو کیا ولی کی گردن توڑ دے

ن۔۔ نہیں۔۔ میں اس آدمی کو۔۔ نہیں دیکھنا چاہتی۔ "جاناں نے آنسو صاف کر کے اپنے ہی دل کی نفی کی۔۔ سادام نے جھک کر اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔ اور زریش کو گھور کر اس سے بچی لے کر جاناں کی گود میں دی جس۔۔۔ کو دیکھ کر جاناں کو رونا گیا

۔۔۔ یہ بہت پیاری ہے۔۔۔" وہ بے ساختہ بولی
۔۔۔ سب مسکرا دیے۔۔۔ تبھی دروازہ بجا۔۔۔ شہریار آئزہ
۔۔۔ اور رقیہ بیگم اندر داخل ہوئے
۔۔۔ اور جیسے بچی دیکھ کر۔۔۔ جان لٹانے کے در پر تھے
۔۔۔ سادام باہر نکل گیا

جبکہ عنایت اور ہاد بھی سادام کے نکلتے ہی۔۔۔ زریش نے ایک بار پھر چپکے
۔۔۔ سے بچی کو گود میں بھر لیا
جبکہ جاناں دنوں بعد اسکی اس حرکت پر مسکرائی تھی دل تو اسے بدزن
۔۔۔ ہو گیا تھا مگر آج وہ مسکرا دی تھی

آنزہ اور زربش کی لڑائی ہو چکی تھی دونوں ہی بچی کو گود میں لینے کے لیے
-- بچوں کی طرح لڑ رہیں تھیں

شہریار مسکرا کر جاناں کے سر پر ہاتھ رکھ کر باہر نکلا۔ اور سادام کے
-- نزدیک آیا

--- مبارک ہو "اسنے کہا۔۔ تو سادام نے اسکی جانب دیکھا
-- تمہارا بھائی مر۔ مرا تو نہیں گیا "اسنے اپنی مرضی کی بات پوچھی
-- شہریار نے مسکراہٹ روکی
--- اسے نہیں پتہ "شہریار نے بتایا

--- کس لیے "سادام نے تیوری چڑھائی
-- یہ اسکی سزا ہے "شہریار نے کہا تو سادام۔۔۔ کو دلی تسکین ہوئی
--- گڈ یعنی تم کام کا آدمی ہے "وہ مسکرایا۔۔ اور شہریار کا بڑھا ہاتھ تھام لیا

توبہ ہے۔۔۔ یار اسکی اولاد ہوئی ہے اسے ہی نہیں پتہ "شہاب۔۔۔ نے حیرت
۔۔۔ کا اظہار کیا

۔۔۔ دیکھتے ہیں کب پتہ چلتا ہے۔۔۔ اس کو 'شہریار نے شانے اچکائے
۔۔۔ 'مہمم گھامڑ آدمی "سادام نے ناگواری سے کہا

۔۔۔ سرکار "صادق ڈیرے پر بھاگتا ہوا آیا
۔۔۔ کیا موت آگئی ہے "ولی چیڑ کر بولا
رات کا آخری پھیر تھا دن نکلنے کو بے تاب تھا۔۔۔ وہ جاگ رہا تھا جاناں اسکی
۔۔۔ نیندیں جو چرا لے گئی تھی اپنے ساتھ
۔۔۔ سرکار آپکے ب۔۔۔ بیٹی ہوئی ہے "صادق نے سر جھکا کر بتایا
۔۔۔ ولی کی آنکھیں پھیلیں۔۔۔ وہ ایک دم اپنی جگہ سے اٹھا
۔۔۔ بکواس۔۔۔ کر رہے ہو "پہلی بار وہ اٹکا تھا

-- جی نہیں سرکار یہ سچ ہے "اسنے یقین دلانا چاہا
یہ سادام فضل خان پھر موت کی گھاٹ پر اترے گا" وہ غصے سے دھاڑا۔۔۔
۔۔۔ اور باہر کی جانب دوڑا
۔۔۔ یعنی اسی کا بچہ اور کسی نے اسے اطلاع نہیں دی
حویلی والے بھی جانتے ہیں سرکار "صادق کے ایک اور انکشاف پر وہ بری
۔۔ طرح تملایا
۔۔۔ لکھ لو صادق یہ سب میرے دشمن ہیں۔۔۔" وہ جل بھن ہی گیا
۔۔۔ صادق نے بھی سر ہلایا
۔۔۔ اور ولی نے شہریار کو کال ملائی
وہ سب جو ہسپتال میں ہی تھے۔۔۔۔ ساری رات سے۔۔ اس فون کا انتظار
کر رہے تھے تو پہلی بیل پر سادام فضل خان کے سینے میں پڑتی ٹھنڈک کا
۔۔ کوئی اندازا نہیں لگا سکتا تھا

-- شہریار۔۔ تمہیں اٹانہ لٹکا دیا تو چوہدری ولی نہیں "وہ دھاڑا

۔۔۔۔ شہریار کا قہقہہ ابھرا

-- آ جاؤ پھر "اسنے اڈر لیس بتایا۔۔ اور فون بند کیا

وہ ہسپتال پہنچا تو بنا وہاں کسی کو دیکھے وہ روم نمبر معلوم کرتا۔۔ جاناں کی
جانب دوڑا تھا۔۔ سادام کو اسکی یہ عجلت اچھی لگی۔۔

جبکہ ولی۔۔ وہاں پہنچا اور کمرے میں اپنی بیوی کے گرد خواتین کو دیکھ کر
۔۔۔ وہیں رک گیا

-- سب اسکو دیکھ کر باہر نکل گئیں جبکہ جاناں نے رخ موڑ لیا

۔۔۔ خالی کمرہ دیکھ کر ولی اندر داخل ہوا

اور ایک طرف کوٹ میں لیٹی اپنی بیٹی کی طرف بڑھا۔۔ اس وقت اسکے
۔۔۔۔ جزبات کیا تھے۔۔ وہ سمجھ نہیں پایا

آنکھوں کے گوشے اپنے آپ ہی بھگے تھے جسے وہ چھپا گیا۔۔ خیر کسی کو
۔۔ دیکھنا منظور نہیں تھا

جو دوسروں کی بیٹی پر ظلم کرتے ہیں اللہ انھیں بھی بیٹی ہی دیتا ہے "جاناں کی
۔۔۔ آواز پر اسے جاناں کی طرف دیکھا

۔۔ بچی کو کوٹ میں لیٹایا

۔۔۔ اگر یہ سزا ہے تو مجھے منظور ہے "ولی نے شانے اچکائے

۔۔۔ اور اسکے سامنے کھڑا ہو گیا

۔۔۔ جاناں اسکی نظروں سے پہلے روز کی طرح کنفیوز ہو گئی

۔۔۔۔ اور اچانک ولی جھکا اور جزبات سے اسکی پیشانی چوم لی

شکریہ "جاناں کو اس طرز عمل کی بلکل امید نہیں تھی وہ حیران نظروں سے
۔۔۔ اسے دیکھنے لگی

خیر ایسے بھی نہ دیکھو اب۔۔۔ اتنا بھی ظلم نہیں کیا کہ میری نرمی پر تمھاری
۔۔۔ آنکھیں ابل آئیں "وہ خفیف سا ہوتا اسکو گھور کر بولا
جو آپ نے میرے ساتھ کیا ہے وہ بھلانے لائق نہیں ہے" جاناں کو سب
۔۔۔ یاد آیا

۔۔۔ وہ سب گزر چکا ہے "ولی نے بات پلٹی
۔۔۔ وہ کبھی نہیں گزرے گا" جاناں نے حتمی لہجے میں کہا
آج کے بعد ایسا نہیں ہو گا "بمشکل اپنی انا کو کچل کر اسنے آہستگی سے یہ الفاظ
۔۔۔۔ کہے تھے

۔۔۔ مجھے یقین نہیں۔۔۔ "جاناں نے نفی کی
۔۔۔ تم میرے ساتھ حویلی چلو گی۔۔۔" ولی سے مزید برداشت نہیں ہوا
میں کہیں نہیں جاؤ گی اپنے باپ کے گھر رہو گی۔۔۔ جہاں نہ ہی مجھے مارا جاتا
۔۔۔ ہے اور نہ زلیل کیا جاتا ہے۔۔۔ "اسنے کہا۔۔۔ اور اس سے رخ موڑ لیا

-- جاناں مجھے سختی پر مت اکساو "ولی نے ضبط سے کہا
ولی آپ مجھ پر سختی کر لیں۔۔۔ اگر اور بھی رہ گئی ہے تو" اسنے کہا۔۔۔ تو ولی
۔۔ نے بنا لحاظ کے اسے اپنی جانب کھینچا
۔۔ جاناں کی آہ نکلی
۔۔۔ اور ولی اسکی سانسوں کی ڈور کو مدھم کر گیا
اتنی بے رخی نہ اپناؤ۔۔۔ میں چونچلے اٹھانے والا انسان بالکل نہیں ہوں "وہ
۔۔۔۔ اسکے آنسو۔ صاف کرتا بولا
مجھ سے دور رہیں آپ "جاناں نے اسکے ڈیمپل سے نگاہ چرائی۔۔۔۔۔
نہ رہا جائے تو کیا کروں "وہ اسکے بکھرے بال سنوارتا بولا۔
۔۔۔ جاناں اسکی قربت میں گھبرا اٹھی
جھوٹ بولتے۔۔ بولتے ہیں آپ "اسکی انگلیوں کی حرکت چہرے پر محسوس
۔۔۔ کر کے وہ۔۔۔ بھکلائی تھی

۔۔۔ چلو جھوٹ ہی سہی

لاکھ دل کے پٹخنے کے باوجود بھی وہ اپنی محبت اپنی بے چینی کا اظہار نہیں کر

۔۔۔۔ سکا

۔۔۔ جانناں نے اسکی طرف دیکھا

ایسے نہ مجھے تم دیکھو۔۔۔۔۔ سینے سے لگا لو۔۔۔۔۔

۔۔۔ آپ کو شرم نہیں آتی "اسکی مسکراہٹ پر وہ حیران ہوتی بولی

کس بات کی شرم اتنا حسین خوبصورت تحفہ کیسے ملتا اگر میں شرم میں رہتا تو

"

۔۔ وہ بے باکی سے بولا

۔۔۔۔۔ جانناں نے چہرہ موڑ لیا

بھولیں مت آپ نے مجھے تھپڑ مارا تھا غصے میں اچکوکھاں کچھ یاد رہتا ہے کہ
کیا ہو رہا ہے اور آپ کچھ کر رہیں ہیں "وہ نم نگاہوں سے اسے دیکھتی بولی

بیوی ہو تم میری اگر شوہر کی زرا سی سختی برداشت کر لو گی تو کیا ہو جائے
-- گا "وہ عام سے لہجے میں بولا

اناٹوٹنے کو بے تاب تھی۔۔۔ اسے بانہوں میں بھرنے کو بے تاب تھی مگر
وہ نگاہ چرا کر۔۔ بیٹی کے پاس چلا گیا۔۔ جبکہ جاناں کا دل اس بری طرح
۔۔۔ بھرا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

کوئی آدمی اتنا سخت کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ وہ سمجھ نہیں سکی۔۔ اسے کسی
بات پر احساس نہیں ہوتا ترس بھی نہیں آتا۔۔ ہمدردی بھی نہیں ہوتی

اچکوکبھی مجھ پر ترس نہیں آیا "وہ بستر کی چادر سختی سے مٹھیوں میں جکڑتی
۔۔۔۔۔ چلائی

۔۔۔ ولی حیران نظروں سے اسکو سسکتا دیکھنے لگا

اور دوبارہ اپنی بیٹی کو لیٹا کر۔۔۔ وہ اس تک پہنچا اور جاناں کو سینے میں بھینچ لیا

۔۔۔

۔۔۔۔ کیا چاہتی ہو "وہ نرمی سے بولا

کچھ نہیں۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں "جاناں اسکو دور ہٹاتی۔۔۔ سوں سوں کرنے لگی

۔۔۔

مجھے موت پڑتی ہے تم سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے "بنا اسے دیکھے وہ
۔۔۔ بالکل مدھم آواز میں بولا۔۔۔ اگر جاناں توجہ نہ دیتی تو وہ سن بھی نہ پاتی

۔۔۔۔ وہ ایک دم رکی تھی

ولی نے کچھ لمہوں بعد اسکو احولق چہرہ دیکھا۔۔۔

اور نرمی سے اسکو چھو لیا۔۔۔ جاناں اتنا حیران تھی کوئی ریسپو س بھی نہ

۔۔۔۔ دے سکی جبکہ ولی نے اسکے سارے آنسو چن لیے

۔۔۔ اور وہاں سے اٹھ کر وہ پھر اپنی بیٹی کے پاس تھا
۔۔ نام کیا سوچا "ولی نے نارملی پوچھا
اپکو کیا لگتا ہے۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا آپکے اس جھوٹ سے "جاناں
۔۔۔ نے تیوری چڑھائی
۔۔۔ نہ مانو۔۔۔ "ولی نے بھی سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھا
جاناں نگاہ جھکا گئی۔۔۔
ولی کو اندازا نہیں تھا پہلے وہ ہارے گا۔۔۔ اسے جانناں کا اس طرح کہنا بھی اچھا
۔۔۔ نہیں لگا۔۔۔ تبھی خاموش رہا
۔۔۔ اور رفتہ رفتہ سب دروازہ بجا کر اندر آ گئے
۔۔۔ سوائے سادام کے

ولی کے کہنے کے باوجود بھی جاناں اسکے ساتھ نہیں گئی۔۔ تھی جس پر سادام
۔۔ کو تو کافی خوشی تھی مگر ولی تمللارہا تھا

جاناں کی واپسی پر سب بہت خوش تھے فضل خان نے تو جشن کا اعلان کیا جسے
۔۔۔ سادام نے روکا کیونکہ وہ صرف فلحال ہاد کی شادی کرنا چاہتا تھا

۔۔۔۔ دوسری طرف ہاد بے حد خوش مسرور سا پھیر رہا تھا
اور زریش کی جب سے دوبارہ جاناں سے بات چیت ہوئی تھی تب سے۔۔ وہ
جاناں کے کمرے میں بیبی کے پاس ہی پائی جاتی۔

۔۔۔ سادام نے بھی توجہ نہیں دی
وہ گھر میں داخل ہوا تو اسکی ماں نے کھانا لگا دیا تھا وہ خود آج کل بہت خوش
۔۔۔ رہنے لگیں تھیں

بھلے وہ ایک بات کا بھی جواب نہیں دیتا تھا مگر۔۔ پھر بھی اسکا انداز پہلے جیسا
۔۔ نہیں تھا

ہاں عنایت شادی یہیں حویلی میں ہو گا۔۔ دونوں گاؤں کی شمولیت ہو گی۔۔
اور سب کی شمولیت ہونی چاہیے کوئی ایک بھی نہ رہ جائے " اسنے یاد دہانی
۔۔ کرائی تو عنایت نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا

۔۔ تبھی سادام کا فون بجا

۔۔ یس سادام فضل خان سپیکنگ " اسنے کہا

۔۔ تو دوسری طرف کی آواز سن کر وہ زرسا مسکرایا

۔۔ یس میم تم کو کوئی تنگی تو نہیں " وہ بولا

زربیش جو باہر ہی آرہی تھی اسکے کان کھڑے ہوئے۔۔ اسنے جھک کر کان
۔۔ لگائے

۔۔ اوہ۔۔ ہمارا آنا تو تھوڑا۔ شکل ہے تم۔۔ آجائے یہاں۔۔ " اسنے کہا

۔۔ زربیش کو غصہ آنے لگا۔ کون تھی یہ جس کو وہ میم کہہ رہا تھا

اتنی خوش اخلاقی سے یہاں آنے کی دعوت دے رہا تھا۔

او کے تمکو عنایت لے لے گا" اسنے کہا۔۔ اور فون بند کر کے خاموشی سے
۔۔۔ کھانا کھایا

اسکو فریش ہونا تھا۔ تبھی عجلت میں اپنے کمرے میں آیا۔۔ زریش کو پا کر
۔۔۔ اسنے تیوری چڑھائی

یہ لیں آپکے کپڑے" زریش جلدی سے لباس اسکے سامنے لے آئی۔
تمھارا ہاتھوں کو زحمت ہی ہو رہا ہے" اسنے کپڑے کھینچتے طنزیہ لہجے میں کہا
۔۔۔

۔۔۔ زریش نے گھور کر دیکھا

تم اپنا مزاج نہ زمین پر لے کر آئے۔۔ ہم بھولا نہیں ہے جو کچھ تم نے کیا
۔۔۔ ہے" وہ اسکا منہ جکڑتے بولا

۔۔۔ میں بھی نہیں بھولی۔۔۔" زریش منمنائی

ہاں تمھیں کون سا یقین آیا ہے کہ ہم نے تمھارے ماں باپ کو نہیں مارا" وہ
۔۔۔ کپڑے پھینکتا بولا

۔۔۔ میں اپکو معاف کرتی

چٹاخ۔۔۔ "لفظ پورے ہونے سے پہلے ہی تلملاتا ہوا تھپڑ زریش کے منہ پر

۔۔۔ پڑا جس سے وہ دور جاگیری

مگر سادام خان نے اسکو گریبان سے پکڑ کر سختی سے اس طرح جکڑ کے وہ

۔۔۔ زمین سے دوانچ اوپر ہو چکی تھی

تمہارا جرت۔۔۔ تمہارا جرت کیسا ہوا تم۔۔۔ تم ہمیں معاف کرے گا

۔۔۔ ہمیں "وہ دھاڑا۔۔۔ زریش کے رنگ فق ہوئے

۔۔۔ تم ہمیں معاف کرے گا "وہ اسکی گردن سختی سے دباتا چلایا

میں۔۔۔ نو۔۔۔ نواب جی "زریش کو سانس لینے میں دقت ہونے لگی چہرہ اسکی

۔۔۔ انگلیوں کے نشان سے سرخ ہو گیا

آنسو لگا تار بہنے لگے۔۔۔۔

تمہارا اوقات ہماری محبت بڑھا رہا ہے صرف ورنہ کس میں جرت ہمارا

۔۔۔۔ سامنے اس طرح بولے۔۔۔۔ "وہ چلایا اور اسے دور جھٹکا

--- زربش زمين ٲر گيري اور بري طرء رودي

مسله سارايه هه هم تم ٲر مرتا هه مگر تم --- تم ايء دو ٹكه كا لڑكي هه بس
كو اپنا زندكي ميں شامل كر كه هم ٲچھتا رها هه سراسر "وه اسكه چهره ٲر جھكتا
--- ٲھنكاره

--- زربش اس سه بري طرء خوف زده هو چكي تهي

--- جبكه سادام كو شديد تكليف هوئي تهي

مءبت كرنه والے محبوب كي نگاه كه اتار چڑھاؤ كو جان ليتے هيں --- اور يه
لڑكي --- اسنه مٹھياں بھينچي اور --- واشروم ميں چلا گيا --- جبكه
--- زربش وهيں سسكتي رهي گئي

تئين دن گزرے اور فنكشنز كي ابتدا هو گئي --- بيلا كو تو گويا سانٲ سونگھ گيا تھا
وه بري طرء سهي هوئي تهي جبكه هادنه سب سه ٲهله نكاح كي تقريه
--- ركهوائئي تهي

جاناں کی طبعیت بھی اب سمجھل گئی تھی مگر بچہ سمجھالنا اسکے لیے کافی
--- مشکل عمل تھا

ولی تین دن سے نہیں آیا تھا جبکہ ولی کے بہن اسکی خدمت کر کے حق ادا کر
--- رہی تھی

دل کی عداوت بھی نکل گئی تھی اور جاناں اسے پہلے جیسی ہو گئی تھی

زرباش اور سادام کی اس دن کے بعد ایک دوسرے سے بات نہیں ہوئی۔

سادام اسکی شکل بھی دیکھنے کا روادار نہیں تھا جبکہ۔۔ گھر میں ایک اور فرد کا
اضافہ وہ گیا تھا اور وہ وہی انگریزی تھی جو یہاں آکر سادام کے آگے پیچھے
--- پھیر رہی تھی

--- سادام نے بھی جیسے قسم کھالی تھی اسکی ہر بات ماننے کی

--- سادام کے ساتھ ساتھ شہاب کا فلرٹ بھی عروج پر تھا

--- جبکہ ہاد کو تو ہفتے قلم کی دولت مل گئی تھی

--- فیروز آج نکاح کی تقریب میں با مجبوری آیا تھا

حالانکہ اسکا دادہ نہیں تھا۔۔۔ سادام اس سے اسی طرح ملا۔۔۔ جبکہ اسی طرح اسکی س حویلی میں کوئی اوقات نہیں تھی۔۔۔ جس سے اسکے اندر غضب کی آگ مزید ہلکورے لینے لگی

--- اور نکاح کے فنکشن کو تباہ کرنے کی وہ ٹھان چکا تھا

اگر کوئی کہتا۔۔۔ حویلی کو چاند کی طرح سجایا تھا تو غلط نہیں تھا سادام نے حویلی کا ایک ایک حصہ ستاروں سے جیسے سجایا تھا حویلی میں مہمانوں کی۔۔۔ چہل پہل آمد و رفت بڑھ گئی تھی

آج نکاح کا فنکشن تھا جس پر سادام نے تو نہیں البتہ ہاد نے فضل خان کے۔۔۔ ساتھ جا کر ولی اور انکے تمام گھر والوں کو دعوت دی تھی سفید پھولوں سے سچی حویلی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

فیروز خان ہال میں لگے مزید پھولوں کو دیکھتے ہوئے اپنے خاص ملازم کو
--- اشارہ کر چکا تھا

جس نے اتنی خوبصورتی سے سب پھولوں کی لڑی کا وہ سیرا پکڑا ہوا تھا جس
--- کے بس ایک بار کھینچنے سے ہی پورا کا پورا ہال برباد ہو جاتا

مگر اس سے پہلے کہ وہ یہ کرتا اندر سادام داخل ہوا اور فیروز اندر تک جل
--- گیا جب اس نے اپنے ملازم کو سادام کے خوف سے بھاگتے دیکھا

--- سادام اسکی طرف بڑھا

--- تو تم۔ آگیا خیر اچھا کیا "اس نے اس کے شانے تھپتھپائے

تم نے ولی کو کیوں بلایا ہے "فیروز نے نہ محسوس طریقے سے اپنے شانے سے

--- اسکا ہاتھ ہٹایا

--- ہمارا جاناں کا آدمی ہے وہ "سادام نے شانے اچکائے

--- ہم تم تو غیرت سو گئی تمھاری "فیروز نے طنز کیا

--- سادام بھڑکنے کے بجائے مسکرا دیا

جاگ تو ہم اب گیا ہے۔۔۔ سو تو پہلے رہا تھا اور ویسے بھی۔۔۔ دشمن سے

ہاتھ ملانے میں بہتری ہے تم تو یہ ہی درس دیتا تھا " ملازم نے اس کے سامنے

-- یانی پیش کیا جسے پیتے ہوئے وہ سکون سے بولا

-- ہم اچھی بات ہے "دانت پیس کر فیروز بس اتنا بولا۔۔ اور جانے لگا

کہاں جاتا ہے۔۔ بیٹھو کچھ گپ لگائے" اسنے کہا تو فیروز نے اسکی طرف دیکھا

— — —

--- نہیں مجھے ڈیرے پر جانا ہے وہاں بھی معاملات ہیں دیکھنے ہیں " اسنے کہا

خیر تمہارا پاس معاملات تو کوئی نہیں۔۔ مگر کچھ نہیں ہوتا۔۔ جاؤ" وہ مسکرا

-- کر۔۔ بولا فیروز اسے مزید برداشت کیے بنا وہاں سے چلا گیا

ویسے بھی اپنا گھر آخری بار دیکھے گا اب تم "سوچتے ہوئے۔۔۔ اس کے دماغ کی

۔۔۔ رگیں تنی تھیں

ابھی وہ باہر ہی دیکھ رہا تھا تبھی ہاد اپنے کمرے سے نکلا وہ بالکل تیار تھا سادام
۔۔۔ نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا

۔۔۔ فنکشن باہر شروع تو ہو چکا تھا مگر پھر بھی وہ اسکو جلدی مانتا تھا
لا لا آپ تیار نہیں ہوئے "وہ اسکے آپس آیا۔۔۔ شہاب بھی تیار ہو چکا تھا۔۔۔
۔۔۔ جبکہ عنایت بھی

نہیں تمہارا اندر آگ لگا ہے ہم کو اتنا جلدی کسی کام کا نہیں ہوتا "سادام نے
۔۔۔ طنز کیا تو وہ خفیف سا ہو گیا

خیر جھوٹ بھی بندہ اتنا بولے جو دوسرا ہضم کر لے "شہاب نے گھورا
کیونکہ وہ غوری۔۔۔ سادام پر مرتی تھی اور شہاب باؤ کی توجہ اس غوری پر
۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی بڑھنے لگی تھی

تمہارا اندر کا جیلیسی۔۔۔ ہم جانتا ہے "سادام نے دانت نکالے جبکہ شہاب
۔۔۔ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

۔۔۔ اور تبھی وہاں ان سب کے بقول وہ انگریزنی آئی

--- ہے سادام آج تم کیا پہننے والے ہو " اسنے مسکراتے ہوئے سوال کیا

-- کیوں تم نے اسکے جیسا مردانہ لباس پہنا ہے " شہاب جل کر بولا

-- مسکراتی رہی massy مگر

آپکے پاس عقل کم ہے میں ڈریس کلر پوچھ رہی ہوں " اسنے ٹکاسا جواب دیا

--- جس پر سادام کاسب سے اونچا قہقہہ نکلاتا تھا

وائٹ " اسنے جان بوجھ کر شہاب کو جلانے کے لیے بتایا اور ایکسکیوز کرتا

--- اوپر اگیا

زریش بھی روم سے باہر ہی کھڑی تھی اور یقیناً وہ انکی باتیں سن چکی تھی مگر

--- سادام نے توجہ دیے بنا۔۔۔ اپنے روم میں قدم رکھا

زریش بھی اسکے پیچھے ہی کمرے میں آئی۔۔۔ اور سامان اٹھا اٹھا کر پٹخنے لگی

جبکہ سادام نے اس بات کا بھی کوئی رویسپونس نہیں لیا۔۔ اور شاوور لینے چلا

-- گیا

میں اس گوری کامنہ توڑ دوں گی" آنکھوں میں آنسوں بھرے وہ۔۔ بہت
۔۔۔ غصے سے سوچ رہی تھی

دس منٹ تک اپنا پنک ڈریس جو وہ خود ہی پسند کر کے لائی تھی دیکھنے کے
۔۔۔ بعد بھی اسے اچھا نہیں لگا۔۔ اسنے بھی وائٹ ہی پہننا تھا
مگر یہاں تو اسکے پاس۔۔ کپڑے نہیں تھے اور جو کچھ شاپنگ بھی کی تھی وہ
بلکل بھی نہیں لگ رہی تھی کہ سادام کے سٹینڈرڈ کی ہے۔۔۔ اسنے تو بہت
ستے سے عام سے علاقائی جوڑے خرید لیے تھے اب اسکا دل کر رہا تھا
۔۔۔ پھوٹ پھوٹ کر روے

سادام پندرہ منٹ بعد واشروم سے نکلا۔۔ وائٹ سوٹ میں اسکا شاداب چہرہ
۔۔۔ دمک رہا تھا

اسنے ایک نظر زریش کی طرف دیکھا۔۔۔ اور ڈریسنگ کے سامنے چلا گیا
۔۔۔۔

۔۔۔ میں پاگل ہوں جو میں یہاں رو رہی ہوں۔۔ "بلاخرہ اسپر چلائی

--- سادام نے بس نگاہ ہی اٹھائی تھی۔۔ کہ زریش کی پلکیں گیر گئیں
وہ اسے منع کر چکا تھا کہ اسکے ساتھ ایسا رویہ نہ رکھے مگر وہ اپنے دل کا کیا
کرتی بار بار۔۔۔ اسکی وجہ سے ٹوٹا تھا یہ وہ یقین نہ کر کے اسے خود ہی زخمی
--- کر رہی تھی

سادام نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔ بال سیٹ کر کے۔۔ اسنے۔۔ اچھے سے
--- پرفیوم چھڑکا جس کی مہک سے پورا کمرہ مہک اٹھا

اور اسنے۔۔۔ واچ کلائی میں پہنی۔۔ شانوں پر اپنی مخصوص سٹائل میں
--- مہرون شال ڈالی اور وہ باہر نکلنے کو تھا۔۔ کہ زریش اسکے آگے آگئی
میں آپکی کچھ نہیں لگتی "مٹے مٹے آنسوؤں سے۔۔ وہ سنجیدگی سے دونوں ہاتھ
--- اسکے آگے پھیلانے۔۔ گویا اسکا راستہ روکے کھڑی تھی

لگتا ہے معلوم ہے ہمیں تم بیوی ہے ہمارا "سادام نے گھڑی پر ایک نظر
دوڑائی اور اکتا کر بولا۔۔ اسنے کبھی جھگڑے میں بھی اس سے دستبرداری
--- نہیں دی۔۔۔ تھی

-- زریش کو ٹوٹ کر اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا
وہ نہیں جانتی تھی جس نے اسکے ماں باپ کو مارا مگر وہ سادام نہیں تھا اسے
-- اس بات کا یقین آگیا تھا
اور وہ سمجھ نہیں پارہی تھی ایسا کیا کرے کہ --- یہ آدمی اس گوری سے
--- ہٹ کر صرف اسکا ہو کر رہے
اسکے چھوٹے سے دماغ میں دھوم مچ رہی تھی دماغ جو سگنل دے رہا تھا۔
--- وہ وہ کیسے کر سکتی تھی
--- سو گئی ہو "سادام نے تیوری چڑھا کر پوچھا
-- تو وہ چونکہ
-- ن --- نہیں "وہ جھجھکی --- جبکہ سادام نے اسے پرے دھکیلا
میرا وقت ضائع نہیں کرو "وہ باہر جاتا کہ زریش پھر اسکے بازوؤں کے نیچے
سے نکلتی بلکل دروازے پر چپک گئی جس کے سادام بھی بے حد قریب کھڑا
-- تھا کہ دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے بلکل سامنے تھے

۔۔۔ اور زربش تھوڑا سا ہلتی تو دونوں کی ناک ایک دوسرے سے مس ہوتی

"تو۔۔ آپ۔ن۔۔ نے دیکھا۔۔ نہیں میں میرے کپ

۔۔۔ شششش "سادام کے جان لیوا لمس پر وہ نگاہیں میچ گئی

۔۔۔۔ دل اتنی زور سے دھڑکا گویا۔۔ کانوں میں سنائی دے رہا تھا

۔۔ سادام اسکے کھلی کلی کی مانند لبوں کے بے حد نزدیک تھا

زربش جیسے انتظار میں تھی اسکی شدتیں سہنے کو خود کو تیار کر چکی تھی۔۔ مگر

یہ کیا۔۔۔ اسنے ہلکی سی آنکھیں کھولیں تو وہ تیوری چڑھائے اسے گھور رہا تھا

۔۔۔

میں انٹر سٹڈ نہیں ہوں تم میں "اسنے اسے دور دھکیلا۔۔۔۔ اور غڑاپ سے

۔۔۔۔ باہر نکل گیا۔۔ جبکہ زربش۔۔۔۔ کامنہ او کی صورت کھل چکا تھا

۔۔۔ یہ یہ۔۔۔ آف کتنے بد تمیز ہیں "وہ بھیگی نظروں سے۔۔ دیکھتی رہ گئی

۔۔ اور اپنے گندے سے ڈریس کو دیکھ کر اور بھی رونا آیا

--- کچھ بھی ہو جائے آج اسنے سفید سوٹ ہی پہننا تھا

--- تبھی وہ کمرے سے باہر نکل گئی

آج سے پہلے اسنے ایسا کام کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔ اس گوری کے کمرے میں

جس کا نام بھی عجیب سا تھا۔۔۔ وہ داخل ہوئی تو۔۔۔ دل زور سے دھڑکا

--- مگر اسے فلحال خود کو قابو میں رکھنا تھا

قسمت اچھی تھی کہ وہ اس وقت واشروم میں تھی اور اسکا بے حد

خوبصورت جوڑا اوووائٹ کلر کا بستر پر رکھا ہوا تھا جبکہ اسکے ساتھ مہرون

دوپٹہ۔۔۔ جیسے زرش کا دل مچل اٹھا۔۔۔ اور پھر بنا دوسری کوئی چیز دیکھے

اسنے وہ جوڑا وہاں سے اٹھایا اور تیر کی تیزی سے۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں آئی

--- تھی

--- شرمندگی بھی ہوئی زمیر نے جھنجھوڑا

مگر مجھے پہنا ہے یہ سوٹ اور اسکی ساری شوپینگ کے پیسے میرے میاں نے
--- دیے ہیں تو یہ سوٹ میرا ہے "اسنے خود کو سمجھایا
--- اور سوٹ کو چھپا کر کمرے کو لاک کر کے شاور لینے چلی گئی

اپنے کانپتے ہاتھوں پر اسکا لمس محسوس ہوا۔۔ اور اسکے ہاتھوں نے جیسے اسکے
ہاتھوں کو حرکت بخشی اور بیلا اسکے نام خود کو خود ہی سونپ گئی۔ ہاد نے۔۔
--- مسکرا کر اسپر اپنی پر تپش نظروں کا حصار کیا
--- نور نے تلملا کر یہ منظر دیکھا

اور اس سے دور ہو گئی۔۔ جبکہ بیلا بری طرح کنفیوز تھی۔۔ ہاد نے اب
تک اسکا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا اسنے۔۔ کسمسا کر اپنا ہاتھ اس سے الگ کرایا

۔۔ ہاد سیدھا ہو کر بیٹھا تو اپنے پیچھے سادام کو پایا
۔۔ جو اسکو گھورنے میں مصروف تھا

شرافت سے نیچے اترے گا۔۔۔ تم۔۔ اور جو بابا سائیں سے مہمان ملنے آیا
۔۔ ہے انکے پاس جائے گا" اسنے حکم دیا۔۔ ہاد کے آنکھیں ابلیں

۔۔ لالا میں دولہا ہوں" وہ گویا اسے سمجھانا چاہ رہا تھا

دیکھتا ہے مجھے چیخنے کا ضرورت نہیں" دونوں کی چھیڑ خانی پر سب کے قہقہے
۔۔ ابھرے تھے

اب شہاب اور عنایت نے ہاد کا ریکارڈ لگا دیا تھا بیلا تو بیٹھے بیٹھے سرخ ہو رہی
تھی جبکہ فیروز ایک طرف خاموش کھڑا۔۔ انکی خوشیاں تباہ کرنے کے
۔۔ بارے میں سوچ رہا تھا

بیٹا سب منہ میٹھا کرنے کی رسم ادا کر لو۔۔۔ "مورے نے جاناں سے کہا۔۔
جو خود ہاد کا ریکارڈ لگانے میں مصروف تھی۔۔ سادام سیٹج سے اتر کر مسکراتا
۔۔۔ ہوا جانے لگا کہ۔۔ مورے نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔ سادام وہیں تھم گیا

وہ تم بڑے بیٹے ہو تو پہلے زریش اور تم منہ میٹھا کر اوگے بس اسی لیے روکا
تھا" سب انھیں کیطرف دیکھ رہے تھے سادام نے غیر محسوس طریقے سے

اپنا ہاتھ آزاد کرایا اور۔۔ اپنی بیگم کی کھوج میں نگاہ دوڑائی جسے وہ بھلا بیٹھا
۔۔۔ تھا

اور تبھی ہال میں ولی۔۔ داخل ہوا کافی ساری میٹھائیوں کے شکن اور
تحائف کے ساتھ وہ شاہانہ چال چلتا۔۔ ان تک آیا۔۔ رقیہ بیگم آنرہ
۔۔۔ شہریار بھی تھے

ولی نے گالز کی اوٹ سے سکن کلر کے خوبصورت سے فراق میں اپنی بیوی
کو دیکھا۔۔۔ جیسے اسکے حسن کو آنکھوں میں چھپالیا تھا۔۔ اسنے سادام
۔۔۔ کی طرف نگاہ گھمائی

۔۔ مبارک ہو "ولی نے رسمی سا کہا

ہم تو نکاح کرچکا ہے جس کا ہے اسکو دو "بظاہر مسکرا کر لوگوں کو حیران کر
۔۔۔ دینے والے دونوں ایک دوسرے پر طنز اچھال رہے تھے

پتہ نہیں کیوں بھول جاتا ہوں تمہارے منہ لگنا دنیا کا فضول کام ہے "ولی نے
۔۔۔ نگاہیں گھمائی اور فیروز پر نگاہ گئی تو دل کیا اسکی گردن دبا دے

پھر بھی بار بار لگتا ہے گھامڑ "دونوں ایک دوسرے کی کراس میں گزر کر
--- نکلے۔۔۔ مگر سادام زیادہ آگے نہ جاسکا

سفید لانگ میکسی پر مہرون کا مدار دوپٹہ لیے بالوں کو پورا کھولے ایک شانے
پر ڈالے ڈارک مہرون لپسٹک لگائے وہ اونچی ہیل میں سمجھل سمجھل کر
چلتی۔۔۔ سادام کو آسمان سے اتری ہوئی پری لگی جو اسکے اعصاب سلب کر
چکی تھی وقت کو تھام چکی تھی چارو جانب سے جیسے لوگ غائب ہو گئے تھے
--- اور وہ دونوں تھے بس

--- زریش بھی اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ زرا جھجک کر زرا شرماتا کر
--- اسنے دو قدم اور اٹھائے۔۔۔ اور اسکے نزدیک پہنچی
--- تو بے ساختہ سادام کے لب ہلے

--- تم غضب ہے "وہ بولا۔۔۔ زریش مزید شرمائی۔ اور سادام چونکا
--- اسکے پیچھے سے میسی بھی اپنے عام کیمول حلیے میں آئی
--- اور زریش کو دیکھنے لگی

-- یہ میرا ڈریس ہے "وہ حیرانگی سے بولی
-- منظر ٹوٹ چکا تھا سب ہوش میں آگئے تھے
زرباش کا چہرہ ایک دم پھیکا پڑا سادام نے زرباش کی جانب دیکھا اور یاد آیا کہ جو
-- کمرے میں لباس تھا یہ وہ تو بالکل نہیں تھا
-- اچانک ہی اسکے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے
ن۔۔۔ نہیں یہ میرا ہے۔۔۔ مج۔ مجھے نواب جی نے لا کر دیا تھا "زرباش نے
-- فوراً صفائی دی
نہیں یہ میں نے لیا تھا سادام کے ساتھ جا کر "وہ غصے سے بولی۔۔ جبکہ زرباش
رو دینے کو تھی۔۔ سادام کو مدد طلب نظروں سے دیکھنے لگی۔۔ رفتہ رفتہ
سب انکی طرف متوجہ ہو رہے تھے۔۔ جبکہ ولی جاناں شہریار آئزہ ہادیلا
-- شہاب وہ سب تو ان کو پہلے ہی دیکھ رہے تھے

میسى هم نے اپنا بیگم کویہ ہی لباس دلا یا تھا۔۔۔ تم نے اپنا گم کر دیا۔۔۔ اب
زیادہ شور مت ڈالو۔ "دو ٹوک لفظوں میں اسنے بات ختم کی۔۔۔ زرش کا
۔۔۔ دل کیا اچھلے

جبکہ میسى سوچ میں پڑ گئی کہ آخر اسکا ڈریس کہاں گیا۔۔۔
شہاب کے دانت نکلے

۔۔۔ بہت اچھا ہوا تمہارے ساتھ "اسنے کہا۔۔۔ تو وہ اسے گھورنے لگی
۔۔۔ منہ بند کریں اپنا "اسنے کہا
ویسے کتنے افسوس کی بات ہے وہ شادی شدہ مرد ہے "شہاب اسکے پیچھے ہوا
۔۔۔

۔۔۔ تو میں نے کچھ کہا ہے "میسى نے ٹکسا جواب دیا
کنواروں پر بھی نگاہ ڈال لیتے ہیں "وہ زرا گھیری نظروں سے اسکو دیکھتا بولا
۔۔۔ جبکہ میسى۔۔۔ اسکی صورت دیکھنے لگی

تمکو شرم نہیں آتا۔۔۔ اس نیت خرابی پر "سادام نے غصے سے دیکھا

۔۔۔

۔۔ نہیں آتا۔۔۔" اسنے اسکی طرح ہی جواب دیا

سادام نے اس سے نگاہ چرائی۔۔ وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ سادام اسکو
۔۔۔ بھری محفل سے اٹھا کر لے جاتا

لالا اب آ بھی جائیں ہم ویٹ کر رہیں ہیں پہلے منہ میٹھا آپ کرائیں گے
۔۔ "جاناں نے اسکو یاد دلایا۔۔۔ تو وہ زریش کا ہاتھ تھامتا

فیروز کے دل پر قدم رکھتا سیٹج پر چڑھا تو وہ دونوں اتنے بھرپور لگ رہے
تھے کہ سب انکی جوڑی کو سرہانے لگے جس میں ولی بھی شامل تھا وہ دونوں
۔۔۔ ایک دوسرے کے ساتھ کافی مکمل لگ رہے تھے

دونوں نے منہ میٹھا کرایا۔۔۔ اور سادام نے بڑا سار سگہ زریش کے منہ میں
۔۔ ڈال دیا

زریش حیران رہ گئی جبکہ اتنا زیادہ۔۔۔ اسنے سادام کی جانب دیکھا۔۔ جس
۔۔۔ نے تھوڑا سا اسکے ہونٹوں پر لگا۔ اٹھا کر کھایا

اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔ جبکہ۔۔۔ ہاد کی سیٹی نے اسکا تعقب کیا تھا۔۔
زریش بری طرح شرمائی

اور ایک طرف ہو گئی۔۔۔ جبکہ سادام کے لبوں کی مسکراہٹ کافی گھیری ہو
۔۔۔ گئی تھی

جاناں نے منہ میٹھا کر لیا۔۔۔ تو مورے نے زبردستی ولی کو اسکے ساتھ بھیجا
۔۔۔ وہ اس عورت کی بات تو نہ سنتا۔۔۔ مگر۔۔۔ اسوقت وہ خود جاناں کو اپنے
ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔۔۔ تبھی۔۔۔ وہ جاناں کے ساتھ منہ میٹھا کرانے لگا
۔۔۔۔۔ اور اپنے بچے کے ساتھ وہ دونوں بھی محفل پر چھائے ہوئے لگے
جاناں نے ولی کو نوٹس نہیں کیا زیادہ یعنی نولفٹ کا بورڈ درج تھا جبکہ۔۔۔ ولی
۔۔۔ کون سا سادام سے پیچھے رہ سکتا تھا

جیب سے کئی نوٹ نکال کر وہ جاناں پر سے وار کر ایک عورت کے ہاتھ میں
--- تھما چکا تھا

ایک بار پھر، ٹینگ شروع ہو گئی اور یہاں کچھ فاصلے پر کھڑے سادام کے
-- لب اسکی جیلیسی پر مسکرائے تھے

--- چور کا بچہ سب نقل کرتا ہے "وہ بڑبڑایا

یار شہاب لا لا ہم پاگل ہیں مطلب "اسنے دہائی دی۔۔ تو محفل میں زعفران
-- گھل گیا

-- رفتہ رفتہ سب نے رسم۔ پوری کی

-- کھانے کا شاندار انتظام تھا

--- کھانا کھایا گیا

-- توفیروز۔۔۔ سیٹج کے پاس کھڑی زرش کے نزدیک آیا

تم اپنے ماں باپ کی موت بھول گئی ہو" اسنے اچانک سوال کیا تو وہ ڈر گئی

-- ن۔۔ نہیں آپ کون "زریش پہچان نہ سکی

-- کوئی بھی نہیں "سدام کے دیکھنے پر وہ ٹل گیا

--- سدام لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس تک پہنچا

-- زریش کی کلائی پکڑی

-- کیا بات کی ہے اسنے "وہ بے تابی سے پوچھ رہا تھا

کون "زریش حیرانگی سے دیکھنے لگی جبکہ سدام کا دل کیا۔ اپنے سر پر کچھ مار

لے۔۔ اتنی جلدی بھول گئی تھی

--- وہی جوا بھی یہاں کھڑا تھا۔۔۔ "اسنے ضبط سے پوچھا

ہاں وہ۔۔۔ اما ابا کی موت کے بھولنے پر بات کر رہے تھے مگر نواب

-- جی "سدام نے اسکی کلائی پکڑی۔۔ اور اسے پیچھے کیطرف لے آیا

"آپ آپ کو
شششششش" اسکی آواز کو اچانک قید کرتا۔۔۔ وہ اسکا سانس بھی روک چکا تھا

۔۔۔ دونوں کے دلوں کی تار۔۔۔ بے ہنگم ہو گئی تھی
۔۔۔ لمہوں کی مدہوشی۔۔۔ دونوں کو دیوانہ کر رہی تھی
اور اچانک زریش کو خیال آیا۔۔۔ تو اسنے بمشکل اسکو دور کیا۔۔۔
۔۔۔ کتنے بے بے شرم ہیں آپ" اسنے سانس لیتے کہا
۔۔۔ اور تم چورنی" سادام نے بھی بدلہ لیا
تم اب ہمکو اکیلا نہ دیکھے سمجھجہ آیا۔۔۔ "شہاب کیا آواز پر اسنے زریش کو
۔۔۔ وارن کیا

۔۔۔ اور وہاں سے نکلتا چلا گیا

تو تم میرے ساتھ نہیں جاؤ گی "ولی نے اسکی کلائی پکڑی۔۔۔ جاناں ایکدم
۔۔۔ بھکلائی

۔۔۔ کیا ہو گیا اپکو "اسنے گھورا

تم چلو گی میرے ساتھ پہلے کہو پھر۔۔۔ چھوڑو ں گا "اسکی بے باک نظروں
۔۔۔ سے وہ گھبراتی۔۔۔ اس سے دور ہوئی

میں نہیں جاؤ گی "جاناں نے ہاتھ چھڑانے کی تگ و دو میں ادھر ادھر دیکھتے
۔۔۔ کہا

کیوں مجھ سے دشمنی لگا رہی ہو دشمن کو پاتال تک پہنچاتا ہوں میں "وہ اسپر
۔۔۔ گھیری نظریں گاڑتا بولا

۔۔۔ آپکی مجھ سے دشمنی ہی تو تھی "جاناں نے بلاخر ہاتھ چھڑالیا
میری بیٹی کی طرف دیکھو۔۔۔ کیا تمہیں لگتا ہے یہ ہماری دشمنی کا صلہ ہے "وہ
۔۔۔ مسکرایا

۔۔۔ جاناں نے پاؤں پٹختے

--- رکو" ولی نے اواز لگائی مگر وہ وہاں سے چلی گئی

اتنا آسان بھی نہیں تھا اسکو منالینا جسے اب وہ منانے کے لیے بار بار اپنی انا کا
 -- خون کر رہا تھا

فنکشن کا اختتام ہوا۔۔۔ تو ایسی دھمکا خیز خبر ملی کہ۔۔۔ فیروز اٹے قدموں بھاگا تھا۔۔۔ اسکا ڈیرہ اور گھر جل گیا تھا معلوم نہیں کیسے۔ مگر اسکا سب۔۔۔۔۔ جل گیا تھا

_____?

گھر کو راخ کی صورت دیکھ کر اسکے اندر جیسے ابال اٹھے تھے سرخ چہرے
 --- سے اسنے اپنا جلتا گھر دیکھا

اور مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا آگے پیچھے کئی گاڑیاں رکیں تھیں۔۔۔ سب حیرت
۔۔ میں تھے کہ یہ کیسے ہوا

شاید الیکٹرک فالٹ ہو "ولی نے افسوس ظاہر کیا۔۔ تو سادام نے بھی اسکی
۔۔ تائید کی فیروز نے دونوں کو خون خوار نظروں سے دیکھا

یہ میرا گھر تھا فیروز خان کا یہاں پر ہر چیز پر فٹ تھی یہ ممکن ہی نہیں کہ

--- یہاں پر الیکٹرک فالٹ ہو "وہ غصے سے چلایا

--- سادام اور ولی نے بیوقوف اسکی طرف دیکھا

--- اسکی تلملاہٹ دیکھ کر دونوں کو ہی اپنی اپنی جگہ سکون ملا تھا

اس سے پہلا بھی الیکٹرک شاٹ ہوا تھا۔۔۔ کیوں گھبرا تا ہے سائیں گھر ہی

--- تو تھا جل گیا "سدام نے شانے اچکائے تو فیروز نے ان پر لعنت بھیجی

--- اور پھر سے رانخ کو گھورنے لگا

اسکے ملازم آگ کو بجھا رہے تھے گاؤں کے لوگ رفتہ رفتہ جمع ہونے لگے

-- تھے فیروز کی حالت ایسی تھی کاٹو کے بدن میں لہو نہیں

--- سادام نے ہاتھ جھاڑے اور اپنی گاڑی میں بیٹھا

--- ولی بھی اپنی گاڑی میں سوار ہوا

جبکہ عنایت کو وہ کہہ چکا تھا وہاں کھڑا رہے۔۔۔ سب ادھر ادھر ہوئے تو
۔۔۔۔۔ فیروز کا ملازم اسکے نزدیک آیا

جبکہ فیروز بھی دھول اڑاتی دور جاتی گاڑیوں کو چبھتی نظروں سے دیکھ رہا تھا

۔۔۔

مجھے لگتا ہے سرکار انھیں معلوم ہو گیا ہے "وہ بولا تو فیروز نے کھا جانے والی
۔۔۔۔۔ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

۔۔۔ اور اچانک اسکا گریبان پکڑ کر اسکے دو تھپڑ لگا دیے

اپنی زبان سے دوسرا کوئی لفظ نکلنے سے پہلے ہزار بار سوچ۔۔۔ آج اگر تو اس
(گالی) سے ڈر کر نہ بھاگتا تو۔۔۔۔۔ انکی خوشیوں کو بھی گھن لگتے جو میری
۔۔۔۔۔ بربادی پر منہ دیکھا کر دفع ہو گئے

۔۔ وہ دھاڑ رہا تھا۔۔ جبکہ ملازم اسکے سامنے ہاتھ جوڑتا رہ گیا

۔۔ فیروز کے تن بدن میں ایسی آگ لگی تھی کہ بھجائے نہ بھجے

ہاں اگر سادام خان جان چکا تھا کہ وہ اسکا دشمن ہے تو ٹھیک ہے سامنے آکر
--- ہی --- سہی --- وہ اسکو جان سے مردے گا
--- کیونکہ جو کچھ اسکا تھا اسپر سادام ناگ بن کر بیٹھا تھا

گاڑی حویلی کے سامنے رکی --- تو سادام فضل خان سکون سے گاڑی سے
باہر نکلا ہاں اسپر لگا الزام پوری دنیا کے سامنے ہٹا نہیں تھا مگر آج اسنے اپنی
--- بیوی کی آنکھوں سے گرے تمام آنسوؤں کا پہلا بدلہ لے لیا تھا
--- ہاد فضل خان بھی باہر نکلے

تمکو کیا لگتا ہے کس کا کام ہے "فضل خان عجیب ششونج کا شکار تھا ہاد بھی
وہیں رک گیا جبکہ شہاب بھی وہیں آگیا۔۔ ہال میں خواتین بھی جمع تھیں
سب سناٹے کی زد میں سادام کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے۔۔۔ جو وہ کہے گا
--- سب سچ ہو گا

اسکا اپنا ہی ہو گا۔۔ بچپن سے نوٹسکی کرتا آیا ہے سالہ "سدام نے سر دلہے
۔۔ میں شانے آچکا کر کہا۔۔ تو فضل خان نے گھورا
"تمہارا دماغ درست ہے۔۔ وہ اپنا گھر کیوں جلانے گا
یہی تو بات ہے بابا سائیں۔۔۔ لوگ جلا کیسے لیتا ہے اپنا گھر۔۔۔۔" وہ اتنی
۔۔۔۔ سختی سے بولا۔۔۔ کہ سب حیران رہ گئے
۔۔۔۔ اسنے مدتوں بعد اپنی ماں کی طرف دیکھا۔۔ طنز بھری نظریں تھیں
۔۔۔۔ تو۔۔۔۔ سب کی نگاہ اسکی نگاہ کے تعقب میں گئی۔۔۔۔ وہ دیکھ رہا تھا دو
۔۔۔۔ دن سے وہ کیا کر رہی تھی۔۔۔۔ سدام وہاں سے نکلتا چلا گیا

ہاں عنایت بولو " اسنے فون اٹھایا جبکہ کمرے میں آتی زریش کو بھی دیکھا

۔۔۔ خان یہاں تو سب جل گیا "عنایت بولا

ہاں تو چھوڑنا بھی کچھ نہیں تھا۔۔۔ اسنے ہمارا بیوی کے ماں باپ کو جلا ڈالا
۔۔۔ ہم اسکا کچھ چھوڑتا۔۔۔ تم ایسا کر۔۔ اب وہ واپس آجا۔۔ "اسنے
کہا۔۔ جبکہ۔۔ زریش کی پھیلتی آنکھوں کو اسنے دیکھنے کے باوجود بھی
۔۔۔ انور کر دیا

عنایت اس سے اب بھی بات کر رہا تھا جبکہ۔۔ زریش خود کو ہوا میں معلق
محسوس کر رہی تھی اسکے ہاتھ پاؤں کانپ اٹھے تھے آنسوؤں کا ایک گولہ گلے
۔۔۔ میں پھنسنے لگا۔۔۔ جواب آنکھوں سے نکلنے کو بے تاب تھا
کچھ دیر کے بعد اسنے فون بند کیا۔۔۔ اور زریش کی جانب دیکھا۔۔ مگر بولا
۔۔۔ کچھ نہیں

۔۔۔ جبکہ زریش کی اب ہچکیاں بندھنے لگی تھی
وہ سادام کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ سادام بھی خاموشی سے اسکی صورت
۔۔۔ دیکھ رہا تھا

اور جب اسکا سانس گھٹنے لگا۔۔ اور وہ بچوں کی طرح رونے لگی۔۔ تو سادام
نے ہاتھ بڑھا کر ساری دیواریں بیچ کی خود ہی گیرہ کر۔۔ اسکو سینے سے لگالیا

--

زربیش بچوں کی طرح سسکیاں بھر رہی۔۔۔۔ تھی

۔۔۔ سادام اسکے سر پر ہاتھ پھیرتا رہا

۔۔۔ وہ۔۔۔ اماں ابا تو۔۔۔ معصوم تھے

آپ۔۔۔ آپ جانتے ہیں کہ سادام۔۔۔ میرے ابا صرف ایک کسان تھے

اور اماں۔۔۔ اماں "وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی زخم جیسے ہرے ہو گئے

۔۔۔۔۔ سادام نے اسے خود میں مزید بھینچ لیا

یہ وہ لڑکی تھی جس کے بنا اسکے لیے ایک سانس لینا بھی مشکل تھا۔۔۔ ہاں

۔۔۔۔ اسپر سب گناہ معاف تھے

۔۔۔ ہاں اسنے اسکے لیے اپنے اصول توڑ دیے

۔۔۔۔ ہاں وہ اسکا عاشق تھا۔۔۔۔ بھلے پھر وہ اس سے محبت کرتی یہ نہ کرتی
وہ اسکی تھی۔۔۔۔ اور جب وہ اسکی تھی۔۔۔۔ تب وہ کیوں اسکے کسی قدم کا منتظر
۔۔۔۔ رہتا

خود میں اس کو بھیج کر وہ اسکے سارے درد چن لینا چاہتا تھا۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔ اسکے
۔۔۔۔ آنسو نہیں رک رہے تھے

فیروز سے بدلے پر اسکے زمیر نے اسے اور سختی سے اکسایا تھا۔۔۔۔ اسنے اسکو
۔۔۔۔ زلیل کر دیا تھا

وہ ایک ایک حرکت کا جواب دہ تھا۔۔۔۔ اسکی بہن اسی کی وجہ سے آج اسکی
۔۔۔۔ بیوی تھی جس کی شکل بھی وہ کبھی نہ دیکھے

اے دلبر۔۔۔۔ تم جتنا روے گا ہم اسکو اتنا دردناک سزا دے گا" اسکا چہرہ
۔۔۔۔ اپنے سامنے کر کے۔۔۔۔ وہ اسکے بال اسکے چہرے سے ہٹاتا۔۔۔۔ بولا
۔۔۔۔ زریش نے اسکے ہاتھ پکڑے۔۔۔۔ اور بے تابی سے اسکی طرف دیکھا

م۔۔۔ مجھے۔۔۔ میں۔۔۔ نے اپکو۔۔۔ غل غلط سمجھ۔۔۔۔۔ "اسکے لبوں سے
اسکے لفظ بڑی چاہ سے چن کر۔۔۔ وہ خود کو اسکی محبت سے سیراب کر رہا تھا

۔۔۔

۔۔۔ محبت چاہت عشق اسکے لمس کی شدت میں چھپا تھا

۔۔۔ زریش اسکی شدت کو سہہ رہی تھی

سادام نے اسکی گردن میں سختی سے ہاتھ ڈال کر مزید اسکو خود میں جکڑ لیا

۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ زریش کی سانسیں ٹوٹنے لگی تھی

۔۔۔۔۔ سادام اہستگی سے اس سے جدا ہوا

تم تو ہمارا جاہل سا محبوب ہے۔۔۔۔۔ تم چھوٹی چھوٹی باتیں کر کے۔۔۔ ہمارا
دل میں راج کرتا ہے۔۔۔ ایسا بڑا بڑا باتیں کر کے۔۔۔ ہمکو سزا پر مت اکسایا
کر۔۔۔ "چاہت لٹاتا لمس اسکے چہرے پر بکھرنے لگا۔۔۔ آپ آپ مجھ سے
۔۔۔ خفا نہیں "وہ اسکے لمس پر گھبراتی شرماتی۔۔۔ بولی

ناراض اس سے ہوتا ہے جس میں دم خم ہو۔۔۔ تگڑا محبوب ملتا ہم تب
ناراض ہوتا۔۔۔ اب ایسا چوہیا سا تو محبوب ہے کیا ناراض ہو کر۔۔۔ اسکو
ہلکان کرے "پیچھے تکیوں سے ٹیک لگاتے ہوئے وہ اسپر اپنے دماغ کی گوہر
فشانی کرنے لگا جبکہ زرش حیرت سے خود کو چوہیا۔۔۔ سن کر۔ اسکی شکل
۔۔ دیکھنے لگی

مطلب۔۔ آپ مجھے چوہیا نواب جی "وہ خفگی سے اسے دیکھتی اس کے پاس
۔۔ سے اٹھتی کے۔۔۔ سادام نے اسکا ہاتھ پکڑ کر خود کے پاس گیرہ لیا
تم چور ہے افسوس۔۔ اس گاؤں کے راجہ کارانی چورنی ہے
۔۔۔ تمکو کچھ عجیب نہیں لگا "وہ اسکے ریشمی بالوں کو لبوں سے چھوتا بولا
۔۔ آپ نے اسکو شاپینگ کیوں کرائی پھر "زریش نے آنکھیں دیکھیں
نکال لے گا ان آنکھوں کو۔۔ تمیز سے رہ۔۔ بار بار بتائے گا نہیں "وہ گھور
۔۔۔ کر بولا

تھوڑا سا بھی نہیں "زریش معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولی۔۔ اسکی محبت
۔۔۔ پر آج دل سے مشکور ہوئی تھی

اسکی محبت اسکے لیے کتنی حسین کتنی پر اعتماد کتنی خوبصورت تھی۔۔۔ کھوٹ
اسکی محبت میں تھا کہ وہ اعتبار نہ کر سکی جبکہ سادام نے ہمیشہ اسکے ہاتھ میں
۔۔۔ اعتبار کی کڑی تھما کر اسے معتبر کیا تھا

مرد محبت کرے۔۔۔ تو دنیا کا خوبصورت منظر عورت کے گرد کھینچ جاتا ہے
۔۔۔ مگر وہی مرد اعتبار دے۔۔۔ تو عورت کے لیے ہر چیز بے معنی ہو جاتی
ہے۔۔۔ پھر وہ اس مرد پر اپنی تمام وفاںیں نچھاور کر دے اپنی جان اسپر سے
۔۔۔۔۔ واردے تب بھی کم ہو

۔۔۔ اور آج اسکے دل میں سادام خان کے لیے عشق کا پودا کھل اٹھا تھا
بلکل نہیں "اسکی کمر پر حصار بندھتے ہوئے۔۔۔ وہ اسے اپنی پناہوں میں
جکڑ گیا۔۔۔ جبکہ زریش۔۔۔ نے خود کو اسکے حوالے۔۔۔ اپنی چاہت سے کر

کے۔۔ اپنی محبت کو معتبر کر دیا تھا۔۔۔۔۔ رات کے آنچل نے دونوں کو
۔۔۔۔۔ آغوش میں بھر لیا

۔۔۔۔۔ بالکل باپ پر گئی ہے یہ "اسنے چپڑ کر اپنی ماں کی طرف دیکھا
جو روتی ہوئی بچی کو سمجھا رہیں تھیں اب تک جاناں نے اسکا نام نہیں رکھا
۔۔۔۔۔ تھا۔۔۔۔۔ اور ولی سے بھی اس وقت وہ چپڑی بیٹھی تھی
۔۔۔۔۔ جاناں بچے نام تو رکھو کوئی بچی کا "انھوں نے نرمی سے کہا
ہاں۔۔ اسکے باپ کو پرواہ ہے "وہ تکیوں سے ٹیک لگاتی بولی۔۔۔۔۔ اسکی کمر
۔۔۔۔۔ میں بھی درد کی لہر اٹھ رہی تھی
۔۔۔۔۔ اچھا تو میری بیٹی کو پرواہ ہو رہی ہے "وہ معمولی سا مسکرائیں
۔۔۔۔۔ تو جاناں نے انکی طرف دیکھا

--- پھر سے لاپرواہی کا کھول چڑھا لیا

-- ہو کر اج وہ کسی اور کی منکوحہ بن گئی تھی

--- چوڑیاں اتارتے ہوئے۔۔۔ وہ اپنے گزشتہ دن سوچ رہی تھی

--- کیا وہ اسکی کمزوری نہیں جانتا تھا۔۔ ہاں وہ نہیں جانتا ہو گا

--- اسکے اندر کے نقص کو وہ نہیں جانتا ہو گا

یہ خیال آتے ہی اسکا دم گھٹنے لگا۔۔ اور گٹھنوں میں منہ چھپا کر وہ رو دی

کھڑکی پر اچانک کھٹکے کی آواز آئی تو وہ۔۔ چونک کر سر اٹھا کر اس طرف

دیکھنے لگی۔۔ جس میں سے اندر اترتے ہاد۔۔ کو دیکھ کر۔۔ وہ رونا بھول

۔۔ بھال کر۔۔ اپنی جگہ سے اٹھی

۔۔ آہ آہ "وہ کراہا یا

۔۔ بیلانے آنسو صاف کر کے اسکی طرف دیکھا

۔۔ ہوا کیا تھا

۔۔ آف مار دیا۔۔ "وہ بازوں سہلاتا بولا

اور بیلا کی طرف دیکھا جو جھک کر اسکو دیکھنا چاہ رہی تھی اور اسکے دیکھتے ہی
--- ایکدم وہ سیدھی ہوئی اور احساس ہوا اب وہ اسکے کمرے میں ہے

--- آپ آپ یہاں کیوں آئے ہیں "وہ بولی

لو اپنی زوجہ سے نہ ملنے آتا۔۔۔ مگر یہ کم بخت کیل بازو زخمی کر گئی "ہاد نے

--- بازوؤں پھر سے سہلایا اور بیلا کی نگاہ اسکی شرٹ پر لگے خون پر گئی

--- آپکے بازوؤں سے خون ارہا ہے "وہ ایکدم بولی۔۔۔ ہاد مسکرا دیا

تو آپ کس لیے ہو۔۔۔ "وہ گھمبیر لہجے میں بولتا۔۔۔ اسکو کھینچ کر بیڈ پر بیٹھ گیا

--- اور اسکو فرست سے دیکھنے لگا

--- بیلا۔۔۔ کا چہرہ سرخ پڑ گیا جبکہ دل کانوں میں دھڑک اٹھا

"اپ۔۔

شش یار تم میں کیا جادو ہے۔۔۔۔۔ کہو گیا ہے بندہ تم میں "اسکے چہرے سے

۔۔۔۔۔ بال ہٹاتے۔۔۔۔۔ وہ بولا

۔۔۔۔۔ بیلا اس سے دور ہوئی

۔۔۔۔۔ ہاد مسکرا دیا

اور ابھی وہ اسکے گھبراے شرمائے چہرے پر مزید غلاب کھلاتا جو کہ وہ

۔۔۔۔۔ کھلانے آیا تھا۔۔۔۔۔ دروازہ کھلا۔۔۔۔۔ دھڑکی آواز سے

۔۔۔۔۔ بیلا نے حونک نظروں سے شہاب اور عنایت کو دیکھا

جبکہ ہاد کا دل کیا۔۔۔۔۔ کہیں ڈوب کر مر جائے آج۔۔۔۔۔ یہ ان سب کے گلے

۔۔۔۔۔ گھونٹ دے

وہ جانتا تھا اب وہ اسکا کیا حشر کریں گے۔۔۔۔۔ اسکی میسنی صورت دیکھ کر بیلا کے

لب اپنے آپ مسکرا اٹھے جبکہ ہاد نے مسکینت سے دونوں کی طرف دیکھا

۔۔۔۔۔

"سادام عنایت سادام کو بلاؤ

--- شہاب نے منہ پر ہاتھ پھیرہ

بچو تو بچ اب "شہاب کے کہنے کی دیر تھی کہ۔۔۔ ہاد دوڑ کر اس تک پہنچا

--- لالا لالا "اسکی بے چارگی پر بیلا ہنس پڑی جبکہ اسنے گھورا

تمہیں تو اچھے سے پوچھو گا جتنی معصوم میں سمجھتا ہوں اتنی ہو نہیں۔۔۔ یار

دروازہ تو لاک کرتیں "وہ اسکے نزدیک اکرا چانک اسکے گال پر اپنا دھڑکتا

--- لمس چھوڑتا آنکھ مارتا باہر شہاب کے پاس بھاگا

اگلا دن روشن کھلتا ہوا چمک دار سا تھا۔ دوپہر ہونے کو آئی تھی۔۔۔ دونوں

--- میں سے کسی کی بھی آنکھ نہیں کھلی تھی

جبکہ آج سب حیرت سے انکے کمرے کا دروازہ دیکھ رہے تھے۔۔۔ خیر

---- سادام اتنا لا پرواہ نہیں تھا

ناشتہ سب کافی پہلے کا کر چکے تھے شہاب دوسری بار ڈیرے سے۔۔ حویلی
آیا کہ شاید اب سادام جاگ گیا ہو مگر نہیں یہاں تو اب بھی منظر وہ ہی تھا

--- شہاب نے گھڑی کی طرف دیکھا۔۔۔ جو دو بج رہی تھی

--- کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔ "پچھے سے میسی کی آواز پر وہ مڑا

اسنے تو سب کی طرح نار ملی کہا تھا مگر شہاب کے جیسے سر پر لگی اور تلوں پر
--- بھی

نہیں تمہیں کیا مسئلہ ہے وہ میاں بیوی ہیں۔۔ آج اٹھیں کل اٹھیں۔۔۔ یہ
--- کبھی نہ اٹھیں "وہ غصے سے بولا تو میسی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا

میں نے تو بس ایسے ہی کہا ہے۔۔ اپکو کیا پرواہ ہے "میسی نے بھی کمر پر ہاتھ
رکھ۔ کر اسکو گھورا۔۔۔

ہر وقت سادام کے پیچھے پڑی رہتی ہو۔۔ شرم آنی چاہیے ہمارے معاشرے
میں ایسا نہیں ہوتا "وہ بڑے بوڑھوں کی طرح اسکو سمجھانے لگا جبکہ جاناں ہاد
۔۔ اور عنایت کی ہنسی نکلتی نکلتی رہ گئی

دیکھو سمجھا بھی کون رہا ہے۔۔۔۔۔ جن سے بڑا ٹھکر کی پیدا ہی نہیں ہوا "ہاد
۔۔۔۔۔ جاناں کے کان میں بولا تو عنایت اور جاناں دونوں متفق ہوئے
۔۔ وہ میرا دوست ہے۔۔ "میسسی نے انگلی دیکھا کر جیسے اسے بتایا

دوست۔۔ دوست یہ دوست ہوتا کیا ہے۔۔۔ کہاں سے پیدا ہو جاتا ہے یہ
۔۔ دوست۔۔۔ "شہاب کا بس نہیں چلا انگلی ہی توڑ دے
اپکو نہ سائیکٹریس کی ضرورت ہے "میسسی نے پاؤں بیٹھے اور حویلی سے باہر
نکل گئی۔۔۔۔۔ آج اسے شاپینگ پر جانا تھا۔۔ اور اس آدمی کے بلاوجہ منہ
۔۔۔۔۔ لگ گئی

۔۔۔۔۔ شہاب نے اسکو گھورا

۔۔۔۔۔ لالا کیوں بھڑک رہے ہیں "جاناں نے بلاخر پوچھ ہی لیا

تم دیکھ نہیں رہی ہو۔۔۔ اس کے کام۔۔۔ ایسا بھی ہوتا ہے بھلہ۔۔۔ شادی
شدہ مرد کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑی ہے اور وہ مرد وہ دشمن میرا۔۔۔ مزے
سے فلرٹ کرنے میں لگا ہے اسکے ساتھ "شہاب بھڑکا۔۔۔ تو تینوں ہنس
پڑے۔۔۔۔

۔۔۔ اف ہوا پکو تو لالانہ پیار کرنا آتا اور نہ ہی اظہار ویسے افسوس ہوا
آپ بھی تو باہر سے آئے ہیں یہ اچانک اتنے مشرقی مرد کیوں بن گئے "وہ
۔۔۔ کھکھلا کر ہنسی۔۔۔ تو شہاب نے گھورا
اوکے میں کرتیں ہوں بات کچھ کچھ آپ کے راستے ہموار کرتے ہیں۔۔۔ "وہ
۔۔۔ بڑے راضگی سے بولتی اس وقت۔۔۔ شہاب کو سب سے اچھی لگی
کتنا ڈھیٹ آدمی ہے اب تک نہیں اٹھا۔۔۔ کنواروں کے سینے پر تیل ڈالنے
کے لیے۔۔۔ پیدا ہوا ہے "سادام کے کمرے کو پھر سے گھور کر شہاب بولا
۔۔۔

ہا دتو اسکے آگے ایک لفظ نہیں بولا۔۔۔ کتنی مشکلوں سے۔۔ اسکو پٹا پٹو کہ اس بات پر راضی کیا تھا کہ وہ جو کہے گا۔۔ وہ کرے گا بس سادام کو نہ بتائے

اور اب اسکی نظریں بیلا کے کمرے پر تھیں۔۔۔۔۔ جو باہر ہی نہیں نکل رہی تھی۔۔۔

اوو و بھائی۔۔۔۔۔ اپنی نظروں کا زاویہ بدلو۔ سمجھے۔۔۔۔۔ ورنہ "اسنے دھمکایا

یار لا لا خدا کا خوف کریں ایسے کہہ رہے ہیں جیسے کسی اور کو تنکے میں محو ہوں۔۔۔۔۔ میری

اچھا اچھا۔۔۔ بھئی دل پر لے لیتے ہو "سدام کے لفظ ابھی شہاب کے منہ سے نکلے بھی نہیں تھے کہ فوراً۔۔۔ اسنے بات کا رخ پلٹ دیا جبکہ سب کے بے ساختہ قہقہوں نے حویلی میں زعفران بکھیر دیا

سائیں آج نہ جاگنے کا قسم کھا کر سویا تھا کیا " مسکرا کر اسکا کھلتا چہرہ اور اپنی
شرٹ میں اسکو دیکھ کر سادام کا دل اسپر مزید بھکا تبھی اسکی گردن میں چہرہ
--- چھپا کر وہ دھیمے لہجے میں بولا

زریش تو جیسے مردوں سے شرط باندھ کر سوئی تھی اور سوئی بھی بے چاری
--- کب تھی جو وہ اب اسے جگہ رہا تھا

اسکا کوئی ریسپوئنس نہ پا کر --- سادام اپنی بے باک منمنائیوں پر اترنے لگا

--- اف سادام "اسنے کسمسا کر کروٹ بدل لی
تیور تو دیکھو لڑکی کا --- کیسے منہ پھیر رہا ہے " وہ بڑبڑایا اور دوبارہ اسکا رخ
--- اپنی طرف کر لیا

--- زریش نے چیڑ کر اسکی طرف دیکھا
--- کیا چاہتے ہیں آپ " وہ مندی مندی آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگی

اسکی آنکھوں میں نیند کے خمار کی سرخی دیکھ کر سادام۔۔۔ نے اسکی جان پر
جان لیو ا حملہ کیا کہ وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی۔۔۔
اسکی سانس اس شدت پر روکنے کو تھی۔۔۔ زریش نے اسکی کمر پر مکے برسا
۔۔۔ دیے

۔۔۔۔ سادام اس سے ہنستے ہوئے دور ہوا
تم ہمارا چاہت سے اور بھی پیارا دیکھتا ہے۔۔۔ اور ہم تمکو بار بار سمجھاتا ہے
۔۔۔۔۔ ہمارا چھوٹا سا بچہ سمجھتا نہیں

غصہ ہم کرے گا۔۔۔۔۔ پیار ہم کرے گا۔۔۔ ڈانٹے گا بھی ہم۔۔۔ اور
آنکھیں بھی ہم نکالے گا۔۔۔۔۔ تمہارا کام۔۔۔۔۔ صرف ہمارا بائیں میں
شرمانا ہے۔۔۔۔۔ سمجھا۔۔۔۔۔ اب اٹھو "پیار سے اسکو سمجھا کر۔۔۔ وہ نرمی سے
۔۔۔ اسکی آنکھوں کو چھوتا بولا

۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجھے سونا ہے "زریش نے پھر سے کروٹ لے لی

۔۔۔۔ سادام نے گھڑی کی جانب دیکھا

۔۔۔ اسپر کچھ کچھ رحم بھی آیا۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ کتنا بے رحم ہے
تبھی اسکو اٹھانے کا ارادہ ترک کر کے۔۔۔ اسپر کمبل پھیلا کر وہ فریش ہونے
جاتا ہی کہ اسکے پھولے گالوں نے ایک بار پھر اکسایا اور اسنے۔۔۔ اسکے
۔۔۔ پھولے گال پر ہی کاٹ لیا
ز ریش بچوں کی طرح غصہ کرنے لگی جبکہ سادام نے ہنس کر وہیں دوبارہ پیار
کیا۔۔۔

سو جائے سو جائے۔۔۔۔۔ چیرتا ایسا ہے جیسے۔ ہم نے کوئی انوکھا کام کیا ہے
ہمممممم سمجھتا بھی نہیں عاشقی جاہل "وہ سر جھٹک کر واشروم میں بند ہوا۔۔
۔۔۔۔۔ اور اگلے۔۔۔ بیس منٹ میں۔۔۔ وہ کمرے سے باہر نکلا
شدید بھوک کا احساس ہوا۔۔۔۔۔

۔۔۔ لاونج میں سب موجود تھے اسکی طرف دیکھا کر شہاب نے ہاتھ اٹھائے
دولہا راجہ تشریف لا رہے ہیں۔۔۔ زرا چارپانچ سو توپوں سے انکا قتل کر
۔۔۔ کے سلامی دی جائے "وہ جل بھن کر بولا

خان کھانا کھائیں گے "عنایت بولا تو اس نے سر ہلایا۔۔ اور عنایت نے شمالہ کو

--- کہا

لوگوں کے ساتھ مسئلہ کس قسم کا ہے علم ہے ہمیں۔۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔ تو
۔۔ اسکی بات سمجھتے شہاب کے سوا سب ہنس پڑے

تو یارو کے ساتھ یاری تو نہ نبھائی نہ۔۔ تو نے ایسے یاروں سے بہتر۔۔ بندہ
 "۔۔۔ بندر پال لے مگر یار نہ بنائے

تو بھائی تو نہ بنا۔۔ ہم کون سا مر رہا ہیں "اے سکون سے کہا۔۔ تو شہاب چاہ
۔۔۔ کر بھی اسکی گردن نہیں دبا سکا

جاناں کا ہنس ہنس کر براہال تھا جبکہ ہا داس محفل میں ہو کر بھی اپنی محترمہ
--- کے باہر نکلنے کے انتظار میں تھا

--- جاناں تمہارا لڑکی کہاں ہے "سادام نے بچی کے بارے میں پوچھا

وہ مورے کے ساتھ "اسنے لا پرواہی سے کہا۔۔۔ تو سادام نے سر ہلایا یعنی
۔۔۔۔ اسکی ماں مصروف تھی تبھی آج کھانا کوئی اور لگا رہا تھا
اسکو کچھ اچھا نہیں لگا بچپن کی عادت تھی۔۔ مگر کسی پر ظاہر کیے بنا اسنے کھانا
۔۔ شروع کیا

تمہارا آدمی یہ تمہارا لا پرواہی دیکھ لے۔۔ تو ہم جانتا ہے سلگ سلگ کر مر
۔۔۔ جائے "اسنے سکون سے کہا

مرنے کی بات پر بے ساختہ جاناں کے منہ سے اللہ نہ کرے نکلا جبکہ سادام
۔۔ ہنس دیا اور جاناں کا چہرہ سرخ پڑ گیا

لو وہ گدھا بھی عاشقی کے لائق لگتا ہے۔۔ ہمیں تو سائیکو لگتا ہے۔۔۔ پینڈو
سالہ "شہاب اور ہاد نے بھی تائید کی سب کے خیالات گویا ایک سے تھے
۔۔۔۔ فضل خان بھی انکے پیچ میں آگئے

۔۔ جبکہ جاناں نے سب کی طرف دیکھا
۔۔ بابا سائیں آپ دیکھیں یہ لوگ کیسی باتیں کر رہے ہیں "وہ بولی

کیوں بھی ہمارا لڑکی کوستانے کا ٹھیکہ لیا ہے "وہ بات نہیں جانتے ہوئے سب
کو گھور کر بولے

آپکا لڑکی اس خر کا حمایت لیتا ہے "دو لقمے لے کر پانی پی کر وہ پھر سیدھا ہو کر
بیٹھ گیا

جاناں دہی رانی حمایت کو وہ آلو کا پٹھا ملا تھا۔۔۔ نہ چند ایسا نہیں
کرتے "فضل خان کے کہنے کی دیر تھی

ہال میں پھر سے زعفران سا بکھر گیا

ہاڈنے ٹیبل بجا کر مزید شور کر دیا۔۔۔ ملازم بھی مسکرا اٹھے آج انکے مالک
بڑی فرست سے محفل لگائے بیٹھے تھے

جبکہ جاناں نے پاؤں پٹھے

اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔ وہ سب ارے ارے کرتے رہ گئے

تبھی وہاں۔۔۔ فیروز خان داخل ہوا۔۔۔ سادام کی نگاہ اسپر اٹھی

لٹی پٹی حالت۔۔۔ چہرے پر غم۔۔۔ وہ کہیں سے فیروز خان تو نہیں لگ رہا
۔۔۔ تھا

سب اسکو دیکھ کر خاموش ہوئے۔۔۔ اب تک کسی کو نہیں پتہ چلا تھا کہ گھر
سمیت ڈیرہ جل کیسے گیا۔۔۔ وہ بے گھر ہو کر انکے گھر پر آ پڑا تھا۔۔۔

آؤ آؤ لا لاسائیں۔۔۔ ایسا منہ کیوں لٹکایا پھر رہا ہے۔۔۔ جیسا بیوہ ہو گیا
ہے "آخر کے لفظ وہ منہ میں بڑبڑایا۔۔۔ جبکہ شہاب اس سنجیدہ ماحول میں
ہنس پڑا۔۔۔ سب نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔ اور اسنے ہاتھ اٹھا کر ایکسکیوز
کیا۔۔۔

میرا کمرہ سیٹ کرادو عنایت "فیروز نے سادام کی بات کا جواب دیے بنا
۔۔۔

۔۔۔ عنایت کی طرف دیکھا

مگر ہم کو لگتا ہے۔۔۔ اس کمرہ میں کاٹ کباڑ رکھا ہے۔۔۔ کیوں عنایت
بادشاہ۔۔۔ بر حال جاؤ۔۔۔ سائیں کے لیے کمرہ تیار کراؤ" اسنے سیگریٹ
۔۔۔ سلگاتے ہوئے فیروز کی صورت دیکھی

آگ کے شعلے کی لپک میں دونوں ایک دوسرے کی نگاہ دیکھ رہے تھے

اور یہیں فیروز خان کو اندازا ہو گیا۔۔۔ سادام خان اسکی اصلیت جان گیا ہے

ایک پل کو اسکو گھبراہٹ ہوئی اور پھر بنا جواب دیے وہ وہاں سے نکل گیا۔

تیری حرکتیں تیری موت کو قریب بلا رہیں ہیں" جاتے جاتے اسنے دل میں
۔۔۔ سوچا۔۔۔ جبکہ فضل خان نے سادام کی طرف دیکھا

خان سائیں کیوں اسکا زخموں میں انگلیاں ڈالتا ہے "وہ سمجھ نہ سکے۔۔
سادام کے رویے کو۔۔ جبکہ انکے علاوہ۔۔ وہاں سب حقیقت جان گئے
تھے۔۔

۔۔ پنگا بابا سائیں۔۔۔ "اسنے لا پرواہی سے شانے آچکا دیے
تو ایک بار سب پھر ہنس پڑے جبکہ۔۔۔ فضل خان نے سر پکڑا۔۔۔

۔۔۔ مہندی کا فنکشن جیسے بہار لے آیا تھا۔۔۔ قہقہوں ڈھول باجوں میں بیلا اور
۔۔۔ ہاد کو مہندی لگائی جا رہی تھی
۔۔۔ زربش پر جیسے ٹوٹ ٹوٹ کر روپ آ رہا تھا
اسکا ٹھٹھکا دینے والا حسن سب کو اسکی طرف متوجہ کر رہا تھا جس پر اسکا اپنا
۔۔۔ شوہر گویا جان لوٹانے پر بیٹھا تھا

۔۔۔ بار بار اسپر سے موٹی رقم وار کروہ ہوا میں اچھال رہا تھا

ز ریش کے لیے ساڑھی سنبھلنا زرا مشکل تھا۔۔۔ اور پھر سادام کی جان
۔۔ لوٹاتی نظروں اور حرکتوں سے وہ مزید کنفیوز ہو رہی تھی
۔۔ سادام کی پسند کو کیری کرنا بے حد مشکل تھا آج اسے اندازا ہو گیا تھا
کیری کرنے کے ساتھ ساتھ پھر اسکا والہانہ پن برداشت کرنا اس سے بھی
زیادہ۔۔۔۔۔ اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔۔ ہر تھوڑی دیر بعد وہ اسکے
ساتھ فوٹو سیشن کر رہا تھا جبکہ فیروز خان غور سے چبھتی ہوئی نظروں سے یہ
۔۔۔۔۔ منظر دیکھ رہا تھا
ہاد نے الگ بیلا کی جان پر بنادی تھی۔۔۔ اسے نور اپنے نکاح کے بعد حویلی
میں دوبارہ دیکھائی نہیں دی۔۔۔ اور اچھا ہی تھا۔۔۔ کہ وہ لڑکی دیکھی نہیں
ورنہ بیلا کی برین واشنگ کر کے اسے کس طرح اس آدمی کے پاس
۔۔۔۔۔ دوبارہ بھیجنا چاہا تھا وہ سمجھ چکا تھا
بیلا ہاد کے شوق جملوں سے خود میں سمٹنے لگی تھی۔۔۔۔۔

مگر وہ بھی ہاد تھا سادام فضل خان کا بھائی۔۔۔ جو اپنی محبوباؤں کی جان سولی
پر لٹا کائے رکھتے تھے۔۔۔۔

۔۔ مگر جاناں زرا اداس اداس سی نظر آرہی تھی
شہریار آئزہ آنٹی۔۔ تینوں آگئے تھے پھر اسے ایسا کیا کام پڑا کہ وہ نہیں آیا
۔۔۔۔

وہ اگر بار بار داخلی دروازے کو دیکھ کر۔۔۔۔۔ جیسے لاشعوری طور پر اسکی
۔۔۔۔۔ منتظر تھی

۔۔۔ کیا ہوا جاناں سائیں "سدام نے اسکے شانے پر ہاتھ پھیلایا
۔۔۔ کچھ نہیں لالا" وہ مسکرائی۔۔۔ سدام نے ادھر ادھر دیکھا
اسکے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔۔ اپنے بہن بھائیوں کی خوشیاں اسے بے حد عزیز
تھیں اور وہ۔۔ گھامڑ آدمی۔۔۔ اسکی بہن کے چہرے کی مسکراہٹ لیے نہ
۔۔۔ جانے کہاں۔۔ بیٹھا تھا

۔۔ اسنے شہریار کی طرف دیکھا اور اسے پاس بلایا

تمہارا بھائی کیا جوانی میں مرنا چاہتا ہے " اسنے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔ جانناں پر
۔۔۔ اب بھی بازو پھیلا یا ہوا تھا

۔۔۔ وہ صبح سے غائب ہے حویلی سے " شہریار نے لاعلمی کا اظہار کیا
"ہممم تو تمکو اسکا ساتھ انا چاہیے تھا

لالا "جانناں نے سادام کا ہاتھ جکڑا۔۔۔ اور تبھی ولی پھولوں کے بکے سمیت
اندر داخل ہوا اسکے پیچھے اسکا ملازم بھی تھا جس نے کئی بیگزاٹھائے ہوئے
تھے جس سے۔۔۔ صاف لگ رہا تھا اس میں بچے کا سامان ہو گا۔۔۔ شہریار کو
اب اندازا ہوا کہ وہ صبح سے کہاں گم تھا۔۔۔ جبکہ ولی کا
۔۔۔ جانناں کو سادام کے ساتھ دیکھ کر حلق کڑوا ہوا تھا
۔۔۔ مگر اسکے چہرے پر کھلنے والی مسکراہٹ کو بھی وہ دیکھ چکا تھا

ولی انکے نزدیک آیا۔ اور جانناں کی طرف وہ بکے بڑھایا۔۔۔ تو جانناں نے تھام
لیا۔ اسکی سچویشن کافی اکورڈ تھی بھائی اسکا اسکے شانے پر ہاتھ پھیلائے کھڑا

تھا۔۔ اسکا شوہر اسکے سامنے تھا جبکہ۔۔۔ زرش شہاب عنایت بھی وہیں آ
۔۔۔ گئے تھے

اب تم اسکو آزاد کرو گے یہ۔۔ میری کہانی کے ہمیشہ ویلن ہی رہو گے "ولی
۔۔ نے چپڑ کر اسکے ہاتھ کیطرف دیکھا

ہم تو کہانی کا ہیرو ہے۔۔ ویلن جیسا مکھڑا تو۔۔ تمہارا پورے خاندان کا ہے
۔۔ بد قسمتی سے "سادام نے آئی برو آچکا کر جواب دیا

مجھے تم سے بات نہیں کرنی "ولی نے فوراً کہا۔۔۔ جتنی دیر وہ اس سے بات
۔۔ کرتا اتنا اسکا خون سلگتا

تو ہم کون سا ٹرپ رہا ہے۔۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ کان کھول کر سن۔۔۔ اب اگر
ہمارا جاناں کی نظروں نے تجھے ڈھونڈا تو۔۔۔ تیرا چہرہ دنیا سے گم کر دے گا
۔۔ "وہ انگلی اٹھا کر سنجیدگی سے وارن کرنے لگا

۔۔۔ ولی بھی اسکیطرف سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔ جاناں چپ کھڑی تھی۔۔ اچھا تھا اس سے زیادہ اسکو سنائی جاتی

۔۔۔ نواب جی "بلاخر زریش نے سادام کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کیا
سادام تو زریش کے ساتھ پیچھے چلا گیا جبکہ شہاب بھی ولی وہ دانت دیکھا کر
۔۔۔ عنایت کے ساتھ دوسری طرف ہو گیا۔۔۔ شہریار پہلے جا چکا تھا
۔۔۔ ولی اور جاناں کھڑے تھے
بہت خوشی مل گئی اپنے اس سو کو لڈ بھائی سے میری عزت کرا کر "اسنے
۔۔۔ اسکی طرف دیکھا
۔۔۔ چلو کسی نے تو کی آپکی "جاناں نے پرسکون ہو کر کہا
یہ جو تمہارے مزاج ماں بننے کے بعد بدلے ہیں نہ انہیں میں ٹھکانے بھی لگا
سکتا ہوں۔۔۔ "وہ اسکے نزدیک ہوا۔۔۔ جاناں نے گھبرا کر ادھر ادھر
۔۔۔۔ دیکھا
۔۔۔ اور اس سے دور ہوئی

آپ اپنے کام سے کام رکھیں "وہ بولی۔۔۔ جبکہ ولی تو مہندی شرارے
شرٹ میں اسکو اتنا خوبصورتی سے تیار ہوا دیکھ کر دل کے مچلنے پر مدہوش
۔۔۔ ہونے لگا

جاناں کی کلائی اچانک تھام کر وہ اسپر نرمی سے اپنے انگوٹھے سے سطر کھینچنے لگا

۔۔۔ ولی "جاناں کی سانسیں وہیں تھم گئیں تھیں
میرے ساتھ چلو۔۔۔ میں۔ میرا کمرہ۔۔۔ تمہارا انتظار کر رہی ہیں" وہ
۔۔۔ چاہت سے بولا

جاناں نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں سچائی ہلکورے لے رہی تھی مگر
۔۔۔ تا دیر نہیں

۔۔۔ اسے یاد تھا اس گھر میں اسکے ساتھ کیا کیا ہوا تھا
۔۔۔ اسنے ولی کے ہاتھ سے اپنی کلائی آزاد کرائی

چوہدری ولی۔۔۔ آپ نے آپکے کمرے نے یہ آپکے گھرنے۔۔ مجھے کوئی
خوشی نہیں دی۔۔ نہ وہاں میرے لیے جگہ۔۔۔ تھی۔۔ پھر منتظر کیسے
ہوئے آپ میرے "وہ تلخی سے بولی۔۔ جبکہ ولی بنار دگر دکھڑے لوگوں
کا خیال کرے۔۔ آج اپنی انا کو جوتے کے نیچے کھلتے۔۔ اسکا چہرہ دونوں
۔۔۔ ہاتھوں کے پیالے میں بھر گیا

مجھے اندازا ہو گیا ہے۔۔۔ چوہدری ولی تمہارے بنا کچھ نہیں۔۔۔ اور جانتی
ہو جب سے تم نے میری بیٹی کو جنم دیا ہے دل میں عجیب سی بات ہے جو کسی
۔۔۔ طور چین نہیں لینے دے رہی

میں جانتا ہوں تم مجھ سے محبت نہیں کرتی کوئی الفت بھی نہیں رکھتی
۔۔۔۔۔ جانتی ہو میں نے کبھی کسی سے ریکوسٹ نہیں کی۔۔ جو جسے چاہا
لیا۔۔ مگر آج تم سے ریکوسٹ کر رہا ہوں ایک موقع دو مجھے۔۔ میں
تمہارے لیے اس گھر میں زندگی کا رخ بدل دوں گا۔۔ میرا یقین کرو۔۔
مجھے میرا بچہ اور تم دونوں عزیز ہو۔۔ میرے ساتھ چلو "جاناں کے ہچکیاں

بھرتے وجود کو بے چینی سے دیکھتا۔۔ آج وہ اپنا دل اسکے سامنے بچھا چکا تھا
 --- چوہدری ولی کی انا کا بت ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ سب کے حلق چہرے۔۔۔۔
 --- تھے حیرانگی ہی حیرانگی تھی
 --- ایک بار بس "وہ التجا کرنے لگا

--- جاناں کے بے ساختہ ہاتھ اسکے ہاتھوں پر پڑے تھے
--- اور وہ بری طرح رو دی

اسکے ایک ایک لفظ کی گواہی جاننا کا دل دے رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاں اس نے اسکے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔ شروع دن سے آج تک مگر اس نے کبھی یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ بھری دنیا کے سامنے اسکو بدنام کرنے والا شخص اسی بھری دنیا کے سامنے ہار کر۔۔۔۔۔ اس کے سامنے جھک جائے گا۔۔۔۔۔

جس انا کی عمارت اتنی اونچی تھی کہ وہ جتنا چاہتی وہ کبھی نیچے نہیں آتا۔۔۔
بعض اوقات ہماری زندگی میں کچھ کام اتنی انا کی سپیکڈ یڈ ہوتے ہیں۔۔۔۔

کہ انکے ہونے کے باوجود ہمارے لیے یقین کرنا مشکل ہوتا ہے۔۔۔ مگر
۔۔۔ حیران کن اور باعث خوشی بھی

۔۔۔ اور اس وقت جاناں کا وہی حال تھا

ولی کو آج بھی اسنے تنہا بھیجا تھا۔۔۔ مگر آج اسکی بے چین نظروں سے وہ
خود بھی افسردہ ہو گئی تھی۔۔۔ وہ جاچکا تھا۔۔۔ اسکا دل کیا اسے روک لے

۔۔۔۔

۔۔۔۔ مگر اسکو روکنا آسان نہیں تھا پھر وہ رکتا بھی نہ

۔۔۔ تبھی اسکے لاکھ اصرار کے باوجود بھی جاناں ولی کے ساتھ نہیں گئی تھی

۔

سیاہ رات میں۔۔۔۔ بکھرے بکھرے لون میں درختوں کی آغوش سے
ٹکراتی ہواؤں میں وہ چئیر پر سر جھکائے خود کو اس چئیر پر سمیٹے بیٹھی تھی

۔۔۔

اس وقت اسکے گرد کوئی نہیں تھا۔۔۔ رات آنکھوں میں کٹ رہی تھی۔۔۔
۔۔۔ اسکا ایک ایک لفظ جیسے دل پر تم جھم بن کر برس رہا تھا
آنکھیں بند کیے وہ صرف چوہدری ولی جو ظالم تھا۔۔۔۔۔ نکچڑا تھا۔ مغرور
۔۔۔ تھا۔۔۔ مگر اسکا تھا

۔۔۔۔۔ اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی

جب سے جاناں گھر واپس نہیں آئی تھی تب سے اسنے حویلی جانا ترک کیا ہوا
۔۔۔ تھا۔۔۔ اسنے ایک دوبار جا کر دیکھا
ایسا معلوم ہوتا ساری حویلی سائیں سائیں کر رہی ہے۔۔۔ عجب ویرانی عجب
۔۔۔ وحشت

جو شروع میں تو اسکی انا کو نہیں توڑ سکی۔۔۔ اور یہ سب فضول سمجھ کر ایک
رات جو اسنے اپنے کمرے میں کاٹی۔۔۔ تو اسکے ساتھ گزارے ایک ایک
۔۔۔ پل کی یادوں کے ریلے نے جیسے اسکا لیٹنا مشکل کر دیا

خیر کمرہ تو دور کی بات اسے تو اپنے دل سے اس قسم کی بے وفائی کی امید
نہیں تھی جو وہ کر چکا۔۔۔ تھا

اور اس رات میں اسے اتنا احساس ہو گیا۔ کہ ولی کا دل یہ حویلی یہ کمرہ
صرف جاناں کے وجود سے آباد ہو گئیں۔۔۔ اور اسکے بعد اس نے حویلی جانا ہی
۔۔۔ چھوڑ دیا

۔۔۔۔ ہاں وہ سادام کی طرح اظہار نہیں کر سکتا تھا
۔۔۔ نہ اسکی طبیعت اتنی عاشق مزاج تھی اور نہ ہی اسے یہ چونچلے پسند تھے
مگر فنکشن میں سادام کو زریش کا منہ میٹھا کراتے دیکھ۔۔۔ اسکے دل کی کچھ
ہوا تھا۔۔۔ اور اس نے پہلی بار اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے جاناں پر
۔۔۔۔ سے کئی نوٹ وارد دیے تھے وہ جانتا تھا۔۔۔ وہ حیران رہ جائے گی
مگر وہ کر گیا تھا۔۔۔ ایسا۔۔۔ اظہار عام کر دیا تھا۔۔۔

یہ محبت بھی کیا چیز ہے۔۔۔ عجیب چھن سی تھی۔۔۔ جو دل میں چھ جائے
تو صرف اپنا زہر پھیلائے۔۔۔ پھر دنیا کی پرواہ اپنے مزاج کا احترام سب
۔۔۔ جیسے محبوب کی جوتی تلے آجاتا ہے
اور پھر وہ لگ بھی اتنی خوبصورت رہی تھی مگر
۔۔۔۔ ہاتھوں سے مچھلی کی طرح نکل نکل جا رہی تھی
۔۔۔ اور اسکے لاکھ چاہنے کے باوجود بھی وہ یہاں نہیں آئی
پھر دو دن تک اپنی ہی بیٹی کا چہرہ نگاہوں میں گھوم گھوم گیا۔۔۔ نہ اسے نیند آ
۔۔۔ رہی تھی نہ سکون مل رہا تھا
ایسا لگ رہا تھا وہ ادھر رہا ہے سب کے پاس سب ہے۔۔۔ مگر اسکے پاس کچھ
۔۔۔۔ نہیں
۔۔۔ تبھی آج صبح وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی بیٹی
۔۔۔ کے لیے مختلف سامان لینے چلا گیا

---- ہاں یہ پہلی بار تھا۔۔۔ مگر اسے مزاح آیا
اور جب وہ فنکشن میں داخل ہوا۔۔۔ تو جاناں کی آنکھوں کی چمک کو جی کیا
۔۔۔ لبوں سے چن لے

۔۔۔ دوریوں نے فاصلے نہیں۔۔۔ بیچ میں مزید قربت حاصل کر دی تھی
۔۔۔ چوہدری ولی کے انگ انگ سے تڑپ دیکھ رہی تھی
۔۔۔ اور پھر وہ مجبور ہو کر اسکی طر بڑھ آیا

اس سے اظہار محبت کر ڈالا۔۔۔۔۔ خود کو اسکے سامنے کھول کر رکھ دیا

اور وہ کتنی نرم دل کی تھی اسکے اتنے سے اظہار سے۔۔۔ جی اٹھی۔۔۔ رونے
۔۔۔ لگی اسکا ہاتھ تھام گئی

۔۔۔۔۔ مگر اسکے ساتھ پھر بھی نہ آئی

خیر محبت کی تڑپ تھی۔۔۔ وہ سلگ رہا تھا۔۔ اور مسزولی اسکو سلگا رہیں تھیں

اسنے ایش ٹرے میں رانخ جھاڑی۔۔ اور آسمان کی جانب دیکھنے لگا۔۔ ایسی
۔۔۔ چیزوں پر نہ یقین کرنے والے جب اس راہ کے مسافر ہوں تو
انھیں چاند تاروں میں محبوب کی جھلک دیکھنے لگتی ہے جیسے چوہدری ولی
۔۔۔۔۔ چاند میں اسکی صورت کو تلاش رہا تھا

برات کا فنکشن سرپر آیا۔۔۔۔۔ تبھی سادام کو ضروری کام۔ پڑ گیا

اسے شہر ہر حال میں جانا ضروری تھا۔۔ اور زریش کو جب سے یہ خبر ملی تھی
تب سے وہ منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔ سادام اسے شاید ایک لاکھ بار یہ بات
بتا چکا تھا۔۔ کہ وہ ابھی گیارہ بجے گھر واپس لوٹ آئے گا فکر کی کیا بات ہے

۔۔۔۔۔ مگر وہ مان کر ہی نہیں دے رہی تھی بگڑ بگڑ جا رہی تھی
اب تم نہ مانا تو ہم نائٹ سین شروع کر دے گا "سادام نے دھمکایا مگر اس کا
بھی اثر نہیں ہوا۔۔۔ اسے ہنسی آئی۔۔۔ وہ اس سے منہ موڑے بیٹھی تھی۔۔۔
۔۔۔۔۔ سادام نے پیچھے سے اسے بانہوں میں بھر لیا
اسکی سفید شرٹ میں۔۔۔ وہ اسکی محبت کی بارش میں بھیگی بھیگی خفاسی تھی
۔۔۔۔۔

جان یارم دیکھو گھڑی چیک کرو۔۔۔ 8 بجہ ہے صبح کا۔۔۔ ہمارا سائیں ابھی ا
رام کر کے اٹھے گا بھی نہیں ہم۔۔۔ واپس اجائے گا۔۔۔ وعدہ "اسنے اسکو پیار
۔۔۔۔۔ سے سمجھایا

۔۔۔۔۔ نہیں "زیریش نے سر نفی میں ہلادیا
اچھا یہ گھڑی ہمارا تم ہاتھ میں باندھ لے اس میں وقت دیکھتا رہے۔۔۔ ہم
تمہارا سامنے گیارہ بجے کھڑا ہو گا۔۔۔ "اپنے ہاتھ کی۔ گھڑی اسکے ہاتھ میں

بندھتے ہوئے وہ چاہت سے بولا۔۔۔ زریش نے گھڑی کی جانب دیکھا۔۔۔
۔۔۔ اور پھر غصے سے بولی

جائیں آپ مجھے بات ہی نہیں کرنی "زریش نے خود کو اس سے آزاد کرایا
۔۔۔

بات نہیں کرتا۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ بہت تیز ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ "اسکارخ اپنی جانب
۔۔۔۔۔ موڑ کر۔۔۔۔۔ وہ اسکے پھولے پھولے گالوں پر لمس چھوڑ گیا

زریش کی نگاہیں بھاری ہونے لگیں۔۔۔۔۔ جبکہ سادام کو جام جتنا ملتا اتنا کم تھا
۔۔۔۔۔ کبھی اسکے محبوب سے بھی اسکا دل بھرا تھا

آپ مت جائیں نہ۔۔۔۔۔ "زریش نے اسکا شاداب چہرہ ہاتھوں کے
۔۔۔۔۔ پیالے میں بھر لیا

اچھا نہیں جاتا "وہ اتنے پیار سے بولی تھی کہ وہ جوتا اتار کر اسکے ساتھ ہی
۔۔۔۔۔ لیٹ گیا

۔۔۔ اس وقت اسے اپنے لباس میں پڑنے والی شکنوں کی بھی پرواہ نہیں ہوئی

--- زربش ائكم ائكسانٹڈ سى هوتى اسكو جكڑ كئى

--- ساءام كو هئسى آئى

- سائىں كئنا پيار كرتا هئ هم سئ "وه اسكئ بالوں مىں هاآه چلا تا بولا

--- جئئ آسمان پر چانءا رئ هئں "ابنى باءا پر وه آوء هئ ككهلائى

--- مكر نئء سئ بو جهل هوتى آنكهوں كو--- ساءام ءكئ رهاآا

ڈائلاگ مارتا هئ--- چالاك "اسئ مصئوعى كهورى لكائى جبكه زربش نئ

--- مسكراآئ هوءئ اسپر مزئء كرفت سآء كئ--- اور آنكهئى مونء لئى

نواب جئ آء كهئى نئىں جانا--- "وه نئء كئ واءىوں مىں اآرنئ سئ پهلئ

--- بولى

--- ءلبر جو حكم "ساءام نئ اسكئ كان مىں كهأ--- اور نرمى سئ وهئى پيار كئا

--- آب آك زربش كئ سانسئىں بهارى هو كئئىں

--- ساءام اسئ ءكھآا رها--- ءل كو سئراب كرنئ لكا

جی بہک سا گیا۔۔۔ تو اسکی خوبصورتی کو خوبصورتی سے چن لیا۔ پیار سچا ہو تو محبوب دنیا کے کسی بھی کونے سے نکل آتا ہے۔۔۔ اور پھر اسکا تو عشق تھا

۔۔ جسے اسنے دنیا سے چھین لیا تھا۔۔۔ اسنے اسکے ماتھے پر پیار کیا
تب تک زربش بھی گھیری نیند میں چلی گئی۔۔۔ سادام نے خود کو اس سے
۔۔ جدا کیا۔۔ اسکے بازوؤں بستر پر رکھے اور اٹھ کھڑا ہوا

اسکے سفید سوٹ پر شکنیں پڑ گئیں تھیں۔۔ سرمی شال شانوں پر ڈالے
۔۔۔ اسنے زربش کی جانب دیکھا۔۔ اور ایک پل میں اسکے نزدیک ہوتے
۔۔۔۔۔ وہ اسکے لبوں پر پھول بکھیر گیا

_____ مطمئن سا ہو کر پیچھے ہوا

۔۔۔ اور باہر نکلا۔۔۔ تو عنایت سامنے تھا

-- خان گاڑی تیار ہے " وہ بولا۔۔۔ تو اس نے منع کیا

عنایت بادشاہ یہ تم مجھے دے۔۔ ہم خود جائے گا تم۔۔۔ دھیان رکھنا سب

۔۔۔ کا۔۔ حویلی کا "اسنے اسکے شانے تھپتھپائے

۔۔ خان مگر۔۔ اپ اکیلے کیوں جارہے ہیں "عنایت نے سوال کیا

۔۔۔ کیوں ہم کو گاڑی چلانا نہیں آتا کیا "وہ ہنسا

۔۔۔ عنایت بلکل مطمئن نہیں ہوا تھا

۔۔۔ شہاب باؤ کو لے جائیں پھر "وہ پھر سے بولا

سادام نے اسکی طرف مسکرا کر دیکھا۔۔ اور گاڑی آگے بھگالے گیا۔۔ جبکہ

۔۔۔۔ دھواں پیچھے رہ گیا

تیز رفتار گاڑی نے اسکی سکون سے چلتی گاڑی کو۔۔۔ ٹکرماری۔۔۔ اور

۔۔۔ اسکی گاڑی نے دو کلابازیاں کھائیں۔۔۔ اور کھائی میں۔۔۔۔ گیر گئی

۔۔۔ ایک بلاسٹ ہوا تھا

--- آگ دھوئیں نے گاڑی کو جلا کر راکھ کر دیا تھا
--- لوگ کھائی پر جمع ہو رہے تھے۔۔۔۔۔ چیخ و پکار مچ گئی تھی
نواب سادام فضل خان۔۔۔ مر گیا "اسکے کانوں میں یہ الفاظ تیزاب کی طرح
۔۔ پڑے اور وہ جھٹکے سے اٹھی
نواب جی "ارد گرد دیکھا۔۔۔ کوئی نہیں تھا جبکہ وہ خود پسینے میں شرابور تھی

اف یہ کیسا خواب تھا۔۔۔ یہ اللہ انکی حفاظت کرنا "اسکونہ پا کر اندازا ہو گیا
تھا کہ وہ یہاں نہیں ہے۔۔۔ تبھی وہ بے چین دل سے اسکے لیے دعا کر گئی

اور اپنی کلائی پر بندھی اسکی گھڑی دیکھی۔۔۔ جس میں بارہ بج رہے تھے

۔۔ دیر سویر تو ہو ہی جاتی ہے "دل کو سمجھایا
۔۔ خواب کو دفع کرتے ہوئے وہ اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی

۔۔۔ تبھی جاناں نے دروازہ بجایا

دیکھو۔۔۔ لا لا چلے گئے۔۔۔ اب بندہ اپنے بھائی کی برات پر کہیں جاتا ہے

۔۔۔۔ "جاناں خفگی سے بولی تو زرش مسکرائی

اللہ تم دن بدن پیاری ہوتی جا رہی ہو" اسکی گردن پر سادام کی محبت کے

نشان۔ دیکھ کر وہ اسے شرمانے پر مجبور کر گئی۔۔۔

اچھا یہ لو آج تم لہنگا پہنو گی اور میں بھی۔۔۔ میسی کو بھی کہا ہے۔۔۔ اور آئزہ کو

۔۔۔ بھی ٹھیک ہے "اسنے لہنگا اسکے سامنے پھیلایا

۔۔۔ زرش ایکدم ایکساٹئیڈ ہو گئی۔۔۔ وہ آگے بڑھی کہ چکرا گئی

۔۔۔ زری "جاناں نے اسکو تھاما

۔۔۔ کیا ہوا" اسنے پوچھا تو زرش نے نفی کی

۔۔۔ ویسے ہی چکرا گیا "وہ بولی تو جاناں نے اسکا زرد چہرہ دیکھا

میں عنایت لالا کو کہتی ہوں ڈاکٹر کو بلائیں گے وہ "اسنے زرش کو بیٹھایا۔۔۔

۔۔۔ تو زرش نے اسے روکنا چاہا

میڈیم۔۔۔ سادام لالا سے ہمارا کچھ مر بنوانا ہے تم نے "عنایت کو کہہ کر وہ بولی

۔۔۔۔ تو زرش ہنس دی

آپ سب لوگ نواب جی سے بہت پیار کرتے ہیں "زررش نے ویسے ہی کہا

۔۔۔

ایسا ویسا۔۔۔ بے حد بے شمار۔۔۔ جانتی ہو میرے لالا کی بات الگ

۔۔۔ ہے "جاناں جوش سے بولی

اور میرے لالا "زررش نے اسکو چھیڑا تو جانناں نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

مغرور اڑیل۔۔۔ غصیلے نک چڑے۔۔۔ اور انا تو ایسی۔۔۔ اتارے نہیں

۔۔۔ اترے "اسنے تفصیل دی تو زرش بری طرح ہنسنے لگی

ہممم اچھائی بھی ہوگی کوئی "اسنے پوچھا۔۔۔ جانناں نے مسکراتے ہوئے نفی

۔۔۔۔ کی

--- اور عنایت تب تک ڈاکٹر کو لے آیا
-- زریش کو لگایہ سب فضول ہے وہ ٹھیک تھی بس چکر ہی تو آیا تھا
-- جبکہ ڈاکٹر نے اسکی نبض پر ہاتھ رکھتے ہی
--- خوشخبری سنائی تو۔۔۔ وہ حیران رہ گئی
-- شرم سے الٹا براہاں ہوا جبکہ جاناں ایکدم چیخی تھی
--- عنایت بھی ایک طرف کھڑا مسکرا دیا
-- اور حویلی میں جاناں نے آگ کی طرح یہ بات پھیلا دی
--- اور بار بار سادام کا نمبر ٹرائے کرنے لگی
-- خبر ہی ایسی تھی۔۔۔ زریش نے اسوقت سادام کو بہت مس کیا
--- فضل خان بھی اس خبر پر پہلی بار اسکے پاس آئے۔۔۔ سر پر ہاتھ رکھا
--- اور اسکا صدقہ دیا
-- زریش کے اندر سے خوشی پھٹنے لگی

وہ کتنا اہم تھا سب کے لیے۔۔۔ اسکے توسط سے اسکی جھولیاں میں کتنی
۔۔۔ خوشیاں بھر گئیں تھیں۔۔۔ بس اب اسکی واپسی کا انتظار تھا

یہ کوئی خاص قسم کا انتقام کا طریقہ تھا جو تم نے مجھے اپنے ساتھ گھسیٹا ہے
۔۔۔ صبح سے رات ہو گئی۔۔۔ تمہارے بھائی کی بارات تھی۔۔۔ عجیب
۔۔۔۔ انسان ہو "ولی چیر کر بولا تو سادام نے اسکی طرف دیکھا
ہم نے تمکو اکثر یہ کہا ہے کہ تمہارا پاس دماغ نام کی کوئی چیز نہیں۔۔۔۔
پھر بھی تم نہیں مانتا "سادام نے سنجیدگی سے سیگریٹ کا دھواں اڑاتے کہا

زیادہ بکواس مت کرنا۔۔۔ تمہارے کہنے پر میں ایک بار میں آیا ہوں تو
صرف اسلیے کے۔۔ شاید فیروز سے ریلیٹیڈ کوئی بات ہو ورنہ تمہاری شکل
دیکھنے کا کوئی شوق نہیں مجھے "وہ تپ کر بولا۔۔۔ اور خود بھی سیگریٹ پینے لگا

اس کے علاوہ اور کوئی بات ہو سکتا ہے جو ہم تمہارا شکل دیکھتا "سادام نے
ترچھی نظروں سے دیکھا۔۔۔ ولی نے چونک کر اسکو دیکھا جیسے منتظر ہو بات
۔۔۔ کیا ہے

۔۔۔ ہمارا گاڑی کا برکیں فیل ہے "اسنے سکون سے بتایا

۔۔۔ کیا کیا مطلب "ولی کو جھٹکا لگا۔۔۔ صبح سے وہ اسکے ساتھ سفر پر تھا

۔۔۔ اور اب وہ یہ بات کہہ رہا ہے

۔۔۔ اس احمق کی اولاد کو لگتا ہے دماغ صرف اسکا پاس ہے

ہمارا گاڑی کی برکیں فیل کروا کر وہ یہاں ہمارا کام تمام کراتا۔۔۔ اور تم جو
اس وقت اپنے ڈیرے پر ہوتا۔۔۔ تمہارا کھیتوں ڈیرے اور۔۔۔ تم سمیت
تمہارا کام تمام کراتا۔۔۔ "اسنے شانے آچکا کر اسے حقیقت سے روشناس
۔۔۔۔۔ کرایا

۔۔۔ ولی کی گویائی سلب ہوئی تھی۔۔۔ اتنا بڑا پلین

۔ یعنی وہ جانتا تھا۔۔۔ تم آج نکلو گے۔۔۔ ولی نے سوال کیا

ہاں اور تمہارا کھیت جلا کر۔۔۔۔۔ وہ ہمارا سراو پر الزام رکھتا۔۔۔۔۔ کہ ہم یہ
۔۔۔۔۔ سب کر کے فرار جیسے ہی ہوا۔۔۔۔۔ تو ہمارا گاڑی کھائی میں گیر گیا
جب کے وہ جانتا نہیں۔۔۔۔۔ سالہ ہم کبھی کوئی کام چھپ کر نہیں کرتا "اسنے
۔۔۔۔۔ سر جھٹکا

تو تم مجھے پہلے یہ سب انفارم کر سکتے تھے۔۔۔۔۔ اور مجھے اپنے ساتھ لانے کا
مقصد۔۔۔۔۔ مجھے تم اس سب سے آگاہ کر سکتے تھے۔۔۔۔۔ تاکہ میں وہاں کچھ
کرتا۔۔۔۔۔ اور جب معلوم تھا تو گاڑی میں سوار کیوں ہوئے۔۔۔۔۔ ولی کو یہ
۔۔۔۔۔ متیق بلکل سمجھ نہیں آئی تھی
ہمارا گاڑی کا برکیں فیل ہے یہ ابھی ہم کو پتہ چلا ہے صبح تک یہ سب درست
۔۔۔۔۔ تھا

اور تم کو نکلنے کا مقصد اتنا۔۔۔۔۔ تھا۔۔۔۔۔ اس بار اسکو رنگے ہاتھوں پکڑے گا
۔۔۔۔۔

اگر تم وہاں ہوتا تو وہ چو کنا ہوتا۔۔۔۔۔ اب وہ کھلے میں کام تمام کرے گا
۔۔۔۔۔ "گاڑی کو سنبھالتے ہوئے وہ پہاڑی راستوں پر ڈرائیو کر رہا تھا
۔۔۔۔۔ ولی نے ارد گرد دیکھا

۔۔۔ اور تمہیں لگتا ہے ہم دونوں بچیں گے "اب اسے شدید غصہ آیا تھا
۔۔۔ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہو سکتا تھا

ہم تو ڈوبے گا صنم تمکو بھی لے ڈوبے گا آخر کو ہمارا سالہ ہے تم "اس نے
چیرنے ولی مسکراہٹ اسپر اچھالی ولی کا دل کیا اس کا منہ توڑ دے مگر فلحال
۔۔۔ اگنور کیا اور موبائل اٹھایا

۔۔۔ تو موبائل میں سگنل ہی نہیں تھے

۔۔۔ اس نے موبائل پٹخا

۔۔۔۔۔ اب کیا ہو گا کتنی دیر ڈرائیو کرو گے "اس نے غصے سے پوچھا

۔۔۔۔۔ دماغ فیروز پر پھٹنے کو بے تاب تھا

سادام نے سیگریٹ شیشے سے باہر پھینکی۔۔۔۔

یہ گاڑی رکے گا نہیں۔۔۔۔ ہمکو کو دنا پڑے گا "اسنے سٹیرنگ پر سے ہاتھ
۔۔۔۔ ہٹائے۔۔۔۔ ولی ایکدم چکنا ہوا۔۔۔۔ گاڑی سپیڈ سے آگے جارہی تھی
۔۔۔۔ آگے کھائی دونوں کو ہی دیکھائی دے رہی تھی
ہم بچ جائیں گے "ولی نے کھائی کی طرف بڑھتی گاڑی کی سپیڈ سے کچھ گھبرا کر
۔۔۔۔ پوچھا

سادام بھی ایک پل کو۔۔۔۔ پریشان ہوا تھا۔۔۔۔

کو دمارے گا تو پتہ چلے گا ایسا پوچھتا ہے جیسا ہم سب جانتا ہے احمق
سالہ "اسنے اسکو دھکا۔۔۔۔ دیا ولی نے دروازہ کھولا۔۔۔۔ اور گاڑی سے جمپ لگا
دی۔۔۔۔ دو کلابازیاں کھا کر۔۔۔۔ وہ روڈ پر گیرہ تو بری طرح چوٹیں آئیں۔۔۔۔
اسکی کھنی سے خون بہنے لگا

۔۔۔۔۔ اسنے کراہ کر اوپر دیکھا۔۔۔۔ سادام اب تک نہیں کودا تھا

سادام "وہ چلایا۔۔۔۔ گاڑی کھائی کے نزدیک پہنچ گئی۔۔۔۔ اور اسنے
 --- حیرت سے ابلتی آنکھوں سے گاڑی کو کھائی میں گرتے دیکھا
 --- بس ایک پل اور صرف ایک پل کو اسنے آنکھیں بند کیں تھیں
 اگلے پل کھلنے پر گاڑی وہاں موجود نہیں تھی۔۔ یعنی گاڑی کھائی میں گیر گئی
 --- تھی

-----سادام"وہ پھر چیخا

۔۔۔۔ بمشکل خود کو اٹھاتا۔۔۔۔ وہ۔۔۔ آگے کی طرف بھاگا

گاڑی کے گرنے سے وحشت انگیز شور برپا ہو گیا تھا۔۔ اور ایک دم ہونے

۔۔۔۔ والے بلاسٹ پر۔۔۔۔ ولی

۔۔۔۔۔ نے پھر آواز لگائی

سادام "اسکی دھاڑ سے۔۔۔۔ اس جنگل نما کھائی کے اونچے اونچے خوف ناک درخت اور اندھیرے میں پرندے پھٹ پھٹا کر۔۔۔ درختوں پر سے اڑے تھے۔۔۔۔۔

اتنا چلاتا کیوں ہے۔۔۔۔ زندہ ہے ہم۔۔۔۔ تمہارا خون کیسے بنا کہیں نہیں

۔۔۔۔۔ جائے گا "نقاہت سے بھرپور آواز پر۔۔۔ وہ جھٹکے سے مڑا

پہاڑ کے قریب۔۔۔ سادام زمین پر پڑا تھا۔۔ اس کے سر سے خون نکل رہا تھا

--- جبکہ سفید سوٹ کے بازوؤں پر بھی خون لگا تھا

----- ہاں تجھے مرنے بھی نہیں دوں گا میں

جب تک میرا انتقام پورا نہیں ہو گا" اسکا گریبان جکڑتے وہ غصے سے چیخا تھا

----- سادام ہنس دیا

---- دونوں نے کھائی کے نیچے سے جلتی آگ کی روشنی کو دیکھا

۔۔۔ جس حویلی میں خوشی کے شادیاں بننے تھے

۔۔۔۔۔ بیلا اور ہاد کا ملن ہونا تھا۔۔۔ وہاں اس وقت سکوت چھایا ہوا تھا

سادام کا نہ نمبر مل رہا تھا۔۔۔ اور نہ سادام کا کسی کو اتا پتہ تھا کہ آخر گیا تو
۔۔۔۔۔ کہاں گیا

سب کے چہروں پر پریشانی تھی۔۔ ہاں برات نے کہیں جانا نہیں تھا کیوں کہ
بیلا بھی یہیں تھی۔۔۔ مگر رات کے بارہ بج چکے تھے مگر سادام واپس نہیں
۔۔۔۔۔ آیا تھا

اس حویلی میں جہاں سب ہی پریشان تھے۔۔ ایک وجود پتے کی طرح کانپ رہا
۔۔۔۔۔ تھا

یہ اللہ میرا خواب سچ نہ ہو۔۔۔۔۔ "اپنے بستر پر بیٹھی سادام کی دیوار پر لگی
۔۔۔۔۔ تصویر کو دیکھتے ہوئے۔۔۔ وہ چڑیا کی طرح سہم گئی۔۔۔ تھی

۔۔۔۔۔ آنسوؤں زار و قطار آنکھوں سے بہہ رہے تھے

نواب جی واپس آجائیں " سرخ جوڑے میں اسکے عشق میں سچی اسکے انتظار
۔۔۔۔۔ میں تھی اپنے خواب پر اسکا دل خوف زدہ تھا

۔۔۔۔۔ نیچے سب اسکا انتظار کر رہے تھے

۔۔۔ ایک ایک مہمان اسکا منتظر تھا

۔۔۔ ویسے سادام کہاں جاسکتا ہے۔۔۔ "فیروز نے حیرانگی کا اظہار کیا

۔۔۔ وہ کہیں بھی نہیں گئے آجائیں گے "ہاد نے ناگواری سے کہا

شہاب نے بھی غصے سے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔ جب کہ عنایت کو تو جیسے

۔۔۔ پتنگے لگے ہوئے تھے

فضل خان سے آج پہلی بار اسنے اتنی ڈانٹ سنی تھی کہ وہ اسکو مارنے کے
لیے اٹھ گئے تھے اور ہاں وہ اسے مارتے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اسکی غلطی

۔۔۔۔ تھی آخر اسنے سادام کو تنہا جانے ہی کیوں دیا

۔۔۔۔ مگر اسنے سب کو شہر دوڑا دیا تھا

فیروز کا چہرہ مطمئن تھا کیونکہ اسکا خاص ملازم۔۔۔ کھائی میں گرنے والی

۔۔۔۔ گاڑی کی اسے اطلاع دے چکا تھا

۔۔۔ یہ چوہدری ولی کہاں ہے "اسنے ایک اور نقطہ اٹھایا

صبح سے وہ بھی ڈیرے پر ہی ہے "شہریار نے اسکو جواب دیا تو اسنے سر ہلایا

--

اتنی آسانی سے سادام اسکے درمیان سے نکل جائے گا اسنے کہاں سوچا تھا یہ

اب ولی کو ختم وہ اپنے ہاتھوں سے کرے گا۔۔ یہ ہی سوچتے ہوئے وہ۔۔۔ چپکے
۔۔۔۔ سے وہاں سے نکلا

۔۔۔ گاڑی میں سوار وہاں۔۔ اور۔۔ ولی کے کھیتوں کی جانب آگیا
جہاں اسکا ڈیرہ تھا۔۔ اور کچھ کسان اس وقت بھی کام کر رہے تھے صرف
۔۔۔ اس کوشش میں کے نوابوں سے زیادہ انکی فصل اترنی چاہیے
۔۔ اسنے مسکرا کر سب کو دیکھا

بیوقوف لوگ۔۔۔ اس وقت بھی محنت کر رہیں ہیں جب انکی موت انکے سر
پر کھڑی ہے "اسنے سوچا۔۔۔ اور ولی کے ڈیرے کی طرف دیکھا۔۔ جو
۔۔۔۔ روشن تھا آب و تاب سے چمک رہا تھا

۔۔۔ اس کے آدمی چارو جانب پھیل گئے
اور اس کے کھیت اور ڈیرے کا احاطہ کر کے انھوں نے۔۔۔ بم سیچھانے
۔۔۔ شروع کیے۔۔۔ اس طرح کے کسی کی بھی نگاہ میں نہ آسکیں
۔۔۔ آج کا دن فیروز کے لیے سب سے بڑا دن تھا۔۔۔ آنے والی کل میں
۔۔۔ سب اس کا ہوتا۔۔۔۔ اور کوئن بھی "وہ خیانت سے ہنسا
۔۔۔ زریش کا بے مثال سراپا بھی آنکھوں میں آدھمکا تھا
۔۔۔ وہ چپ چاپ اندر جا رہا تھا
۔۔۔ اس کے آدمیوں نے وہاں کھڑے گارڈز کو اپنے قبضے میں کر لیا
۔۔۔ ایک شور سا برپا ہوا تھا
کھیتوں پر کام کرتے کسانوں نے حیرت سے۔۔۔ یہ منظر دیکھا۔۔۔ ابھی وہ
۔۔۔ بھاگتے کہ فیروز کے آدمیوں نے انھیں بھی پکڑ میں لے لیا

اب وہ چیختے چلاتے۔۔ انکی مدد کو کوئی نہیں آنا تھا۔۔ کیونکہ اس وقت فیروز

۔۔۔ کے آدمیوں نے سب کچھ اپنے قبضے میں کر لیا تھا

۔۔ نواب فیروز خان نے بندوق کو لوڈ کیا

--- اور ولی کے کمرے کے دروازے کو۔۔۔ ٹھوکر مار کر کھولا

۔۔۔ تو ایک دم حیران رہ گیا۔۔۔ ہاں حیرانگی سے اسکا منہ کھل چکا تھا

اسکی نظروں کے سامنے نواب سادام فضل خان۔۔۔ اپنی پوری شان

۔۔۔۔۔ شوکت سے۔۔۔ بیٹھا تھا

--- چہرے پر بلا کا اطمینان تھا

----- ملازم دوڑتا ہوا آیا

عنایت عنایت باؤ۔ وہ خان۔۔ خان کی گاڑی کھائی میں گیر گئی "وہ چیخا۔۔ تو

--- وہاں سب کی چیخ نکل گئی

-- زریش جو نیچے ہی آرہی تھی

اپنے خواب کو حقیقت کے روپ میں سن کر-- اسکی ٹانگیں کانپیں-- اور
-- وہ انھیں سیڑھیوں پر بیٹھتی چلی گئی

عنایت نے-- ملازم کو پرے دھکیلا اور شہاب-- ہاد سمیت وہ تینوں--
--- بھاگے تھے

ایسا نہیں ہو سکتا-- ایسا نہیں ہو سکتا-- ابھی تو-- اس دامن میں خوشیوں
کی چاندنی ہوئی تھی-- ایسا نہیں ہو سکتا "زریش پاگلوں کی طرح چیخنے لگی

جاناں جس کے خود حواس معطل ہو چکے تھے-- ہاتھ بے دم تھے-- زریش
--- کے پاس-- ائی

-- اسکی چیخوں پکار پر-- جیسے جاناں کا دل پھٹنے کو ہوا

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ جاناں دیکھو۔۔ میں نے روکا تھا تمہارے لالا کو انہوں
نے میری بات نہیں مانی۔۔۔ "سرخ آنکھوں سے۔۔۔ وہ زار و قطار روتی
۔۔۔۔۔ اسے بتا رہا تھی جاناں نے اسکو سینے میں بھینچا
۔۔۔۔۔ رقیہ بیگم بھی وہیں آ گئیں۔۔۔ زریش بے حال ہو رہی تھی
جبکہ مورے زمین پر دھڑام سے گئیں تھیں۔۔۔
فضل خان۔۔۔۔۔ صدمے سے۔۔۔ الگ صوفے پر پڑے تھے۔

کیسا ہے لالا سائیں " سکون سے مسکراتے ہوئے اسنے فیروز کی طرف دیکھا

۔۔۔۔۔ جس کی سیٹی گم تھی

۔۔۔۔۔ جبکہ پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ مڑا تو ولی کو کھڑا پایا
۔۔۔۔۔ ولی کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی

--- منظر ایسا تھا اب فیروز خان کے لیے گویا آگے کنواں پیچھے کھائی

-- مگر اسنے بڑی کوشش سے پھر سے اپنے حواس بھال کیے

میں بھی یہ سوچ رہا تھا۔۔ اتنی آرام سے تم مر کیسے گئے صرف میرے
ایک ہلکے سے پلین کی مارتھے کہ مجھے کنگڈم اور کوئن دونوں مل جاتا۔۔

--- سٹریج مگر تم نے ثابت کر دیا

-- تم سادام فضل خان ہو "فیروز نے مسکرا کر شانے آچکائے

کوئن کے نام پر ایک پل کو سادام کو حیرت ہوئی اور اگلے پل اسکی بات
سمجھتے ہوئے اندر اتنا جلال بھر گیا کہ من کیا۔۔ اسی کی بندوق کی ساری
گولیاں اسکے سینے میں اتار دے۔۔ اسکی۔۔۔ زریش پر کسی کی نظر ہو۔۔

--- جان نکل کر بھی اطمینان میں نہ آئے

--- جبکہ ولی بھی اسکی بے غیرتی پر بھڑکا تھا

تجھے کیا لگتا ہے جیت تیری ہو سکتی ہے۔۔۔ تو نے میرا بے حد نقصان کیا

--- ہے فیروز خان

تیری موت۔۔۔۔ آج ابھی اور اسی وقت لکھی گئی ہے "ولی اسکے سامنے آیا
۔۔۔۔ فیروز نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ سادام کے چکروں میں سارا نقصان بے چارے۔۔۔۔ چوہدری ولی کا
ہوا ہے۔۔۔۔ مگر یار۔۔۔۔ تو بھی اسکا دشمن ہے۔۔۔۔ اصل یہ فساد کی جڑ
ہے اسکو ختم کر کے تیرا بدلہ بھی پورا۔۔۔۔ اور میرا بھی پورا۔۔۔۔ "بھڑکے
ہوئے ولی کو دیکھ کر اسنے ایک پتہ پھینکا تھا بس جیسے ہی جزباتی ولی اس میں
پھنستا وہ ولی سے ہی سادام کا کام تمام کر اکر۔۔۔۔ اور ولی کا خود کر کے وہاں
۔۔۔۔ سے نکلتا

سادام اسکی بات پر مسکرا اٹھا۔۔۔۔

ہاں جہاں اسکا دل تھوڑے سے مار جن پر اسکو اکسار ہا تھا کہ وہ زندہ رہے
۔۔۔۔ زریش کے نام سے اب سارے مار جن ختم ہو چکے تھے اور اسکی سزا
۔۔۔۔ صرف موت تھی

۔۔۔۔۔ ہاں یار تو نے صیچی کہا

ولی نے اسکی آنکھوں میں اٹھتی چمک کو غور سے دیکھا۔

مگر وہ کیا ہے نہ۔۔۔ چوہدری ولی اپنا بدلہ خود لے سکتا ہے۔۔۔ اس کے لیے
تیرے جیسے گیدڑ کی ضرورت نہیں مجھے "کہتے ساتھ ہی کھینچ کر۔۔۔ اس کے
منہ پر مکہ۔۔۔ مارا۔۔۔ فیروز کہاں ابھی اس حملے پر تیار تھا۔۔۔ دو قدم دور ہوا

اور پیچھے سے سادام کی بندوق سے سکون سے دو گولیاں نکلیں تھیں اور
۔۔۔ اس کے دونوں پاؤں پر لگیں

۔۔۔ تو اسے بے دم کر گئیں

۔۔۔۔۔ فیروز کی چیخ گونجی تھی۔۔۔ اور وہ زمین پر دھڑام سے گیرہ

۔۔۔ سادام آگے آیا

اس کے تکلیف سے کراہاتے وجود کو دیکھا۔۔۔۔۔

کیا خیال ہے لالاسائیں۔۔۔ تیری آنکھیں نکال کر۔۔۔ اپنی کون کا صدقہ

نہ دے دے۔۔۔ "وہ سنجیدگی سے اسکی آنکھوں پر بندوق رکھتے بولا۔

فیروز کی آنکھیں پھیلیں۔۔۔۔۔ ولی نے کچھ جھنجھلا کر سادام کی طرف دیکھا
۔۔۔۔۔ مگر اس وقت وہ اپنے ہوش میں نہیں لگ رہا تھا

تم۔۔۔ تمہیں مجھے مار کر کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ اگر م۔۔۔ مجھے تم مارو گے تو
تم دونوں بھی نہیں بچو گے۔۔ میرے آدمی ابھی بٹن دباتے ہی بم بلاسٹ
کر دیں گے۔۔ اور تم دونوں سمیت تمہارے کسان بھی مارے جائیں گے

۔۔۔۔۔ "وہ پلکا سا مسکرایا

تو سادام بھی مسکرایا۔۔۔

وہ سارا آدمی ہمارا ہے جان من۔۔۔۔" فیروز کی غلط فہمی دور کرتے ہی
۔۔۔۔ اسنے اسکی ایک آنکھ پر بندوق کا بٹ مارا

--- فیروز تلملایا

--- ولی اپنی جگہ سے اٹھا

تم اسکو عزیت ناک موت دینے کے موڈ میں ہو تو بتا دو۔۔۔۔

--- میں یہاں سے چلا جاتا ہوں " وہ چیڑ کر بولا

۔۔۔۔ جبکہ سادام فیروز کو بلکتا ہوا دیکھ رہا تھا

۔۔۔ اسکی آنکھ سے خون نکلنے لگا تھا

اسی آنکھ کو ہمارا محبوب پر ڈالا ہے تم نے۔۔۔۔۔ ہم تمکو ایسے نہیں مارے

۔۔۔۔۔ گا۔۔۔۔ "وہ پھنکارہ

فیروز کی تلملاہٹ دیکھنے لائق تھی کہ چوہدری ولی۔۔ جو ایک سخت خوانسان

۔۔۔۔ تھا وہ یہ منظر نہ دیکھ سکا

ہم کو ایک بات بتایہ تم ہمارا دشمن بنا کیسا۔۔۔ ہمکو اب تک ساری کہانی میں

یہ سمجھ نہیں آیا کہ ویلن تم۔ کس لیے بنا "وہ بندوق کی نوک سے اپنی بریڈز

۔۔۔۔۔ کھجاتا حیران کن نظروں سے اسکو دیکھتا بولا

ولی جو بے دم زمین پر پڑا تھا کیونکہ اسکی دونوں ٹانگوں پر گولیاں لگیں تھیں

۔۔۔ اور ہلنے کی بھی سہلایت نہیں تھی۔۔ اوپر سے آنکھ زخمی تھی اسنے

۔۔۔۔ دوسری آنکھ سے نفرت سے سادام کو دیکھا

تجھے میں نے عمر کے ہر حصے میں۔۔۔۔۔ صرف اپنا دشمن مانا ہے۔۔۔ کیونکہ
۔۔۔۔۔ تو ناگ ہے۔۔۔۔۔ میری ہونی تھی۔۔۔ یہ شان شوکت یہ دولت
۔۔۔۔۔ یہ مرتبہ یہ عزت

مگر نہیں۔۔۔۔۔ تیرے باپ نے اپنی گدی تجھے دے دی۔۔۔ اور اتنی سی عمر
میں تجھے سردار بنا کر مجھے دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال پھینکا۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔ میری بات میرا فیصلہ اسکی اوقات نہیں رہی
تم سب نے مل کر مجھے حویلی کا کتا سمجھ لیا جسے سب جھڑک دیں جب چاہے
۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اور پھر۔۔۔۔۔ میں نے۔۔۔۔۔ زرش کارشتہ بھیجا
تو تم ایک بار پھر ناگ بن کر سامنے آ گئے۔۔۔۔۔ (یعنی زرش کو دیکھنے جو لوگ
(آ رہے تھے وہ سب فیروز کا پلین تھا

تو میری خوشیوں کا قاتل ہے تو میں تجھے تباہ کر دوں گا" وہ سب تکلیف بھول
بھال۔۔ دونوں ہاتھ سادام پر چلانے لگا۔۔ جبکہ سادام جو یہ سب سن کر
۔۔۔۔ حیرانگی میں تھا ایک دم پیچھے ہوا۔۔ اور اسکی طرف دیکھنے لگا
ولی بھی سادام کی طرف دیکھا رہا تھا۔

تو اس قابل نہیں تجھے زندہ چھوڑا جائے۔۔۔" اسنے اسکے ہاتھ پر فائرنگ
کی۔۔۔

۔۔۔۔ فیروز کی چیخیں نکلیں

۔۔ مگر تیرا نفرت کا وجہ بے حد۔۔۔ نامعقول تھا۔۔۔" وہ پر سوچ ہوا
مگر تمہارا منہ سے ہمارا بیگم کا نام ہمکو پسند نہیں آیا" اسنے دوسرے ہاتھ پر
۔۔ بھی فائر کیا۔۔ اور دوسرا ہاتھ بھی بے جان ہوا
۔۔۔ اور ایک دم اسکا گریبان جکڑا

۔۔۔ مگر ہم تمکو پھر بھی زندہ چھوڑے گا۔۔۔ جانتا ہے کیوں

۔۔۔ کیونکہ اب تم اس لنگڑا ہاتھ پاؤں اور ایک آنکھ کو اپنا وراثت
اپنا حصہ ۔۔۔ سے صحیحی کراتا۔۔ پھیرے گا اور جس دن یہ صحیحی ہو گیا
۔۔۔ ہم پھر انکو ایسا کر دے گا
۔۔۔ تمکو مار کر ہمارا دل کو تسلی نہیں ہوگا
۔۔۔ تم درست کہتا ہے
۔۔۔ سادام فضل خان ناگ ہے۔۔۔ مگر
۔۔۔ لوگوں کے خون سے اپنا ہاتھ نہیں رنگتا
۔۔۔ تیرا زندگی کا حساب کتاب اب آگے تو خود کرے گا
اس دشمنی سے اپنا پیٹ پالنے کے بجائے ایک بار تم ہم سے حصہ مانگتا

۔۔۔۔۔

خیر۔۔۔۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔

--- فیروز کو ایک آنکھ سے دیکھائی دینا واقعی بند ہو چکا تھا

اس طرح زندہ چھوڑ کر مجھے بھیانک موت مت دو سادام فضل خان۔۔۔ مار
۔۔۔۔۔ دو مجھے۔۔۔۔۔ "وہ چلا یا۔۔۔ مگر سادام باہر نکل گیا
۔۔۔۔۔ ولی بھی اسکے ساتھ باہر نکلا

۔۔۔۔۔ دونوں نے ابھی چند قدم ہی بھرے تھے کہ۔۔۔ ایک فائر اٹھا
فائر کی آواز سے۔۔۔ کھیتوں کا احاطہ کیے درختوں میں سے پرندے پھڑپھڑا
۔۔۔۔۔ کر باہر نکلے۔۔۔۔۔ دونوں نے پیٹھ موڑ کر بند کمرے کو دیکھا
۔۔۔۔۔ اور ایک دوسرے کی جانب دیکھا

۔۔۔۔۔ سیگریٹ ہے تمہارا پاس "سدام کی آواز پر ولی نے چونک کر دیکھا
۔۔۔۔۔ عجیب آدمی ہو "ولی بولا

۔۔۔۔۔ ناگ "سدام مسکرایا
کوئی شک نہیں "ولی نے ہامی بھری۔۔۔ سادام نے گھورا تو مسکرا نے کی باری
۔۔۔۔۔ ولی کی تھی

-- منظر ایسا تھا۔۔ کہ حویلی میں سناٹا چھایا ہوا تھا

--- لوگوں سے بھری ہونے کے باوجود قبرستان جیسا سماں تھا

--- مدہم مدہم سسکیاں بار بار دم توڑ رہیں تھیں

--- شہاب ہاد عنایت واپس لوٹ آئے تھے

-- کہاں ہے ہمارا بیٹا۔ سائیں "فضل خان دوڑ کر ان تک آئے

عنایت کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ ہاد کی بھی سرخ سی آنکھیں

--- اب بہنے لگیں تھیں جبکہ شہاب۔۔۔ سرخ نظروں سے انکو دیکھنے لگا

--- گاڑی کا کچھ نہیں بچا "وہ بولا

--- تو فضل خان نے سر تھام لیا

حویلی میں ہائے گونجنے لگی۔۔ اور اس سکوت میں چیخوں پکار مچ گئی

۔۔۔۔۔ جہاں شادیانے بجنے تھے۔۔۔ وہاں صنفِ ماتم بچھ گئی تھی

--- بیس منٹ کی ڈرائیو سے حویلی کے سامنے گاڑی رکی

۔۔۔۔ جسے ولی ڈرائیو کر رہا تھا

۔۔۔ کیونکہ سادام کے بازو پر چوٹ زیادہ لگی تھی

۔۔۔۔ چلیں "ولی نے اسکی طرف دیکھا

کمال ہے ہم اپنے بھائی کی برات پر ایسا جائے گا۔۔ اپنے محبوب کو پسند بھی

۔۔۔ نہیں آئے گا" اسنے سر جھٹکا

تمہارے اندر اتنی عاشقی کی ٹھہرک ہے ہی کیوں "ولی نے سیٹ بیلٹ کھولی

--- سادام نے اسکی جانب دیکھا

۔۔۔ ہم تمہارا جیسا نہیں ہے مر مر کر۔۔۔ کنجوسی سے محبت کرے

ہم عاشقی کرے اور دنیا نہ دیکھے۔۔۔ ایسا ممکن نہیں سمجھا "اسنے آنکھوں
سے جتایا۔۔۔ ولی نے اس فضول گوئی پر لعنت بھیجی اور دونوں گاڑی سے
۔۔۔ اترے

حویلی کے باہر ملازم کھڑے تھے گاؤں کے لوگ۔۔۔ کھڑے تھے۔۔۔
دونوں کو شان سے چلتا ہوا آتا دیکھ کر۔۔۔ وہ اندھیرے میں ان کو پہچاننے
۔۔۔ کی کوشش کرتے ان کے نزدیک ہوئے

۔۔۔ بڑے خان اگئے۔۔۔ "ایک مزارے نے چیخ کر آواز لگائی
ولی نے حیرت سے جبکہ سادام نے بھی اس پاگل کو حیرت سے دیکھا
۔۔۔۔۔

۔۔۔ تو ہم نے واپس نہیں آنا تھا کیا "وہ بڑبڑایا
۔۔۔ شاید تمہاری موت کی خبر پہنچی ہو۔ "ولی طنزیہ مسکرایا
تو تیرا بھی پہنچنا چاہیے پھر تو "سادام نے کہا۔۔۔ تو دونوں نے ناگواری سے
۔۔۔ ایک دوسرے کو دیکھا

۔۔۔ اور اندر بڑھے

--- سب سے پہلی نگاہ عنایت کی اسپر اٹھی

۔۔۔ اور وہ دوڑتا ہوا اس تک آیا

--- خان --- خان آپ زندہ ہیں "وہ بولا

-- سادام نے اسکیطرف دیکھا

اپنے باپ کو بھائی کو دوست کو اپنی جانب آتا دیکھا۔

۔۔۔ وہ سب اسے دیوانوں کی طرح دیکھ رہے تھے

۔۔۔ ولی یہ منظر دیکھ کر مسکرایا

ہاں اسکے چاہنے والے بہت تھے۔۔۔ اور چند گھنٹے۔۔۔ اسکے ساتھ گزار کر

۔۔۔۔۔ اسے اندازا ہوا۔۔ اس میں ایک الگ ہی بات تھی

حویلی میں اسکی واپسی کا شور ساچ گیا۔۔۔۔۔ جاناں دوڑتی ہوئی۔۔ نیچے آئی

— — —

اسکی آنکھیں کچھ لمہوں میں سرخ ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔ سب سے پہلے نظر
اپنے لالا پر ہی گئی تھی

۔۔۔۔۔ اور دوسری نظر جب اسپر اٹھی تو وہیں جم کر رہ گئی

۔۔۔۔۔ ولی بھی اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

۔۔۔ وہ سمجھ نہیں سکی۔۔۔ اسے کہاں جانا چاہیے

۔۔۔ آنسوؤں بھری آنکھوں سے وہ۔۔۔ بچ میں ہی رک گئی

تبھی سادام آگے بڑھا۔۔۔۔۔ جاناں کا ہاتھ تھاما اور ولی کے سامنے لے آیا

--

شاید ہاد خوشنصیب تھا کہ اس شادی میں گاؤں کے لوگ۔۔۔ اور حویلی کے

۔۔ گھر والے کرشمے دیکھ رہے تھے

۔۔۔ ولی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ۔۔۔ سختی سے بولا

۔۔۔۔۔ اب کی بار۔۔۔ یہ ہمارا گھر تمہارا وجہ سے آئی

تو۔۔ ہم سچ کہہ رہا ہے تمہیں فیروز سے بھی بدتر موت دے گا" وہ سفاکیت

۔۔۔۔۔ سے بولا

مگر کافی مدہم آواز میں کہ دونوں کے مابین ہوئی گفتگو کوئی سن نہیں سکا

— — —

ولی نے بنا کچھ کہے جاناں کا ہاتھ تھاما۔۔۔

گھر چلیں "اسنے۔۔۔ نرمی سے پوچھا۔۔۔ جاناں اسکے زخموں کو دیکھ رہی

--- تھی۔۔۔ آنکھوں سے آنسو بھرے رہے تھے

وہ کچھ بول نہ سکی۔۔ یہ سب جو بھی کچھ ہوا۔۔ سمجھ تو کسی کو نہیں آئی تھی

--- سچویشن ایسی تھی کہ لوگ سوال کم کر رہے تھے

-- سادام وہاں کھڑے لوگوں سے مخاطب ہوا

۔۔۔ سب اپنے سردار کو زندہ دیکھ کر بے حد خوش تھے

اور رفتہ رفتہ سب۔۔۔ اسکو دیکھنے کے بعد وہاں سے جانا شروع ہو گئے

۔۔۔ کہ اب حویلی کے لوگ رہ گئے

ولی نے بھی پلٹ جانا مناسب سمجھا۔۔۔ اگر ایک دشمن کو مارنے کے لیے

ان دونوں کو ایک ہونا پڑا تھا۔۔۔ تو اسکا مطلب یہ نہیں تھا دونوں اپنے بیچ

۔۔۔ موجود انتقام کو بھول گئے تھے

ولی کو اندر جانا گوارا نہیں ہوا جہاں۔۔۔ جاناں کے گھر والے جارہے تھے

۔۔۔ جبکہ۔۔۔ شہر یار اسکے پاس آیا

تم کہاں تھے یہ چوٹیں کیسے لگیں اور تم ٹھیک ہو نہ "وہ پریشانی سے بولا

۔۔۔۔۔ اور ولی کو گلے سے لگالیا

یار ایسے کام کیوں کرتے ہو۔۔۔ تم دونوں لڑے ہو آپس میں "وہ سوال کر رہا

۔۔ تھا

اگر ہم آپس میں لڑتے تو زندہ کوئی نہیں بچتا۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ حویلی

جارہا ہوں۔۔۔ تم بھی آ جاؤ کل بات ہوگی "اسنے اسکی پشت کو تھپتھپاتے

ہوئے کہا۔۔۔۔۔

--- شہریار نے سر ہلایا۔۔۔ اور آئزہ اور قیہ بیگم کو لینے چلا گیا
--- جبکہ ولی نے ایک بار پھر اسکی صورت تکتی جاناں کو دیکھا
--- اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔ "ولی اسکے چہرے کے نزدیک ہوا
--- جاناں نے نگاہیں جھکا لیں
--- جان ولی ہماری بیٹی بھی ہے شاید "ولی نے اسکو احساس دلایا
--- تو۔۔۔ جاناں نے اسکی جانب دیکھا
--- میں۔۔۔ کل آ جاؤ گی۔۔۔۔۔ "وہ آہستگی سے بولی
خون دیکھ رہی ہو میرا۔۔۔۔۔ کتنا ضائع ہوا ہے۔۔۔ صرف اور صرف
تمہارے نکلے۔۔۔ بے تکی بھائی کی وجہ سے۔۔۔ تو اب اس خون کو بڑھائے
گی بھی۔۔۔ اسکی ہی بہن۔۔۔ وہ بھی آج ہی رات۔۔۔ سمجھی۔۔۔۔۔ "اسکی کمر
--- میں ہاتھ ڈال کر۔۔۔۔۔ وہ سختی سے بولا

چوٹ سے زخمی ہو گئے مگر مزاج اب بھی ویسے ہی ہیں "جاناں نے اسکو۔۔
۔۔ دور کیا اور اندر اپنی بیٹی لینے کے لیے دوڑی
۔۔۔ جبکہ ولی نے سیگریٹ جلا کر۔۔۔ شعلہ۔۔۔ دیا
۔۔۔۔ اور حویلی سے باہر نکل گیا

سالہ ہم حج کر کے آیا ہے جو تم سب گھیرے بیٹھا ہے " ڈھکے چھپے لفظوں
میں وہ سب کے سوالوں کے جواب دے چکا تھا۔ مگر فیروز کے بارے میں
کچھ نہیں بتایا۔۔۔۔ کہ اسکی موت کی خبر خود ہی گاؤں میں صبح پھیل جائے
گی۔۔۔۔

مگر گھنٹہ ہونے کو آیا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا زریش۔۔۔ کی کیا حالت ہوگی۔۔
تبھی اسکی جان پر بنی ہوئی تھی مگر یہ لوگ جان چھوڑنے کو تیار نہیں تھے
۔۔۔۔ بلا خر وہ چیر کر اٹھتا ہوا بولا

۔۔ عنایت نے پل دوپل میں اسکی ڈریسنگ کرا دی تھی

۔۔۔ مگر اب اسکا جسم اکڑ چکا تھا

۔۔۔ تبھی وہ چیخا تو۔۔۔ سب منہ بسر تے۔۔۔ ادھر ادھر ہونے لگے

اے ہاد سائیں۔۔۔ تم شرافت سے اپنے کمرے میں جائے گا۔۔۔ اگر ادھر
ادھر نظر گھمایا بھی تو تمہارا ٹانگوں کا کچھ مر بنا کر تمہارا برات کا کھانا کھلائے
۔۔۔ گا تمکو ہی۔۔۔۔۔ "اپنے کمرے میں جاتے ہوئے وہ ہاد کو دیکھ کر بولا

۔۔۔ لالا میری شادی ہوئی ہے یار آج" اسنے دہائی دی

ابھی درست کرتا ہے تمہارا کھوپڑی "سادام نے غصے سے۔۔۔ اسکی جانب
۔۔۔ قدم اٹھائے

کیا ہو گیا کیا ہو گیا۔۔۔ جارہا ہوں اپنے کمرے میں جزباتی ہو جاتے ہیں یہ
حویلی کے لوگ بھی "ایکدم دونوں ہاتھ اٹھا کر وہ اسکو بولا۔۔۔ تو شہاب کا
۔۔۔ قہقہہ سب سے اونچا تھا

اللہ کرے۔۔ میرے جیسی ریس ریس کر آپکی شادی ہو۔۔ آپ آدھے
دولہا بنو۔۔۔ آپکی بیوی راضی نہ ہو آپ سے "ہا دل جے دل کے پھپھولے
۔۔۔ پھوڑنے لگا

اس دن کے بعد اس حویلی میں اسے آج قدم رکھا تھا۔۔۔ تھوڑا عجیب لگا
۔۔۔

۔۔۔ آج وہ اپنے بچے کے ساتھ اس حویلی میں آئی تھی
وہاں سب اب بھی ویسا کا ویسا ہی تھا۔۔۔ رات زیادہ ہونے کے باعث سب
۔۔۔ اپنے کمروں میں۔۔۔ تھے۔۔۔ شاید وہ لوگ جو اسے ناپسند کرتے تھے
۔۔۔۔ اور باقی پیچھے گاڑیوں میں آرہے تھے

ولی اسے لیے کمرے میں آگیا۔۔۔ تو جاناں حیران نظروں سے کمرے کو
دیکھنے لگی۔۔۔۔ پھولوں کی مہک سے کمرہ مہک رہا تھا

-

ولی کو بھی اب یاد آیا کہ وہ۔۔۔ کل صبح تک یہ کام کر رہا تھا کیونکہ اسے یقین
۔۔۔ تھا آج جاناں اسکے ساتھ آئے گی

اور آج کے دن اتنے حادثات ہوئے کہ اس بارے میں وہ بالکل بھول گیا
۔۔۔ تھا

۔۔۔۔ جاناں کے لب اپنے آپ مسکرا دیے
اسنے پھولوں کو چھوا۔۔۔۔

جبکہ ولی سے اپنی ہی بیٹی نہیں سمجھل رہی تھی حالانکہ وہ سوئی ہوئی تھی اور ا
۔۔۔ سے اس وقت سونا ہی چاہیے تھا

۔۔۔۔ مگر ولی نے اسے ایسے پکڑا ہوا تھا کہ وہ کسی بھی وقت باسانی اٹھ جاتی
اسنے تبھی جاناں پر دھیان دینے کے بجائے پہلے اپنی بیٹی کو۔۔۔ کوٹ میں
۔۔۔ لیٹا یا جو سپیشلی اسی کے لیے بنوایا گیا تھا

اور پھر جاناں کو دیکھا۔۔ جواب بھی پھولوں کی سیج کو دیکھ رہی تھی اور پھر
کسی احساس کے تحت۔۔۔ وہ بلکنی میں چلی گئی تو اسکی مدھم سے حیران کن چیخ
۔۔ نکلی

۔۔۔ ولی اپنے کیے گئے کارنامے کو سیرے سے ہی فراموش کیے بیٹھا تھا
حالانکہ اسکے ہاتھ پاؤں میں بہت درد ہو رہا تھا۔۔۔ مگر وہ پھر بھی جاناں کے
۔۔۔ پیچھے آیا۔۔ اور بلکنی میں۔۔۔ کبوتر دیکھ کر۔۔ اسنے سانس بھرا
جبکہ جاناں ایکسائٹڈ سی۔۔ سفید کبوتروں کو بانہوں میں بھرے۔۔۔ انھیں
۔۔۔ پیار کر رہی تھی

۔۔۔۔۔ یہ سب آپ نے میرے لیے کیا ہے "وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی
کیا تم ان سے کل نہیں مل سکتی "اسنے اکتا کر کہا۔۔۔ جاناں کی ایکسائٹمنٹ
۔۔۔ دم توڑ گئی

۔۔۔ اب بالکل نہیں بدل سکتے "اسنے منہ بسور کر کہا

تو تمہیں مجھ میں بدلنا کیا ہے "ولی نے آگے بڑھ کر کبوتروں کو اسکی گود سے الگ کیا۔۔

--- دھیان سے انھیں کچھ ہو جائے گا "جاناں بے تابی سے بولی
اگر ایسا ہی رہا تو انکی گردنیں مروڑ کر اپنے ویسے میں لگا دوں گا " اسنے گھور کر
جاناں کو دیکھا۔۔۔ اور اسے بانہوں میں بھر کر اندر لے آیا
۔۔۔ ولی۔ "جاناں نے ہمت کر کے اسکے بازو پر تھپڑ لگا دیا
میں زخمی نہ ہوتا۔۔۔ تو۔۔۔ تمہارا شکار۔۔۔ ایسا کرتا کہ تمہارے ہوش
۔۔۔۔ ٹھکانے لگتے " اسنے سائیڈ لیمپ جلایا

جاناں کا خوبصورت چہرہ۔۔۔ چمک اٹھا۔۔۔ پھولوں کی سیج میں۔۔۔ دونوں
۔۔۔ ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے

--- جاننا کی گرتی اٹھتی پلکیں ولی کو مدہوش کرنے کے لیے کافی تھیں
 --- اس سے پہلے وہ اس کے چہرے پر جھکتا

--- جاناں نے اپنا چہرہ موڑ لیا
--- ولی نے کچھ چونک کر اسکو دیکھا
کیا میرے لیے تمہارے دل میں اب بھی جگہ نہیں بنی "وہ ایک احساس کے
--- تحت بولا
میں نے ایسا نہیں کہا "جاناں نے اس کے سر کے مختصر سے زخم پر --- اپنے
--- انگلی پھیری
--- ولی نے اس کی انگلی کو پکڑ کر لبوں سے لگالیا
--- کیا تمہارا دل مجھ سے صاف ہوا "اس نے ایک اور سوال داغا
--- جاناں نے غور سے ولی کی طرف دیکھا
وہ اس کے بولنے کا منتظر تھا چوہدری ولی جو اپنے غرور انا --- میں مدہوش
--- انسان تھا --- آج کس طرح اس کے جواب کا منتظر تھا

اگر صاف نہ ہوتا۔۔۔ تو آپکے پاس نہیں ہوتی "جاناں نے اسکیطرف
دیکھا۔۔۔ ولی کو لگا جیسے اسکے انگ انگ کے درد پر۔۔۔ ٹھنڈک کا احساس
۔۔۔ رکھ دیا ہو

۔۔۔ جانناں پر جھکتے۔۔۔ وہ پوری طرح مدہوش ہو چکا تھا
جبکہ جانناں نے بھی جیسے۔۔۔ دل و دماغ کی رضامندی سے۔۔۔ اسکی گردن
میں۔۔۔ بازوؤں حائل کیے۔۔۔ ولی خود کو سیراب کرنے میں اسکو اپنی محبت
۔۔۔ کی بارش میں بھگونے میں مگن ہو گیا

۔۔۔۔۔ کچھ توقف بعد جانناں نے پھر سے اسکو زیادہ پھیلنے سے روکا
میں نے اپکا کتنا انتظار کیا" اسنے بلا آخر اسکے کرتے کے بٹن سے کھیلے ہوئے
۔۔۔ شکواہ کیا۔۔۔ جہاں گرد لگی تھی

آج کے بعد انتظار کرو تو بھلے جان لے لینا" ولی نے مسکرا کر اسکے گال پر
۔۔۔ پیار کیا

ہماری بیٹی ہوئی۔۔۔ ولی۔۔۔ اپ سب سے دیر سے آئے "اسنے ایک اور شکواہ
کیا۔۔۔۔

میں معافی مانگتا ہوا اچھا نہیں لگا و گامیری جان۔۔۔۔ انے والے دس بارہ بچو
میں میں تمہارے سر پر کھڑا ہو گا "دوسرے گال پر پیار کرتے ہوئے
۔۔۔۔ اسنے جو کہا جاناں کی آنکھیں پھیلیں

۔۔۔ دس بارہ "وہ حیران تھی

۔۔۔۔ کیوں کم ہیں "ولی نے اسکی ناک پر پیار کیا

جاناں نے سر جھٹکا۔۔۔۔ اور اسکی جسارتوں سے گھبرہ کر انگلیاں اسکے لبوں پر
۔۔۔۔ رکھ دی

۔۔۔۔۔ اپ نے ہماری بیٹی کا نام بھی نہیں رکھا "ایک اور شکواہ تیار تھا

۔۔۔۔ اوہ "ولی کو اپنی غلطی کا شدید احساس ہوا

ایکجلی مجھے اُمم یار لڑکیوں کے نام تمہیں پتہ ہوں گے نہ "وہ کچھ سوچتے

۔۔۔۔ ہوئے بلاختر اسپر ڈال گیا

--- نہیں آپ رکھیں گے "جاناں نے ضد کی

--- اہمم جانلی "وہ بہت سوچ کر بولا

جاناں نے اسے ایسے دیکھا گویا پاگل ہو۔۔۔ ولی نے ہنستے ہوئے بھرپور

--- شرارت کی

--- یہ کیسا نام ہوا بھلہ کتنا فضول سا نام ہے "اسنے احتجاج کیا

"--- دیکھا۔۔۔ مجھے یقین تھا تم سمجھو گی نہیں

آپ اسکے اندر کی سائنس سمجھا دیں "جاناں اسکی شرارت پر شر ماسی گئی

جاناں کا جان۔۔۔۔ اور ولی کالی۔۔ مل کر بن گیا جانلی "اسنے بتایا۔۔ تو جاناں

--- کو ہنسی آگئی

میں نے ایسا نام پہلے کبھی نہیں سنا "وہ بولی جبکہ ولی نے۔۔۔ اسکی کھکھلاہٹ

--- کو ہی قید کر کے اسکو خود میں جکڑ لیا

جاناں کے دل کی دھڑکن۔۔۔ آج ولی کی محبت کی تال پر تھرک رہی تھی

دروازہ ابھی کھلا بھی نہیں تھا کہ گھومتا ہوا تکیہ اسکے منہ پر آکر لگا۔۔۔ جبکہ
۔۔۔۔ وہ اپنا زخمی سر تھام کر رہ گیا

اف گھائل کرے گا یہ لڑکی آج ہمیں۔۔۔ کتنا چالاک ہے۔۔۔ زخمی شیر کو
شکار پر اکساتا ہے "اسکو دیکھتے مسکراہٹ دباتے ہوئے خود سے ہی بول رہا تھا
جبکہ مقابل سرخ لہنگے میں اپنے بے پناہ حسن سے بے پرواہ۔۔۔۔ اپنی
سسکیوں کو روکتی۔۔۔ جو چیز ہاتھ میں آرہی تھی کھینچ کر اسکے سر پر مار رہی
تھی یہ تو شکر تھا اب تک صرف تکیہ ہی اسکے ہاتھ آرہے تھا۔۔۔
یار من۔۔۔ حوصلہ مکھن سائیں۔۔۔ ہم زخمی ہے۔۔۔" وہ بولا اور اچانک اسکی
۔۔۔۔ کلائی کو سختی سے تھام کر اپنے قریب کیا

زربش نے اسے سینے پر مے بر سادیے جبکہ پھوٹ پھوٹ کر رودی

اسے جسم سے روح نکال کر وہ کتنے سکون سے مسکراتا ہوا اندر آیا تھا۔
مکھن دلبر۔۔۔ ہم۔ ٹھیک ہے۔۔۔ یارم "اسنے اسکے مچلتے وجود کو زبردستی
۔۔۔ سہلنے میں جکڑا

نہیں۔۔۔ میں نے روکا تھا۔۔۔ روکا تھا میں نے۔۔۔ آپ پھر بھی چلے گئے
۔۔۔ آپ کتنے برے ہیں نواب جی "وہ اس ستم گر کے ہی سینے میں منہ
۔۔۔ چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رودی

۔۔۔ سادام۔۔۔ اتنی محبتوں پر سرشار ہوا تھا

۔۔۔ اسکی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر وہ اسکو حوصلہ دینا چاہ رہا تھا

اب روتا۔ رہے گا۔۔۔ قسم اٹھالے دلبر۔۔۔ ہمارا ہاتھ دوکتا ہے تمھارا
اس وزن سے رونادھونے سے "وہ ضبط سے بولا۔۔۔ زربش نے سراٹھایا

بکھرے بال اڑے اڑے میکپ سے اسکے سر پر پلندھی پٹی اور بازوؤں پر

-- پٹی دیکھ کر وہ نئے سیرے سے رودی

اپکو درد ہو رہی ہے۔۔۔ سادام۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ کیوں گئے "وہ اسکے ہاتھ

۔۔۔ تھا متا معصومیت سے پھر اسے رودی

اچھا اب نہیں جاتا۔۔۔ تم رونا بند کرے گا۔۔۔ ایسا شعلہ بن کر۔۔۔ رو مینس

جھاڑنے کے بجائے کاٹنے کو دوڑتا ہے "اسکے ریشمی بکھرے بالوں کو

۔۔۔۔ سنوارتے ہوئے وہ اسکی پیشانی پر اپنا لمس چھوڑ گیا

۔۔۔ زریش نے اسکے دونوں ہاتھ تھام لیے۔۔۔ اسکو بستر پر بیٹھایا

۔۔۔ سادام اسکی بے تابیاں دیکھ رہا تھا

۔۔۔ آپ لیٹ جائیں "اسنے۔۔۔ کہا

۔۔۔۔ سادام سعادت مندی سے لیٹ گیا

۔۔۔ زریش نے اسکی طرف دیکھا

--- آنکھیں پھر بھرنے لگی

اب تم رویا تم تمہارا صحت کے لیے اچھا نہیں ہوگا "سادام نے گھورتے
--- ہوئے وارن کیا

بس کریں خبردار جو آپ نے مجھے گھوڑا یہ جھڑکا سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو
--- دوسرے آپکے پیچھے لگے رہیں اور آپکا جودل میں آئے گا وہ کریں گے
--- "وہ غصے سے آنسو صاف کرتی بولی اور اسکے سامنے بیٹھ گئی

--- سادام چاہت بھری آنکھوں سے اسکو دیکھتا رہا
ہم تمہارا ماں باپ کا بدلہ لے کر آیا ہے "اسنے اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر
--- خود کے نزدیک کرتے سرسراتے لہجے میں کہا
--- زریش وہیں تھم گئی

"ک۔۔ کیا مطلب

مطلب تمہارا ماں باپ کا قتل خود ہی اپنے انجام کو پہنچ گیا "اسنے اسکی
--- آنکھوں کو چھوتے ہوئے۔۔۔ کہا

--- زریش نے زور سے اسکی شرٹ۔۔ مٹھیوں میں جکڑ لی
--- اور سادام کو اسکی آنکھیں بھیگتی ہوئی محسوس ہوئیں
دلبر۔۔۔۔ بس کرو یا ر۔۔۔۔ "وہ اسپر اپنا عشق نچھاور کرتا قربان ہو رہا تھا

ہم تمکو آخر کتنا چاہے گا۔۔۔۔ "زریش کے آنسو تھمتے ہی اسنے اسکا چہرہ خود
سے زرا فاصلے پر کیا جبکہ زریش۔۔۔ اس خوشخبری کو سوچنے لگی۔۔۔ جو اسکو
--- ابھی بتانی باقی تھی

آپکی ساری چاہت صرف میرے لیے ہے میں کسی کو۔۔ نہ ے لینے دوں گی
--- اس میں سے تھوڑا سا بھی نہیں "زریش نے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھا
--- سادام نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر۔۔ اسکو اپنے مقابل لیٹا لیا

--- اور اسکے چہرے پر جھک گیا
اسکی گردن پر محبت کے پھول بکھرتے ہوئے وہ مدہوشی کے علم میں تھا

س۔۔۔ سادام "گھبرائی گھبرائی شرمائے شرمائے سی زریش نے اسکے گھنے

۔۔۔ بالوں میں۔ انگلیاں پھنسائی

۔۔۔ حکم۔۔۔ جان جاناں "اسنے زریش کیطرف دیکھا

۔۔۔۔ وہ اپکو۔۔۔ کچ۔۔۔ کچھ بتانا ہے "اسنے کہا

ہمم تم بولو ہم بھیرہ نہیں ہے سن سکتا ہے "ایک بار پھر سے اس میں مگن

۔۔۔۔ ہوتے ہوئے وہ بولا

۔۔۔ تو زریش نے اسکا بازو سختی سے پکڑا

اپ۔۔۔ اپ ایسے کریں گے میں کیسے بولوں گی "اسکی پلکیں عرضوں پر گیر

۔۔۔۔۔ گیر جارہیں تھیں

۔۔۔ اچھا اب جلدی بولے گا۔۔۔ "اسنے کہا اور اسکی شکل دیکھنے لگا

۔۔۔۔ جبکہ زریش کی جان پر بن آئی۔۔۔ بتائے تو کیسے بتائے

۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ آپ۔۔۔ میں "وہ بھکلائی

تم ہم۔۔۔ ایک کمرہ میں بند ہے "سادام اسکے کان میں آپنی زبان میں گنگنایا

-- نواب جی۔۔۔۔ "زریش نے زور سے کہا

-- سادام نے تیوری بھاڑ کر اسکو دیکھا

--- اب بولے گا "وہ گھورنے لگا

آپ۔۔۔ آپ وہ بن۔۔ گئے ہیں "زریش کو لگا اسکے جسم کا سارا خون

--- چہرے پر سمیٹ آیا ہو

"اب یہ وہ کیا ہوتا ہے

اوہ زن مرید کہتا ہے۔۔ تم بہت تیز ہو گیا ہے۔۔ ہم تمہارا دماغ زخمی

حالت میں بھی درست کر سکتا ہے "وہ دوبارہ من مانیوں پر اترنے لگا جبکہ

زریش کے منہ سے۔۔ بے حد مدہم آواز سے بابا نکلا۔۔ جسے سن کر سادام

-- وہیں تھم گیا

--- ایک جھٹکے سے اٹھا اور کراہ کر رہ گیا

دھیان سے "ز ریش۔۔ خود کو سنبھالتی اٹھی

۔۔۔ تم سچ کہتا ہے۔۔۔۔۔ بلکل سچ۔۔۔ "وہ ایکسائٹڈ سا بولا۔۔ نہیں چیخا تھا

۔۔۔۔۔ ز ریش نے سر جھکا لیا۔۔۔ گویا وہ شرمانے کے فل موڈ میں تھی

واہ سائیں۔۔۔ تم تو غضب نکلا۔۔۔ "وہ بے حد خوش ایک بار پھر۔۔۔ اسکو

بانہوں میں لے گیا۔۔۔۔۔

۔۔۔ ز ریش اسکی خوشی پر خود بھی خوشی سے جگمگ ہوا اٹھی

جانتا ہے ہم اپنے لڑکے کا نام کیا رکھے گا۔۔۔ "اسنے اسکے گالوں پر پیار

۔۔۔ کرتے ہوئے پوچھا

۔۔۔ لڑکا "ز ریش نے آنکھیں گھمائیں

۔۔۔۔۔ ہاں پکا لکھ لے ہمارا لڑکا ہو گا۔۔۔ کبیر

"۔۔۔ کبیر سادام فضل خان

۔۔۔ وہ سرشار سا بولا

--- دنیا میں اس سے زیادہ بڑا نام کسی کا نہیں ہوگا "زریش کو ہنسی آئی

--- سادام نے آئی برواچکائی

"تم بہت مچلتا ہے، ہم سب اب بتاتا ہے تیرا ایسی کا تیری

کہتے ساتھ وہ اسکو اپنے بے لگام جزبات کی نظر کر گیا۔۔ جبکہ زریش۔۔

--- محبت کی بھنی بھنی بارش میں بھیگتی جا رہی تھی

--- ہاد کو اپنے کمرے میں دیکھ کر بیلا۔۔۔ حیران ہوئی

۔۔ اپکو صاحب نے منع کیا تھا پھر بھی آپ آگئے "اسنے جھجھکتے ہوئے کہا

جبکہ ہاد نے۔۔۔ اسکو گھورا

یہ صاحب کیا ہوتا ہے لالا میں وہ ہم سب کے "وہ اسکو اپنے قریب کھینچتا ہوا

۔۔ بولا۔۔۔ بیلا کچھ نہیں بولی

--- جبکہ ہاد اس کے شفاف حسن سے خود کو سیراب کرنے لگا

--- بیلا نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھا
--- ہاد کے لیے یہ لمہوں --- جیسے خوشیوں سے کم نہیں تھے
جان اتنی مہربانی "وہ اچانک ہی اسپر جھکا اور بیلا کی سانسیں تھم گئیں جبکہ
--- کمرے میں --- دونوں کی بے ہنگم دھڑکنوں کی گونج تھیں
--- اور ان فسوں خیز لمہوں میں بیلا اس سے اچانک ہی جدا ہوئی
--- ہاد نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا
--- جبکہ بیلا کی آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے تھے
--- آپ میرے بارے میں کچھ نہیں جانتے " وہ بولی تو آواز رندھ گئی
مجھے کچھ جاننا ہی نہیں " وہ بولا
--- مگر مجھے اپکو بتانا ہے " وہ زرا جھنجھلا کر بولی
ٹھیک ہے جو بھی بات ہے بتاؤ " اسکے منظر ب چہرے کو دیکھ کر ہاد نے اسے
--- بیڈ پر بیٹھایا

ہاں بولو۔۔ کیا بات ہے "ہا دنے اسکا ہاتھ تھام کر کہا۔
میں اچو خوشیاں نہیں دے سکتی۔۔ آپکے آنگن میں۔۔ بچوں کی خوشیاں
نہیں دے سکتی" کہتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو۔۔۔ دی۔۔ اور اس طرح
کے ہا جو یہ سب جانتا تھا اور اس بات پر بالکل یقین نہیں رکھتا تھا۔۔ اولاد
دینا اللہ کے اختیار میں تھا۔۔ تو اس میں اسکے رونے کی کوئی وجہ نہیں تھی

۔۔۔۔۔ اسنے بیلا کا ہاتھ سختی سے جکڑا
ہماری اولاد ہوگی۔۔ اور وہ تم ہی ہوگی جو میرے آنگن کو۔۔ اولاد کی نعمت
سے روشن کروگی۔۔۔ اور اگلی بار تمہاری زبان سے کوئی لفظ نہ سنو ایسا
۔۔۔ میں "وہ پہلی بار سختی سے بولا
۔۔۔ ایسا کیسے ممکن ہے "بیلا نے آنسو بھری آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا

دیکھو میں کوئی نیک انسان نہیں ہوں مگر۔۔۔ خدا پر یقین کرتا ہوں
۔۔۔ اور تمہیں بھی کرنا چاہیے "وہ اتنی معتربات کرتا ہوا ہاد تو بالکل نہیں
لگا۔

اور تم دیکھنا ان سب سے خوبصورت بچے میرے ہی ہوں گے "وہ پورے
۔۔ اعتماد سے بولتا بیلا کو ہنسنے پر مجبور کر گیا
جبکہ ہاد کو اسکی ہنسی پر دلی سکون ملا۔۔ اور اسنے اسکا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگا
۔۔۔ لیا

۔۔۔ جبکہ بیلا کا ہاتھ کانپ اٹھا تھا
۔۔۔ اسکے ارادے اسکیام نکھوں میں دکھ رہے تھے
۔۔ اور وہ اسے اسکے کسی عمل سے نہیں روک سکتی تھی
۔۔۔ نہ وہ ایسا حق رکھتی تھی

تمہارا تعلق الووں کے خاندان سے تو نہیں۔۔۔ "شہاب نے اسکی طرف
۔۔۔ دیکھا

۔۔۔ آپکے ساتھ مسئلہ کیا ہے "میسسی غصے سے بولی

۔۔۔ پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔۔۔ کب سے۔۔۔ "میسسی نے تپ کر کہا

میرا مسئلہ تم ہو لڑکی تم۔۔۔ پیار ہو گیا ہے تمہاری اس فالتو شکل سے "اسکے
کہنے کی دیر تھی میسی نے اسکے کھینچ کر مکہ مارا

۔۔۔ پیار سے زیادہ وہ فالتو شکل پر بھڑکی تھی

۔۔۔ شہاب نے اسکی صورت دیکھی

۔۔۔ آپ اپنے آپ کو گم کریں۔۔۔ "وہ گھورنے لگی

۔۔۔ جبکہ شہاب نے گھیری سانس بھرا اور اسکو خود سے نزدیک کھینچا

۔۔۔ میسی نے حیرت سے اسکی صورت دیکھی

دونوں ہی بھرے ہوئے ہیں جوڑی خوب جے گی "وہ شرارت سے بولا

--- میسی نے اسکو دھکا دیا

---- جبکہ شہاب --- اسکو پکڑتا رہ گیا

جو اسکے پاس سے ایک دم بھاگی تھی مگر اسکی مسکراہٹ --- شہاب کی

--- نظروں سے --- چھپی نہ رہی

شادی کے ہال میں منظر بھرپور اور مکمل تھا۔۔۔ سب تھے خوشیاں تھیں

--- جیسے دونوں گاؤں کے لوگ بھی۔۔۔ کھل اٹھے تھے

--- فرق جہاں اب بھی نہیں آیا تھا وہ تھا۔۔۔ سادام اور ولی

--- کا تعلق۔۔۔ جو حقیقت میں سالے بھنوی کا حق ادا کر رہے تھے

ختم شد

